بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلَا اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ

ھو القادر

سیدی ضیاء الدین احمد القادری رحمۃ اللہ علیہ

تالیف

عبدالمصطفیٰ محمد عارف قادری ضیائی

جلد دوم

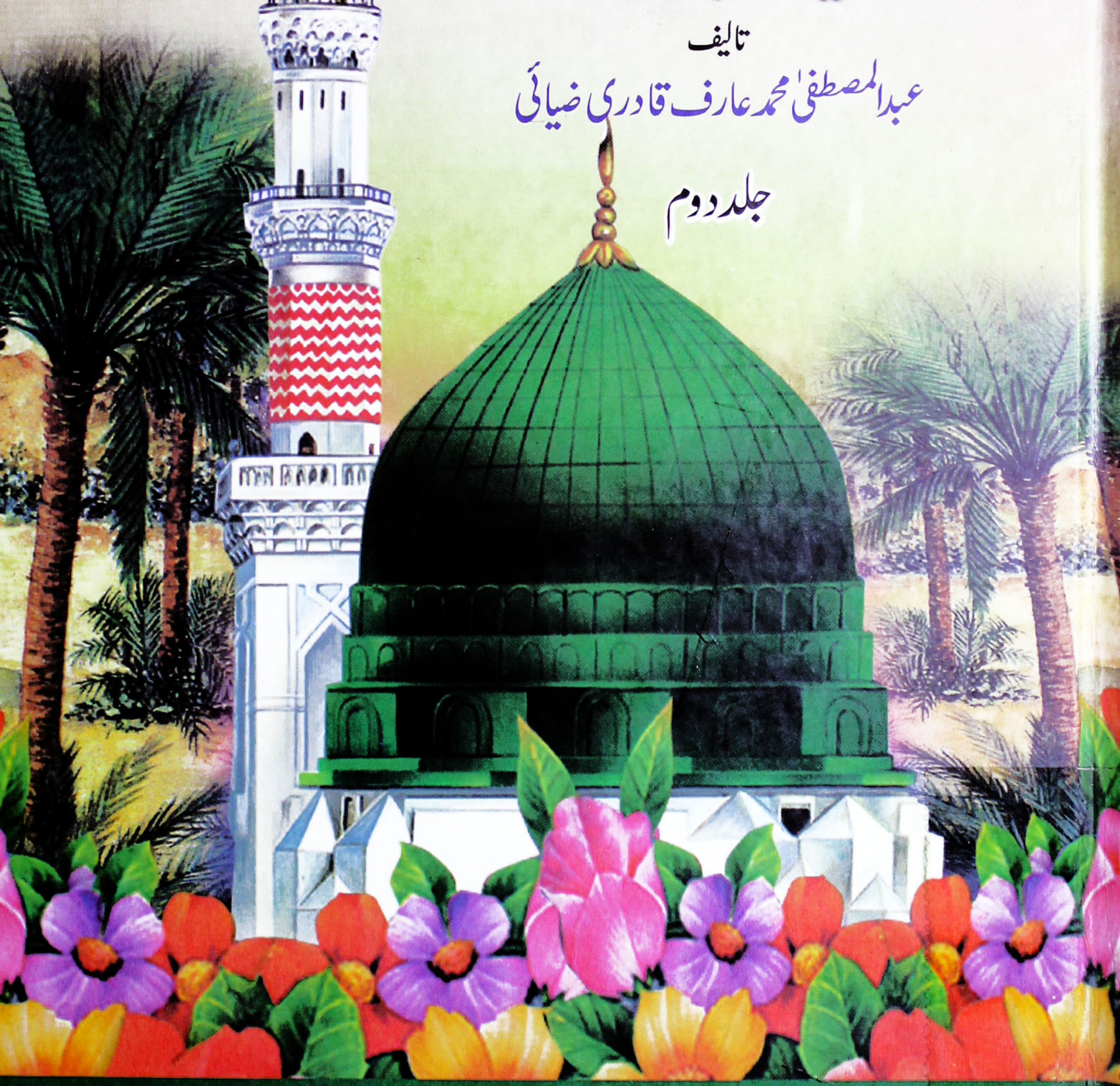

حزب القادریہ۔ لاہور۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلَا اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ

ھوالقادر

سیدی ضیاء الدین احمد القادری رحمۃ اللہ علیہ

تالیف

عبدالمصطفیٰ محمد عارف قادری ضیائی

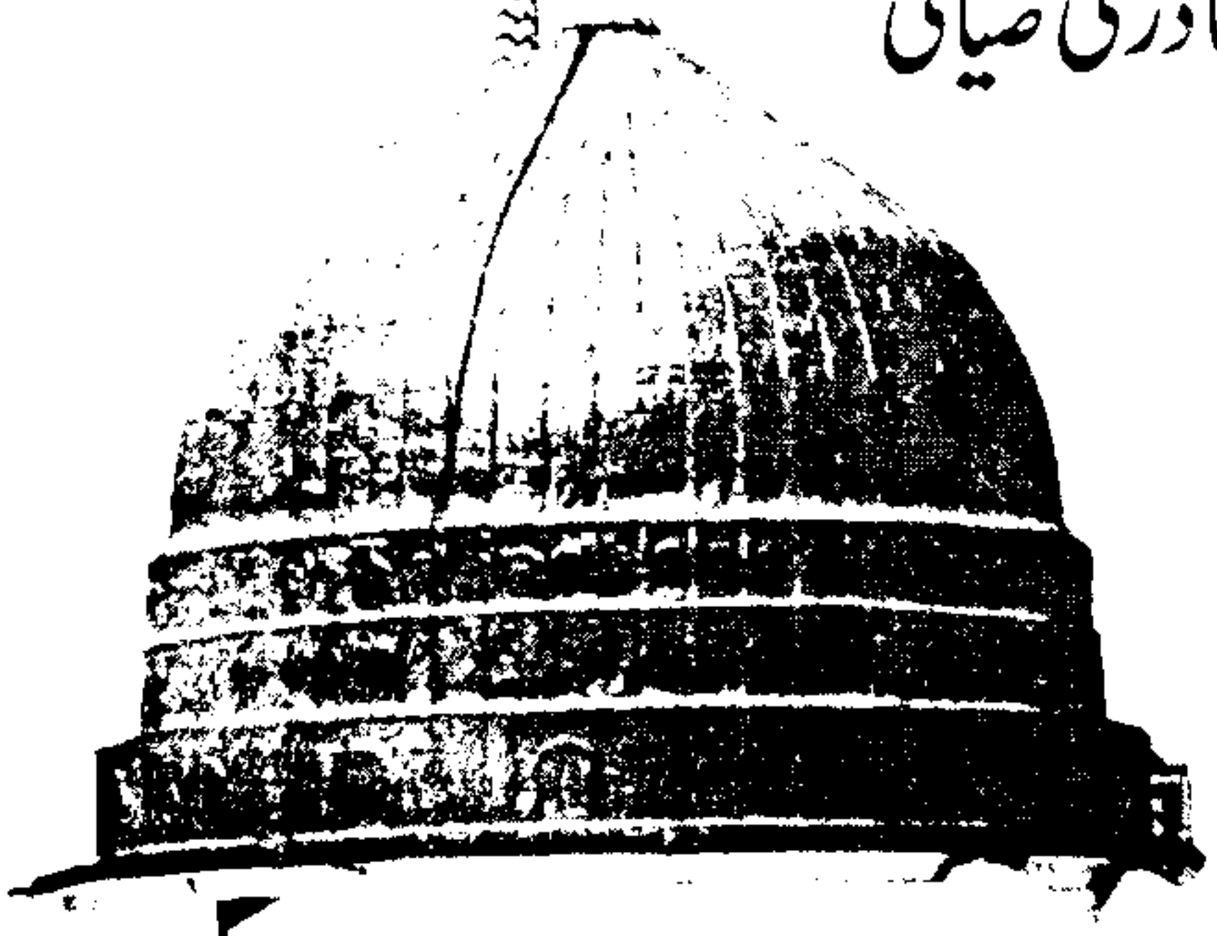

جلد دوم

مرتب القادریہ لاہور

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ

ھوالقادر

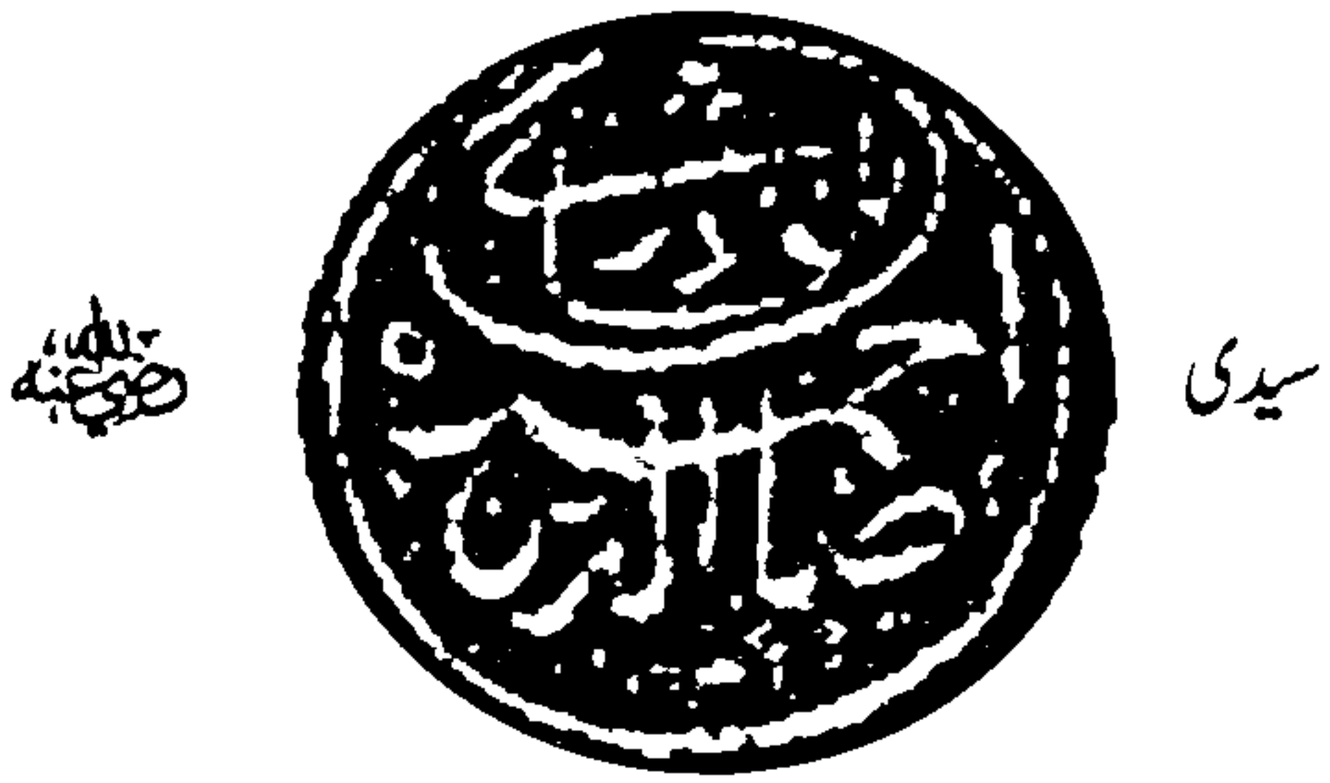

تالیف

عبدالمصطفیٰ محمد عارف قادری ضیائی

جلد دوم

حزب القادریہ۔ لاہور ۔ پاکستان

Marfat.com

تسلسل نمبر ------ ۲۲ 84635

نام کتاب ------ سیدی ضیاءالدین احمد القادری

مولف ------ عبدالمصطفی محمد عارف قادری ضیائی عفی عنہ

جلد ------ دوم

کاتب ------ ابو حمزہ عبدالرؤف عثمان قادری

تعداد ------ ۱۱۱۲

تاریخ طباعت ------ ۴ ربیع الثانی ۱۴۲۶ھ

طبع ------ کمبائن پرنٹرز لاہور۔فون: 042-7358881

باھتمام ------ سیدی برکات محمد حبیب الرحمٰن قادری سلمہ الرحمٰن
سیدی جیلانی محمد عبدالقادر قادری سلمہ الرحمٰن

ھدیہ ------ دعائے خیر بحق معاونین حزب القادریہ

ناشر ------ عبد العزیز خان قادری

حزب القادریہ۔لاہور ۔پاکستان

۲۲۲، جی بلاک گلشن راوی لاہور

Marfat.com

فہرست

صفحہ

(۱) فہرست ۵

(۲) مشاہیر، علماء ومشائخ کے مکتوبات بنام قطب مدینہ رضی اللہ عنہ

۱۔ سیدنا اعلیحضرت احمد رضا خاں قادری بریلوی رضی اللہ عنہ ۱۶
۲۔ حضرت علامہ سید احمد شریف السنوسی رضی اللہ عنہ ۱۹
۳۔ مفتی اعظم مصطفیٰ رضا خاں نوری رضی اللہ عنہ ۲۰
۴۔ مفتی اعظم مصطفیٰ رضا خاں نوری رضی اللہ عنہ ۲۲
۵۔ مفتی اعظم مصطفیٰ رضا خاں نوری رضی اللہ عنہ ۲۳
۶۔ حضرت علامہ شاہ عبدالعلیم صدیقی قادری رضی اللہ عنہ ۲۴
۷۔ حضرت علامہ برہان الحق قادری رضوی رضی اللہ عنہ ۲۶
۸۔ حضرت علامہ محمد عبدالحامد قادری بدیونی رضی اللہ عنہ ۲۷
۹۔ حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی ملتان رضی اللہ عنہ ۲۹
۱۰۔ حضرت علامہ غلام قادر اشرفی ضیائی لالہ موسیٰ رضی اللہ عنہ ۳۰
۱۱۔ علامہ شیخ عبدالوہاب الصلاحی حلبونی دمشق رضی اللہ عنہ ۳۱
۱۲۔ حضرت علامہ شیخ محمد المصطفیٰ الشنقیطی مدنی رضی اللہ عنہ ۳۲
۱۳۔ علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی قادری رضی اللہ عنہ ۳۳
۱۴۔ حضرت علامہ ریحان رضا خاں قادری بریلوی رضی اللہ عنہ ۳۵
۱۵۔ حضرت علامہ منان رضا خاں قادری بریلوی مدظلہ ۳۶

Marfat.com

۱۶۔	حضرت علامہ ارشد القادری جمشید پور رحمتہ اللہ علیہ	۳۷
۱۷۔	حضرت علامہ سید زاہد علی قادری فیصل آباد رحمتہ اللہ علیہ	۳۸
۱۸۔	حضرت علامہ محمد شریف نوری لاہور رحمتہ اللہ علیہ	۳۹
۱۹۔	حضرت علامہ مفتی محمد حسین قادری سکھر	۴۰
۲۰۔	جناب الحاج محمد اسحاق نقشبندی جماعتی میسور رحمتہ اللہ علیہ	۴۱
۲۱۔	حضرت خان بہادر بخشی مصطفیٰ علی خان رحمتہ اللہ علیہ	۴۲
(۳)	**مکتوبات حضرت قطب مدینہ بنام**	
۱۔	ڈاکٹر پروفیسر مسعود احمد نقشبندی مجددی مدظلہ	۴۷
۲۔	مکتبہ نبویہ لاہور	۴۸
۳۔	حضرت علامہ صائم چشتی	۴۹
۴۔	حضرت بخشی مصطفیٰ علی خاں مدنی	۵۰
(۴)	**اسفار قطب مدینہ**	۵۳
۱۔	سفرِ ترکیا	۵۶
۲۔	سفرِ بریلی	۵۸
۳۔	سفرِ بغداد	۶۰
۴۔	سفرِ حیدرآباد دکن	۶۳
(۵)	سفرِ آخرت	۶۵
(۶)	تعزیت نامے بنام سیدی فضل الرحمٰن	۷۷

Marfat.com

(۷) قطعات تاریخ وصال ۱۱۶

(۸) مناقب ۱۴۱

(۹) خراجِ عقیدت ۱۷۹

(۱۰) معاصرین جن کے ساتھ قطب مدینہ کے گہرے مراسم تھے

۱۔ حضرت حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خاں قادری ۱۹۹

۲۔ مفتی اعظم ہند مصطفیٰ رضا خاں قادری ۲۰۴

۳۔ علامہ سید محمد محدث کچھوچھوی ۲۱۰

۴۔ حضرت علامہ محمد تاج الدین الحسنی ۲۱۳

۵۔ حضرت علامہ تقی الدین نبہانی ۲۱۵

۶۔ حضرت علامہ سید نعیم الدین مرادآبادی ۲۱۷

۷۔ حضرت مولانا برہان الحق جبل پوری ۲۲۱

۸۔ مبلغ اسلام حضرت علامہ شاہ عبدالعلیم صدیقی ۲۲۵

۹۔ حضرت پیر سید جماعت علی شاہ علی پوری ۲۳۲

۱۰۔ مجاہد ملت علامہ محمد عبدالحامد قادری ۲۳۶

۱۱۔ حضرت علامہ مفتی نجم الدین الواعظ ۲۴۱

۱۲۔ حضرت علامہ سید احمد کیلانی ۲۴۲

۱۳۔ حضرت علامہ سید حسام الدین جیلانی ۲۴۳

۱۴۔ حضرت علامہ حمدی الاعظمی قدس سرہ العزیز ۲۴۵

۱۵۔ حضرت علامہ مفتی عبدالعزیز چشتی قدس سرہ ۲۴۷

Marfat.com

۱۶۔	حضرت علامہ شاہ محمد علی حسین مدنی قدس سرہ	۲۵۰
۱۷۔	حضرت علامہ عبداللہ الطالیانی قدس سرہ	۲۵۳
۱۸۔	حضرت علامہ سید اسماعیل الواعظ قدس سرہ	۲۵۴
۱۹۔	حضرت مولانا حسرت موہانی رحمۃ اللہ علیہ	۲۵۶
۲۰۔	شیخ العصر میاں علی محمد خاں نظامی قدس سرہ	۲۵۹
۲۱۔	حضرت مولانا علامہ سید سلیمان اشرف بہاری ﷺ	۲۶۶
۲۲۔	حضرت مولانا سید خادم حسین علی پوری رحمۃ اللہ علیہ	۲۶۹
۲۳۔	قطب عالم حضرت علامہ سید دیدار علی قادری الوری ﷺ	۲۷۱
۲۴۔	مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ دہلوی قدس سرہ	۲۷۴

(۱۱) علماء ومشائخ جن کا قطب مدینہ ﷺ ذکر فرمایا کرتے

۱۔	علامہ ابوالبرکات سید احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ	۲۸۵
۲۔	مجاہد اعظم علامہ محمد حبیب الرحمٰن قادری عباسی رحمۃ اللہ علیہ	۲۹۲
۳۔	غزالی زماں علامہ سید احمد سعید کاظمی قدس سرہ	۳۰۹
۴۔	حضرت مفتی تقدس علی خان رحمۃ اللہ علیہ	۳۱۲
۵۔	حضرت علامہ غلام قادر اشرفی ﷺ	۳۱۷
۶۔	تاج العلماء مفتی محمد عمر نعیمی قدس سرہ	۳۲۷
۷۔	حضرت علامہ سردار احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ	۳۲۹
۸۔	حضرت علامہ شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ	۳۳۴
۹۔	شیخ القرآن علامہ عبدالغفور ہزاروی قدس سرہ	۳۳۹

Marfat.com

۱۰۔ حضرت مفتی احمد یار خاں نعیمی قدس سرہ ۳۴۲

۱۱۔ ڈاکٹر پروفیسر محمد مسعود احمد مجددی مدظلہ ۳۴۶

۱۲۔ علامہ قاری محمد مصلح الدین صدیقی رحمتہ اللہ علیہ ۳۵۶

۱۳۔ عارف حقانی پیر سید محمد معصوم شاہ قادری ۳۶۰

۱۴۔ حضرت خواجہ قمر الدین سیالوی رحمتہ اللہ علیہ ۳۶۴

۱۵۔ سید زاہد علی شاہ قادری رحمتہ اللہ علیہ ۳۶۶

۱۶۔ حضرت مولانا ابوداؤد محمد صادق مدظلہ ۳۶۹

۱۷۔ حضرت مولانا محمد شریف نوری رحمتہ اللہ علیہ ۳۷۴

۱۸۔ پیر سید حیدر حسین شاہ علی پوری رحمتہ اللہ علیہ ۳۷۷

۱۹۔ مفسر اعظم علامہ محمد ابرہیم رضا خان قادری ۳۸۴

(۱۲) خلفائے قطب مدینہ منورہ ۳۹۹

(۱۳) جانشینِ قطب مدینہ

سیدی فضل الرحمٰن مدنی قادری ۴۰۳

(۱۴) مرکزی مجلسِ رضا لاہور ۴۹۵

انٹرویو حکیم محمد موسیٰ امرتسری

(۱۵) مقالہ مولانا محمد منشا تابش قصوری ۵۰۷

(۱۶) اختتامیہ ۵۱۵

میاں محمد اویس قادری

Marfat.com

(۱۷) حواشی ۵۹۱

۱۔	۸	حضرت سیدنا سلمان فارسی ﷺ	۵۹۴
۲۔	۹	حضرت سیدنا حذیفہ ابن یمان ﷺ	۵۹۵
۳۔	۱۰	ملک فیصل الاول رحمتہ اللہ علیہ	۵۹۵
۴۔	۱۱	حضرت علامہ الشیخ قاسم مفتی اعظم عراق	۵۹۶
۵۔	۱۴	حضرت حافظ خیر محمد سندھی رحمتہ اللہ علیہ	۵۹۷
۶۔	۳۴	زبدۃ الحکماء حکیم سلطان بخش رحمتہ اللہ علیہ	۵۹۹
۷۔	۶۳	سیدہ حفصہ رحمتہ اللہ علیہا	۶۰۱
۸۔	۶۴	یہ کام کب ہوتا ہے؟	۶۰۲

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ھو القادر

مشاھیر

علماء و مشائخ

کے

مکتوبات

بنام

قطب مدینہ قدس سرہٗ

Marfat.com

بئر(النبي) بئرغرس

Marfat.com

حضرت سیدی ومرشدی قدس سرہ العزیز کی عادت مبارکہ تھی کہ جب خطوط کچھ زیادہ تعداد میں جمع ہو جاتے تو ان خطوط کو ایک تھیلے میں پیک کروا کر گھر کے تہہ خانہ میں محفوظ کروا دیتے، اس طرح خطوط کے متعدد تھیلے جمع ہوتے گئے۔ مگر بدقسمتی سے ۱۹۷۶ء میں اسی تہہ خانہ میں آگ لگ گئی جس کی وجہ سے بہت سی قیمتی کتب جن میں نایاب کتب اور مخطوطات بھی شامل تھے۔ اور نوادرات سے بھرے ہوئے مذکورہ تھیلے آگ کی لپٹ میں آگئے۔ یہ چند خطوط وہ ہیں جو اوراق گم گشتہ کے ساتھ بسے ہوئے تھے جو خوش قسمتی سے اس حادثہ سے بچ گئے اور کچھ خطوط اس حادثہ کے بعد کے ہیں۔

پہلا مکتوب سیدنا اعلحضرت مجددِ اعظم محدث بریلوی ﷺ کا مورخہ ۸ ربیع ۱۳۲۹ھ کا محررہ ہے۔ یہ مکتوب حضرت سیدی مفتی ضیاء الدین احمد قادری اور حضرت علامہ محمد کریم اللہ قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نام مشترکہ ہے۔ جو کہ الفضل الموہبی کے حاشیہ پر سیدنا اعلحضرت عظیم البرکت ﷺ نے اپنے دست کرم سے تحریر فرما کر یہ کتاب سیدی قطب مدینہ رحمتہ اللہ علیہ کو ارسال فرمائی۔ اس خط میں الدولۃ المکیہ پر تقاریظ لکھنے والوں کا مختصر ذکر بھی ہے۔

Marfat.com

فہرست مکتوبات

۱۔ امامِ اہل سنت سیدنا اعلحضرت احمد رضا خاں قادری بریلوی

۲۔ مجاہد فی سبیل اللہ حضرت علامہ سید احمد شریف السنوسی

۳۔ شہزادہ اعلحضرت مفتی اعظم مصطفیٰ رضا خاں نوری

۴۔ شہزادہ اعلحضرت مفتی اعظم مصطفیٰ رضا خاں نوری

۵۔ شہزادہ اعلحضرت مفتی اعظم مصطفیٰ رضا خاں نوری

۶۔ مبلغ اسلام حضرت علامہ شاہ عبدالعلیم صدیقی قادری

۷۔ برہان الملت حضرت علامہ برہان الحق قادری رضوی

۸۔ مجاہد ملت حضرت علامہ محمد عبدالحامد قادری بدایونی

۹۔ غزالی زمان حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی ملتان

۱۰۔ اشرف المشائخ حضرت علامہ غلام قادر اشرفی ضیائی لالہ موسیٰ

۱۱۔ حضرت علامہ شیخ عبدالوہاب الصلاحی حلبونی دمشق

۱۲۔ حضرت علامہ شیخ محمد المصطفیٰ الشنقیطی مدنی

۱۳۔ قائد اہل سنت حضرت علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی قادری

۱۴۔ حضرت علامہ ریحان رضا خاں قادری بریلوی

۱۵۔ حضرت علامہ منان رضا خاں قادری بریلوی

۱۶۔ حضرت علامہ ارشد القادری جمشید پور

۱۷۔ حضرت علامہ سید زاہد علی قادری فیصل آباد

۱۸۔ حضرت علامہ محمد شریف نوری لاہور

Marfat.com

۱۹۔ حضرت علامہ مفتی محمد حسین قادری سکھر

۲۰۔ محترم جناب الحاج محمد اسحاق نقشبندی جماعتی میسور

۲۱۔ حضرت خان بہادر بخشی مصطفیٰ علی خان خلیفۂ مجاز حضرت پیر سید جماعت علی شاہ نقشبندی علی پوری

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

Marfat.com

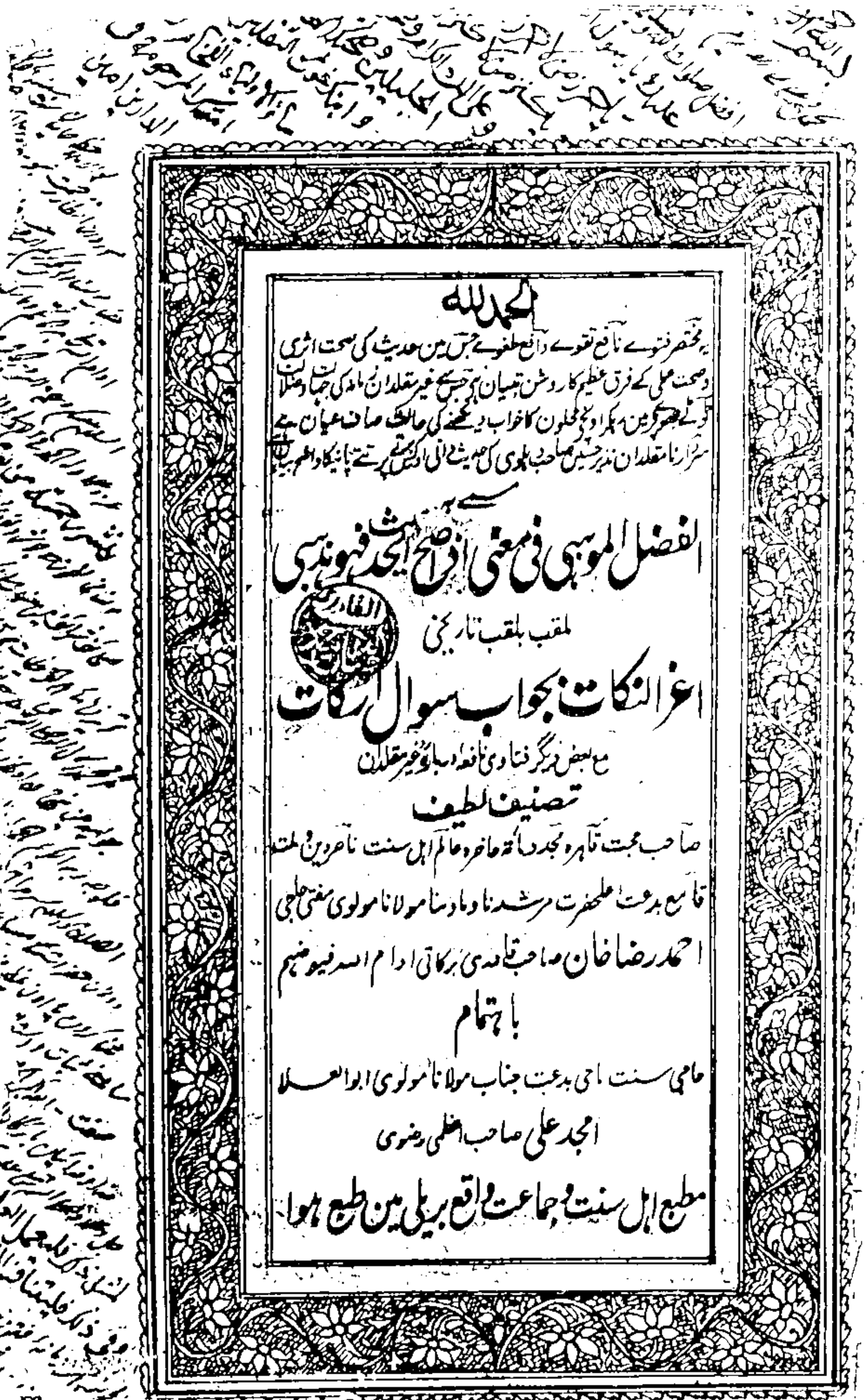

الحمد للہ

یہ مختصر فتوے نافع تقوے دافع طلوعے جس مین حدیث کی صحت اثری
وصحت عملی کے فرق عظیم کا روشن تبیان ہی جس سے غیر مقلدان نامد کی جہالت وضلالت
کوٹے بصر پر مین ہکر اونچی محلون کا خواب دیکھنے کی حالت صاف عیان ہے
سرزنا مقلدان نذیر حسین صاحب دہلوی کی حدیث فانی اندیس پر تے پانیکا واہم بیان ہے

سمے یہ

الفضل الموہبی فی معنی اذا صح الحدیث فھو مذہبی

لقب بلقب تاریخی

اغز النکات بجواب سوال ارکات

مع بعض دیگر فتاوی نافعہ دسائل غیر مقلدان

تصنیف لطیف

صاحب محبت قاہرہ مجدد مائۃ حاضرہ عالم اہل سنت ناصر دین وملت
تابع بدعت حضرت مرشدنا وہادینا مولانا مولوی مفتی حاجی
احمد رضا خان صاحب قادری برکاتی ادام اللہ فیوضہم

باہتمام

حامی سنت ماحی بدعت جناب مولانا مولوی ابو العلا
امجد علی صاحب اعظمی رضوی

مطبع اہل سنت وجماعت واقع بریلی مین طبع ہوا

عکس مکتوب امام اہلسنت مجددِ اعظم احمد رضا خاں قادری

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عکس مکتوب امام اہلسنت مجدد اعظم امام احمد رضا خان قادری

Marfat.com

ہونے سے بسبب عمل کرنے اُسکے اس حدیث پر ایسے کہ کمر صحت کو پہنچی یہ بات امام ابو حنیفہ سے
کہ اُنھون نے فرمایا کہ جب صحت کو پہنچے حدیث ایس وہی مذہب میرا ہی اور حکایت کیا اسکو ابن
عبد البر نے امام ابو حنیفہ اور دوسرے اماموں سے بھی انتھے اور کتاب مقامات مظہری مین حضرت
مظہر جانجانان حنفی کے سولھوین مکتوب مین ہی اگر بحدیث ثابت عمل نماید از مذہب امام برنمی آید
چرا کہ قول امام اذا صح الحدیث فھو مذہبی نصے ست درین باب اگر باوجود اطلاع بر حدیث ثابت
عمل نکند این قول امام را ترک کرا قولی بخبر الرسول صلعم خلاف کردہ باشد انتھے اور بھی اسی مکتوب
مین ہی ہر کہ میگوید عمل بحدیث از مذہب امام برمی آرد اگر بر بالنے برین دعوے دارد بیارد اور شاہ
ولی اللہ محدث دہلوی حنفی نے اپنی کتاب عقد الجید مین فرمایا لا سبب لمخالفۃ حدیث
النبی صلعم لا نفاق فقہاء و حق جلی اُن سب بزرگون کے اُن اقوال کا کیا جواب اگر مذہب امام سے
نہین خارج ہوتا ہی کہین تو اسپر طعن تشنیع کرنا گناہ اور بیجا ہی یا نہین جینو اتوجروا

فتوے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی انزل الفرقان فیہ تبیان لکل شئ تمییز الطیب من الخبیث و امر بینہ
از بینہ للناس بما اراہ اللہ فقرن القرآن ببیان الحدیث و الصلاۃ و السلام علی من بین
القرآن و اقام للطعان و آذن للمجتھدین باعمال الاذھان فاستخرجوا الاحکام بالطیب الخبیث
فلولا الائمۃ لم تفھم السنۃ و لولا السنت لم یفھم الکتاب و لولا الکتاب لم یعلم الخطاب
فیا لھا من سلسلۃ تھدی و تغیث و علی آلہ و صحابتہ و مجتھدی ملتہ و سائر امتہ ایام الثور

الجواب

اقول و باللہ التوفیق صحت حدیث علی مصطلح الاثر و صحت حدیث لعمل المجتھدین عموم خصوص
مطلقا بلکہ من وجہ کبھی حدیث سند اً ضعیف ہوتی ہی اور ائمہ امت و اُمنائے ملت بنظر اُن

عکس مکتوب امام اہلسنت مجدد اعظم احمد رضا خاں قادری

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم

من عبدہ ... سجلہ ... وکیلہ ... اسناذہ ... وخلیفتہ ... خلدہ ... اسطع اھرا ... الشریف ... الحسنی الطہاوی ... الادریسی الحسنی
الحضرمی ... لازال افاضل السبل الکامل غایۃ المراد ومحط رحال العباد العالم المتبحر الورع المتقشف صفیہ ... الکریم
الشیخ احمد ضیاء الدین الخالدی الشہرزوری ... وسلام ... وامن

السلام الکامل ... والاکرام والرضوان الشامل ... علیکم ورحمۃ اللہ تعالیٰ وبرکاتہ ومغفرتہ ومن طلعت وتطلع وجوہ السلام
علیکم نرجو اللہ تعالیٰ ان تکونوا بحال الصحۃ والسلامۃ واذا سألتم عنا فنحن بخیر وللمزید الشوق نجزی جمیعکم ونعم ما نجزیکم بہ
اللہ فلما علی الجمیع بما ... النبی الشفیع صلی اللہ علیہ وسلم وشرف وکرم وعظم وفخم ... وعونا اللہ تعالیٰ ایانا ولکم ولجمیع
المسلمین بحسن الحال وبلوغ آمالنا ... ونسأل اللہ قبول ذلک انہ ارحم المأمول فرکنا اقلمنا دائم فصل الجمیع جمیعا حسبوکم ولم نذکر اسمائکم ... اللہ تعالیٰ ان یجمعنا وایاکم عن قریب بمدینۃ الحبیب صلی اللہ علیہ وسلم وشرف وعظم
والعاطل الیکم دعاء ... اسم اللطیف ودعاء ... اسم ... الاعظم لعلی هذا یصلکم ان شاء اللہ وانتم بخیر عافیہ واعلموا بوصول
ذلک الیکم ولا تضنوا علینا بصالح الدعاء عند بیت اللہ الحرام والمشاعر العظام لعلھو المطلوب منکم عند ضریح سید
المرسلین والعابد للکرام علیکم علیہم اتم الصلاۃ والسلام وعلی آلہ الکبول انہ ارحم مسئول وجبر مامول ودعائنا معکم ...
وبعین العنایۃ ملحوظین والسلام تحریرا ۲۷ ذی الحجہ ۱۲۴۶ھ

الفقیر
احمد ضیاء
الخالدی
النقشبندی
عفی عنہ

عکس مکتوب مجاہد فی سبیل اللہ حضرت علامہ سید احمد شریف السنوسی ؒ

Marfat.com

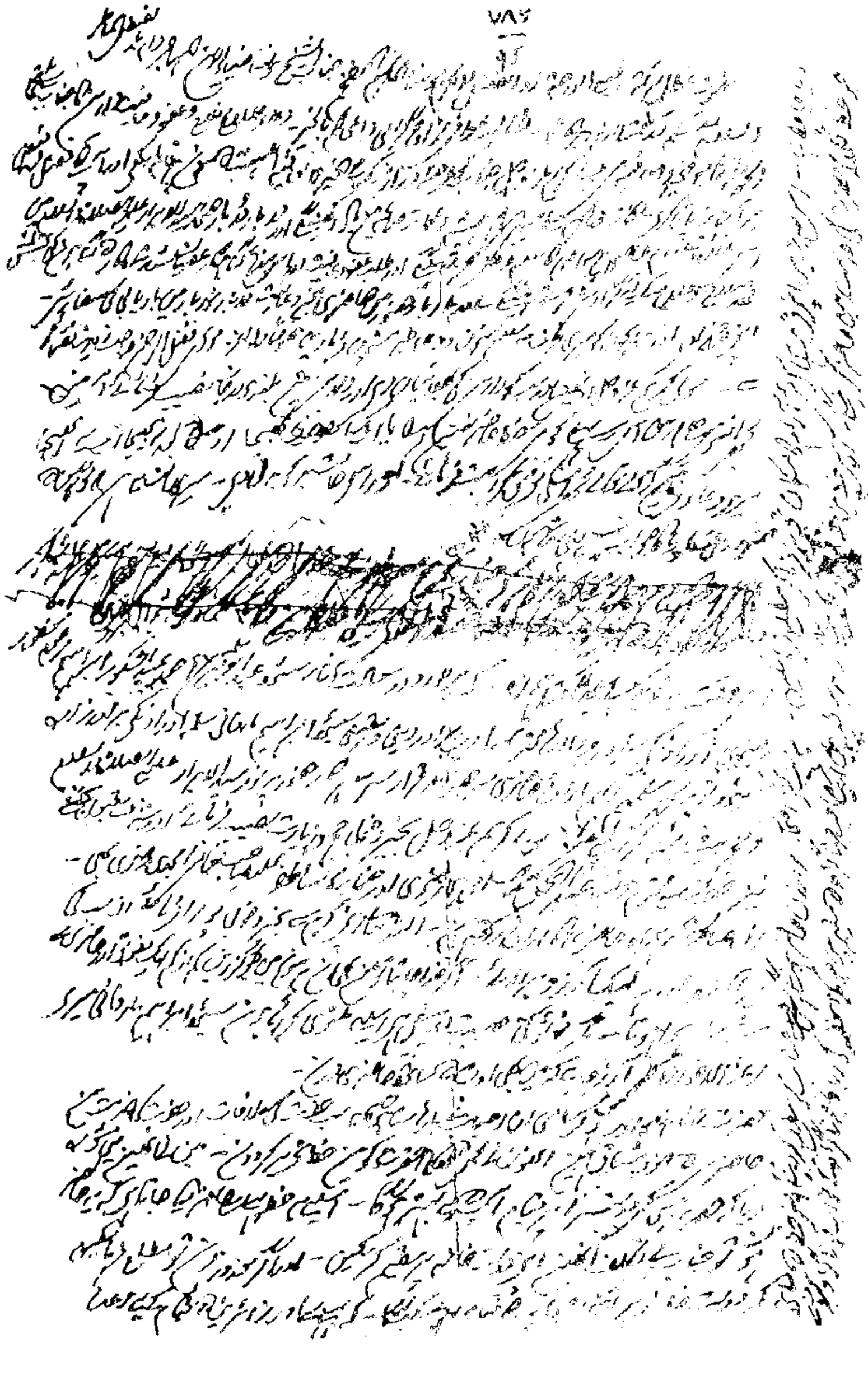

عکس مکتوب شہزادہ اعلیٰحضرت مفتی اعظم مصطفیٰ رضا خاں نوری

Marfat.com

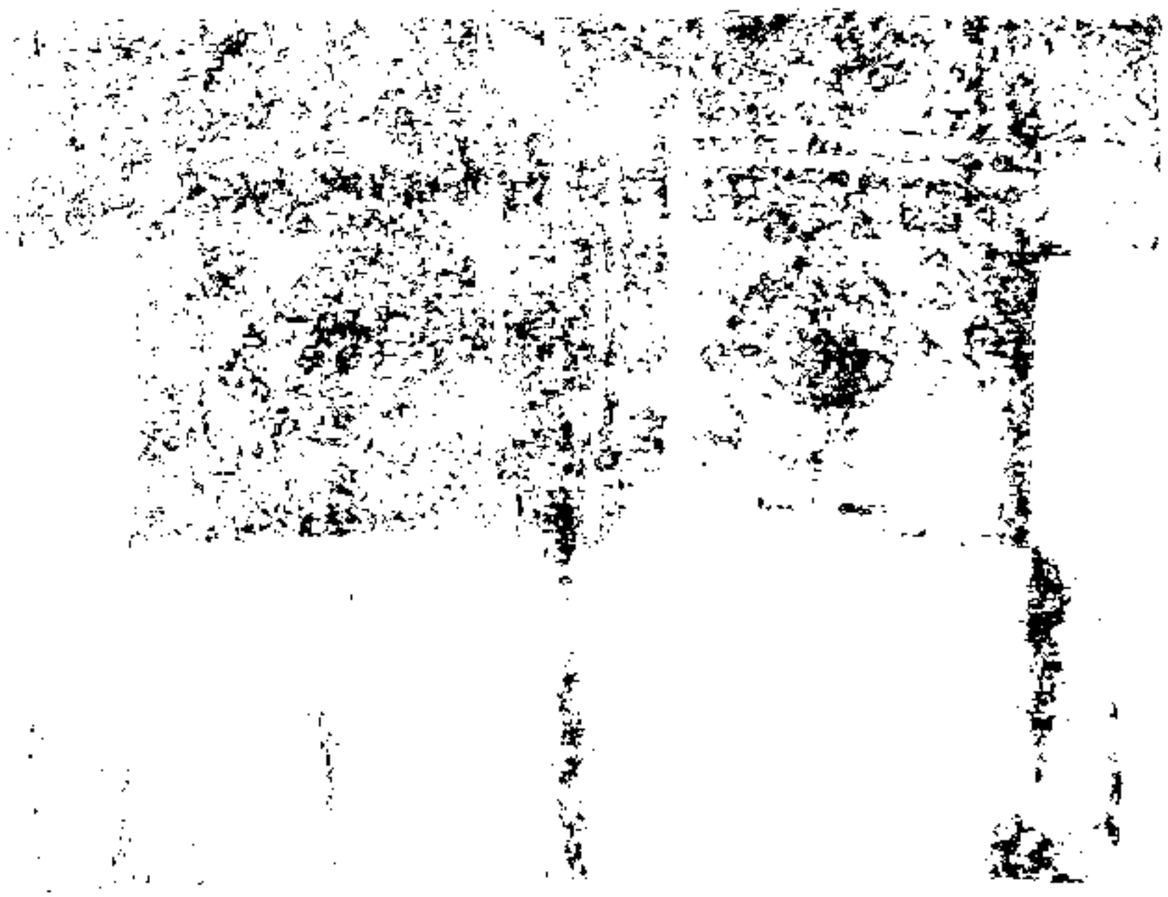

Marfat.com

تار کا پتہ: مفتی اعظم ہند بریلی

۵۶/۲۲

شہزادہ اعلیٰ حضرت (علامہ) مصطفیٰ رضا خاں مفتی اعظم ہند

سجادہ نشین آستانہ عالیہ رضویہ سوداگران بریلی شریف

تاریخ ... ۲ ذی قعدہ ..... سنہ ۱۳۹۱ھ

مکرمی ... السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

[illegible]

عکس مکتوب شہزادہ اعلیحضرت مفتی اعظم مصطفیٰ رضا خاں نوری

84685

Marfat.com

عکس مکتوب شہزادہ اعلیٰحضرت مفتی اعظم مصطفیٰ رضا خاں نوری ﷺ

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

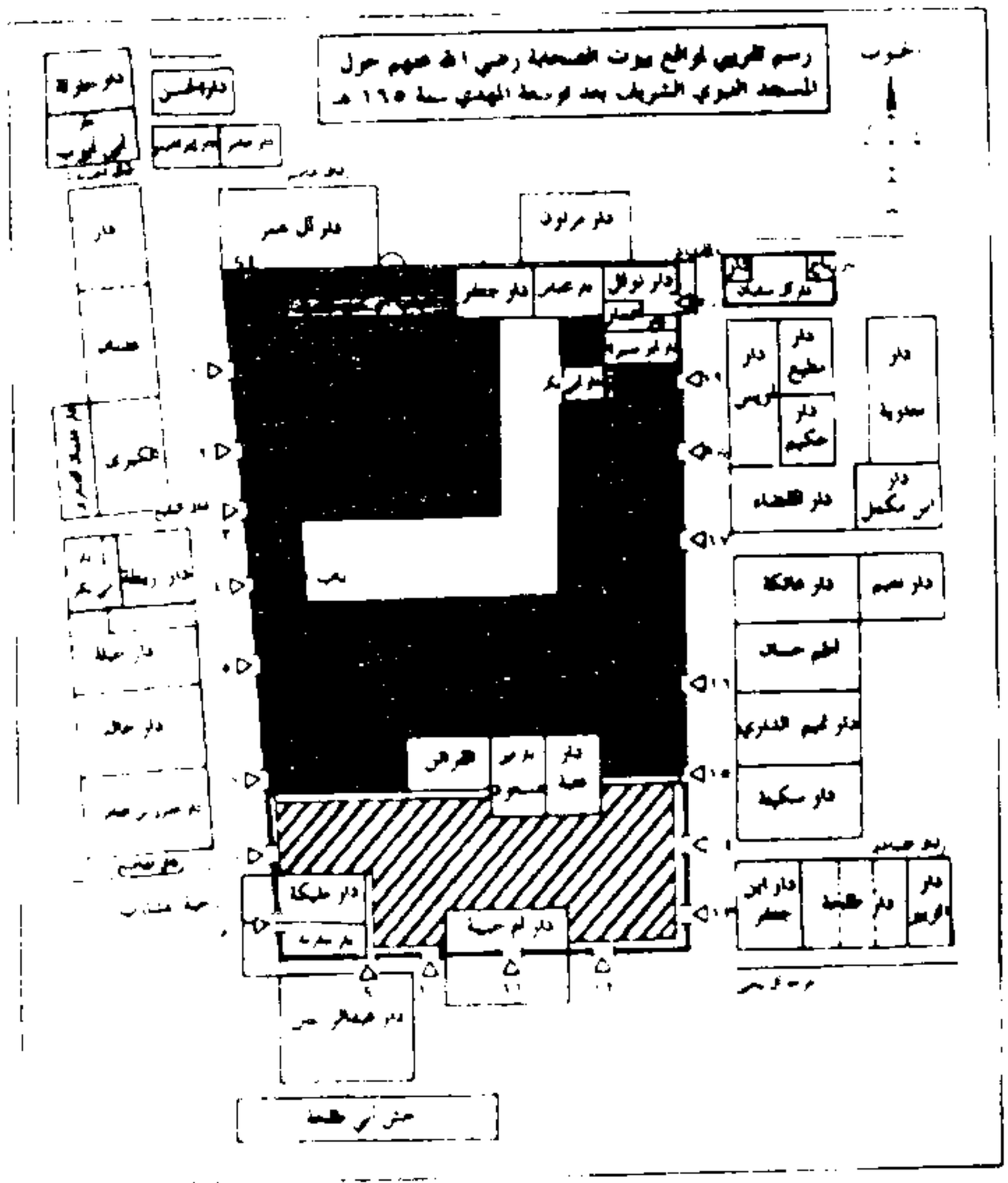

Marfat.com

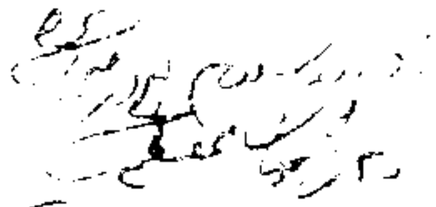

Marfat.com

عکس مکتوب مبلغ اسلام حضرت علامہ شاہ عبدالعلیم صدیقی قادری

Marfat.com

Mahomed [redacted] Hazur

(MUFTI KHA[redacted]

DARUS[redacted]

Jabalpur [redacted]

[redacted]

EX. M. L. A

[redacted]

(مفتی [redacted])

دارالاسلام

جبلپور ۲۵ شوال ۱۴۰۱ھ

PHONE: 2857

حضرت سراپا برکت خدومنا المحترم مولینا ضیاء الدین صاحب دام ظلہ القدس

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

امید کہ مزاج گرامی بہ عافیت ہوگا اس فقیر حقیر سراپا تقصیر کی دعا ہے کہ ظل ہما ہوں تادیر رب العزت جل مجدہ والعالی سایہ فگن رکھے۔ اہلیہ فقیر حسوان حضرت کے زیر سایہ چند روز قیام کا فیض حاصل کر چکی ہے عرصہ [redacted] علالت میں ہے اور ضعف اور کمزوری کے سبب چلنے پھرنے سے معذور اور بغیر سہارا اٹھنے سے قاصر ہے۔ حضرت والا کی خدمت میں بصد ادب سلام عرض کرکے رسالت مآب صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دربار میں دعائے صحت وعافیت کی طالب ہیں۔ فقیر کی جانب سے نذر حقیر ۱۰۰ روپیہ کو شرف قبولیت بخشیں اور حسب مزاج گرامی کے ساتھ وصولیابی نذر حقیر اور فقیر اور اہلیہ فقیر اور فقیر زادوں داہل وعیال کیلئے دعائے خیر کے چند کلمات حامل رقعہ ملا محمد عبدالکریم کے ہاتھ روانہ فرمائیں۔

دونوں فقیر زادوں اور ان کے بچوں کی جانب سے آداب واشتیاق قدمبوسی کے ساتھ طلب دعائے خیر۔ خدام میں مولینا فضل الرحمٰن اور ان کے صاحبزادوں اور صاحبزادیوں کو ہم سب کی جانب سے بہت بہت محبت اور عقیدت کے ساتھ سلام اور دعا کہیں

والسلام طالب دعائے خیر [redacted]

عکس مکتوب برہان الملت حضرت علامہ برہان الحق قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

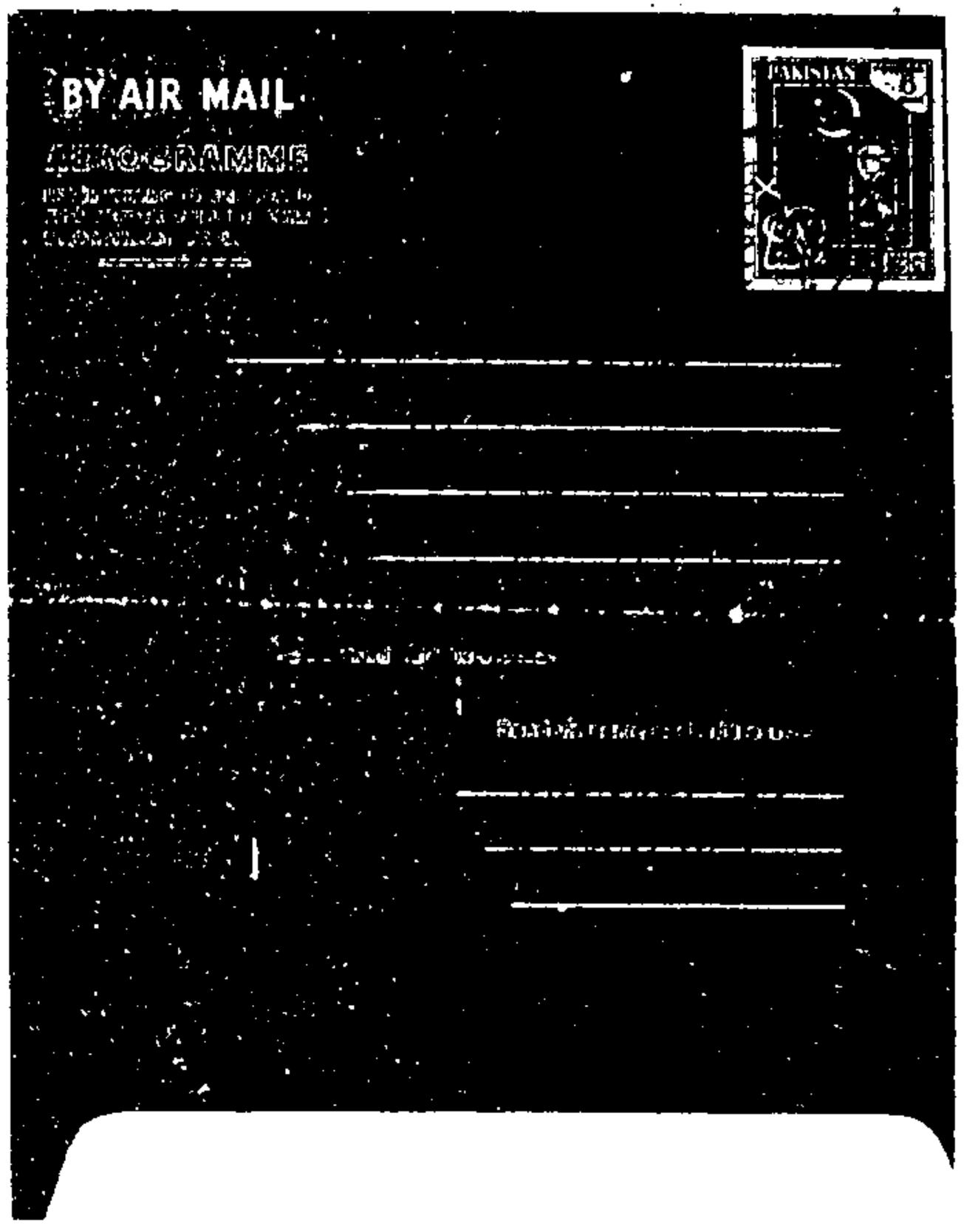

عکس مکتوب بجانب حضرت علامہ محمد عبدالحامد قادری بدایونی

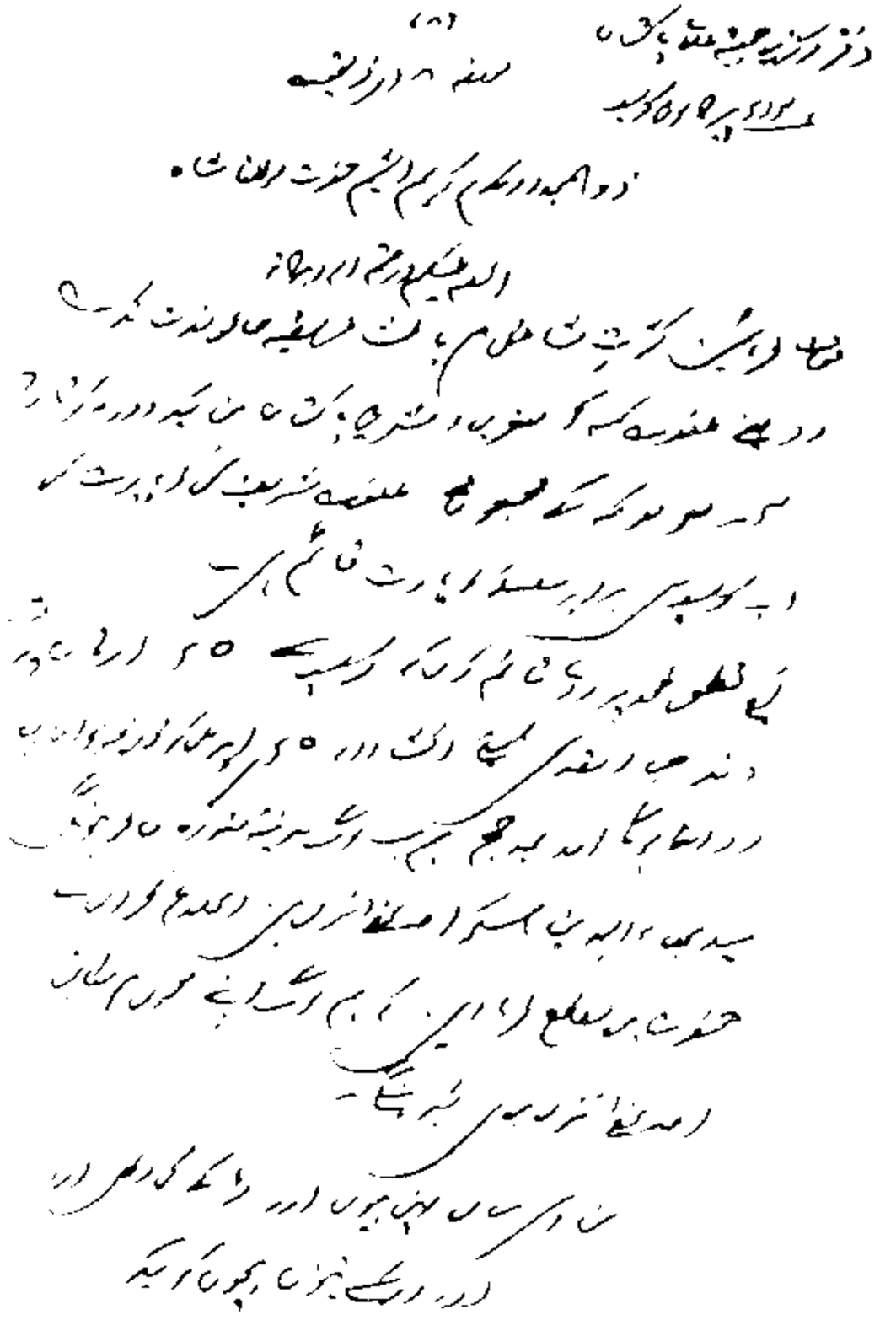

Marfat.com

عکس مکتوب مجاہد ملت حضرت علامہ محمد عبدالحامد قادری بدایونی

Marfat.com

یا اللہ جل جلالہ

یا محمد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

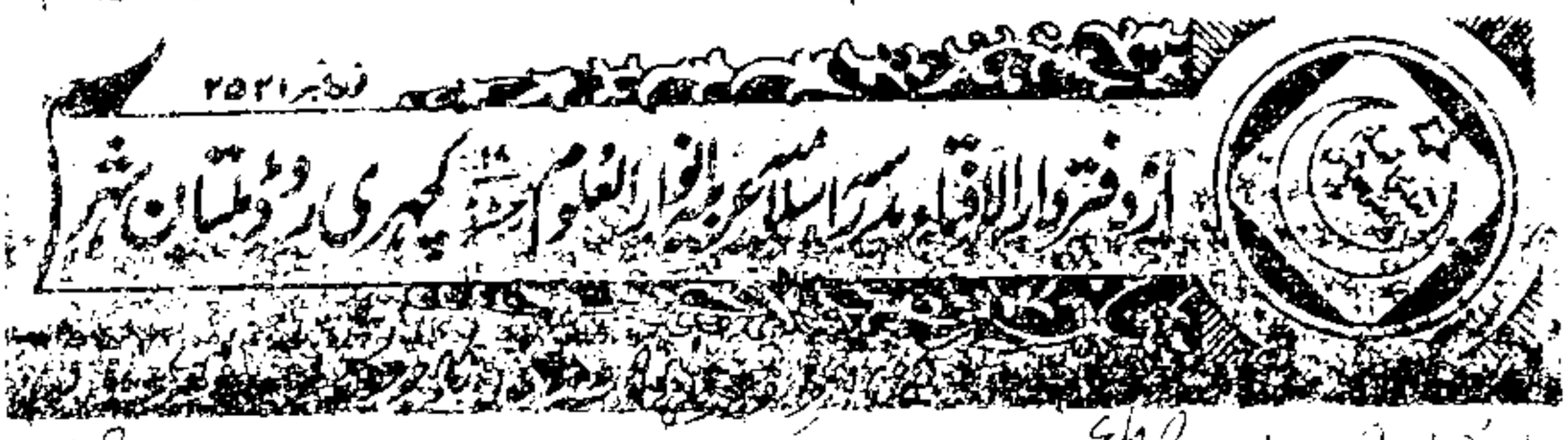

نمبر ۲۵۲۱

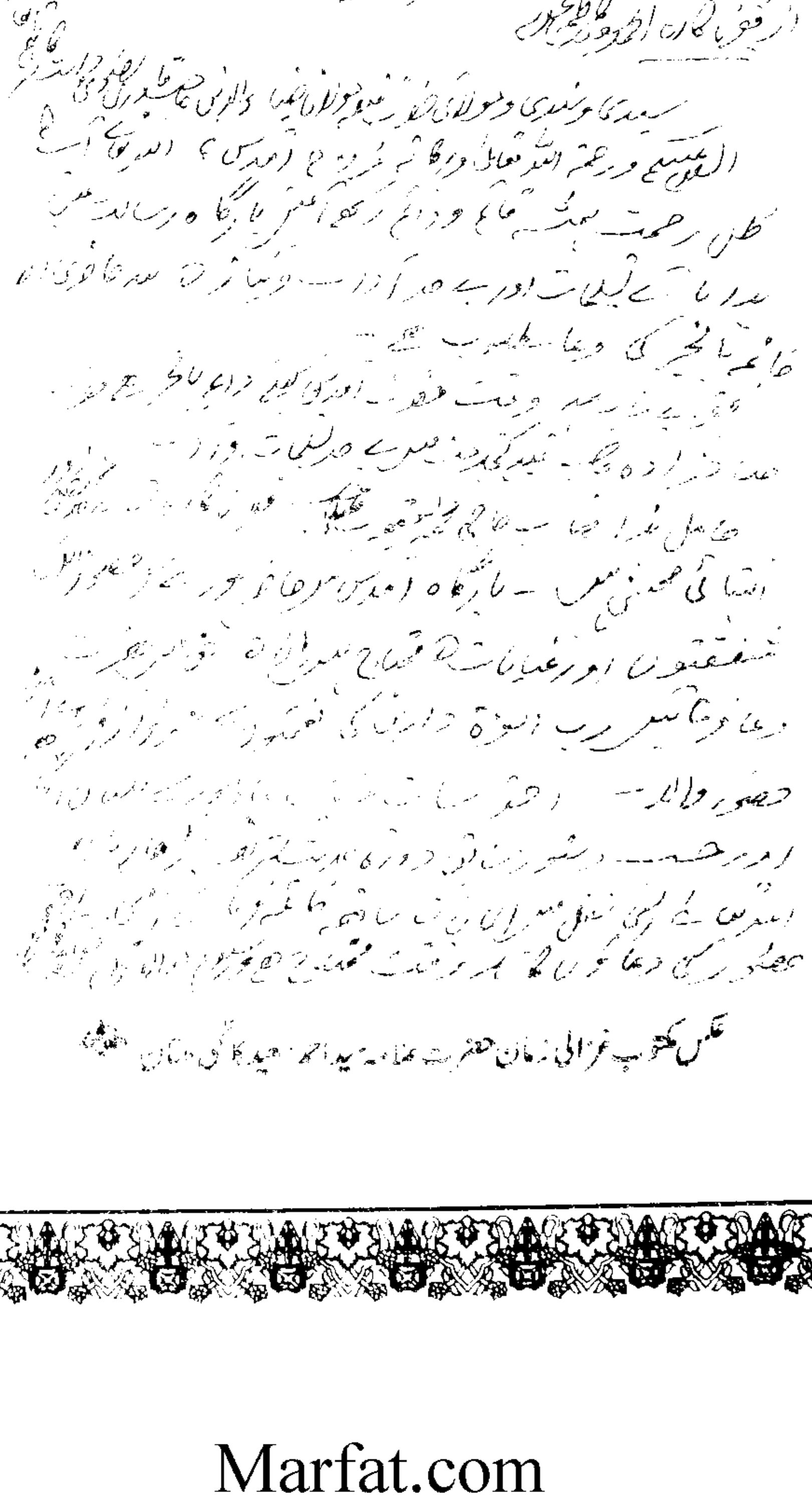

Marfat.com

عکس مکتوب اشرف المشائخ حضرت علامہ غلام قادر اشرفی ضیائی لالہ موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

عبد الوهاب الصلاحي

دمشق - حلبوني

هاتف: ( )

دمشق في ١٥ شعبان ١٤١٢ الموافق

الحمد لله وحده والصلاة والسلام على من لا نبي بعده وعلى آله وصحبه أجمعين

وبعد فقد وصلني كتاب حضرة سيدي ومولاي الأستاذ الفاضل والمرشد الكامل الشيخ محمد ضياء الدين أحمد القادري المصطفى متعنا الله بطول حياته وأفاض علينا من جزيل بركاته سيدي ومولاي السلام عليكم ورحمة الله تعالى وبركاته أسأله تعالى أن تكونوا بكمال الصحة والعافية وعموم الأسرة كما أنه الجميع بخير والحمد لله سيدي في البريد الماضي دعانا الأخ السيد هاشم المدني وحملته سيدنا السيد ورجوته حمل شيء من عنب الشرقاوي لعلمي أنه سيعود لطرطوس قريباً كما فهمت منه ولله فأجابني لوقته بأنه راطبا ليس لهم وأكمل فشكرته له ذلك فأرجوكم أن تتزلفوا هو عنه لطرطوس وترسلوا معه عوبيات سيتبرا المقر لطرفكم وهامة أيضاً أنه بعض الأخوان أحضر إلى عدن ولهو يحج في هذا العام فأرغب المقر أن يزورا متعمداً لأنه يعز علي والعامة أيضاً بسيطة ولكنه لا بد أنه يدخل عليه السرور أنه رآها على رأسي هذا واحد سيدي إلى العائلة الكريمة خصوصاً ولدينا فضل الحمد وفقنا الله وإياه لما يحبه ويرضاه والأخ الحاج محمد يحيى والأخ الشيخ جمال حفظه وعلاكم رسول والأستاذ الشيخ محمد على السلامة ومصطفى الحموي وعبد الله سنت والسيد أحمد الجباوي ومحمد عمر سيد وعمه أبو ناجي والسيد هاشم وأولاده والسيد علاء الدين وإخوانه والسيد محمد بحار وكل من يسأل عنه المقر نطرفكم خصوصاً والدة العهر السيد محمود هاشم أطلعوا لنا الدعاء مرة عند الزيارة وكذلك أولاد الشهاد للسلامة أجمعين وبه طرطوس أولادهما وأحمد رعاد وأسامة وكنانير هاكم بسلامة عليهم ويطلبون الدعاء مراد يشتاقون له لرؤياهما قريباً اللهم آمين للاستجابة وأيضاً أحواف السارة توفيه وبنين ومبروك وسعاد لفني وحدامكم إبراهيم وأولاده ومحمد أبو الفرج ومحمد أبو النصر والدهم يسلمون على الجميع ويرجونه دعاءهم على الدوام في كل الأوقات والدعاء للعامل

الحقير

عکس مکتوب حضرت علامہ شیخ عبدالوہاب الصلاحی حلبونی دمشق

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم الموفق

هذه جناب المعزم المكرم الشيخ ضياء الدين امين وعرض عبدي
وفقه الله موجبه السلام لا طمئن انوارلكم بانني ما اخبرني عنكم
الى سمعه شدة المرض نحمد الله ونشكره منذ يوم ما نزلت منه رفاقنا
ادركني مرض عظيم وما كنت اقدر على الصلاة في الحرم الى يوم ١٧ من محرم
شافني الله لحينه وشكره على ذلك والآن الطبيب الركوب وقالوا لي
انهم سيحملوني عاجلا والسلام الداعي لكم بالخير

محمد المصطفى ابن الحاج المختار الشنقيطي

١٠

صفحة الكاتب السيد الأمين الحاج المختار

صفحة وفاتنا لما وردها

عکس مکتوب حضرت علامہ شیخ محمد المصطفی الشنقیطی مدنی

Marfat.com

PHONE : 515782

2 MASTER HOUSE NEAR MEMON MASJID
SADDAR GHAZANFAR ALI ROAD
KARACHI 3 PAKISTAN

Present Address
C/O SURINAME MUSELEM
ASSOCIACITIE.
50 - 58, KANKANTRIESTRAT
PARAMARIBO
SURINAME.
S. America

Shah Ahmad Noorani Siddiqi
PRESIDENT

THE WORLD ISLAMIC MISSION
INTERNATIONAL ISLAMIC MISSIONARIES GUILD

۹۱۲۰۰

۳/۳/۱۳ الثانی

مستقبل و نخدومی حضرت مولانا ضیاء الدین صاحب زید الطافہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ مزاج بخیر و عافیت ہوں گے۔ خاکسار بحمداللہ بخیر و عافیت ہے

و کرم حبیب صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی دعاؤں سے بخیریت ہے

۳۰/ جنوری سے تقریباً ایک ماہ قبل کراچی سے چلا تھا اس علاقہ کا دورہ کرتے اب اس علاقے

پہنچا اور تقریباً ۴۵ دن اس علاقہ کا دورہ کرکے

جنوبی امریکہ کا دورے کر رہا ہوں۔ پھر الحمدللہ ۱۰/ مارچ

نیویارک امریکہ کا تقریباً ایک ماہ کا دورہ ہے اور پھر ۱۰

کینیڈا اور پھر ایک ماہ الگلیشہ و بالینڈ کا دورہ ہے اور

پھر ان شاء اللہ مدینہ شریف حاضری کی نیت ہے

خود بھی دعاؤں کی ضرورت ہے امید ہے کہ حضور والا

کریمانہ کی طرح خصوصی دعاؤں میں یاد فرمائیں گے

تھوڑی بہت ٹوٹی پھوٹی دین کی خدمت حقیر سے لی جا رہی ہے

عکس مکتوب قائد اہل سنت حضرت علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی قادری

Marfat.com

اس کی قبولیت کی دعا فرمائیے اور ہوئے تعالیٰ مزید کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

حضور والا کی طبیعت مبارک کیسی ہے، ہوئے تعالیٰ اطمینش حبیب لبیب صلی اللہ علیہ وسلم آپ کا سایہ ہمارے سر پر تادیر صحت و عافیت کے ساتھ قائم رکھے آمین بجاہ سید الاولین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

گھر میں خالی حضرت عمی آمنہ اشیہ حمدہ
اختی بدعوہ واختی عزیزہ عباسی اسہ کریمہ کلیم منہ

سیدی فضل الرحمن کلیم منہ میں بھی علیحدہ خط بھیجوا رہا ہے۔
حاضر محفل کلیم منہ مودبانہ سلام عرض
و درخواست دعا

السید
فقیر ثناء اللہ غفرلہ
۱۴۰۰ھ

عکس مکتوب قائد اہل سنت حضرت علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی قادری

Marfat.com

عکس مکتوب حضرت علامہ ریحان رضا خاں قادری بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

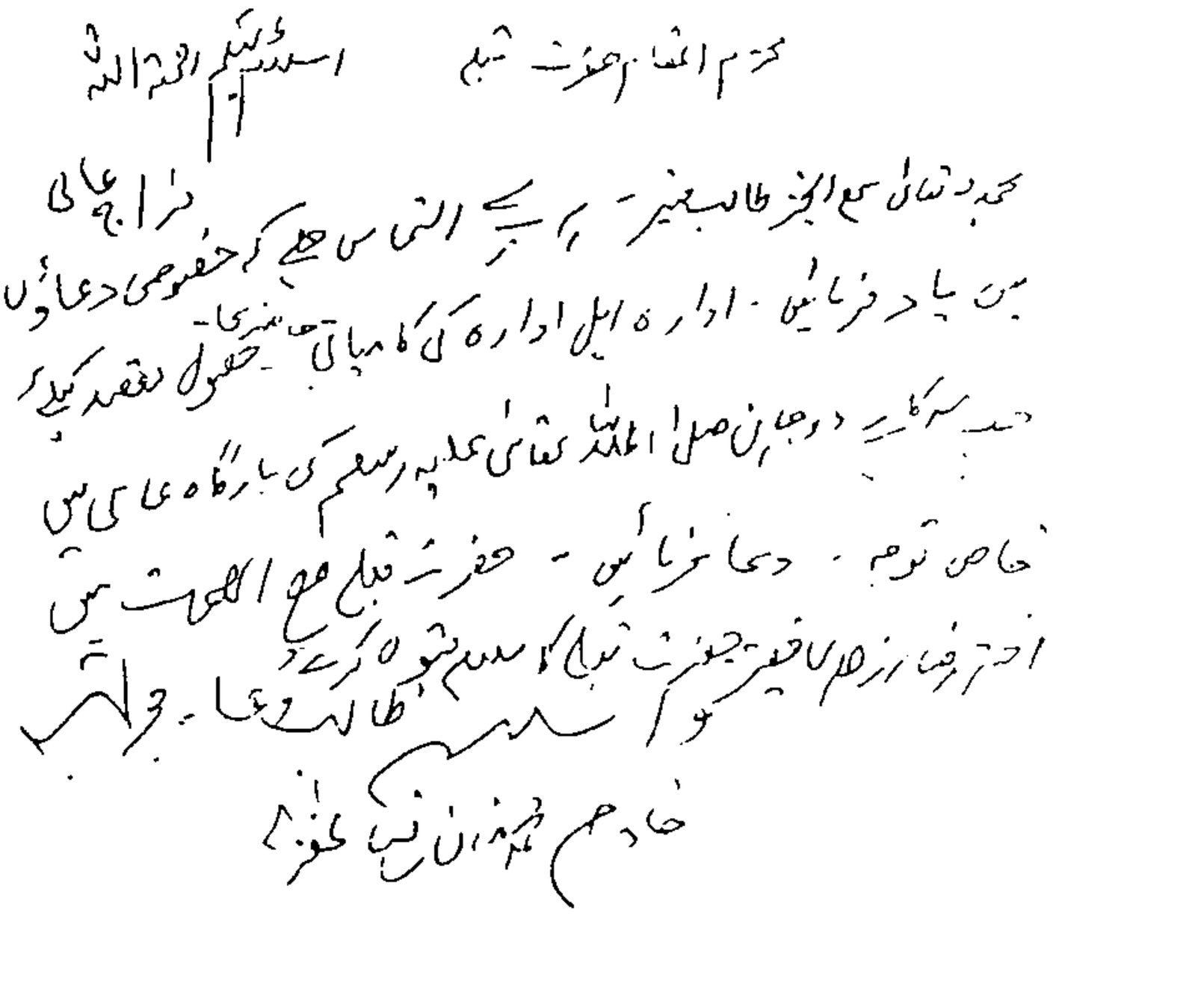

مکرم المقام حضرت قبلہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ

بعد سلام مسنون عرض ہے۔ التماس ہے کہ خصوصی دعاؤں میں یاد فرمائیں۔ ادارہ اہل ادارہ کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ حصول مقصد کیلئے سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ عالی میں خاص توجہ دعا فرمائیں۔ حضرت قبلہ مع الخیر صحت میں اخیر فرمائیں۔ حضرت قبلہ کا سایہ شفقت تادیر دراز فرمائے۔ آمین۔ طالب دعا۔ خادم

عکس مکتوب حضرت علامہ منان رضا خاں قادری بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

عرض : کفار کے جنازے کے ساتھ جانا کیسا ہے۔

ارشاد : اگر اس اعتقاد سے جائے گا کہ اس کا جنازہ شرکت کے لائق ہے تو کافر ہو جائے گا اور اگر یہ نہیں تو حرام ہے۔ حدیث میں فرمایا اگر کافر کا جنازہ آتا ہو تو ہٹ کر چلنا چاہئے کہ شیطان آگے آگے آگ کا شعلہ ہاتھ میں لئے اوچھلتا کودتا خوش ہوتا ہوا چلتا ہے کہ میری محنت ایک آدمی پر وصول ہوئی۔

(ملفوظات۔ امام احمد رضا خاں قادری)

Marfat.com

الجواب الکریم ---

الی السید السند الکاجے علامہ شاہ ضیاء الدین صاحب دام

بجوار المسجد النبوی

المدینۃ المنورۃ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الی السید السند امام الطریقۃ العلیۃ البہیۃ قائد العاشقین

فی الحضرۃ النبویہ دامت برکاتہم القدسیۃ ورحمۃ

تحیۃ السلام وتحفۃ الکرام مع تقبیل الاقدام

حامل ھذہ الرقعۃ من المتوسلین بالسلسلۃ العالیۃ القادریۃ

الرضویۃ المسمیٰ محمد قاسم الرضوی الساکن ببلدۃ کلکتہ

یتشرف اول مرۃ بالحج والزیارۃ - یرید ان یشرب

منھا رمضان بالمدینۃ الامینۃ ویستفید برکاتھا الفائضۃ

یامولای انظر الیہ بنظر الرحمۃ والاحسان

ھو متوسل بک والی اللہ والرسول ومعتقد بذیلک الکریم

وجہہ امہ الکریمہ-

بلغ سلامنا وصلواتنا الی عتبۃ المصطفی سید الوریٰ

علیہ التحیۃ والثناء وادع لنا للسلامۃ والحفظ فی

دینا ودنیانا — والسلام علی اھل البیت -

حاجی

کلکتہ

عکس مکتوب حضرت علامہ ارشد القادری جمشید پور رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

علماء اہلسنت رحمہم اللہ کی تصانیف کا مرکز
مکتبہ نوریہ رضویہ بغدادی مسجد بمبرک اے لائلپور
فون نمبر ۶۰۵۶

حوالہ..... ۷۸۶ مورخہ.....

حضور سیدی وسندی قبلہ دامت برکاتہم العالیہ

بعد سلام مسنون معروض۔ خیر و عافیت

سرکار دام ظلہ کا گرامی نامہ تشریف
لایا۔ کاشف الاسرار فیوض حضور کی دعاؤں سے نعمت ہے
حضور کی خواہش ہے چھپ رہی ہے۔ حضور کی دعا کی ضرورت ہے
فقیر نے مکتبہ نوریہ رضویہ کا سلسلہ بھی شروع کیا ہے جسمیں سرکار اعلیٰحضرت
رضی اللہ عنہ کی تصانیف علاوہ شائع کرنے کا پروگرام
بنایا ہے۔ فی الحال جو چند کتابیں فقیر نے شائع کی ہیں
ان کا ریکارڈ نسخہ حاضر ہے قبول فرمائیے

الجواہر الصفان۔ فضل البقین مع تمہید ایمان۔ روح الایمان۔
سرور القلوب۔ غایۃ التحقیق۔ اربعین در احکام رویۃ۔
رکعتین تراویح بار بار کرم بھی رکھدیا ہے جو کرسی کا چھپا ہوا ہے
اربعین در بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم

۱۹ شوال المکرم

عکس مکتوب حضرت علامہ سید زاہد علی قادری فیصل آبادی رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

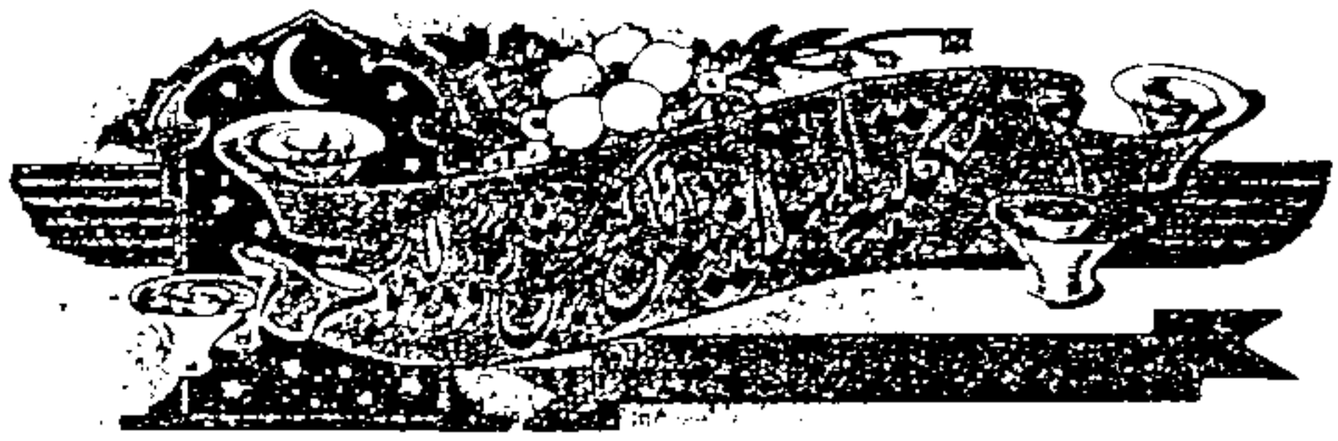

عکس مکتوب حضرت علامہ محمد شریف نوری لاہور رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

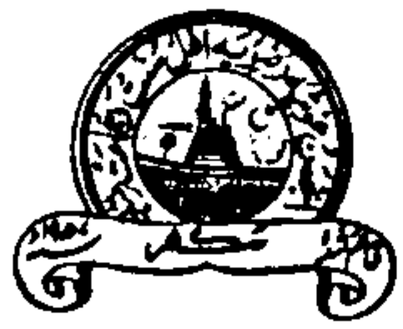

دار العلوم کے اہم شعبہ جات

① لائبریری شریف
② درس نظامی
③ شعبہ فارسی
④ شعبہ تجوید وقرأت
⑤ شعبہ حفظ کلام پاک
⑥ شعبہ تکملہ قرآن پاک
⑦ شعبہ دار الافتاء
⑧ شعبہ کتب
⑨ شعبہ تبلیغ واشاعت
⑩ شعبہ اردو پرائمری اسکول
⑪ کمپیوٹر ٹائپ اور سٹ

شاخہائے دار العلوم

① بمقام مسجد مزاف بازار سکھر
② مسجد واسن بدو سکھر
③ مسجد توری ٹاؤن سکھر
④ زرد بڑی شہر

حوالہ نمبر ـــــــ تاریخ ـــــــ

حضرت خلیفہ رضا رہبر شریعت سیدی وسندی حضور قبلہ دامت برکاتہم العالیہ

سلام مسنون ۔ خیریت ۔ مزاج گرامی

سلام عرض ہے عریضہ حاضر خدمت کیا تھا لیکن جواب سے محروم رہا حضور والا جمعیت العلماء پاکستان نے میرے کندھوں پر قومی اسمبلی کے انتخاب کا بوجھ ڈالا ہے جیسا کہ حضرت والا فضل الرحمٰن صاحب کو بھی معلوم ہے لہٰذا خصوصی دعاؤں میں یاد فرمائیں کہ مولیٰ عزوجل اپنے حبیب پاک صاحبہا الف الف صلوٰۃ وسلام کے صدقے وسیلے حاضرات کا میابی عطا فرمائے عقیدت بارگاہ رسالت میں صلوٰۃ وسلام عرض کرنے کا متمنی کیسے عرض کریں ۔ ہم فقیروں کی یہی ثروت ہے یہی ملک وما ل ہے وسائل دنیوی نہیں ہیں تو کل ہر گھڑی ہر گھڑی ہے ہیں قومی اسمبلی کے لاکھوں روپے کی ضرورت پڑی ہے درست امیدوار جو مقابلہ میں کھڑے ہیں ان کے پاس سرمایہ ہے ہمارے پاس ملک آحمد رصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کرم نوازی ہے ۔ شعاع سکھر کی نشست پر ہر اسنت سے نظر کرم فرمائیں اور کامیابی کا سرٹیفکیٹ کیلئے دعاؤں میں اسمال شاید حاضری ہو سکے آگے ان کا کرم بے حد ہے شمار ہے ؎

قسمت میں لکھ چکے ہیں سو بل ہزار کچھ
پیارے گنہ گار کی سید بھی نظر کی ہے

حضرت کے گھر کے بخشیں دعاؤں میں یاد رکھیں حضرت والا فضل الرحمٰن صاحب والد خانہ وحلقہ پر سان حال رہتا ہے کیا ہے ۔ والسلام

فقیر ابو البشر محمد حسین قادری رضوی مصطفوی غفرلہ
خادم جامعہ غوثیہ رضویہ سکھر

۲۰ رمضان المبارک ۱۴۲۹ھ

عکس مکتوب حضرت علامہ مفتی محمد حسین قادری سکھر رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

A. Mohamed Ishaq & Brothers

(SONS OF THE LATE SAHUKAR HAJEE A. MOHAMED INAM SAHEB)

TELEGRAMS: "SAKLESPUR"
RY. STN.: HASSAN.

BAITHNEY ESTATE,
SAKLESPUR P.O.
(MYSORE STATE)

Dated ... ۲۷ محرم الحرام ۱۳۶۶ھ
۲۳ دسمبر ۱۹۴۶ء

عکس مکتوب محترم جناب الحاج محمد اسحاق نقشبندی جماعتی میسور رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

عکس مکتوب گرامی جناب الحاج محمد اسحاق نقشبندی جماعتی میسور رحمۃ اللہ علیہ

مورخہ ۱۱ اگست ۱۹۷۸ء

[illegible] ہر ہفتہ گنبد خضریٰ میں دعا فرماتے رہیں تمام خاتمہ بالخیر ہوگا۔ اور یہ بھی دعا فرمائیگا جلد جلد اس در بارگاہ کی حاضری نصیب ہو۔ تمام دل کی گلی کو بھالوں۔ اور بسبب اسی بابرکت مسعود سفر کے توفیق و در اقدس کی حاضری نصیب ہو۔ اور سایہ ہی یہ دعا میں فرمائیگا تمام حضور شفیع عالم المدینہ روضہ مذہ محمدیہ علی پوری کا سایہ ہم ہم خدام کے سروں پر تا ابد قائم رہے اور آپ کے احکام کی تعمیل کی توفیق نصیب ہو۔ امید آپ کو صحت کامل عنایت ہو۔ آمین ثم آمین۔ بحرمت طٰہٰ و یٰسین

عالیجناب حاجیزادہ سلمہ اقبال مولانا مولوی حاجی محمد فضل الرحمٰن صاحب تمہیں بھائی کا خط استفسار پر آپ کو بھی بہت تکلیف ہوئی۔ امید حقیقی و صحیح خدمت اس خادم کی نہ ہو سکی۔ جناب آپ کو اور آپکے صاحبزادہ صاحب تمہیں ہدیۃً تقدیم ہے قبول ہو۔ جناب والی معظم مکرم محمد ہاشم صاحب برادم محمد اسمٰعیل صاحب و بہم تمامی یاران طریقت کیجانب سے آپکو اور آپکے صاحبزادہ صاحب تمہیں و دیگر بزرگوں کی خدمت اقدس میں ہدیۃً تقدیم ہے قبول ہو۔ بعد دعا سلام عرض ہے کہ نذر شیخ ہدیہ بالخصوص ہے یعنی ہم تمام کا سلام نہ پہنچنے کی تکلیف دیجاتی ہے۔ لفیفہ اسی ماجیز ہرنہ کے متصل ہوتے ہی جواب مفصل سے مطلع فرما شاد فرمائیں گے۔ زیادہ تحریر خلاف ادب ہے۔ اسی ماجیز ہرنہ میں جو کلیہ الفاظ ہیں معاف فرمانیکی استدعا ہے۔ نسخ گستاخی و بے ادبی معاف۔ ہر ہر خطا۔ لغزش عطا۔

جناب صاحبزادہ صاحب تمہیں کے بچوں کو اور ان کے والدہ صاحبہ تمہیں کو دعا خاکسار ۔۔۔ عفا عنہ

ف۔ شیخ کی آمد کا وقت جبکہ معلوم ہو تمامی جماعت کو اطلاع کرنے کی مہربانی فرمائیں۔

گنبد خضریٰ کی حاضری کا طلبگار و دیدار شریف کا متمنی

محمد اسحٰق نقشبندی جماعتی

نائب العامہ ہر ضلعی

Marfat.com

عکس مکتوب حضرت خان بہادر بخشی مصطفیٰ علی خان خلیفۂ مجاز
حضرت پیر سید جماعت علی شاہ نقشبندی علی پوری رحمتہ اللہ علیہ

Marfat.com

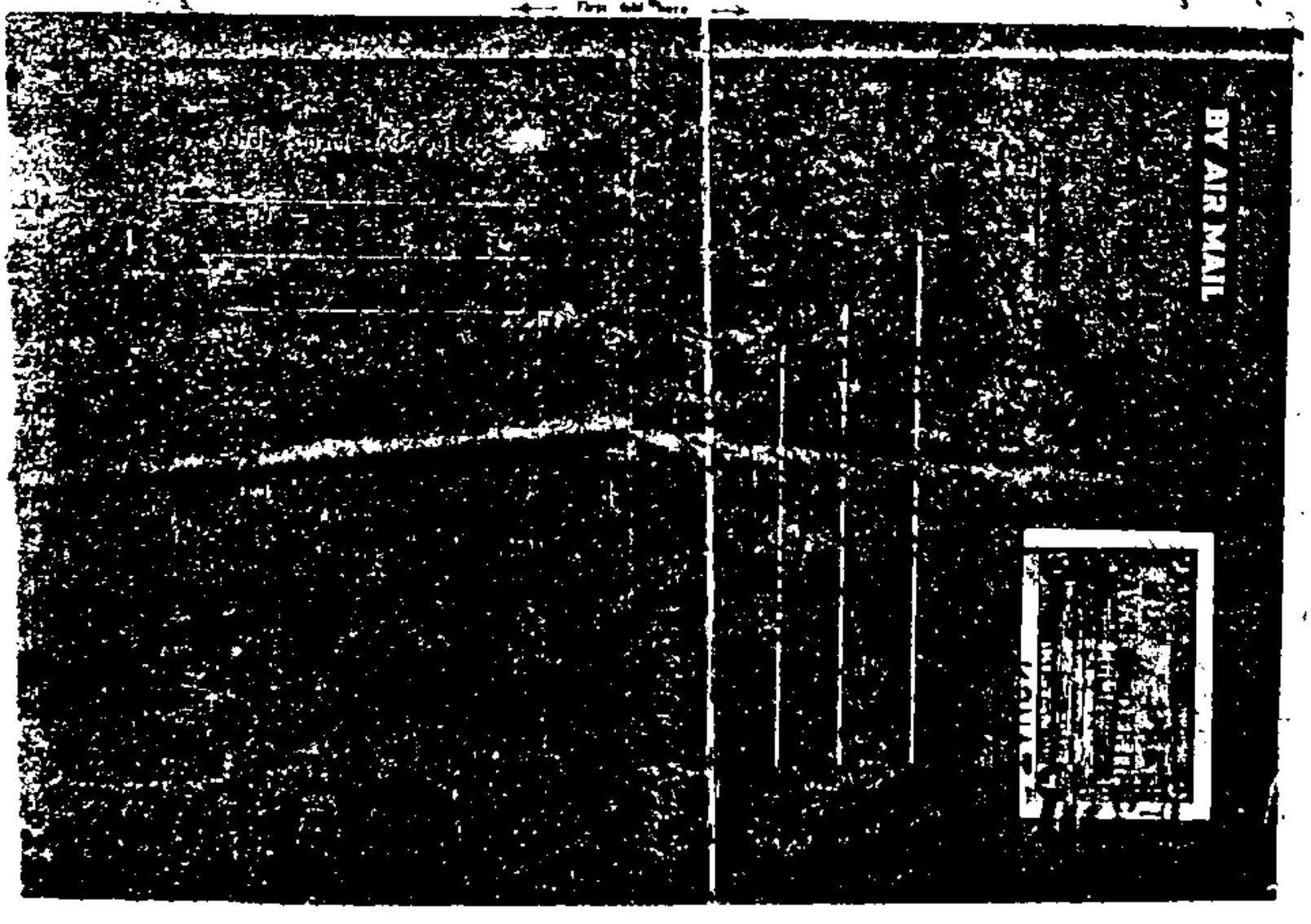

عکس مکتوب حضرت خان بہادر بخشی مصطفیٰ علی خان خلیفۂ مجاز
حضرت پیر سید جماعت علی شاہ نقشبندی علی پوری رحمتہ اللہ علیہ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ھو القادر

مکتوبات

حضرت ضیاء الملت والدین
ضیاء الدین احمد قادری
قدس سرہٗ

بنام

-- ڈاکٹر پروفیسر مسعود احمد نقشبندی مجددی
-- مکتبہ نبویہ لاہور
-- حضرت علامہ صائم چشتی مصنف کتاب گیارہویں شریف
-- حضرت بخشی مصطفیٰ علی خاں مدنی۔ خلیفہ مجاز حضرت امیر ملت
پیر جماعت علی شاہ علی پوری (رحمۃ اللہ علیہ)

Marfat.com

سقيفة الرصاص على يمين المتجه لباب السلام
قبل التوسعة الأخيرة للمسجد والآن ضمن الساحات

Marfat.com

۱۶/ ذی قعدہ ۱۳۹۳ھ / ۱۰/ دسمبر ۱۹۷۳ء

عزیز القدر گرامی منزلت پروفیسر محمد مسعود احمد صاحب سلمہ اللہ الصمد۔

السلام و علیکم و رحمتہ اللہ تعالیٰ و برکاتہ

تحیہ زاکیہ و ادعیہ واقعیہ کے بعد آپ کی تازہ ترین تصنیف

"فاضل بریلوی علماء حجاز کی نظر میں"

نظر نواز ہوئی۔ آپ کی یہ کاوش اور دیدہ ریزی قابل صد ستائش ولائق تحسین ہے۔ دعا کرتا ہوں کہ آپ کی یہ کوشش عند اللہ مقبول اور عند الناس مشکور ہو۔

یہ امر محتاج بیان نہیں کہ اعلیحضرت عظیم البرکت کی عظیم شخصیت کے لئے ضرورت تھی کہ اس موضوع پر سیر حاصل بحث کے بعد آپ کی عظمت کو اُجاگر کیا جائے، سو یہ آپ کے قلم حقیقت رقم سے پوری ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے اور سعی مشکور ہو۔

فقیر ضیاء الدین احمد القادری عفی عنہ

Marfat.com

۴۷۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم ——— نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

کتبہ خبیہ لاہیہ ، مفسر قرآن مولانا ابی محمد علی لاہوری لبدھا کا حسن
یادگار ہے ۔ دین متین کی خدمات ۱۹۲۷ء سے یہ تحریک آزمند تحط باہمی الوجود
سرانجام دے رہی ہے ۔ آپکے سال کے بعد تک جانشین مولانا ابو الحسن علی کو یہ خدمت
سونپی گئی ۔ امریکہ شفٹ ہونے ۱۹۶۷ء میں حضرت اقبال المسند نے یہ ایم روز سے
کی خدمات حاصل کر لیں ۔ جب یہ تحریک ہمارے سپرد کی گئی تو ہم نے
چاہا کہ اسلامی سنت کی تعلیم و اشاعت کے لئے ہمارے سپرد کی گئی
حضرت شیخ محقق سید عبدالحق نے ہمیں ، مقصد اصلی حضرت کا شیخ سے ،
دیگر ہمارے اہل سنت کی زینت کا ہے وہ ہمارے ان کی شیخ انجام کے ،
اور اگر دلچسپی سپرد حلقہ قادری کے پیش نظر ، دیا ہم ، تقدیم بکہ کر لیا
سرانجام کر کے آپنے عام فہم بنا دیا ۔ چنانچہ حال ہی میں یہ تحریک حضرت
کی خدمت کی طلب کرنے کی سعادت حاصل کی ۔ حضرت نے طلب حضرت بعد سے تحریک
سے شائع ہے ، فقیر کو امید ہے کہ اس کی اشاعت سے ہمارے
دین متین کی ملک اہل سنت کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے گا ۔ آمین

۱۲ ذی الحجہ ۱۳۹۳ھ ——— آمین بجاہ طٰہٰ و یٰسین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

حیدر المیدی

Bab Almajidi Medina
(Telg. Alhaidari Madina Munjur)
Tel. 23 : 501

Marfat.com

ناظرین کرام کے لئے خصوصاً اور ان پروانہائے طیبہ طیبہ کے لئے جو اس شدید گرانی کی مصیبت کے ایام میں جیران نبی اکرم (ﷺ) کی مدد کر رہے یا کروا رہے ہیں۔ مکتوب ذیل جو بندہ کے بنام حضرت مولوی ضیاء الدین احمد صاحب قبلہ مدنی سے موصول ہوا ہے، بعید از دلچسپی نہ ہوگا۔

(ایڈیٹر ہفت روزہ الفقیہ امرتسر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از مدینہ منورہ الف الف الصلوٰۃ
والسلام علیٰ ساکنہا ومنورہا

۲۵ ذیقعد الحرام ۱۳۶۳ھ
بروز جمعۃ المبارک

محب جیران شفیع المذنبین محبی ومخلصی جناب الحاج بخشی صاحب
دام افضالہ آمین
السلام علیکم ورحمۃ اللہ تعالیٰ وبرکاتہ

محبت نامہ بدست مکرمی الحاج داؤد سیٹھ صاحب تشریف لا کر موجب سرور و کاشف حالات ہوا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو خرم ومسرور رکھ کر سعادت دارین کی دولت سے سرخرو فرمائے آمین۔ حاجی سلیمان سیٹھ صاحب و حاجی داؤد سیٹھ صاحب نے اہل مدینہ طیبہ کی صحیح طور پر خدمت کی، اللہ تعالیٰ قبول فرمائے آمین اور مزید توفیق عطا فرمائے، اہل مدینہ منورہ اس وقت شدتِ گرانی اور عدمِ آمدن کی وجہ سے از حد پریشان حال ہیں، ہر مسلمان پر ان کی خدمت واجب ہے، ہر ممکن طریق سے مولا تعالیٰ اخلاص ومحبت سے توفیق

Marfat.com

خدمت عطا فرمائے۔

حضرت قبلہ عالم امیر ملت مدظلہ کی آمد کی خبر آج کی تاریخ تک تحقیق نہیں پہنچی۔ جہاز آخری پہنچنے پر معلوم ہوگا۔

حضرت قبلہ عالم مدظلہ کا اہل مدینہ طیبہ بصمیم قلب انتظار کر رہے ہیں اور ان کی حاضری بارگاہ اقدس کے لیے دائماً دعا گو ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپکو بھی مدینہ طیبہ کی حاضری کی سعادت عطا فرما کر ہم سے ملاقات کرادے۔ آمین ثم آمین

مدینہ طیبہ میں تقسیم خیرات کی حکایت خود حاجی سلیمان صاحب و حاجی داؤد صاحب بیان فرمادیں گے۔

مجھے بہت افسوس ہے میں اس وقت چند دانے کھجور بھی ہدیہ روانہ نہیں کر سکا۔ کھجور بھی گراں اور ٹین اس سے گراں۔ اللھم لاحول و لا قوۃ الا باللہ ! اللہ تعالیٰ اس شدت گرانی کی مصیبت کو جلد ٹال دے اور اپنی حفاظت و صیانت میں رکھے۔ آمین۔ اللہ تعالیٰ آپ کی سعی مشکور فرمادے کہ جو آپ اہل مدینہ منورہ کی خدمت دل و جان سے کرا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مزید توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ جانبین کو جانبین میں اپنی حفاظت اور صیانت میں رکھے۔ آمین۔ عزیزم حافظ فضل الرحمٰن سلمہ، اور سب گھر کے لوگ سلام مسنون عرض کرتے ہیں۔ امید ہے کہ اپنی خیریت سے گاہے بگاہے شاد فرماتے رہیں گے۔ تاکہ آپکی یاد مدینہ طیبہ میں تازہ ہوتی رہے۔ مکتوب نصف الملاقات کی مثل مشہور ہے، جملہ احباب حاضرین کی خدمات میں سلام مسنون گزارش ہے۔

کتبہ فقیر ضیاء الدین احمد القادری عفی عنہ

Marfat.com

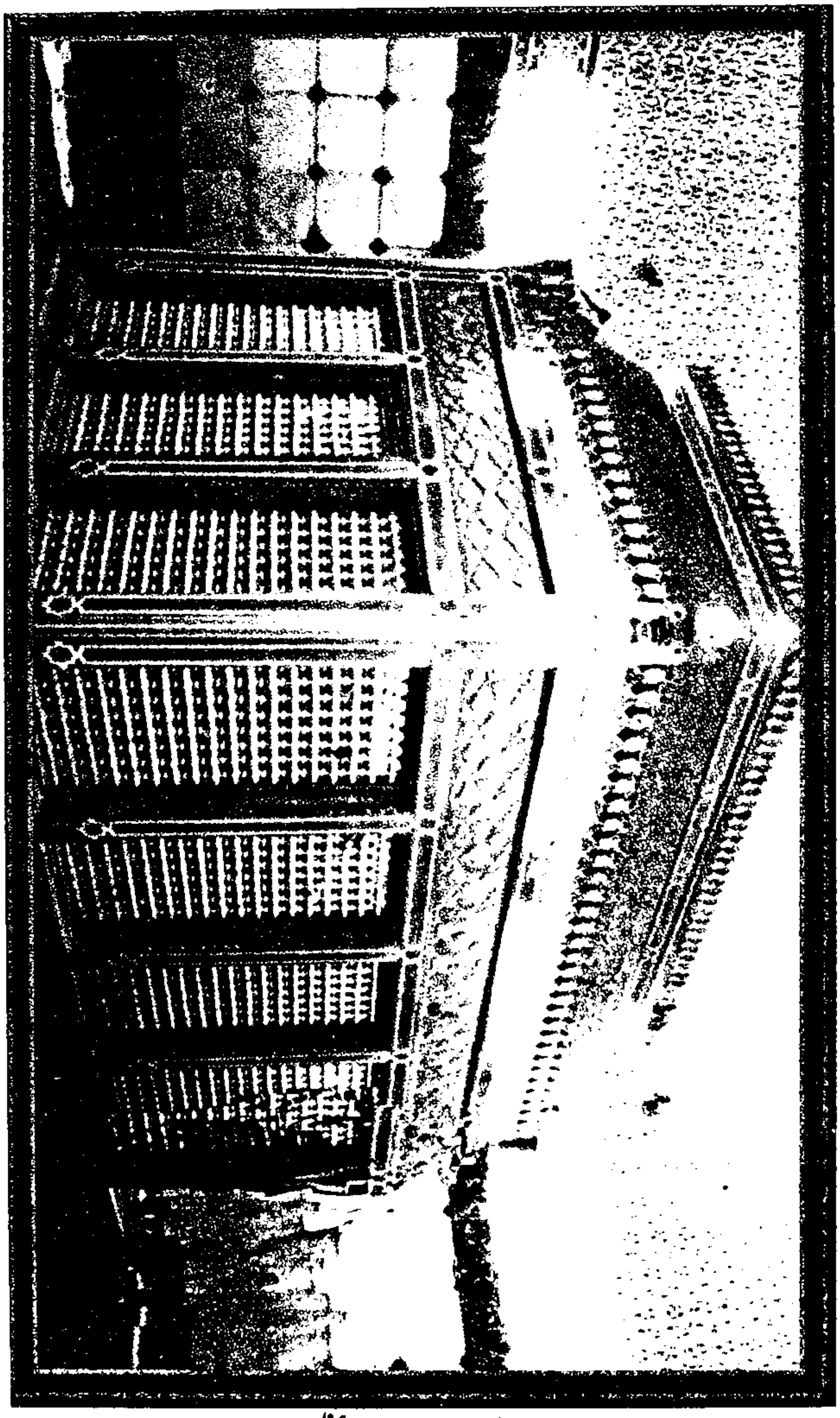

مرقد مبارک سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

تحفہ القادر

اسفار

قطب مدینہ منورہ رضی اللہ عنہ

Marfat.com

نعل الرسول :السبتية المحفوظة في متحف قصر توب كبي

حذاء الرسول :بعسبة الطالع
ذات مقدمة مدببة من الجلد الأسود
المحفوظة في متحف قصر توب كابي

Marfat.com

حضرت شیخ المشائخ سیدی ضیاء الملت والدین مفتی ضیاء الدین احمد القادری ﷺ نے حج کے علاوہ مدینہ منورہ زادھا اللہ شرفاً و تعظیماً سے چار مرتبہ سفر کیا۔

۱۔	سفرِ ترکیا	۱۳۳۳ھ
۲۔	سفرِ بریلی	۱۳۳۹ھ
۳۔	سفرِ بغداد	۱۳۴۳ھ
۴۔	سفرِ حیدرآباد دکن	۱۳۵۲ھ

Marfat.com

پہلا سفر

ترکیا ۱۳۳۳ھ

فرمایا:

عثمانی دورِ حکومت میں ہر وہ کام کیا جاتا تھا جس میں اسلام کی شان و شوکت کا اظہار ہو۔ آذان کے بعد صلاۃ وسلام پڑھا جاتا تھا۔ اسلامی آثار کی بڑی ذمہ داری سے حفاظت کرتے تھے۔ حکومت کی طرف سے اسلامی تہوار بڑی عقیدت مندی اور شان وشوکت سے منائے جاتے تھے۔ لوگ بڑے امن وسکون کی زندگی بسر کر رہے تھے۔ انگریز اسلام کی شان وشوکت سے گھبرا رہا تھا۔ انگریز نے مکر وفریب سے شریف مکہ کو ورغلا کر عثمانی حکومت کے خلاف کر دیا۔ شریف حسین رحمتہ اللہ علیہ دھوکے میں آ گئے اور برطانیہ کی مدد سے حملہ کر دیا۔ ترک بڑے مؤدب تھے حرمین شریفین میں جنگ وجدال اور خون ریزی کو پسند نہ کرتے تھے اس لئے جنگ سے گریزاں رہے۔ مزاحمت نہ کرنے کے باوجود بھی بہت سے بے گناہ مسلمانوں کا خون بہا۔ ترکی جب حرمین شریفین سے نکلے تو یہاں سے علماء ومشائخ اور متدین حضرات کو ان کی جانوں کے خوف کی وجہ سے اپنے ساتھ ترکیا لے گئے۔ اس لئے فقیر کو بھی مدینہ طیبہ سے مجبوراً ۱۳۳۳ھ میں جانا پڑا۔ استنبول میں بطور سلطانی مہمان ٹھہرایا گیا۔ کچھ عرصہ حضرت علامہ عبدالعلیم صدیقی رحمتہ اللہ علیہ بھی فقیر کے ہمراہ قیام پذیر رہے۔

۱۳۳۴ھ میں شریف حسین رحمتہ اللہ علیہ کی حرمین شریفین پر حکومت قائم ہوئی۔ اور امن وامان قائم ہو گیا تو چند ماہ کے بعد ۱۳۳۴ھ کو فقیر دوبارہ مدینہ شریف حاضر ہو گیا۔ دس برس تک شریف مکہ کی حکومت رہی اس دور میں بھی امن وسکون ہی تھا۔ عقائد کے

Marfat.com

جھگڑے بھی اتنے کھڑے نہیں ہوئے تھے۔ حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی تعظیم وتکریم کی وجہ سے مسلمانوں پر بدعت وشرک کے فتوے جاری نہیں کئے جاتے تھے۔ یہ دور ۱۳۴۳ھ تک رہا۔

انگریز تو مسلمانوں کی شان وشوکت سے خائف رہتا تھا۔ اس لئے ۱۳۴۴ھ میں آل سعود اور برطانیہ میں گٹھ جوڑ کے سبب معائدہ طے پایا۔ اور مکہ مکرمہ پر حملہ کر دیا۔ شریف مکہ، دفاع کرنے میں ناکام رہا۔ بے شمار مسلمان شہید ہوئے، عورتیں اور چھوٹے چھوٹے بچے گولیوں سے چھلنی ہوئے۔ بوڑھوں کا بھی قتل عام ہوا۔ یہاں تک کہ بیت اللہ شریف اور قبہ خضرا مبارکہ پر بھی گولیاں برسائیں گئیں۔ قحط پیدا کر دیا گیا۔ بہت سے لوگ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ سے ہجرت کرنے پر مجبور ہو گئے۔ شریف حسین کو شکست اور آل سعود کو فتح ہوئی۔ عقیدے کے معاملہ میں یہ لوگ محمد بن عبدالوھاب کے پابند ہو گئے۔

۲

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

عرض: وقت عصر میں کراہت کس وقت آتی ہے؟

ارشاد: غروب آفتاب سے بیس منٹ قبل تک کراہت نہیں یعنی سلام کے بعد بیس منٹ غروب میں باقی رہیں۔ اس کے بعد کراہت ہے کہ اس وقت تحمینی میں آفتاب پر نگاہ جمنے لگتی ہے۔

(ملفوظات۔ امام احمد رضا خاں قادری)

Marfat.com

دوسرا سفر

بریلی ۱۳۳۹ھ

اے شہنشاہِ بلند اختر خدا را ہمتے
تا ببوسم ہم چوں گردوں خاکِ ایوان شما

فرمایا:

ایک دفعہ میں نے ہندوستان کا سفر ۱۳۳۹ھ میں کیا، میں نے یہاں مدینہ شریف میں خواب دیکھا تھا۔ اس کی تعبیر خود ہی میری سمجھ میں یہ آئی تھی کہ شاید دنیا میں سیدنا اعلحضرت کا یہ آخری سال ہے۔ اشتیاق ہوا کہ اعلحضرت کی قدم بوسی کر آؤں۔ تو مدینہ شریف سے میں نے سفر کیا۔ بمبئی پہنچا وہاں سے اجمیر شریف گیا، زیارت کی اور بریلی شریف چلا گیا۔ دو مہینے دو دن مجھے حضرت نے رکھا۔ اس وقت آپ چلنے پھرنے سے بالکل معذور تھے مگر قلم متحرک تھا۔ حضرت نے ''المحبته المؤتمنته'' [۳] انہی ایام میں ترک موالات پر لکھی، یہ ان کی آخری تصنیف ہے۔

مسجد شریف میں لوگ کرسی [۴] پر بیٹھا کر کے اٹھا کر لے جاتے اور آپ جماعت کے ساتھ نماز پڑھتے۔ کوشش ہوتی کہ آپ کھڑے ہو کر نماز پڑھیں۔ لاٹھی [۵] کے سہارے کھڑے ہوتے، فرض نماز کی پہلی رکعت کھڑے ہو کر پڑھتے اور باقی بیٹھ کر ادا کرتے۔

رمضان شریف کا مہینہ قریب تھا اور حضرت گرمی کی شدت اور نقاہت وضعف کے سبب بریلی شریف میں روزے نہیں رکھ سکتے تھے۔ اس لئے اعلحضرت بریلی سے نینی تال بھوانی پہاڑ [۶] پر جانے لگے۔

Marfat.com

میں اجازت لے کر واپس آ گیا۔ مکہ شریف پہنچا حج کیا۔ ان دنوں موٹریں تو تھیں نہیں، اونٹوں کے قافلے تھے، محرم کے آخر میں مدینہ شریف پہنچا اور صفر کے آخر میں تار آیا کہ حضرت کا وصال ہو گیا ہے۔ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت صدرالافاضل مولانا سید نعیم الدین سے وہاں ہی ملاقات ہوئی۔ حضرت مولانا حشمت علی خاں بھی اعلحضرت کی خدمت میں حاضر تھے اور ان کو بہت قرب حاصل تھا۔ پھر حضرت صدرالافاضل سے دو مرتبہ مدینہ منورہ میں ملاقات ہوئی۔ پہلے حج میں تو حضرت اشرفی میاں قبلہ ؒ اور سید ابوالبرکات لاہوری اور حضرت محدث صاحب کچھوچھوی علیہ الرحمۃ بھی ساتھ تھے۔ بڑا بابرکت قافلہ تھا۔ سارا قافلہ ہی علماء وصوفیا کا تھا۔ ۱۳۵۴ھ میں اور حضرت اشرفی میاں قبلہ کا وصال ۱۳۵۹ھ میں ہوا تھا۔

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

عرض: اگر ریا کے لئے نماز روزہ رکھا تو فرض ادا ہو گا یا نہیں؟

ارشاد: (معاذ اللہ) فقہی نماز روزہ ہو جائے گا کہ مفسد نہ پایا گیا۔ ثواب نہ ملے گا بلکہ عذاب نار کا مستحق ہو گا۔ روز قیامت اس سے کہا جائے گا او فاجر، او غادر، او خاسر، او کافر تیرا عمل حبط ہوا اپنا اجر اس سے مانگ جس کے لئے کرتا تھا۔ یہی ایک برائی ریا کی مذمت کو کافی ہے۔

(ملفوظات۔ امام احمد رضا خاں قادری)

Marfat.com

تیسرا سفر

بغداد ۱۳۴۳ھ

۱۳۹۳ھ میں سیدی قطب مدینہ نے یہ واقعہ بیان فرمایا۔

ابھی یہ تھوڑے عرصے کی بات ہے پچاس سال بھی نہیں ہوئے۔ غالباً ۱۳۴۳ھ / ۱۹۳۲ء میں بغداد شریف سے چالیس میل کے فاصلے پر مدائن ہے۔ جہاں سیدنا سلمان فارسی ؓ [8] کی زیارت مبارک ہے۔ وہ جگہ بلندی پر ہے۔ تھوڑی دور دریا بہتا ہے۔ دریا کے کنارے پر دو قبریں تھیں۔ ایک سیدنا حذیفہ یمانی ؓ [9] کی اور دوسری سیدنا جابر بن عبداللہ ؓ کی، ان میں پانی آنا شروع ہوگیا۔ سیدنا حذیفہ یمانی ؓ نے خواب میں ملک فیصل شریف [10] کو جو اس وقت بادشاہ تھے ان کو حکم دیا کہ ہماری قبروں میں پانی آگیا ہے ان کو تبدیل کرو۔ بادشاہ نے سنا یا نہ سنا، یا بے غوری کی یا یہ کہ امور سلطنت کی وجہ سے فرصت نہ ہوئی۔ پھر چند دنوں کے بعد جو بڑا مفتی [11] تھا بغداد شریف کا اس کو خواب میں حکم فرمایا۔ جب اس کو خواب آیا تو وہ بادشاہ کے پاس اس سلسلہ میں گفت وشنید کے لئے گئے کہ مجھے خواب میں حضرت حذیفہ یمانی ؓ نے ایسا فرمایا ہے۔ ملک فیصل شریف نے جواب میں کہا کہ مجھے بھی خواب میں آپ نے ایسا ہی حکم دیا ہے۔ اور بادشاہ نے کہا یہ ہمارا کام نہیں ہے یہ تو آپ کا کام ہے۔ آپ شرعی فتویٰ دو، اور ہمارا کام نافذ کرنے کا ہے۔ تو مفتی صاحب نے کہا آپ صحابہ کرام میں سے ہیں اور سیدنا حذیفہ یمانی ؓ وہ صحابی ہیں جو حضور ﷺ کے راز دار ہیں۔ بعض باتیں ایسی ہیں جو حضور ﷺ نے آپ کو فرمائیں

Marfat.com

وہ دوسرے صحابہ کو نہیں فرمائیں۔ آپ ﷺ کا حکم ماننے میں کوئی ہرج نہیں۔ تو بادشاہ کے ساتھ اتفاق ہوا کہ ان دونوں قبروں کو کھولا جائے۔ اس کے لئے دن مقرر ہوا اور اعلان کیا گیا۔ بادشاہ نے بلور کے شیشے کے بڑے بڑے تابوت منگوائے جو قدِ آدم سے بھی زیادہ لمبے تھے تا کہ جب جنازے نکلیں تو ان میں رکھ کر لے جائیں۔

حج کے ایام تھے۔ یہاں جو حج کو بڑے بڑے امراء آئے ہوئے تھے انہوں نے بادشاہ کو تار دیئے کہ آپ کم از کم دس دن اور تاخیر کریں تا کہ حج کے مناسک ادا ہو جائیں اور ہم لوگ بھی آسکیں۔ مدینہ منورہ سے ہم چار آدمی بھی زیارت کے لئے حاضر ہوئے مقصود یہ کہ بہت مخلوق تھی۔ امریکہ سے جرمنی سے بڑے بڑے فلاسفر، بڑے بڑے ڈاکٹر اس مقام کو دیکھنے کے لئے آئے۔ لاکھوں افراد نے بلاتفریق دین و مذہب شرکت کی۔ [illegible] کی موجودگی میں پہلے سیدنا حذیفہ یمانی ﷺ کی قبر شریف کھولی آپ کا وجود [illegible] حرکت میں فرق نہیں، آنکھیں روشن، پپیں موجود، وہ جو بڑے بڑے [illegible] امریکہ و جرمنی وغیرہ کے تھے دیکھ کر حیران رہ گئے۔ بولے یہ حقانیت کی دلیل [illegible] کے دین کے حق ہونے کی دلیل ہے اور بے شمار لوگ مسلمان بھی ہوئے۔ ایک [illegible] جو آنکھوں کا ماہر تھا، صحابہ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھنا چاہا مگر اس کو ہمت نہ ہوئی اسی وقت مفتی اعظم کے سامنے کلمہ طیبہ پڑھتا ہوا مسلمان ہو گیا۔

ابوتمام نے بیت کہا ہے۔

وَمِن النَّاسِ مَیْت و ھُوَ حَیّ بِذِکرہٖ
وَحیٌّ سَلِیمٌ فی الناس وھو میت

اور لوگوں میں سے ایسے ہیں جو مر گئے ہوئے ہیں اور وہ زندہ ہیں خدا کے ذکر سے۔ اور لوگوں میں زندہ چلتے پھرتے ہیں اور وہ مردہ ہیں۔

حضرت، مردہ تو ہم ہیں اور وہ تو زندہ ہیں۔

Marfat.com

اور اندلس کے انقلاب پر لکھتا ہے۔

المسِاجدُ تَبقِیُ وھِیَ جامدۃُ وَالمنابِرُ تبقی وھِیَ عیَدانُ

مسجدیں رورہی ہیں اور یہ پتھر کی ہیں۔ اور منبر رورہے ہیں اور یہ لکڑی کے ہیں۔

اور جرمنی کے ایک شخص نے کہا کہ ان کی قبروں کے لئے ستون میں پیش کروں گا۔ وہ جرمنی گیا اور ستون بنوا کر لے آیا جو قبروں میں نصب کئے گئے۔

ہمارے پنجاب میں بھی حضرت سلطان باھو ؒ کو دو دفعہ قبر سے نکال کر دوسری جگہ دفن کیا گیا۔ وہاں بھی پانی کی سیل آجاتی تھی۔ ۱۲

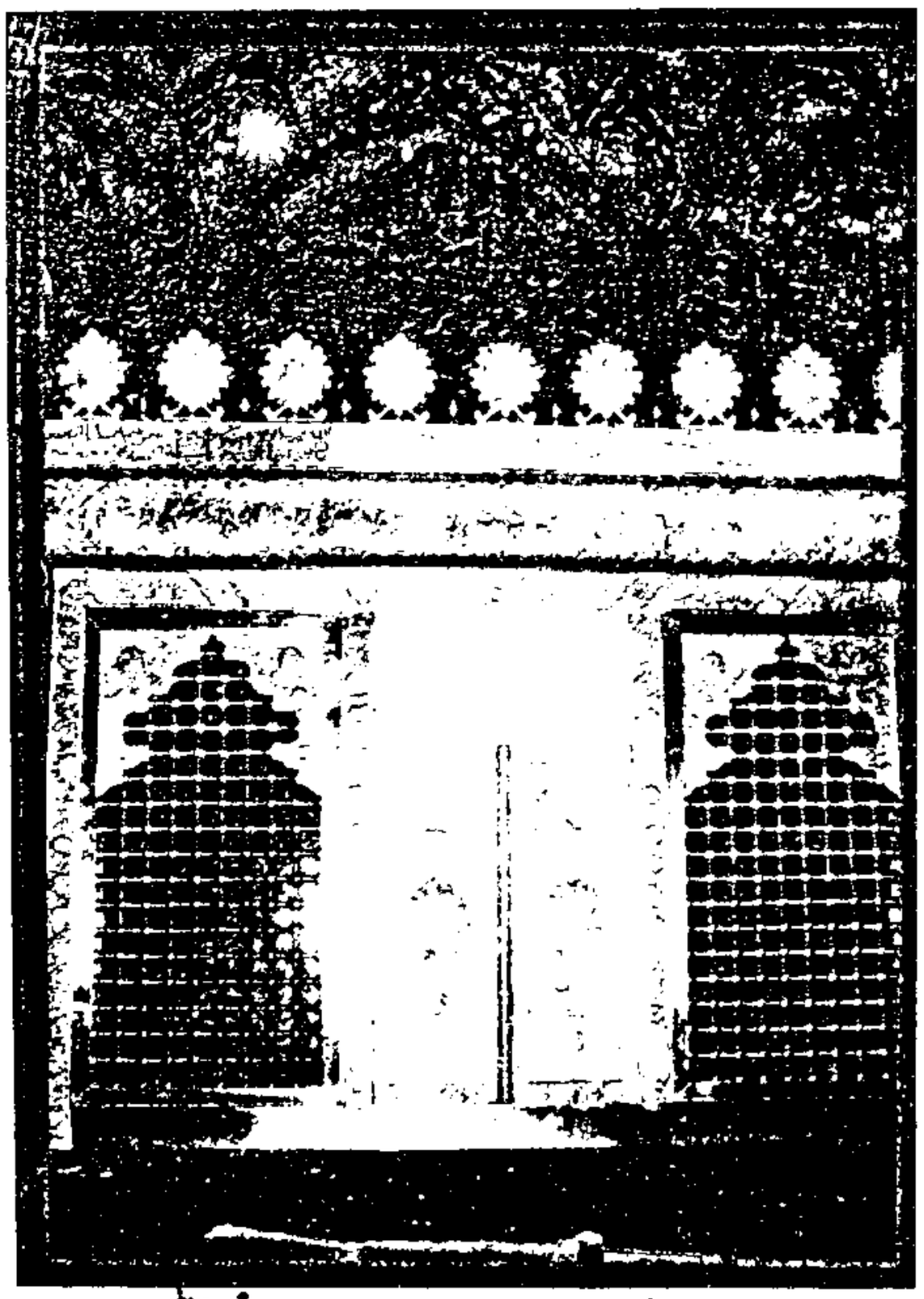

مرقد مبارک سیدنا عبدالقادر جیلانی ؒ

Marfat.com

چھوتھا سفر

حیدرآباد دکن ۱۳۵۲ھ

فرمایا:

میرے بیٹے فضل الرحمٰن کو گلے کی بیماری ہوگئی تو کھانے پینے کی بہت تکلیف بڑھ گئی۔ علاج معالجہ کیا کچھ آفاقہ نہ ہوا۔ حیدرآباد سے ایک ڈاکٹر حج کے لئے آئے، نظام دکن نے ان کو ارسطو یار جنگ کا خطاب دیا ہوا تھا۔ ان کو فضل الرحمٰن کے علاج کے لئے کہا گیا۔ انہوں نے معائنہ کرنے کے بعد کہا، اس کا علاج تو ہوسکتا ہے مگر یہاں پر ممکن نہیں، ان کو حیدرآباد لے آئیں تو وہاں اس کا علاج ہو جائے گا۔ چنانچہ میں ۱۳۵۲ھ میں فضل الرحمٰن کو لے کر کے حیدرآباد روانہ ہوا۔ اس وقت اس کی عمر آٹھ برس تھی۔ وہاں پہنچے پر مجھے تو نواب فخر یار جنگ اپنے گھر پر لے گئے اور فضل الرحمٰن کو کوئی اور صاحب لے گئے اور سامان کوئی اور، ہر کسی کی خواہش تھی کہ ہمارا قیام اس کے ہاں رہے۔ آخر یہ طے پایا کہ قرعہ اندازی کر لی جائے جس کے نام قرعہ آئے گا اس ہی کے گھر میں قیام ہو۔ چنانچہ قرعہ اندازی ہوئی تو نواب فخر یار جنگ ہی کا نام آیا، فضل الرحمٰن اور سامان ان کی قیام گاہ پر آ گیا۔ پھر ان ہی کے ہاں فقیر کا قیام رہا۔ ان دنوں میں وہ وزیر مال لیا تھے

فضل الرحمٰن کا کئی ڈاکٹروں سے معائنہ کرایا گیا۔ ان کی را [illegible] کرنا پڑے گا اور آپریشن کرنا خطرے سے خالی نہیں۔ [illegible] کرنے پر رضامند نہ ہوا۔ آخر ایک [illegible] ڈاکٹر سے رابطہ ہوا، اس نے علاج [illegible] آپریشن کی حامی بھری۔ چند دن کے بعد اس نے آپریشن کیا، علاج ہوا، اللہ [illegible] نے اپنے فضل و کرم سے اچھا کر دیا۔

Marfat.com

انہی ایام میں وہاں علماء ومشائخ سے ملاقاتیں ہوتی رہیں۔ان حضرات میں سے پیر طریقت حضرت عبداللہ شاہ صاحب، حضرت عبدالقدیر صاحب، حضرت مفتی عبدالرحیم صاحب اور حضرت مولانا ابوالوفاء سید محمود قادری صاحب شیخ الفقہہ جامعہ نظام حیدرآباد، آپ افغانی عالم تھے۔حیدرآباد میں ہی خواجہ حسن نظامی سے بھی ملاقات ہوئی، بڑے حوصلے والے آدمی تھے۔میں نے ان کو کچھ ایسی باتیں کہہ دیں کہ وہ برا مناسکتے تھے مگر آپ خاموش ہی رہے۔

حیدرآباد میں میرا قیام چار ماہ سے کچھ اوپر ہی رہا۔ [۱۳]

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

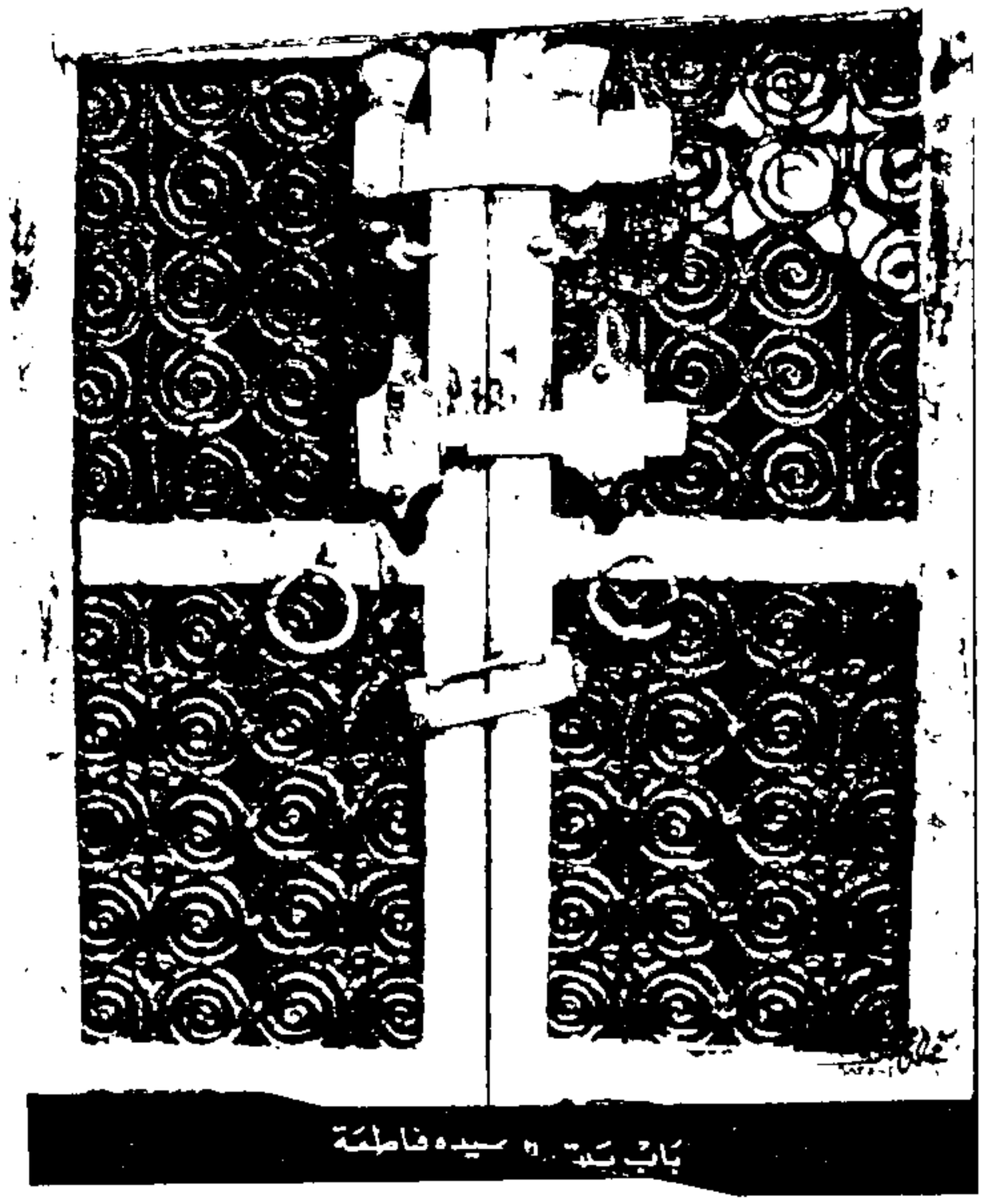

باب بنت رسول سیدہ فاطمۃ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ القادر

شیخ الشیوخ حضرت سیدی ضیاء الدین احمد قادری
قدس اللہ سرہ العزیز

کا

سفرِ آخرت

۴ / ذوالحجہ ۱۴۰۱ھ
۲ / اکتوبر ۱۹۸۱ء

جہان میں اہل ایمان صورت خورشید جیتے
اِدھر ڈوبے اُدھر نکلے، اُدھر ڈوبے اِدھر نکلے

Marfat.com

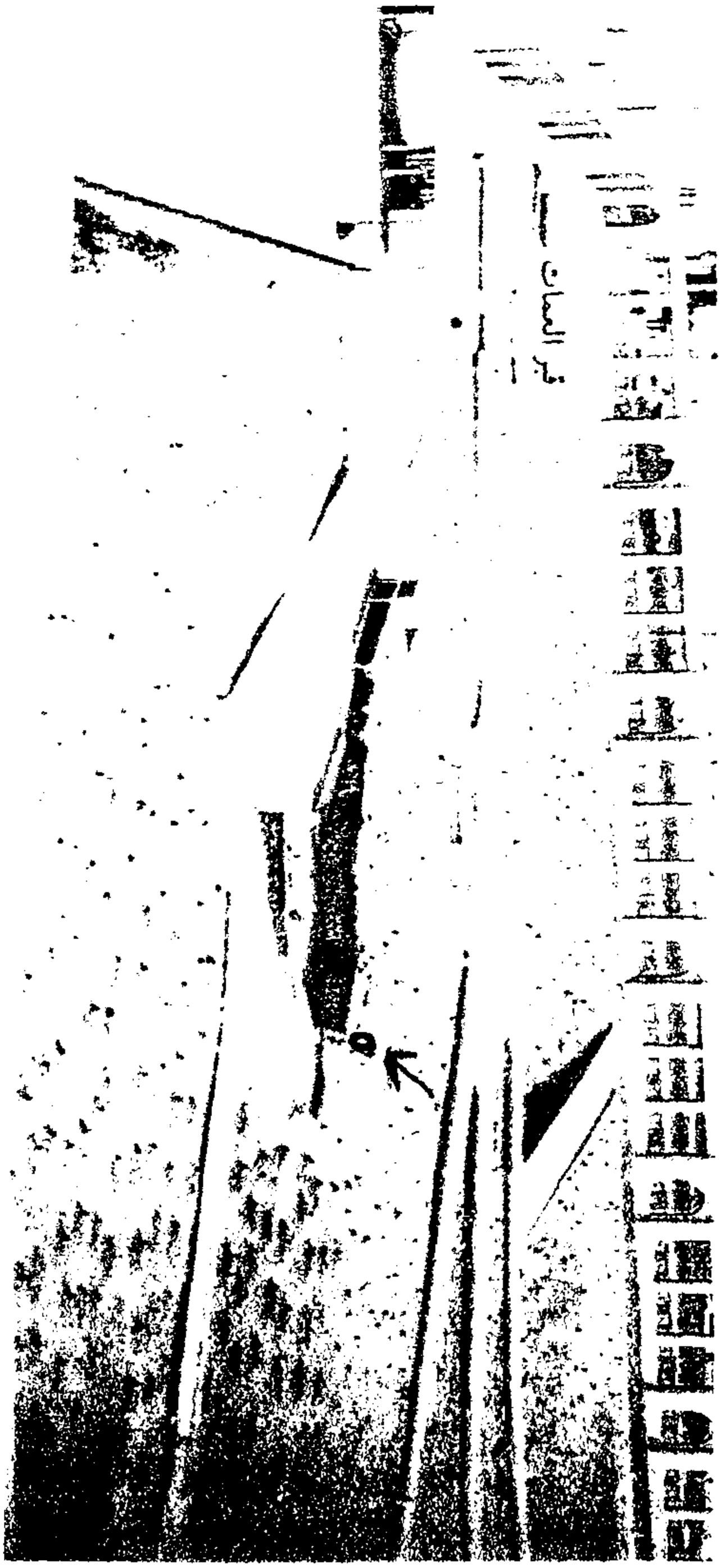

☆ قبر شریف قطب مدینہ ﷺ

Marfat.com

شیخ العرب والعجم حضرت سیدی ضیاء الدین احمد قادری ؒ وصال سے تقریباً دو ماہ قبل عالمِ برزخ کی طرف رجوع فرما چکے تھے۔ اکثر اوقات خاموشی تھی، مگر ہونٹ حرکت میں رہتے۔ کبھی خفیف آواز میں حسبنا اللہ ونعم الوکیل۔ استغفار۔ درود شریف اور کلمہ طیبہ سننے میں آتا رہا۔ بعض اوقات کچھ حکمت بھرے جملے ارشاد فرماتے۔ جن کا عام انسانوں کی عقل احاطہ نہیں کر سکتی تھی۔ کوئی اسرار و رموز کو سمجھنے والا ہی مفہوم حاصل کر سکتا تھا۔ اور کبھی جو ارشاد فرماتے تو وہ خواص ہی کا حصہ تھا۔

ان حالات میں بھی نہ تو کبھی نماز میں تاخیر ہوئی اور نہ ہی محفل میلاد میں، عشاء کی نماز کے بعد جس وقت آپ کے ہاں محفل شروع ہوتی تھی عین اسی وقت صلی اللہ علیک یا رسول اللہ وسلم علیک یا حبیب اللہ ﷺ بلند آواز سے پڑھنا شروع کر دیتے تو مجلس شروع ہو جاتی۔

مستری نور محمد صاحب رحمتہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

ایک دن حضرت صاحب قبلہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ ابھی میں دروازے پر ہی تھا۔ فرمایا۔ نور محمد آ گئے۔ آگے بڑھا سلام مسنون عرض کرتے ہوئے ہاتھ کا بوسہ لیا اور عرض کیا حضور آپ کا خادم حاضر ہو گیا۔ آپ نے سلام کا جواب عنایت فرمایا۔ اور میں آپ کی چارپائی کے قریب بیٹھ گیا۔ پھر فرمایا بھائی نور محمد کیا حال ہے، بچے کیسے ہیں؟ میں نے عرض کیا الحمد للہ سب خیریت ہے۔ آپ نے خاموشی اختیار فرمالی۔ میں کچھ معروضات پیش کرنا چاہتا تھا مگر مولانا فضل الرحمٰن جو اس وقت قریب تشریف فرما تھے اشارہ سے منع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد کہا یہ چارپائی چوڑائی میں کم ہے اگر ایک بالشت اس طرف سے اور ایک بالشت دوسری طرف سے چوڑی کر دی جائے تو اچھا ہے۔ میں نے عرض کیا حضرت میں آپ کا خادم ہوں ابھی چارپائی کو دونوں طرف سے ایک ایک بالشت چوڑی کر دیتا ہوں۔ فرمایا نہیں یہ تمہارے بس کا کام نہیں۔

آپ چارپائی پر آرام فرما رہے تھے، نقاہت کی وجہ سے بغیر سہارے کے اٹھ

Marfat.com

نہیں سکتے تھے، مگر آپ حسبنا اللہ ونعم الوکیل پڑھتے ہوئے ایک دم اچھلے اور چارپائی پر دوزانو بیٹھتے ہوئے درود شریف پڑھنا شروع کیا۔ آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ فرمایا حضرات مشائخ کرام تشریف لا رہے ہیں ان کے لئے راستہ چھوڑ دو، پھر ٹانگیں چارپائی سے نیچے اتارنے کی کوشش شروع کی مگر ٹانگیں نیچے نہ اتار سکے۔ مولانا فضل الرحمٰن آگے بڑھے تو فرمایا، فضل پیچھے ہٹ جاؤ، حضرت سیدنا غوث الثقلین سید عبدالقادر الجیلی ؒ اور یہ حضرت خضر علیہ السلام ہیں اور ان کے ساتھ دیگر مشائخ عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم تشریف لائے ہیں۔ پھر کہا حضرات میں معذور ہوں اس کے سبب کھڑا نہیں ہوسکتا۔ پورے طور پر تعظیم بجا نہیں لاسکتا، بے ادبی ہے، مگر آپ کریم ہیں، درگزر فرماتے ہوئے معاف فرمائیں گے۔ درود شریف پڑھ رہے تھے اور گریہ طاری تھا۔ ہم جو چند لوگ وہاں موجود تھے باادب کھڑے ہوگئے تھے، ہمارے لئے دعائے خیر فرمائی۔ مولانا فضل الرحمٰن نے آگے بڑھتے ہوئے آپ کو چارپائی پر لٹا دیا اور آپ درودِ پاک پڑھنے میں مشغول رہے۔

کبھی فرماتے حضرت داتا گنج بخش رحمتہ اللہ علیہ اور کبھی فرماتے حضرت سیدنا معین الدین چشتی رحمتہ اللہ علیہ اور کبھی دیگر اولیا عظام کا ذکر فرماتے۔ کہ تشریف لائے ہیں۔

وصال سے دو دن قبل کھانا پینا اور گفتگو فرمانا موقوف فرما دیا تھا، شب جمعہ ۴ ر ذالحجہ کو فرزند ارجمند کو طلب فرمایا۔ دھیمی آواز میں چند مرتبہ درود شریف ناریہ اور صلوٰۃ تنجینا پڑھتے رہے، پھر سیدی فضل الرحمٰن کو ہاتھ سے قریب آنے کا اشارہ کیا۔ آپ سیدی رحمتہ اللہ علیہ کی چارپائی پر جھک گئے۔ اپنے لخت جگر کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھام لیا اور ذکر و اذکار میں مشغول رہے۔ پھر مولانا فضل الرحمٰن کو اور قریب ہونے کا اشارہ فرمایا۔ آپ نے حضرت سیدی کے سینہ مبارک پر سر رکھتے ہوئے اپنا کان آپ کے منہ سے بالکل قریب کر دیا۔ مولانا فضل الرحمٰن کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ مولانا آپ کی چارپائی کے ساتھ سہارا لیتے ہوئے بیٹھ گئے۔ کیا ارشاد ہوا؟ وہ مولانا فضل الرحمٰن مدظلہ العالی نے کبھی ظاہر نہیں فرمایا۔ قدرے توقف سے فرمایا:

Marfat.com

"فضل سنیوں کی خدمت پر معمور رہنا، مصائب و آلام پر صبر وشکر سے وقت گزارنا۔اور میرے بعد جہاں تک ممکن ہو سکے میرے معمولات جاری رکھنے کی کوشش کرنا۔اللہ تعالیٰ تمہیں خیر و برکت دے۔"

یوم جمعہ ۴ / ؁ کو نماز فجر کے بعد خواتین اہل خانہ کو طلب فرمایا اور ان کے لئے خیر و برکت کی دعا فرمائی اور اپنی صاحبزادی سیدہ آمنہ کو حکم فرمایا کہ:

"حضور علیہ الصلاۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کے متعلق تمہارے دل میں کسی قسم کا کوئی وسوسہ بھی پیدا نہیں ہونا چاہیے۔"

پھر اپنی بہو سیدہ حفصہ رحمتہ اللہ علیہا کو مہمانان رسول (ﷺ) کی ہمیشہ خدمت گزاری پر تشکرانہ جملے ادا فرماتے ہوئے بہت سی دعاؤں سے نوازا۔ پھر لے پالک بیٹی سے بڑی شفقت و محبت کی گفتگو فرماتے ہوئے دیگر تمام اہل خانہ کو ان کے ساتھ ہمیشہ محبت و مودت اور ان کی تعظیم و تکریم ادا کرتے رہنے کو کہا۔ پوتیوں کے ساتھ خصوصی گفتگو فرمائی۔ محبت بھرے اور دعائیہ جملے بار بار ادا فرماتے رہے تمام اہل خانہ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔آپ نے انہیں اوپر جانے کو کہا۔ بادل نخواستہ سب اہل خانہ سلام مسنون عرض کرتے اور تعظم بجالاتے ہوئے رخصت ہو گئے اور یہ اہل خانہ کی آپ سے آخری ملاقات تھی۔

حضرت مولانا فضل الرحمٰن قادری مدظلہ العالیٰ نے دودھ میں شہد ملاتے ہوئے حضرت سیدی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش کیا۔آپ خاموش رہے۔دوبارہ درخواست کی مگر خاموش ہی رہے۔ پھر حضرت مولانا نے کہا صلوا علی الحبیب واشربوا الحلیب، یہ سنتے ہی درود شریف پڑھنا شروع کر دیا، چند مرتبہ درود شریف پڑھنے کے بعد تھوڑا سا دودھ نوش فرمایا اور باقی سیدی فضل الرحمٰن قادری کو عنایت فرما دیا۔

ڈاکٹروں کی سخت ھدایات کی وجہ سے ملاقات پر پابندی تھی۔دن کے بارہ بجے کے قریب حضرت غوث الثقلین سیدنا غوث اعظم السید عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ العزیز کے حضرہ قادریہ کے خطیب حضرت شیخ صبیح مدظلہ العالیٰ زیارت کی غرض سے تشریف

Marfat.com

لائے۔ان سے عرض کیا گیا کہ ڈاکٹروں کی پابندی کی وجہ سے مجبور ہیں اس لئے ملاقات نہیں ہوسکتی۔حضرت شیخ نے جناب مولانا فضل الرحمٰن قادری مدظلہ سے ملاقات کی اور فرمایا کہ میں بغداد شریف سے صرف اور صرف حضرت سیدی کی زیارت کی غرض سے آیا ہوں۔ اس سفر سے میرا اور کوئی مقصد نہیں ہے، میں حج سے قبل ہی بغداد شریف واپس جانا چاہتا ہوں۔مولانا فضل الرحمٰن مدنی حضرت شیخ کو اپنے ساتھ لیتے ہوئے حضرت قطب مدینہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔حضرت قطب مدینہ نے سیدی شیخ صبیح کا سر اپنے سینہ سے لگا لیا اور درود پاک پڑھتے ہوئے بہت دعاؤں سے نوازا۔آخری ملاقات کرنے والے آپ ہی تھے اور پھر چار دن بعد ۸/ ذالحجہ کو آپ واپس بغداد شریف روانہ ہوگئے۔

۴/ ذالحجہ ۱۴۰۱ھ جمعۃ المبارک کی دوسری آذان شروع ہوئی، درود شریف پڑھا بسم اللہ وفم الوکیل، اور کلمہ طیبہ پڑھتے ہوئے خالق و مالک کی بارگاہ میں حاضر ہوگئے۔

انا للہ و انا الیہ راجعون

حضرت مولانا فضل الرحمٰن مدنی مدظلہ پر کچھ عجیب کیفیت طاری ہوئی اور آپ حضرت سیدی قطب مدینہ ﷺ کی چارپائی سے لپٹ گئے۔چند لمحوں کے بعد طبیعت سنبھلی تو فوراً دیر میں آپ کے وصال کی خبر حجاز شریف کے علاوہ دوسرے ممالک میں بھی پہنچ گئی اور تعزیتی ٹیلی فون آنے شروع ہوگئے۔سب سے پہلے تعزیتی ٹیلی فون حضرت علامہ سید محمد علوی بن عباس مالکی مکی مدظلہ کا آیا۔اور پھر تعزیتی برقیہ وصول ہوا اور اسی رات مکہ شریف سے ایک وفد آپ کے بھائی سید عباس علوی کی زیر قیادت تعزیت کے لئے مدینہ منورہ پہنچ گیا۔

چونکہ ایام حج تھے، دنیا بھر سے آئے ہوئے مہمانان رسول مقبول (ﷺ) جوان دنوں مدینہ طیبہ میں حاضر تھے، حضرت سیدی قطب مدینہ ﷺ کے وصال پُر ملال کی خبر سنتے ہی آپ کی قیام گاہ پر پہنچنا شروع ہوگئے۔تھوڑی دیر میں جمع غفیر آخری زیارت کے

Marfat.com

لئے بے تاب نظر آ رہا تھا۔

بعد نماز جمعہ آپ کو غسل دیا گیا۔ غسل میت میں جن خوش نصیب حضرات نے شرکت کی ان میں حضرت صاحبزادہ سیدی فضل الرحمٰن قادری مدنی، حضرت علامہ قاری مصلح الدین صدیقی قادری (کراچی)، حضرت شیخ صبیح (بغداد شریف)، حضرت علامہ ریحان رضا خان قادری (سجادہ نشین سیدنا اعلیٰحضرت)، حضرت مفتی نور اللہ بصیر پوری (بصیر پور)، مداح النبی سید ھاشم حسین (مدینہ منورہ)، سید سامی بزرنجی (مدینہ طیبہ) اور حضرت علامہ اشرف القادری (یونان) نے شرکت کی۔

کفن دیا سر کے نیچے حجرۂ مقدسہ کی خاک شریف اور سینہ پر حجرہ شریف کے غلاف مبارک اور غلاف بیت اللہ شریف کے ٹکڑے، حضرت غوث الثقلین میراں محی الدین سیدنا سید عبدالقادر جیلانی ؒ کی قبر مبارک اور سیدنا حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری قدس سرہٗ کی قبر شریف کی چادر رکھی گئی۔ مختلف اقسام کے عطور جو زرین سے پیش کیے ان سے معطر کیا گیا۔ گلاب کے پھولوں کے نذرانے پیش کرتے ہوئے بعد نمازِ عصر درود وسلام پڑھتے ہوئے جنازہ اٹھایا گیا اور مسجد نبوی شریف (ﷺ) کے باب الرحمۃ سے داخل ہوئے کثرت ہجوم کی وجہ سے متعدد حضرات زخمی ہو گئے۔

ریاض الجنۃ میں محراب النبی شریف کے ساتھ جنازہ رکھا گیا۔ حضرت علامہ مفتی محمد علی مراد شامی جو سیدی قطب مدینہ کے خلیفہ تھے، نے حضرت صاحبزادہ سیدی فضل الرحمٰن قادری مدظلہ کے تعمیل ارشاد کرتے ہوئے نماز جنازہ کی امامت فرمائی۔ جنازہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی بارگاہ، مواجہہ شریف میں پیش کرتے ہوئے صلاۃ وسلام عرض کیا گیا۔ اس وقت میت پر وجدانی کیفیت کا نظارہ اس عاشق صادق کے عشق مصطفیٰ (ﷺ) کی شہادت دے رہا تھا۔ پھر جنازہ محبوب کریم ﷺ کے مبارک قدموں میں رکھتے ہوئے صلاۃ وسلام کا ھدیہ پیش کیا گیا اور پھر باب سیدنا جبرائیل (علیہ السلام) سے باہر لے جایا گیا۔ مخلوقِ خدا ذکر واذکار میں مشغول اس عاشق رسول (ﷺ) کو اس کی منزل سے قریب سے قریب تر کئے جا رہی تھی۔ جنازہ کے آگے سیدنا اعلیٰحضرت محدث

Marfat.com

بریلوی ؒ کا قصیدہ مبارکہ:

کعبہ کے بدرالدجیٰ تم پہ کڑوڑوں درود

اورایک طرف سے:

مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام

کی آوازیں اس میزبانِ مہمانانِ رسول مقبول (ﷺ) کی روح کے لئے فرحت و انسباط پیش کر رہیں تھیں۔

اہل مدینہ قصیدہ بردہ شریف اپنی امتیازی طرز پر پڑھتے ہوئے حضرت سیدی قطب مدینہ سے اپنی عقیدت و محبت کے اظہار میں کوشاں تھے۔کچھ شامی حضرات قصیدہ حمزیہ سے مجمع کو مخمور کرتے چلے جا رہے تھے۔تکرونی و شنقیطی اپنی اپنی زبانوں میں محبوب کریم ﷺ کی بارگاہ میں عقیدت پیش کرتے ہوئے اپنے عظیم مرشد کو راحت پہنچانے کی کوشش میں تھے۔وہی سماں تھا جو حضرت کے درِدولت پر محفل میلاد میں ہوتا تھا۔وہاں بھی مختلف علاقوں کے لوگ مختلف زبانوں میں مدح محبوب (ﷺ) میں مشغول ہوتے۔

حضرت قطب مدینہ سیدی ضیاءالدین احمد قادری قدس سرہ العزیز فرمایا کرتے:

"جب میں مرجاؤں تو مجھے اہل بیت کے قدموں میں لے جا کر ڈال دینا (اور کبھی فرماتے "پھینک دینا") میں خود ہی دوڑ کر ان کے قدموں سے لپٹ جاؤں گا۔"

شیخ صدقہ حسن خانجی نے جوان دنوں مدینہ طیبہ کے "امین البلدیہ" تھے، قبہ اہل بیت کے قریب حضرت سیدہ فاطمہ زہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قبر شریف سے پاؤں کی جانب تقریباً ڈیڑھ میٹر کے فاصلہ پر اپنی نگرانی میں قبر تیار کروائی۔

اس عاشقِ رسولِ مقبول (ﷺ) کا جنازہ جنت البقیع شریف کے دروازہ پر لایا گیا۔اس وقت کے قانون کے مطابق چند ورثاء کو جنازے کے ساتھ اندر جانے کی اجازت تھی۔مگر شیخ صدقہ کے کہنے پر بقیع شریف کا مین گیٹ اور طرفین کے دروازے بھی

Marfat.com

عوام الناس کے لئے کھول دیئے گئے۔اس وقت جنت البقیع شریف کے اندراز دحام کی صورت وکیفیت قابل دید تھی۔

بقول جناب بشیر حسین ناظم :

"بقیع شریف کے اس وقت کے منظر سے ایسے معلوم ہوتا تھا کہ
ستر ہزار ملائکہ جو حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی بارگاہ میں سلام
عرض کرنے حاضر ہوتے ہیں وہ بھی تشریف فرما ہیں۔"

مدینہ منورہ کے علاوہ عرب وعجم سے آئے ہوئے مہمانان مصطفیٰ (ﷺ) اور اہل مدینہ منورہ کی موجودگی میں حضرت سیدی فضل الرحمٰن قادری قبر میں اترے اور احباب کے تعاون سے حضرت سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرا طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مبارک قدموں میں، آنسوں اور سسکیوں کا نذرانہ پیش کرتے ہوئے لٹا دیا۔ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

بعد از نماز عشاء حضرت قبلہ ﷺ کی قیام گاہ پر قرآن خوانی اور حسب معمول مجلس منعقد ہوئی حاضرین ماہی بے آب کی طرح تڑپ تڑپ کر آنسوؤں کے موتی نچھاور کر رہے تھے۔عجیب پرسوز و پر کیف مجلس تھی۔دعائے مغفرت کے بعد حسب معمول لنگر پیش کیا گیا۔

دوسری رات آپ کی قیام گاہ پر حسب معمول کی محفل میلاد کے بعد حضرت صاحبزادہ علامہ مفتی فضل الرحمٰن مدنی قادری مدظلہ العالی کی علما و مشائخ اور اشراف مدینہ منورہ کی موجودگی میں حضرت ریحان ملت علامہ ریحان رضا خان قادری سجادہ نشین سیدنا اعلیٰحضرت محدث بریلوی، مفتی شام حضرت علامہ محمد علی مراد خلیفہ مجاز قطب مدینہ منورہ اور حضرت علامہ شیخ صبیح خطیب حضرۃ قادریہ بغداد شریف کے ہاتھوں دستار بندی ہوئی۔

تیسرے دن قل ہوا جس میں دوسرے ممالک سے آئے ہوئے احباب کے علاوہ اہل مدینہ منورہ نے کثرت سے شرکت فرمائی اس کے بعد مسلسل تعزیت کا سلسلہ

Marfat.com

جاری ہوگیا۔عوام وخواص اور حکام تعزیت کے لئے آتے رہے۔

حضرت سیدی ﷺ کی قیام گاہ پر ہر رات محفل میلاد منعقد ہوتی تھی آپ کے دم واپسی کے بعد بھی جاری وساری ہے، الحمد للہ۔حضرت صاحبزادہ صاحب قبلہ اپنے والد کریم کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے بڑی پابندی کے ساتھ مہمانانِ رسولِ مقبول (ﷺ) کی خدمت کے فرائض احسن طریقے سے ادا فرما رہے ہیں۔

رب العزت جل شانہ کی بارگاہ میں التجاء ودعا ہے کہ تا قیام قیامت یہ عزت اس مبارک خاندان کے نصیب میں رہے۔آمین آمین آمین

سیدی قطب مدینہ ضیاء الدین احمد قادری قدس سرہٗ العزیز کا پہلا عرس سید الشہدا سیدنا امیر حمزہ ﷺ کے مزار مقدس کے قرب میں ''قصر رانیا''میں منعقد ہوا منظر قابل دید تھا۔

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

القبر على يمين الزائر لفاطمة الزهراء ويليه يساراً قبر العباس بن عبد المطلب وفي الخلف قبور الحسن بن علي بن أبي طالب وأحفاد علي رضوان الله عليهم أجمعين

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

هو القادر

تعزیت نامے

بنام

سیدی فضل الرحمن مدظلہ العالی

Marfat.com

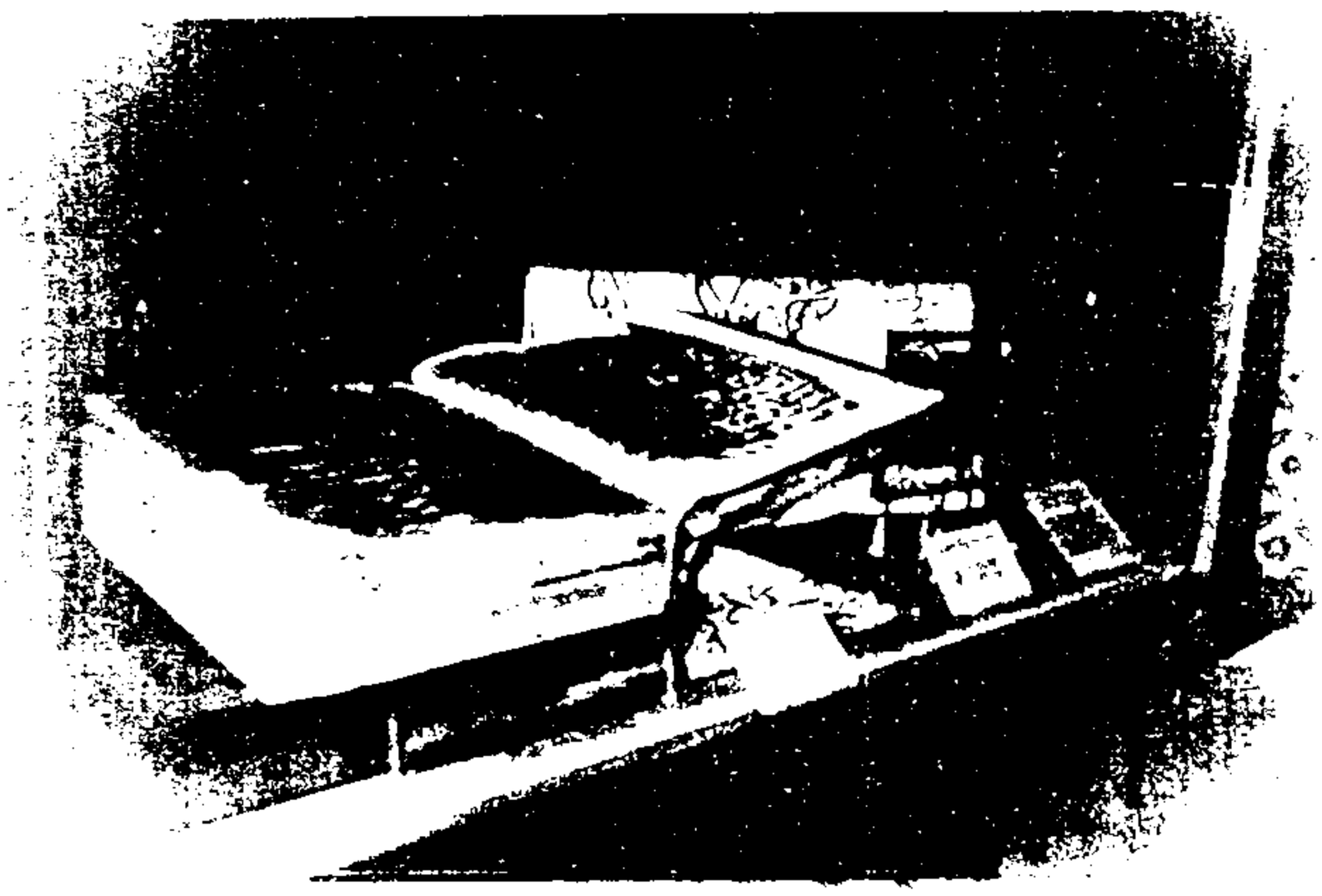

مصحفِ عُثمانی

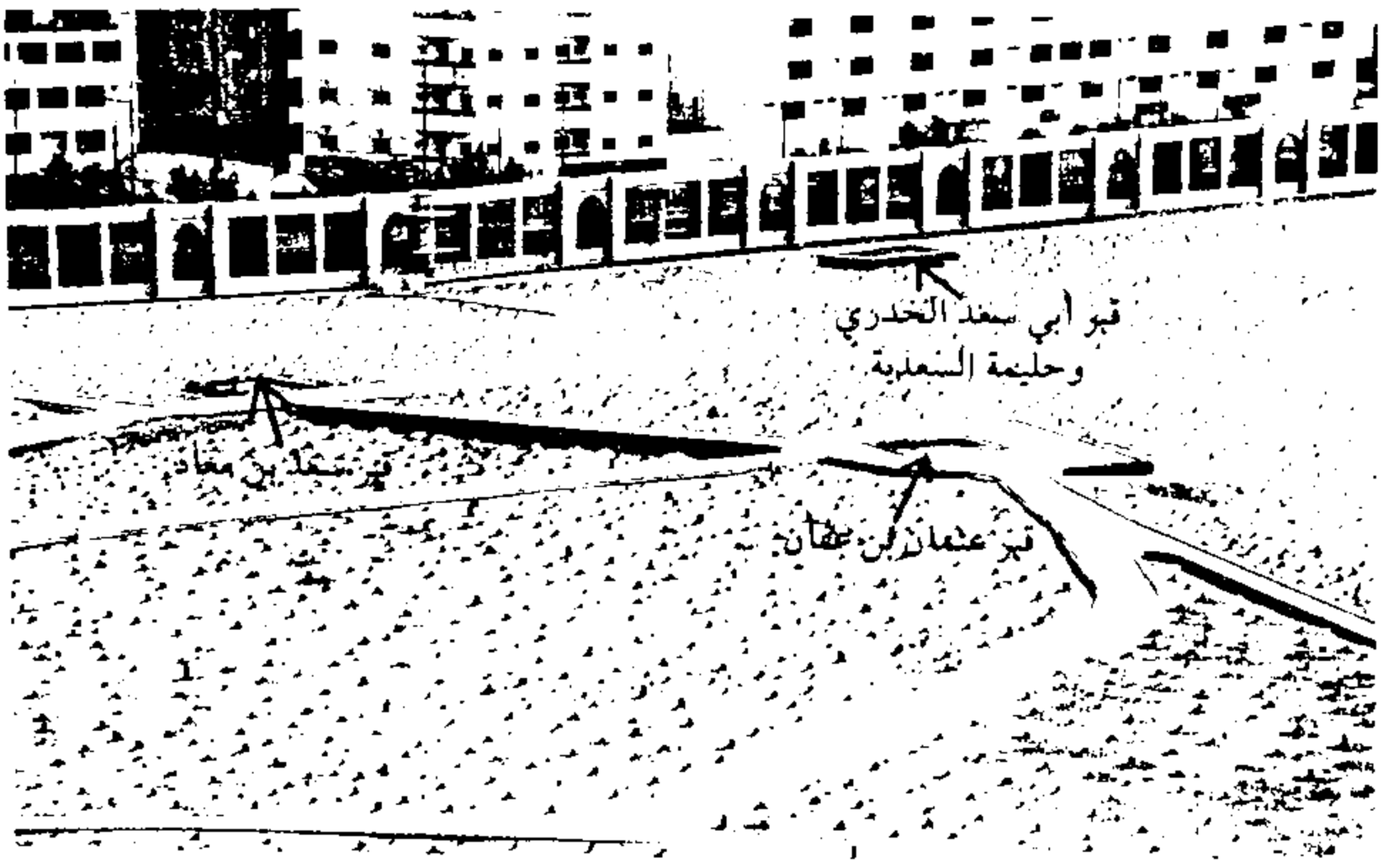

Marfat.com

محمد برہان الحق
(مفتی وخطیب)
دارالسلام

جبلپور ۸ محرم ۱۴۰۱ھ

محترم المقام عزیز مکرم مولانا المحتشم جناب بھائی فضل الرحمٰن قادری الھمہ الصبر واعزّہ ربّناالقوی السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته آپ کا گرامی نام حضرت عالی منقبت مولانا ضیاء الدین ؒ کے وصال وانتقال پر ملال کی خبر کے ساتھ موصول ہوا۔ انا للہ وانا الیه راجعون. احسن الله تعالیٰ عزاکم و غفر لحضرة ابیکم والهمکم الصبر وادخله الله تعالیٰ فی الجنات النعیم.

آپ کا محبت نامہ آنے سے قبل اور صرف دو دن قبل پاکستان سے میرے عزیز ابن عم مولوی صوفی عبدالودود سلمہ، اللہ تعالیٰ نے مولانا مرحوم کے انتقال کی خبر تحریر کی تھی۔ ان شاء المولی العزیز محرم شریف کی ۱۰ تاریخ جمعہ کی نماز کے بعد مولانا علیہ الرحمہ کے ایصال ثواب کے لئے ختم قرآن عظیم وفاتحہ کا انتظام کیا جارہا ہے۔

مولانا الاعزیہ فقیر بے توقیر ہر سال پابندی سے حضرت مولانا علیہ الرحمتہ کی خدمت میں عریضہ اور نذر حاضر کرتا رہا ہے۔ وہ انشاء اللہ تعالیٰ آنعریز کے لئے تاحیات فقیر اس سلسلہ کو جاری رکھے گا۔

سرکار ابد قرار سید اکرم ﷺ کے حضور میری جانب سے نیز میری اہلیہ اور دونوں فقیر زادوں۔ مولوی حکیم محمد محمود احمد سلمہ، ومولوی ڈاکٹر محمد حامد احمد سلمہ، اور جملہ متعلقین کی جانب سے صلوٰۃ وسلام کا ہدیہ نذر فرما کر ہم سب کے لئے دعاء ثبات و استقامت فرمائیں۔ بالخصوص میرے لئے، نیز میری اہلیہ کے لئے دعاء صحت وعافیت کی عنایت فرمائیں۔

اپنے جملہ اہل وعیال۔ صاحبزادوں۔ صاحبزادیوں اور تمام متعلقین کو ہم سب

Marfat.com

کی جانب سے دعاء صبر واستقامت کے ساتھ سلام مع الاکرام۔ میں اپنی انتہائی ضعف بصارت کے سبب یہ تعزیت نامہ اپنے عزیز محمد مسعود الرضا سے تحریر کروا کر حاضر کر رہا ہوں۔ ان کے لئے بھی دعا فرمائیں کہ رب العزت تبارک وتعالیٰ انہیں زیارت روضہ اقدس اور فریضہ حج نصیب فرمائے۔

امید قوی ہے کہ گاہے گاہے اپنی خیریت وحالات سے مطلع فرماتے رہینگے۔

دعا گو وقابل توجہ

محمد برہان الحق قادری رضوی غفرلہ

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

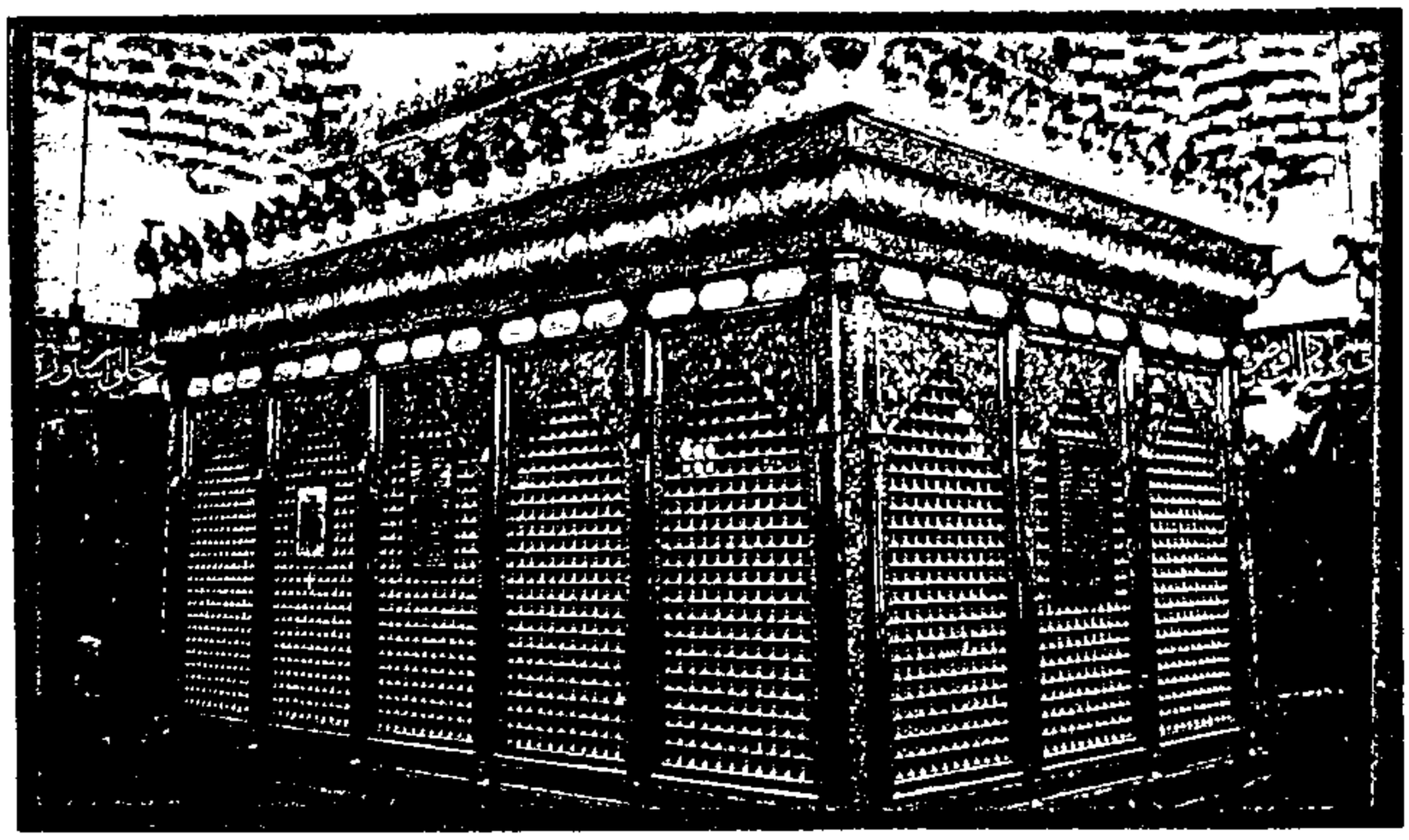

مرقد سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ

Marfat.com

سید احمد سعید کاظمی

صدر مرکزی جماعت اہل سنت پاکستان
صدر مرکزی تنظیم المدارس (اہل سنت) پاکستان
مہتمم وشیخ الحدیث، مدرسہ عربیہ انوار العلوم ملتان

۵ / ذوالحجہ ۱۴۰۱ھ
از ملتان

سیدی الکریم حضرت قبلہ مولانا فضل الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم العالیہ
السلام علیکم و رحمۃ اللہ تعالیٰ و برکاتہ

انا للہ وانا الیہ راجعون حضرت قبلہ عالم آپ کے والد معظم سیدی حضرت مولانا ضیاء الدین قادری رحمتہ اللہ علیہ کی وفات حسرت آیات کی خبر سے جو صدمہ قلب حزیں پر ہوا قابل بیان نہیں حضرت اقدس کا وجود مبارک دنیائے اسلام کیلئے آیۂ رحمت و موجب برکت تھا تمام سنی سوگوار ہیں خصوصاً علماء اہل سنت کے قلوب حضرت کے وصال کی خبر سے انتہائی مغموم ہیں مدینہ منورہ میں حضرت ممدوح قدس سرہٗ العزیز کا مقصد ہی یہ تھا کہ حرم نبوی میں وفات پاکر شہادت کا درجہ حاصل ہو۔

رب العزۃ بجاہ نبیہ الکریم علیہ وآلہ وصحبہ الصلوٰۃ والتسلیم حضرت ممدوح معظم قدس سرہ العزیز کو دیار حبیب (ﷺ) کے انوار و برکات سے مستنیر فرما کر جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام پر فائز فرمائے اور جناب والا کو و نیز جملہ اہل بیت و متعلقین کرام سب مریدین و مسترشدین، محبین و جمیع اہل سنت کو صبر جمیل اور اس پر اجر جزیل عنایت فرمائے آمین۔

مدرسہ انوار العلوم میں سب مدارس، اہل سنت کے ارکان فوری طور پر جمع ہوئے اور اہل سنت غمگین ہو کر اس اجتماع میں شامل ہوئے۔ حضرت قدس سرہ العزیز کی یاد میں

Marfat.com

ہم سب بے انتہا مغموم رہے ایصال ثواب کے بعد رنج والم لئے ہوئے ہر ایک رخصت ہوا، اللہ تعالیٰ اپنے حبیب ﷺ کے طفیل جناب کو حضرت کا صحیح جانشین بنائے اور آستانہ عالیہ کی رونقیں ہمیشہ باقی رہیں حضرت کے فیوض وبرکات جاری رہیں آمین۔

و السلام مع الاکرام

مسکین و غمگین احمد سعید کاظمی عفی عنہ

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

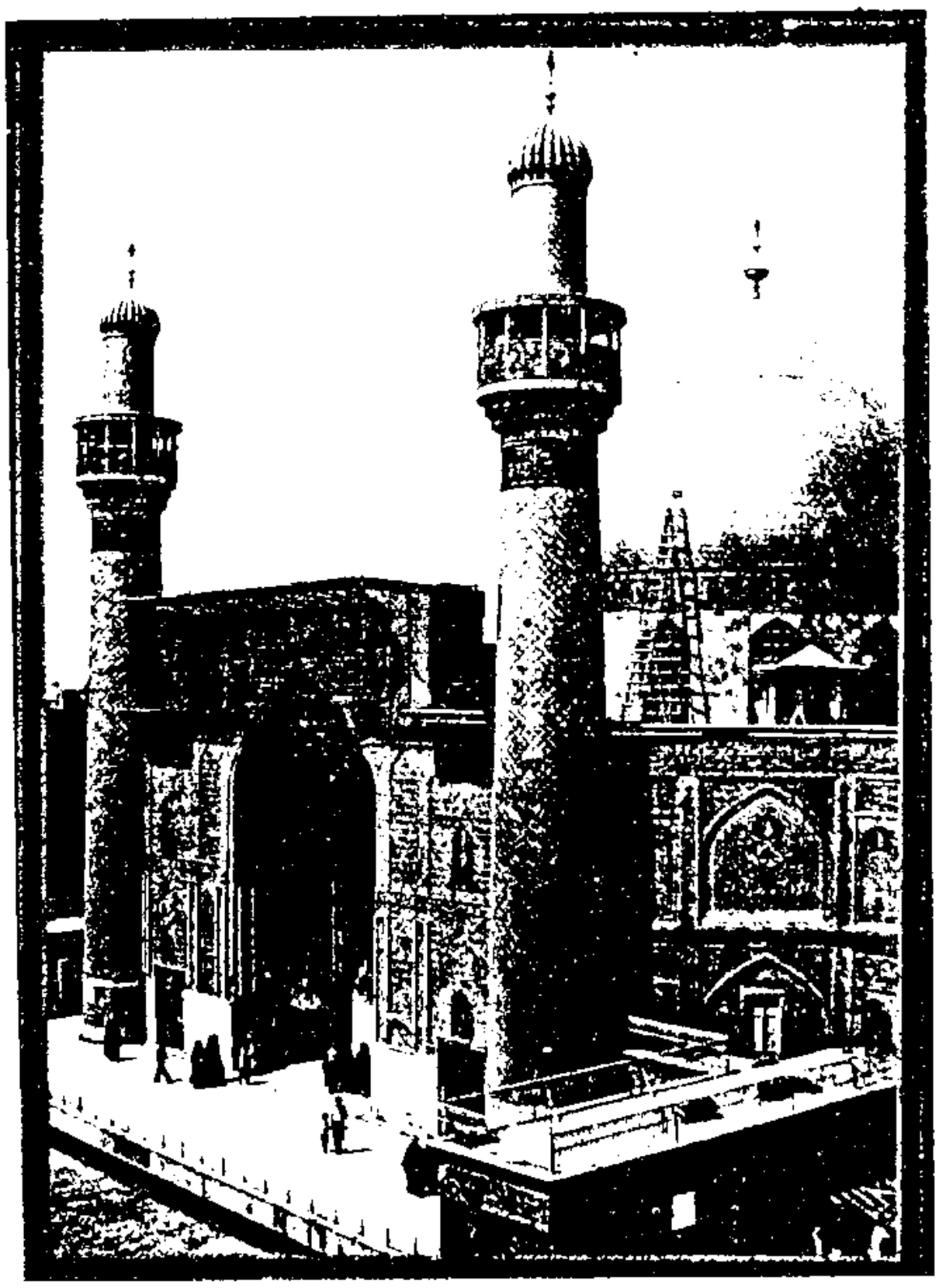

مرقد سیدنا علی رضی اللہ عنہ

Marfat.com

مولانا المحترم ذوالمجد و الکرم زیدت ـــــــ

اسلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ

میں اپنے بہنوئی کے انتقال کے سلسلہ میں کراچی گیا ہوا تھا وہاں حضرت قبلہ کے وصال کی خبر ملی ہفتہ کو فوری حضرت نورانی صاحب کے یہاں فاتحہ خوانی میں شریک ہوا رات کو کھوڑی گارڈن کی مسجد میں جلسہ تعزیت منعقد ہوا وہاں شریک ہوا دوسرے دن صبح دارالعلوم امجدیہ میں قرآن خوانی اور جلسہ تعزیت میں شرکت کی۔ میں کراچی سے آپ کو خط لکھتا لیکن اپنے بہنوئی کے انتقال اور مراسم میں شرکت کی وجہ سے عریضہ حاضر نہ کر سکا حضرت قبلہ کا وصال عالم اسلام کیلئے ایسا المیہ ہے جو نا قابل تلافی ہے میرے مربی اس دنیا سے رخصت ہو گئے سیدی ہمیں بے آسرا چھوڑ گئے خدائے برتر حضرت قبلہ کو اعلیٰ علیین میں خاص مقام عطاء فرمائے اور انکے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطاء فرمائے یہاں بھی فاتحہ خوانی ہوئی اب سوائے ایصال ثواب کے اور کیا چارہ ہے مولی تعالیٰ کو منظور یہی تھا خداوند قدوس آپ کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ قرآن عظیم سے میں نے تاریخ وصال استخراج کی جس کے اعداد ۱۴۰۱ھ ہیں۔

(ان المتقین فی جنت و نعیم ۱۴۰۱ھ)

آپ کا مخلص دعا گو۔

تقدس علی قادری رضوی

درگاہ شریف : پیر جو گوٹھ

ضلع خیر پور سندھ

۶ / [illegible] ۱۴۰۱ھ

Marfat.com

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

حضرت فیض درجت صاحبزادہ والا شان علامہ الشیخ فضل الرحمٰن صاحب مدنی زیدمجدھم العالی

حضرت سیدی۔امام اہل سنت خلیفۂ اعلحضرت الشیخ ضیاءالدین احمد رضوی مدنی قدس سرہ العزیز کے وصال پر بہت ہی رنج وغم ہے۔ابھی مجاہد ملت علامہ حبیب الرحمٰن علیہ الرحمہ کا غم مندمل نہ ہونے پایا تھا تو اچانک یہ صدمہ اہل سنت کو برداشت کرنا پڑا۔قلب و جگر کی جو کیفیت ہوئی اور ہے وہ بیان سے باہر ہے۔مولی تعالیٰ حضور سیدی خلیفۂ اعلحضرت کے درجات بلند فرمائے۔قبر اطہر کو انوار خاص سے ڈھانکے۔اور انکی برکات سے اہل سنت کو مستفیض فرمائے۔اور آپ کو و جملہ عزیزوں کو صبر اور اس پر عظیم اجر عطاء کرے۔اور آپ کی عمر میں برکتیں عطاء فرمائے۔اور آپ کا سایۂ اہل سنت پر تا دیر قائم رکھے۔اور آپ کے فیض سے ہم سب کو مستفیض فرماتا رہے۔ آمین

و السلام

الفقیر محمد معین الدین القادری الرضوی عفی عنہ

خادم جامعہ قادریہ رضویہ فیصل آباد

Marfat.com

۷۸۶

۹۲

سیدی المخدوم الکریم دامت برکاتھم القدسیہ

تحیۃ السلام و الاکرام بسمۃ خیر الانام

مزاج ہمایوں

اخبارات کے ذریعہ حادثہ عظیمہ کی خبر معلوم کر کے ہندوستان کے سارے سنی مسلمانوں پر غم کے پہاڑ ٹوٹ پڑے۔ ہر طرف صف ماتم بچھ گئی۔ سنی مدارس میں ایصال ثواب اور تعزیت کے جلسے منعقد ہوئے۔ وہ اسم با مسمیٰ دین وسنت کی ضیاء تھے۔ آج دنیا ایک نادرالوجود شخصیت کی برکتوں سے محروم ہوگئی۔

رحمہ المولی تعالے رحمۃ کاملۃ واسعۃ و افِرَۃ

وصال شریف، جنازۂ مبارکہ، اور تدفین وتجہیز کی تفصیلات سے مطلع فرمائیں۔ جملہ حاضرین متوسلین ومعتقدین کی خدمات میں سلام مودت۔ قائد اہل سنت حضرت علامہ شاہ احمد نورانی مدظلہ کی خدمت میں سلام۔ حضرت علیہ الرحمہ کا چہلم شریف کس تاریخ کو کیا جائیگا۔

مدرسۂ فیض العلوم کے سارے اساتذہ اور طلبہ سلام عقیدت کے بعد تعزیت پیش کرتے ہیں۔

و السلام

ارشد القادری

مہتمم مدرسۂ فیض العلوم۔ جمشید پور۔ بہار (الھند)

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

الاخ العزيز حفظک الله

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته،

وصلنى الآن الخبر بان العم والدكم توفى الى جوار رحمة الله، انا لله وانا اليه راجعون ط

اعلى الله مقامه فى الجنة و وفّقكم اجمعين لحسن الصبر و جميله، كنت تشرفت بزيارة فى سنة ١٩٣٢ء مضت خمسون سنة تقريباً علىٰ هذا و لقيت منه دائماً اجمل الأخلاق واكر مها.

مع تعزيتى و دعائى له و لكم اجمعين

الفقير الى الله

محمد حميدالله

(پيرس)

٢٢/ ذوالحجة ١٤٠١ھ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت صاحبزادہ مولانا فضل الرحمٰن صاحب قبلہ دامت برکاتہم

اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

حضرت قطب مدینہ مولانا ضیاء الدین احمد رحمتہ اللہ علیہ کی وفات حسرت آیات کی خبر ملی۔

انا للہ وانا الیہ راجعون ؕ

آپ بہت بڑے عالم تھے، اور عالم کی موت یقیناً ایک عالم کی موت ہے۔ آپ کا کوئی لمحہ ایسا نہیں گزرا، جس میں ذکر خدا و ذکر مصطفیٰ جاری نہ رہا ہو۔ حضرت کا دنیا سے سفر کر جانا اہل سنت کے لئے بہت بڑا صدمہ ہے۔ دنیا بھر کے سنی مسلمان ایک روحانی پیشوا سے محروم ہو گئے۔

رب العزت بجاہ نبیہ الکریم علیہ وآلہ وصحبہ الصلوٰۃ والتسلیم حضرت صاحب کے مدارج بلند فرمائے۔ آپ کو، تمام اہل خانہ اور سب عقیدت مندوں کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

جملہ اہل خانہ کو میری طرف سے تعزیت پیش کر دیں۔

سید افضل حسین شاہ
(سجادہ نشین دربار عالی پور سیداں)

Marfat.com

بخدمت جناب محترم المقام واجب الاحترام قبلہ
مولانا و بفضلہ اولا الشیخ الفضیلت علامہ مفتی فضل الرحمٰن مدظلہ العالی

السلام علیکم کے بعد گذارش ہے کہ بواسطہ قاری غلام رسول صاحب مجھے خبر ملی ہے کہ قبلہ شمس العارفین عمدۃ الواصلین پیر طریقت شہباز شریعت مَلجأ نا و مَأوٰنا مرشدنا قبلہ مولانا ضیاء الدین (فی الدنیا و الأخرہ) اس دنیا فانی کو چھوڑ کر اپنے حقیقی مالک سے جا ملے ہیں۔

انا للہ وانا الیہ راجعون جب یہ خبر ملی تو اس وقت میں مقام ابراہیم علیہ السلام کے سامنے بیٹھا ہوا تھا اور چند علماء کرام بھی پاس بیٹھے ہوئے تھے تو ایسے معلوم ہوا کہ اہل سنت کا آج شمس غروب ہوگیا کہ جس کی نوری شعاعوں سے پوری دنیا میں عقائد اہل سنت کے باغ مہک رہے تھے۔ اور آج اہل سنت یتیم ہوگئے تو تمام احباب کی زبانوں پر حسرت کے کلمات جاری ہوگئے اور آنکھیں بہنے لگیں۔ یہ سب پریشانیاں ہمارے لئے ہیں ورنہ حضرت صاحب قبلہ تو کئی دنوں سے دلہن بن چکے تھے اور آوازیں دے رہے تھے کہ بلاؤ غوث پاک ﷺ کو میں تو یقین سے کہتا ہوں کہ **یاَیتھا النفس المطمنة ۰ ارجعی الی ربک راضیة مرضیة ۰ فادخلی فی عبادی ۰ وادخلی جنتی ۰** کی شان سے تمام کائنات کے اولیاء اللہ کی معیت میں اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بے حساب جنت اعلیٰ میں جگہ عطاء فرمائے۔ دنیا کے تمام اہل سنت قیامت تک آپ کے احسانات کا شکریہ ادا نہیں کر سکتے۔ ۷۵ سال کے پر آشوب زمانہ میں مرکز کائنات میں بیٹھ کر جس شان سے آپ نے مسلک حقہ اہل سنت و جماعت کی اعلحضرت عظیم البرکت کے نقش قدم پر چل کر خدمت کی ہے اور پھر آج تک آپ کو کوئی طاقت اپنی منزل مقصود تک پہنچنے میں رکاوٹ نہیں بن سکی یہ آپ کی اتنی بڑی

Marfat.com

کرامت ہے کہ جس کی صدیوں میں نظیر نہیں ملتی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صبر جمیل عطاء فرمائے۔

محمد علی ناظم اعلیٰ جامعہ رسولیہ شیرازیہ لاہور

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

عرض : لادین کو مسلمان بنانیکا کیا طریقہ ہے؟

ارشاد : **لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم**۔ اللہ ایک ہے۔ آسمان سے پانی اتارنے والا ایک اللہ ہے۔ زمین سے اگانے والا ایک اللہ ہے۔ جلانے والا ایک اللہ ہے۔ مارنے والا ایک اللہ ہے۔ روزی دینے والا ایک اللہ ہے۔ ایک اللہ کی پوجا ہے۔ اللہ کے سوا کسی کی پوجا نہیں۔ لوگ اللہ کے سوا جن جن کو پوجتے ہیں وہ سب جھوٹے ہیں۔ اللہ نے اپنے بندوں کو سچا راستہ دکھانے کے لئے [illegible] بھیجے جنہیں نبی اور رسول کہتے ہیں وہ جو کچھ خدا کے پاس سے لائے سب حق ہے میں ان نبیوں اور کتابوں پر ایمان لایا ان میں سب سے بڑے اور سب کے سردار محمد ﷺ ہیں۔ جو کچھ اللہ کے پاس سے لائے سب سچ ہے۔ میرا دین مسلمانوں کا دین ہے۔ مسلمانوں کا دین سچا ہے مسلمانوں کے دین کے سوا اور دین جتنے ہیں سب جھوٹے ہیں۔

لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

(ملفوظات۔ امام احمد رضا خاں قادری)

Marfat.com

محترم المقام مشفقم حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب مدنی القادری زید مجدھم

السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ۔

قبلہ عالم حضرت ضیاء الملت والدین کی وفات حسرت آیات کی خبر نحس اثر مجھے ایام سفر میں ملی میں حضرت قائد اہل سنت مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی کے ہمرکاب ہوں۔ بروقت آپ کی خدمت عالیہ میں تعزیت نامہ ارسال نہ کرسکا۔ ایک ماہ کی جبری تاخیر کے بعد حاضر خدمت ہوں۔ حضرت مولانا ضیاء العرب والعجم دنیا بھر کے سنی مسلمانوں کے لئے مرکز رشد و ہدایت اور مینارۂ نور تھے۔ ان کی ذات ہمارے لئے زبردست سہارا تھی۔ ان کی محبت آمیز گفتگو اور پدرانہ شفقت ایسی نعمت تھی جو از قبیل مغتنمات ہے۔ موت العالم موت العالم کا راز ان کے دار فانی سے عالم جاودانی کی جانب رحلت کے بعد معلوم ہوا۔ میرا ایمان ہے کہ ان کا روحانی تصرف پہلے سے زیادہ ہے۔ میری دعا ہے کہ ''الولد سر لابیه'' کے مصداق اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے خصوصی الطاف وعنایات ومقامات سے نوازے، آپ کے ذریعے بابا رحمتہ اللہ علیہ کی دعوت وارشاد کے مشن کو جاری وساری رکھے۔ آمین اور آپ کو اپنی عافیت میں رکھے اور مدارج بلند عطاء فرمائے۔ آمین ثم آمین

فقط و السلام ۔۔۔۔۔مخلص محمد عبدالستار خان نیازی

Marfat.com

حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب مدنی القادری مدظلہ العالی
خلف الصدق خلیفۂ اعظم اعلحضرت عظیم البرکت شاہ احمد رضا خاں بریلوی القادری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا نبی سلام علیک یا حبیب سلام علیک یا رسول سلام علیک صلوۃ اللہ علیک

خدا (جل جلالہ) کی ان پہ رحمت ہو محمد (ﷺ) کی شفاعت ہو
دعا میری سدا یہ ہے انہیں جنت میں راحت ہو

میرے حد سے زیادہ مہربان وکرم فرما عالی جناب برادرم مکرم محترم معظم محتشم مخلصم مجسم مولانا مولوی علامہ فہامہ مقدام الفقہاء سند العقلاء، مفتی اعظم منبع جود وسخا ابو الفضل منظور نظر سیدی سلطان المشائخ شہزادہ والا تبار محمد فضل الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم العالیہ وزِیدمجدہ۔ السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ۔

آج ہی ابھی حضرت علامہ قبلہ الشیخ مولانا مولوی ضیاء الدین احمد القادری صاحب قطب مدینہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ، آپ کے والد محترم کی وفات حسرت آیات کا پڑھ کر جو میرے دل کو صدمہ عظیم لاحق ہوا ہے وہ تو احاطہ تحریر وتقریر سے باہر ہے۔ گو ہم اس صدمہ عظیم کی برداشت کے لائق تو نہیں ہیں مگر رضائے ربی کے سامنے تو اظہار بے بسی ہے۔ مولا کریم کے حضور دعا ہے کہ حضرت والا تبار مولانا صاحب قبلہ رحمتہ اللہ علیہ کو جنت الفردوس میں بے حساب جگہ عطاء فرما دے اور تمام کے تمام پسماندگان کو صبر جمیل عطاء فرماوے آمین ثم آمین بجاہ سیدنا طٰہٰ ویٰسین ﷺ۔ میں ان کی روح پرفتوح کو ایصال ثواب کے لئے ایک بہت بڑی مجلس کا انعقاد کرا رہا ہوں مولا کریم قبول ومنظور فرماوے۔

Marfat.com

آمین ۔ آپ میری طرف سے اپنے تمام کے تمام خاندان عالیہ کے ہر ہر فرد سے اظہار تعزیت فرمائیں تاکید ہے۔

میں بستر پر لیٹے لیٹے بمشکل آپ کی خدمت اقدس میں یہ خط تحریر کر رہا ہوں اور اس جانکاہ صدمہ عظیم کی وجہ سے تو میری بیماری میں اور اضافہ ہو گیا ہے۔ مولی کریم مجھے اور آپ کو اس صدمہ عظیم کے برداشت کرنے کی ہمت و توفیق عطاء فرمادے۔ میری حالت تو اس وقت ناگفتہ بہ ہو رہی ہے ، اور بے حد مجبور و معذور ہوں، سفر کے تو قابل نہیں رہا ہوں ورنہ میں تو بسر و چشم بدل و جان ضرور ضرور حاضر ہو جاتا مگر کیا کروں؟ اور کیا نہ کروں؟ نہ پائے رفتن نہ جائے ماندن والا معاملہ ہے۔

شریک غم
سید حیدر حسین شاہ
علی پور سیداں ۔ ضلع سیالکوٹ

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

عرض : ریل گاڑی میں بنچ پر بیٹھ کر پاؤں لٹکا کر فرض یا وتر پڑھے نماز ہوئی یا نہیں بعض ایسا کرتے ہیں۔

ارشاد : نہیں کہ قیام فرض ہے اور جب تک عجز نہ ہو ساقط نہیں ہو سکتا۔ فرض اور وتر اور صبح کی سنتیں یوں نہ ہو سکیں گے۔

(ملفوظات۔ امام احمد رضا خاں قادری)

Marfat.com

مکرمی ومحترمی اخی المکرم مولانا فضل الرحمٰن صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

آپ کے گرامی قدر والد مکرم علیہ الرحمۃ کے انتقال پر ملال کا بہت افسوس ہوا۔ ایک عظیم برکت والی ہستی دنیا سے رخصت ہوگئی جنکی مشفقانہ دعاؤں کے ہم وظیفہ خوار تھے۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کریم ﷺ کے طفیل انکی روح مبارک پر بیحد و بے حساب رحمتیں نازل فرمائے۔ اور انکی روحانی برکتوں سے ہم گنہگاروں کو بہرہ ور فرمائے رکھے۔ میرے پاس الفاظ نہیں ہیں جن سے انکی نوازشات وعنایات کا شکرانہ ادا کرسکوں زیادہ کچھ عرض کرنے سے معذور ہوں۔ دعاؤں میں یاد رکھیں۔

و السلام مع الاکرام

عاصی پر معاصی طالب دعا نور جہانیاں محمودی

از درگاہ معلّٰی اسمٰعیل چشتیاں شریف

ضلع بہاولنگر پاکستان

۱۴ / ذوالحجہ ۱۳ / اکتوبر ۱۹۸۱ء

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

عرض : حضور اگر نماز فاسد ہو جائے تو سلام پھیرنا چاہیئے؟

ارشاد : کوئی ضرورت نہیں سلام نماز پوری کرنے کے لئے ہوتا ہے۔ جب نماز ہی فاسد ہوگئی تو سلام کیسا۔

(ملفوظات۔ امام احمد رضا خاں قادری)

Marfat.com

حضرت محترم ذالعز والمجد والکرم فضل الملۃ والدین

السلام علیکم و رحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج اخبار نوائے وقت میں خبر وحشت اثر سانحہ ارتحال حضرت سیدی قبلہ عالم پاکر انتہائی قلق ودکھ ہوا۔ ہوش وحواس کھو بیٹھا۔ سکتہ سا طاری ہوگیا۔ انتہائی جدائی کا ناقابل برداشت صدمہ ہے۔ گھر میں بھی سب مغموم ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب پاک ﷺ صاحب لولاک شافع محشر ﷺ کے صدقے میں حضرت کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقامات عطاء فرمائے۔ آمین۔ آپ کو اور ہم سب گھر والوں کو صبر جمیل دے۔

اس خبر نے دنیائے اہل سنت میں زلزلہ پیدا کر دیا ہے۔ پورے ملک میں صف ماتم بچھ گئی۔ ہم سب اس غم میں برابر کے شریک ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے پیارے محبوب کے صدقے میں حضرت کا فیض آپکی ذات والا صفات سے جاری وساری رکھے۔ اور آپکا سایہ ہمارے سروں پر قائم ودائم رکھے۔

مسجد وزیر خان میں جامعہ حسنات العلوم کی طرف سے تعزیتی جلسہ اور فاتحہ خوانی کا انتظام کیا گیا ہے۔ ہم سب کی طرف سے حضرت کے شرکاء محفل سے بھی تعزیت پیش خدمت ہے۔

عجب سرائے یہ دنیا کہ جس میں شام و سحر
کسی کا کوچ کسی کا مقام ہوتا ہے

اللہ تعالیٰ صبر جمیل عطاء فرمائے۔ آمین

والسلام ۔ غمزدہ

امین الحسنات سید خلیل احمد قادری

خطیب و چیئرمین جامع مسجد وزیر خاں

مورخہ ۵ ر اکتوبر ۱۹۸۱ء

Marfat.com

گرامی قدر جناب مولانا شیخ فضل الرحمان صاحب
القادری المدنی مدظلہ العالی

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

شیخ الاسلام سیدی مولانا ضیاء الدین احمد قادری مدنی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے سانحہ ارتحال پر تمام عالم اسلام خصوصاً دارالعلوم امجدیہ کے اراکین مدرسین اور طلباء نوحہ کناں ہیں۔ مولانا کے وصال کا ہم سب کو بے حد ملال ہے۔ ایک عظیم ہستی جو ہم سب کیلئے مرجع تھے اور اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کے جلیل القدر خلفاء میں سے تھے اور جو مقبول بارگاہ رب العزت کے ساتھ بارگاہ نبوی (ﷺ) میں بھی بے حد مقبول تھے، ہم سب ان کے ظاہری فیض سے محروم ہوگئے۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب پاک کے صدقے میں اپنی جوار رحمت میں جگہ عطاء فرمائے اور ان کے درجات کو بلند فرمائے۔ ان کے مزار پر انوار کو آنحضرت ﷺ کی نورانیت سے منور فرمائے۔ اور آپ تمام حضرات کو اور متوسلین اور معتقدین کو صبر جمیل عطاء فرمائے۔ حضرت کے وصال کی اطلاع ملتے ہی دارالعلوم امجدیہ میں تعزیتی اجلاس منعقد کیا جس میں مفتی محمد ظفر علی نعمانی۔ مولانا مفتی وقار الدین صاحب مفتی ازہری۔ علامہ محمد حسن حقانی اور قاری رضاء المصطفیٰ اعظمی وشہ کے معزز مدرسین اس تعزیتی اجلاس میں شرکت کی حقیقت یہ ہے کہ مولانا کی ذات ہمہ صفت تھی اور ہم اہل سنت کے دربار نبوی (ﷺ) میں بہت بڑی ڈھارس ڈھال اور سہارا تھی۔ اب اس معاملہ میں ساری امیدیں اور توقعات آپ سے وابستہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپکو ان کا صحیح جانشین بنائے اور آپکے فیض سے ہم سب کو فیض یاب فرمائے۔ آخر میں پھر ایک مرتبہ ہم صمیم قلب کے ساتھ مولانا کے وصال پر تعزیت کرتے ہیں۔

احقر عبد [illegible]

۶/ [illegible] ۱۴۰۱ھ

Marfat.com

گرامی قدر حضرت قبلہ عم فضل الرحمٰن صاحب زید مجدکم

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

آپ کے والدِ محترم حضرت شیخ ضیاء الدین نور اللہ مرقدہ وطاب اللہ ثراہ میرے لیے دین و دنیا کی ضیاء ہیں۔ حضرت کی ذات کے ساتھ مدینہ منورہ اس طرح وابستہ ہے کہ جب حضرت قبلہ یاد آتے ہیں تو مدینہ شریف یاد آتا ہے۔ میں اپنے رنج وغم کے لیے کہاں سے الفاظ لاؤں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب پاک ﷺ کے صدقے میں آپکو حضرت قبلہ کا جانشین بنائے تا کہ دنیائے سنیت اپنے کو بے سہارا نہ سمجھے۔ آمین

آپ کا اپنا۔
رضاء المصطفی اعظمی

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

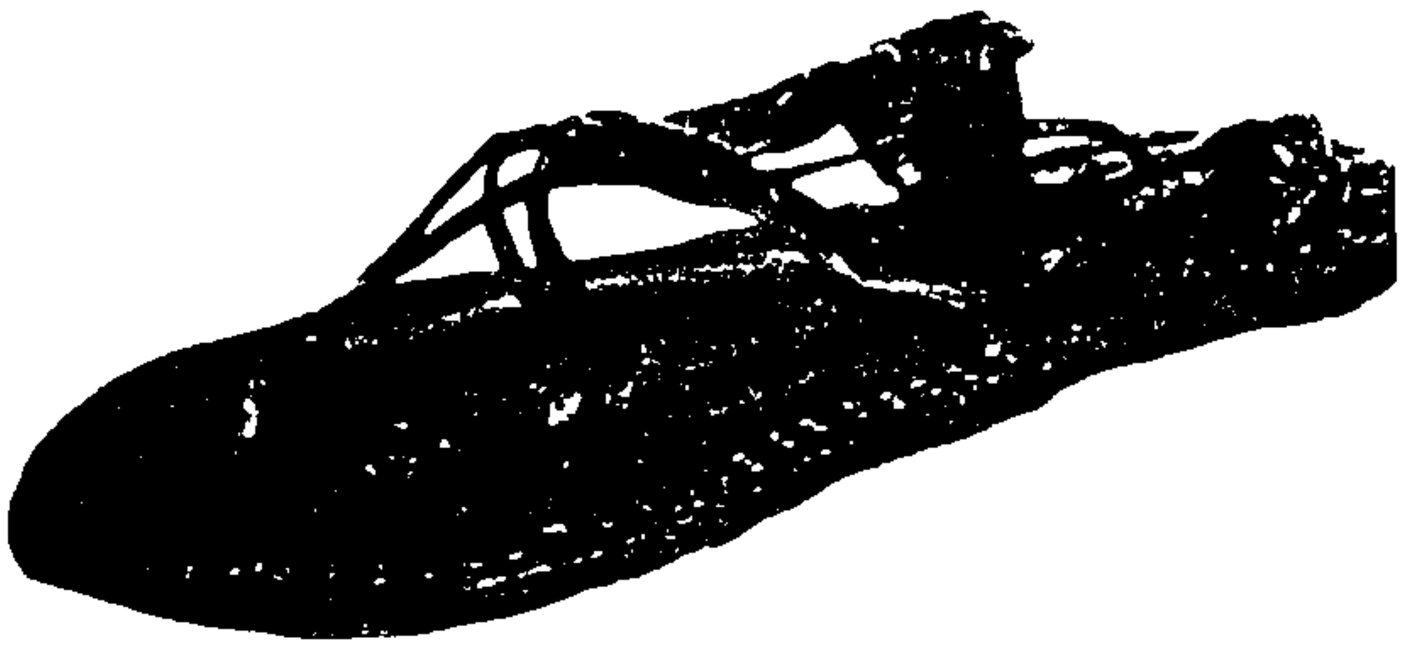

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام

حضرت سیدی علامہ فضیلت الشیخ فضل الرحمٰن قادری دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمتہ اللہ و برکاتہ

حضرت سیدی و مرشدی قطب مدینہ ﷺ کے سانحۂ ارتحال کی خبر سے دل بے حد مغموم ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ مریدین و متعلقین تو یتیم ہو گئے، رنج و غم کے اظہار کے لئے الفاظ نہیں پا رہا۔ اہل سنت ایک سچے عاشق رسول مقبول (ﷺ)، شب زندہ دار عابد، متبحر عالم دین اور عظیم روحانی پیشوا سے محروم ہو گئے۔ حضرت سیدی و مرشدی کی صورت آپ کی شکل میں ہمارے سامنے ہے۔ الحمد للہ حضرت قبلہ نے ہمیں بے سہارا نہیں چھوڑا، مولیٰ تعالیٰ کو ایسا ہی منظور تھا۔ اللہ تعالیٰ حضرت سیدی قبلہ قدس سرہٗ کو اعلیٰ علیین میں مقام خاص اور پسماندگان کو صبر جمیل و اجر عظیم عطاء فرمائے۔ آمین۔

بجاہ سیدنا طٰہٰ و یسین ﷺ۔

غمزدہ

محمد فیاض قادری

سجادہ نشین سیدنا علی ہجویری

حضرت داتا گنج بخش ۔ لاہور

۱۴۰۱ھ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محترمی ومکرمی محب الفقراء والمساکین حضرت صاحبزادہ صاحب قبلہ مدظلہ العالی

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔

اخبارات میں حضرت سیدی، مخدومی ومرشدی رحمتہ اللہ علیہ کی وفات حسرت آیات کی خبر پڑھی، اس حادثہ عظیمہ کا بہت صدمہ ہوا۔ حضرت سیدی ومرشدی کا کوچ فرما جانا پوری دنیا کے اہل سنت کے لئے شدید صدمے کا باعث ہے، یہ عالم اسلام کا ایک عظیم نقصان وملی سانحہ ہے جو نا قابل تلافی ہے۔ حضرت قبلہ نے اپنی زندگی دین متین کی تبلیغ کے لئے وقف کر رکھی تھی۔ اسلاف کی قابلِ قدر یادگار، سلف صالحین کی منہ بولتی تصویر اور خلقِ محمدی کے مظہر تھے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ حضرت سیدی قطب مدینہ ﷺ کے مدارج بلند سے بلند تر فرمائے۔ آپ کو، آپ کے اہل خانہ ومتوسلین اور عقیدت مندوں کو صبر جمیل کی توفیق رفیق عطاء فرمائے۔

آمین بجاہ سیدنا سید المرسلین صلی اللہ علیہ والہ وصحبہ وسلم۔

غمگین و دعا جو

عبد العزیز خان قادری ضیائی

کونٹی نینٹل ٹریولز۔ لاہور

۴ / اکتوبر ۱۹۸۱ء

Marfat.com

محترمی گرامی قدر حضرت مولانا فضل الرحمان صاحب مدنی

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

امید ہے آپ کی صحت اچھی ہوگی،

حضرت شیخ طریقت مولانا ضیاء الدین مدنی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے وصال کی خبر اسلامیان پاکستان پر بجلی بن کر گری ہے۔ حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ کا وجود نہ صرف یہ کہ ہم سب کیلئے ایک بڑا سہارا تھا بلکہ وہ ہمارے لئے مرکز کی حیثیت رکھتے تھے۔

مجھے یقین ہے کہ انکے فیوض و برکات ہمیں انکے وصال کے بعد بھی حاصل رہینگے، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے درجات عالیہ کو بلند فرمائے اور حضرت کے وابستگان کے سروں پر آپ کا سایہ برقرار رکھے، آمین

حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ کا وصال صرف آپ ہی کیلئے نہیں عالم اسلام بالخصوص اہل سنت کے لئے عظیم نقصان ہے، آپ حضرت کے علم، فضل اور تقوی کے صحیح معنی میں جانشین ہیں اور حضرت کے بعد آپ ہی ہماری امیدوں کا سہارا ہیں، امید ہے کہ آپ کی محبتیں، شفقتیں، سرپرستی اور فیض روحانی ہمیں حاصل رہے گا۔

میرے حق میں دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی مدینہ طیبہ کی موت عطاء فرمائے۔ آمین۔

دیگر دوستون اور صاحبزادگان کو سلام

آپ کا مخلص

ظہور الحسن بھوپالی

Marfat.com

محترمی صاحبزادہ صاحب قبلہ

بعد سلام وقدمبوسی کے عرض ہے کہ سنیچر کی شب میں ریڈیو پاکستان نے اطلاع دی کہ مدینہ شریف میں حضرت مولانا سیدی ضیاء الدین صاحب قبلہ کا انتقال ہوگیا۔

انا للہ و انا الیہ راجعون.

مولا تعالیٰ آپ حضرات کو صبر جمیل کی توفیق عطاء فرمائے اور حضرت صاحب قبلہ کی قبر انور پر تا قیامت اپنے رحم وکرم کی بارش فرمائے۔ آمین ثم آمین

حضرت والا محتاج تعارف نہیں تھے، میرے آقائے نعمت حضور مجاہد ملت مولانا محمد حبیب الرحمٰن صاحب قبلہ رئیس اعظم اڑیسہ (انڈیا) فرمایا کرتے تھے کہ دنیا میں تین شخصیتیں ایسی ہیں جنھیں دیکھ کر میرے قلب کو سکون میسر ہوتا ہے۔ ''ان میں سے ایک حضرت موصوف تھے۔''

بے شک دنیائے سنیت میں ایک ایسا خلا پیدا ہوگیا ہے جسے پر کرنا ناممکن ہے۔

دعاؤں میں یاد رکھیئے گا۔

فقط والسلام

دعاؤں کا محتاج

غلام مجاہد ملت محمد عزیز القادری

انڈیا

Marfat.com

بحضرۃ اکمل الاکامل افضل الافاضل مخدوم المخادیم حضرت العلام صاحبزادہ مولانا محمد فضل الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم العالیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مزاج اقدس بعافیت مطلوب، حضرت حجۃ الاسلام شیخ الاسلام والمسلمین رئیس الاولیاء حضرت مولانا الشیخ محمد ضیاء الدین قادری مدنی رحمۃ اللہ وبرکاتہ علیہ کے وصال و ارتحال کی خبر اخبارات کے ذریعہ معلوم کر کے دلی صدمہ ہوا، انا للہ و انا الیہ راجعون دعا ہے کہ حضرت رب العلمین انہیں حبیب اعظم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قرب خاص سے سرفراز فرمائے اور انکے فیوض و برکات تا قیام قیامت جاری و ساری رکھے اور حضرت کی ظاہری جدائی پر آپ کو اور تمام افراد خانہ کو صبر جمیل عطاء فرمائے۔

محتاج دعاء ناچیز ابوالفیض علی محمد نوری غفرلہ

۱۵ / اکتوبر ۱۹۸۱ء

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

عرض : اگر کسی شخص کا ستر کھل جائے تو جس نے دیکھا یا جس کا ستر کھلا وضو رہے گا یا نہیں؟

ارشاد: وضو کسی چیز کے دیکھنے یا چھونے سے نہیں جاتا۔ تیس عضو عورت کے عورت ہیں اور نو (۹) مرد کے ان میں سے کسی عضو کا چہارم بقدر رُکن یعنی تین بار سبحان اللہ کہنے تک بلا قصد کھلا رہنا مفسد نماز ہے اور بالقصد تو اگر ایک آن کے لئے کھولے جب بھی نماز جاتی رہے گی۔

(ملفوظات۔ امام احمد رضا خاں قادری)

Marfat.com

سینئر ماسٹر ہاؤس
صدر کراچی
۳/ اکتوبر ۱۹۸۱ء

اخی محترم فضل الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم العالیہ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

انتہائی دل گیر حالات میں آپکو یہ سطور تحریر کر رہا ہوں حضرت قبلہ کے وصال سے متعلق اطلاع بروز جمعہ ہی یہاں پہنچ گئی تھی رات کو ریڈیو سے نشر ہوئی اور آج تقریباً تمام اخبارات میں چھپی تمام سنی علماء خصوصاً اور عوام میں تمام معتقدین کو سخت صدمہ ہوا در حقیقت آپکے والد اور میرے چچا ہی اس دنیا سے نہیں رخصت ہوگئے بلکہ سنیوں کے سر سے انکا تاج اٹھ گیا۔ اب جیلانی کی نظر میں کوئی ایسا ولی نہیں رہا جس کے متعلق وہ اعتماد سے کہہ سکے کہ جاؤ اگر کسی نے زندہ ولی کو دیکھنا ہے تو مدینہ شریف میں حضرت مولانا ضیاء الدین صاحب کا دیدار کر لینا۔ عشق رسول (ﷺ)، سنت مبارکہ پر عمل اور دین متین کی خدمت کے ساتھ اس درجہ پُرخلوص، ہستی اب نہ ملے گی۔ اللہ تعالیٰ ہی نے ہمیں پیدا فرمایا اور اس کی پاک ذات کی طرف ہمیں لوٹنا ہے۔

انا للہ و انا الیہ راجعون.

اللہ پاک آپکو آمنہ بہن کو حفصہ بہن کو تمام بچوں اور بچیوں کو صبر جمیل عطاء فرمائے۔ اور آپکو ہمت اور قوت عطاء فرمائے کہ آپ خلوص وتقویٰ کا پیکر بنکر انکی مسند پر بیٹھیں اور عالم سنیت کے لئے منبع فیض بنیں۔ مجھے یقین ہے کہ آپ انکے روحانی فیض و برکات سے اس مسند پر بیٹھ کر اور زیادہ مستفید ہونگے اور دوسروں کو فیض پہنچائیں گے۔

آمنہ بہن حفصہ بہن حمدہ، عزّہ، بدور اور میاں رضوان اگر وہاں پہنچ چکے ہوں تو

Marfat.com

سب کو میری اور امی جان کی جانب سے تعزیت و دعا پہنچا دیجئے۔

نوٹ : میں انشاء اللہ دو تین ہفتہ میں وہاں حاضری کا ارادہ رکھتا ہوں۔

والسلام

آپکا مخلص بھائی
جیلانی صدیقی

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

عرض : حضور اللہ میاں کہنا جائز ہے یا نہیں؟

ارشاد : زبان اُردو میں لفظ میاں کے تین معنی ہیں۔ ان میں سے دو ایسے ہیں جن سے شان الوہیت پاک و منزہ ہے اور ایک کا صدق ہو سکتا ہے تو جب لفظ دو ضعیف معنوں اور ایک اچھے معنی میں مشترک ٹھہرا اور شرع میں وارد نہیں تو ذات باری پر اس کا اطلاق ممنوع ہوگا۔ اس کے ایک معنی مولیٰ تعالیٰ بے شک مولیٰ ہے، دوسرے معنی شوہر اور تیسرے معنی زنا کا دلال کہ زانی اور زانیہ میں متوسط ہو۔

(ملفوظات۔ امام احمد رضا خاں قادری)

Marfat.com

۲۰۷ این، سمن آباد، لاہور

۷ / اکتوبر ۱۹۸۱ء

مکرمی بھائی فضل الرحمٰن صاحب قادری دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ یہ معلوم کر کے کہ ماموں ضیاء الدین صاحب کا انتقال ہوگیا ہمیں بہت ہی افسوس ہوا۔ خاص طور پر ہم کو یہ بھی مزید غم کا باعث ہوا کہ باوجود ارادہ کے ہم ماموں صاحب سے مل بھی نہ سکے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطاء فرمائے اور ہم سب کو صبر کی توفیق عطاء کرے۔ آمین

ابھی تین ماہ قبل ہمارے چھوٹے ماموں ہم سے رخصت ہوگئے اور بہت جلد ہی بڑے ماموں بھی ان سے جا ملے۔ اماں پہلے ہی ماموں مقبول کی وفات پر بہت روتی تھیں اور اب ان کے لئے ایک اور بڑا صدمہ آن پہنچا۔ ہم سب بھی اس صدمہ میں شریک ہیں۔ کافی سالوں سے آپ بھی پاکستان نہیں آئے اور اگر شاید چند دن کے لئے آئے بھی تو ہم سے ملاقات نہ ہوسکی۔ آپ ماموں صاحب کو چھوڑ کر آ بھی نہیں سکتے تھے۔

ہم آج انشاء اللہ سیالکوٹ جائیں گے اور وہاں چند دن مامی جی کے پاس رہیں گے۔ سیالکوٹ والا گھر اب بہت ہی خالی ہوگیا ہے۔ اماں جی آج کل ایبٹ آباد ہیں اور انشاء اللہ سردیوں میں یہاں آئیں گی۔

شاید آپ کو معلوم ہوا ہو کہ بھائی منیر الدین کو دل کا دورہ پڑ گیا تھا اور کافی عرصہ ہسپتال میں رہ کر اب گھر آ گئے ہیں۔ ان کا خط آپ کو مل گیا ہوگا۔

محمودہ کی طرف سے مضمون واحد ہے۔ بھابھی صاحبہ کو آداب اور بچوں کو دعوات

والسلام

غم میں شریک آپکا بھائی معز الدین۔

۲۵۸، شادمان کالونی، لاہور

Marfat.com

برادرم فضل الرحمٰن

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

آج کے اخبار میں قبلہ ماموں جان مولانا ضیاء الدین صاحب کی وفات کی خبر پڑھ کر از حد رنج ہوا۔

بزرگوں کا سایہ غنیمت ہوتا ہے۔ اور ماموں جان مرحوم جیسا بزرگ تو سب خاندان کے لئے برکت کا باعث ہوتا ہے۔ لیکن خدا کے حکم کے سامنے سر تسلیم خم کرنا ہی پڑتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ آپ کو صبر کی توفیق دے۔ ہمارے خاندان کا نیک ترین بزرگ ہم کو چھوڑ گیا۔

احقر منیر الدین

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

عرض : تحیۃ الوضو کی کیا فضیلت ہے؟

ارشاد : ایک بار حضور اقدس ﷺ نے حضرت بلال ؓ سے ارشاد فرمایا اے بلال (ؓ) کیا سبب ہے کہ میں جنت میں تشریف لے گیا تو تم کو آگے آگے جاتے دیکھا۔ عرض کی یا رسول اللہ (ﷺ) میں جب وضو کرتا ہوں دو رکعت نفل پڑھ لیتا ہوں۔ فرمایا یہ ہی سبب ہے۔

(ملفوظات۔ امام احمد رضا خاں قادری)

Marfat.com

حضرت والا درجت

السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ

حضرت سیدی قدس سرہٗ کی وفات کی خبر سنکر تعزیت کا مکتوب لکھنے کی استطاعت نہ رہی۔ حقیقت عرض کروں کہ آپ ہی کے سر سے حضرت سیدی کا سایۂ عاطفت نہیں اٹھا۔ اب تو مجھے اور دوسروں کو بھی یہ معلوم ہو رہا ہے کہ ہم ایسے سایہ عاطفت سے محروم ہو گئے ہیں جسکو الفاظ میں بیان کرنا ممکن نہیں۔

لیکن یہ یقین [illegible] ری تسلی کرتا ہے کہ سیدی قدس سرہٗ کے فیوض ہماری دستگیری [illegible] کرتے رہیں گے۔

رب کریم آپ کو اور متوسلین و متعلقین کو صبر جمیل عطاء فرمائے اور حضرت سیدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے درجات کو مزید بلندی عطا فرمائے اور ہمیں انکے فیض سے بہرہ مند فرمائے۔ آمین

محمد اطہر نعیمی
خطیب جامع مسجد، آرام باغ، کراچی

Marfat.com

مولانا محمد ظفر اقبال مصطفوی (لاہور)

۵ / اکتوبر ۱۹۸۱ء

حضرت فاضل علامہ، مولانا فضل الرحمٰن صاحب قادری مدنی مدظلہ العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

پاکستانی اخبارات میں شائع ہونیوالی اس روح فرسا خبر سے دنیائے [illegible]
میں صف ماتم بچھادی کہ قطب وقت الشیخ حضرت مولانا ضیاء الدین صاحب [illegible]
اللہ تعالیٰ علیہ ۲ / اکتوبر ۱۹۸۱ء کو مدینۃ الرسول (ﷺ) میں انتقال فرما گئے۔

انا للہ و انا الیہ راجعون

ابھی شیخ الاسلام خواجہ قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ تعالیٰ [illegible] اور مجاہد ملت مولانا
حبیب الرحمٰن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی وفات کا زخم مندمل نہ ہونے پایا تھا کہ حضرت [illegible]
حسرت آیات سے یہ زخم اور گہرا ہوگیا۔ آپکی وفات سے سنیوں کی [illegible]
افسردہ ہیں، سنیوں کا یہ وہ عظیم نقصان ہے جس کی تلافی ناممکن ہے۔

حضرت شیخ الاسلام مولانا ضیاء الدین صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ [illegible]
امام اہل سنت مجدد دین وملت امام احمد رضا خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ [illegible]
رحمۃ اللہ علیہ کے مشن کی علمبردار اور صحیح جانشین تھی۔

وہ اہل سنت کے لیے سایۂ رحمت متلاشیان حق کے لیے [illegible] اور
چشمۂ فیض تھے جن سے ہزاروں نہیں لاکھوں نے روحانی سکون کی [illegible]
سینوں میں سمیٹا۔

حضور پرنور خاتم النبین ﷺ سے عشق ومحبت کا ہی یہ صلہ انہیں دربار رسالت (ﷺ) سے عطاء ہوا تھا کہ آقائے دو عالم ﷺ نے اپنے اس طالب صادق کو اپنے

Marfat.com

گنبد خضرا کے سائے میں زندگی کے لمحات معطر کرنے کا اعزاز بخشا اور پھر کرم بالائے کرم یہ کہ تا قیامت اپنے زیر سایہ اس خطہ پاک میں آخری آرام گاہ مرحمت فرمائی جہاں شمع نبوت کے ہزارواں پروانے محو استراحت ہیں۔

اس فقیر کو گذشتہ برس حاضری حرمین شریفین کی سعادت حاصل ہوئی اور ساتھ ہی ۱۰ / محرم ۱۴۰۱ھ کو حضرت قطب وقت کی قدمبوسی کا شرف حاصل ہوا تھا۔ حضرت نے بڑی شفقت فرمائی اور دعاؤں سے نوازا، اسی محفل میں مجاہد ملت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب کا شہادت پر بیان بھی ہوا، اس مجلس کی روحانی لذت اب تک محسوس کرتا ہوں۔

دعا ہے کہ مولا تعالیٰ اپنے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل انہیں اپنے خاص جوار رحمت میں جگہ مرحمت فرمائے۔ آمین اور ان کے فیوض و برکات کا سلسلہ آپ کے ذریعہ تا قیامت جاری و ساری رہے اور اسی طرح خلق خدا مستفید ہوتی رہے۔

فقط و السلام مع الاکرام صاحبزادگان کی خدمت میں سلام

محتاج دعاء

فقیر محمد مظفر اقبال مصطفوی

بازار ٹھٹھی ملاحاں۔ اندرون ٹیکسالی گیٹ۔

لاہور، پاکستان

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بلاشبہ حضور کی ذات سنیت کا عظیم مرکز تھی، جن کے قدموں میں حاضری اہل دل اپنے لئے باعث سعادت تصور کرتے تھے۔ برطانیہ کے جملہ اہل سنت ان کے وصال کو شدت سے محسوس کر رہے ہیں۔ جملہ مساجد اہل سنت میں محافل ایصال ثواب منعقد ہوئیں۔ ورلڈ اسلامک مشن کی طرف سے مانچسٹر میں مجلس ایصال ثواب منعقد ہوئی جس میں برطانیہ بھر کے علماء اور مشائخ نے شرکت کی اور حضور سیدی رحمتہ اللہ علیہ کی روح کو ایصال ثواب اور خراج تحسین وعقیدت پیش کیا گیا۔

قمر الزماں اعظمی
دی ورلڈ اسلامک مشن
۲۲ / اکتوبر ۱۹۸۱ء

Marfat.com

واجب الاحترام حضرت قبلہ مولانا فضل الرحمٰن صاحب مدظلہ العالی

السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ

حضرت شیخ العالم قبلہ مرشدی وسیدی مولانا ضیاء الدین صاحب نوراللہ مرقدہ کی وفات کی خبر اخبار میں پڑھ کر دل کو صدمہ ہوا۔ اور جذبات عشق کو دھچکا لگا۔ حضرت کی ذات والا گدایان بارگاہ نبوی (ﷺ) کیلئے جائے راحت وتسکین تھی۔ مدینہ الرسول (ﷺ) میں اہل سنت کے مرکز کا مقام جناب کا دولت کدہ متصور ہوتا ہے حضرت کی وفات موت العالم کا حقیقی مصداق ہے ! انا للہ و انا الیہ راجعون.

جس قدر میرے اور جاننے والے احباب کے دلوں کو صدمہ ہے ان جذبات کو الفاظ کا جامہ نہیں پہنایا جا سکتا۔ پروردگار عالم موجودہ دور کے سنیوں کے متفقہ پیشوا مولانا ضیاء الدین مرحوم علیہ الرحمۃ کو جنت الفردوس میں مقام اعلیٰ عطاء فرمائے۔ براہ کرم مرکزیت قائم رکھیں۔ اور ہم جیسے گدایان دربار عالیہ کو مایوسی سے دوچار نہ ہونے دیں۔ گھر کے تمام افراد کو اور جناب ودیگر پسماندگان کو مالک الملک صبر عطاء فرمائے اور ہم سب کو حضرت کی طرح اپنے دلوں میں عشق رسول (ﷺ) کی شمع روشن کرنے کی توفیق بخشے۔

والسلام

لطیف احمد چشتی

معتہمم مدرسہ اسلامیہ، کامونکی، پاکستان

بمعہ جملہ اہل خانہ ۔ کارکن مدرسہ ۔ احباب اہل سنت، کامونکی

۵ / اکتوبر ۱۹۸۱ء

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایبٹ آباد

۱۳ / اکتوبر ۱۹۸۱ء

محترم و مکرم جناب ابوالفضل الرحمٰن صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

کل نفس ذائقة الموت

پاکستان ٹائمز میں حضرت ماموں جان قبلہ کی وفات حسرت آیات کی خبر پڑھی، بہت ہی دکھ ہوا۔ **انا للہ وانا الیہ راجعون.**

آمنہ آپا کو یاد ہوگا کہ میں ان کی کتنی منتیں کرتی رہی کہ چند دن کے لئے میرے پاس آجاؤ مگر ان کا یہی جواب ہوتا کہ بھابھی ابا جی کو نہیں چھوڑ سکتی، بیمار ہیں، ان کی، اور ان کے ضیوف کی خدمت کرنی ہوتی ہے مگر رضائے ربی کے سامنے ہم دم نہیں مار سکتے۔ حضرت ماموں صاحب قبلہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے اصلی گھر، اعلیٰ مقام جنت البقیع میں خواب راحت کے مزے لے رہے ہیں، خدا تعالیٰ کی صدہا، ہزار ہا رحمتیں ان پر ہوں۔ آمین ثم آمین

بارہ سال پہلے کے واقعات یاد آتے ہیں، جب ہم نے مدینہ منورہ میں ان کے پاس بے انتہا آرام وسکون سے دن گذارے تھے۔ جب ان کا کرم اور شفقت یاد آتی ہے تو ایک عجیب کیفیت طاری ہو جاتی ہے، جس کو الفاظ میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔ بچیاں تو اکثر بہت یاد کرتی رہتی ہیں۔ فاخرہ آپ حضرات کو بہت یاد کرتی رہتی ہے خصوصاً پھوپھی آمنہ

Marfat.com

کو۔ جب سے اس صدمہ عظیمہ کا علم ہوا آپ سب کی یاد اور زیادہ بڑھ گئی ہے۔ منظر کو بھی بے حد غم ہوا، جب ذکر ہوتا تو دعا کرتے ہیں۔ حضرت ماموں رحمتہ اللہ علیہ کی شفقت تو برابر یاد آتی ہے۔

اماں جی (آپ کی پھوپھی) بہت ہی اداس اور دکھی ہیں بس چُپ چاپ بیٹھی رہتی ہیں۔ ماموں جی مقبول احمد صاحب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی وفات اور حضرت ماموں جان قبلہ ضیاء الدین قادری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی وفات کا وقفہ بھی تو صرف تین ماہ کا ہے، اس لئے ان کو بہت زیادہ صدمہ ہوا ہے۔

اللہ تعالیٰ مرحوم و مغفور کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطاء کرے، ہم سب کو یہ صدمہ عظیمہ برداشت کرنے کی قوت و ہمت دے۔ آمنہ، حمدہ، حفصہ، حبیب، رضوان، خلیل، سلمی، بدور، عزہ سب کو اللہ تعالیٰ صبر جمیل عطاء فرمائے۔ آمین

و السلام
شریک غم
آپ کی بھابھی زبیدہ

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

ع

حسرت نو کا سانحہ سنتے ہی دل بگڑ گیا

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایبٹ آباد
۲ / اکتوبر ۱۹۸۱ء
محترمی و عزیزی بیٹے فضل الرحمٰن قادری سلمہ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

۲ / اکتوبر کو جناب بھائی صاحب کی وفات کی خبر اخبار میں پڑھ کر صدمہ عظیمہ ہوا۔ میرے دونوں بھائی تین ماہ کے عرصہ میں راہی ملک بقا ہوئے، میں اکیلی رہ گئی، رنج و غم میں ڈوب گئی ہوں، دل غم سے نڈھال ہوگیا، آنکھیں خشک ہی نہیں ہوتیں، ہمت نہیں رہی، کیا کروں؟ بھائی مقبول احمد رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ تو قریب تھے، میں ان کا آخری دیدار نہ کرسکی اور میرے یہ مایہ ناز رہبر شریعت وطریقت، بھائی تو تھے ہی کافی دور، میں دن رات ان کو یاد کرتی رہتی ہوں۔ ایک امید تھی کہ زندگی میں ان سے ایک بار پھر ملوں گی، سو وہ بھی جاتی رہی۔ آمنہ بیٹی کا خیال آتا ہے، اس کی تو اپنے والد میں جان تھی۔ اس کا رنج وغم سے کیا حال ہوگیا ہوگا؟

اللہ رب العزت سے التجا ہے کہ مجھے اور آپ سب کو یہ صدمہ عظیمہ برداشت کرنے کی قوت عطاء فرمائے اور میرے سخی و پارسا بھائی کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے۔ وہ تو انشاء اللہ تعالیٰ بخشے ہوئے ہیں۔ آمنہ، حمدہ، حفصہ آپ تمام نے صبر و شکر سے وقت گذارنا ہے۔ حبیب، رضوان، خلیل، سلمی، عزہ، بدور سب کو تسلی دینی ہے۔ ہائے میرا عظیم بھائی! میں اس کی آخری زیارت سے بھی محروم رہی، یہ غم تو میں آخری دم تک نہ بھول سکوں گی۔ ان کی جنت البقیع کی تمنا تو الحمدللہ پوری ہوگئی،

Marfat.com

کل من علیها فان و یبقی وجه ربک ذوالجلال والاکرام۔
خدا سے فریاد ہے کہ ہمیں صبر کی نعمت سے نوازے آمین ثم آمین۔

و السلام
شریک غم
آپ کی پھوپھی
فاطمہ

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

فاتحہ مقتدی کو پڑھنی مکروہ تحریمی ہے

معانی آثار میں جابر ؓ سے مرفوعاً مروی ہے **قال رسول** ﷺ **من کان له امام فقراة الامام له قراة.** حضرت ﷺ نے فرمایا کہ جس کا امام ہو سو قرات امام اس کی ہے۔ **قال الله تعالی و اذا قری القران فاستمعوا له وانصتوا لعلکم ترحمون.** فرمایا اللہ تعالیٰ نے جب قرآن پڑھا جائے تو تم سنو اور چپ رہو امید ہے کہ تم پر رحم کیا جائے۔ پس ثابت ہوا کہ فاتحہ کا پڑھنا نماز میں مقتدی کو فرض نہیں اور مقتدی کو فاتحہ کا پڑھنا ترکِ واجب ہے یعنی مکروہ تحریمی اور ناجائز۔

(اسلام کی ااکتابیں ۔۔ حضرت علامہ غلام قادر بھیروی رحمتہ اللہ علیہ)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقبول منزل، ۱۰ / اکتوبر

محترم ومکرم بھائی جان السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

حضرت محترم تایا جان کے انتقال کی خبر پڑھ کر از حد افسوس ہوا، اللہ تعالیٰ سے دعاء ہے کہ مرحوم ومغفور کو جنت الفردوس میں جگہ عطاء فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق رفیق عطاء ہو۔ آمین

تین مہینوں کے وقفے پر دونوں بھائی یکے بعد دیگرے اللہ کو پیارے ہوگئے۔ ہمارے خاندان کے آخری بزرگ آنکھوں سے اوجھل ہوگئے۔ حضرت تایا جی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی دینی خدمات اور سخاوت وشرافت کا زمانہ معترف ہے۔ ہم نے ان کے بارے میں بہت کچھ سنا، ابا جی جس محبت واحترام سے تایا جان کا ذکر کرتے تھے اس سے آپ کی عظمت کا اندازہ کرنا مشکل نہ تھا۔ ہمیں تو حسرت ہی رہی، ہم تایا جان کی زیارت سے مشرف نہ ہوسکے۔ ہماری قسمت میں ان سے ملاقات نہ تھی۔ حضرت والد محترم کی وفات حسرت آیات کے بعد حضرت تایا جی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی یاد زیادہ ستانے لگی۔ ہم ہر وقت ان کی صحت وسلامتی کے لئے دعا گو تھے۔ اللہ تعالیٰ کو یہی منظور تھا۔ اماں جی اور بانو اظہار افسوس کرتیں ہیں۔ آمنہ آپا، حمدہ باجی اور حفصہ بھابھی، سلمی، بدور، عزہ، حبیب، رضوان، خلیل اور دیگر تمام اہل خانہ کو ہم سب کی طرف سے تعزیت کردیں۔

اماں جی کی صحت بدستور خراب ہے ان کی مکمل صحت کے لئے دعا کریں سب کی خدمت میں سلام اور دعاء کی درخواست۔

فقط

آپ کی بہن نینا مقبول

مقبول منزل محلہ اراضی یعقوب سیالکوٹ شہر

Marfat.com

۷۸۶

۹۲

باسمہ تعالیٰ

از ناگپور (انڈیا)، ۲ / محرم ۱۴۰۱ھ

سیدی الکریم دامت فیوضکم العالیہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خدا کرے حضور والا کا مزاج مقدس بخیر ہو۔

یہ سن کر بے پناہ افسوس اور صدمہ ہوا کہ حضور سیدی ومرشدی الکریم شیخ الفضیلۃ قطب الارشاد الحضرۃ العلامہ الشیخ ضیاء الدین القادری غفرلہ الباری کا وصال ہوگیا۔ **انا للہ و انا الیہ راجعون.**

آہ درچشم زدن صحبت یار آخرشد - روئے گل سیرنہ دیدیم بہار آخرشد

اخبار انقلاب میں ''آفتاب ولایت غروب ہوگیا'' کے عنوان سے اعلان شائع ہوا۔ پڑھ کر آنکھیں اشکبار ہوگئیں۔ اور بار بار کلمہ استرجاع زبان پر جاری ہوا دوسرے دن الجامعہ الرضویہ دارالعلوم امجدیہ ناگپور میں شاندار پیمانے پر قرآن خوانی اور جلسۂ تعزیت کا پروگرام ہوا۔ کئی ختم قرآن پاک کا ایصال ثواب بہ روح مقدس شیخ الفضیلۃ الشیخ ضیاء الدین علیہ الرحمۃ والرضوان نذر کیا گیا اور حضرت والا کی ترقی درجات فی الجنۃ کی دعا کی گئی۔ نیز آپ کی صحت وسلامتی کیلئے بھی دعا کی گئی۔ بہرحال فقیر دعا گو ہے مولی تعالیٰ بطفیل سید الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء اُن کو مخصوص رحمتوں سے غفران فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام پر فائز فرمائے۔ نیز آپ حضرات کو صبر جمیل عطاء فرمائے۔ آمین

والسلام شریک غم

محمد عبد الحلیم رضوی اشرفی ضیائی

ناگپور نمبر ۲۔ انڈیا

Marfat.com

بخدمت گرامی قدر

حضرت العلامہ سیدی فضل الرحمن صاحب

قبلہ المدنی دامت برکاتہم العالیہ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مدینۃ الرسول سے ایک ہمدرد دارالعلوم اسحاقیہ نے بذریعہ مکتوب یہ خبر جانکاہ دی کہ ۲ اکتوبر ۱۹۸۱ء کو دنیائے سنیت کے آفتاب خلیفۂ اعلیحضرت علیہ الرحمہ مرجع علمائے اہل سنت فی مدینۃ الرسول سوختۂ عشق رسول پاک حضرت سیدی الشیخ مولانا ضیاء الدین صاحب قبلہ اس دار فانی سے دارالبقاء کو تشریف لیگئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ اس خبر جانکاہ نے پورے دارالعلوم کو ہی نہیں، بلکہ تمام برادران اہل سنت کو غم واندوہ کے بحر عمیق میں مستغرق کر دیا۔ دارالعلوم اسحاقیہ کی فلک بوس عمارت سوگ میں غرق ہوگئی۔ اساتذہ دارالعلوم وطلبہ پیکر رنج والم نظر آنے لگے۔ بزرگ وخورد حضرات کی آنکھوں سے اشکوں کے موتی نچھاور ہونے لگے ایک مایہ ناز فرزند سنیت، پیر طریقت کی بارگاہ ذی وقار میں آہوں وسسکیوں کا خراج عقیدت پیش ہونے لگا۔ اعلیٰ حضرت الشیخ المحترم کی شخصیت کوئی محتاج تعارف نہیں۔ تمام ذی شعور حضرات آپکے اسم گرامی سے اور بعض بزرگ حضرات آپکی ذات ستودہ صفات سے خوب واقف ہیں۔ برادران اہل سنت پیکر رنج والم بنے ہوئے حضرت مفتی اعظم راجستان کی خدمت میں آنے لگے۔

حاضرین کے سامنے حضرت الشیخ المحترم کی عبقری شخصیت، آپ کا دنیائے اہل سنت پر عظیم احسان۔ آپ کا سرکار دو عالم ﷺ سے والہانہ عشق صادق پر روشنی

Marfat.com

ڈالی۔ حاضرین نے اشکوں کے موتی نچھاور کر کے اپنے عظیم محسن کی بارگاہ میں خراج عقیدت پیش کیا۔اور بعد نماز ظہر دوبارہ قرآن خوانی ہوئی، حضرت الشیخ المحترم کی روح پر فتوح کیلئے ایصال ثواب کیا گیا۔

و السلام

محمد اشفاق حسین

صدر مدرس دارالعلوم اسحاقیہ محلہ خرادیاں

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

طریق ختم خواجگان قادریہ عالیہ رحمتہ اللہ علیہم

اول سہ ۳ یوم روزہ رکھے۔اول یوم بدھ، دوم یوم جمعرات، سوم یوم جمعہ۔ پس بروز جمعہ، دوگانہ ہر ایک رکعت میں آیۃ الکرسی ایک بار اور سورہ اخلاص گیارہ بار پڑھے۔ پس روبقبلہ ہوکر بیٹھے اور ختم شروع کرے۔استغفار ایک سوگیارہ دفعہ پھر درود شریف ایک سوگیارہ دفعہ پھر کلمہ تمجید **سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولاحول ولا قوہ الا باللہ العلی العظیم** ایک سوگیارہ دفعہ بعدہ سورہ الم نشرح ایک ہزار ایک سوگیارہ دفعہ پڑھ کر حضرت غوث اعظم ؒ کی روح مبارک کو بخشے۔ بعدہ دعا کرے۔یا مجیب (۵۵ بار)۔ یہ ختم کبیر ہے۔

(اسلام کی ۱۱ کتابیں ۔۔ حضرت علامہ غلام قادر بھیروی رحمتہ اللہ علیہ)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ھوالقادر

قَطُعَاتِ تاریخِ وصال

Marfat.com

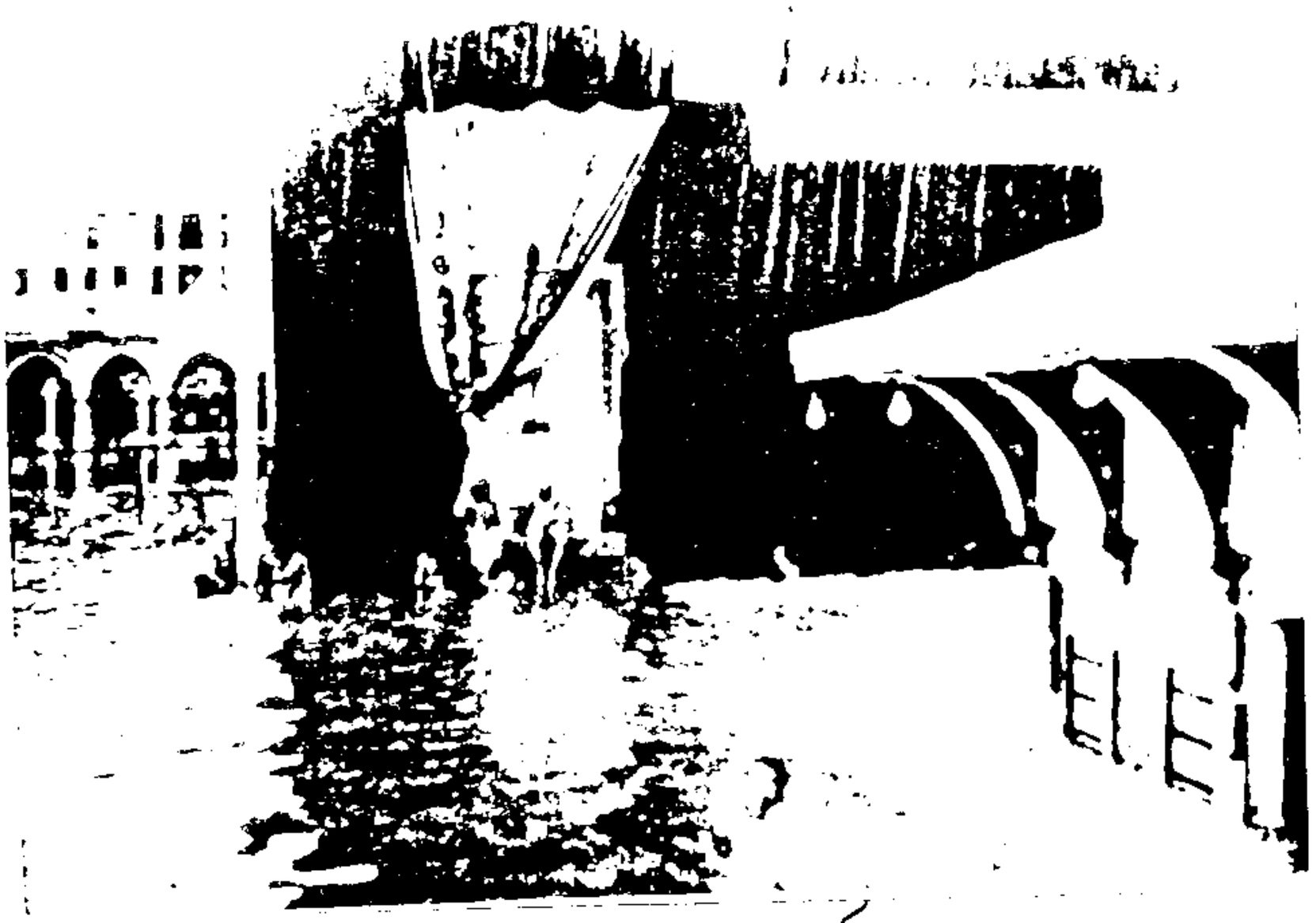

ترکی دور میں سیلاب کا منظر

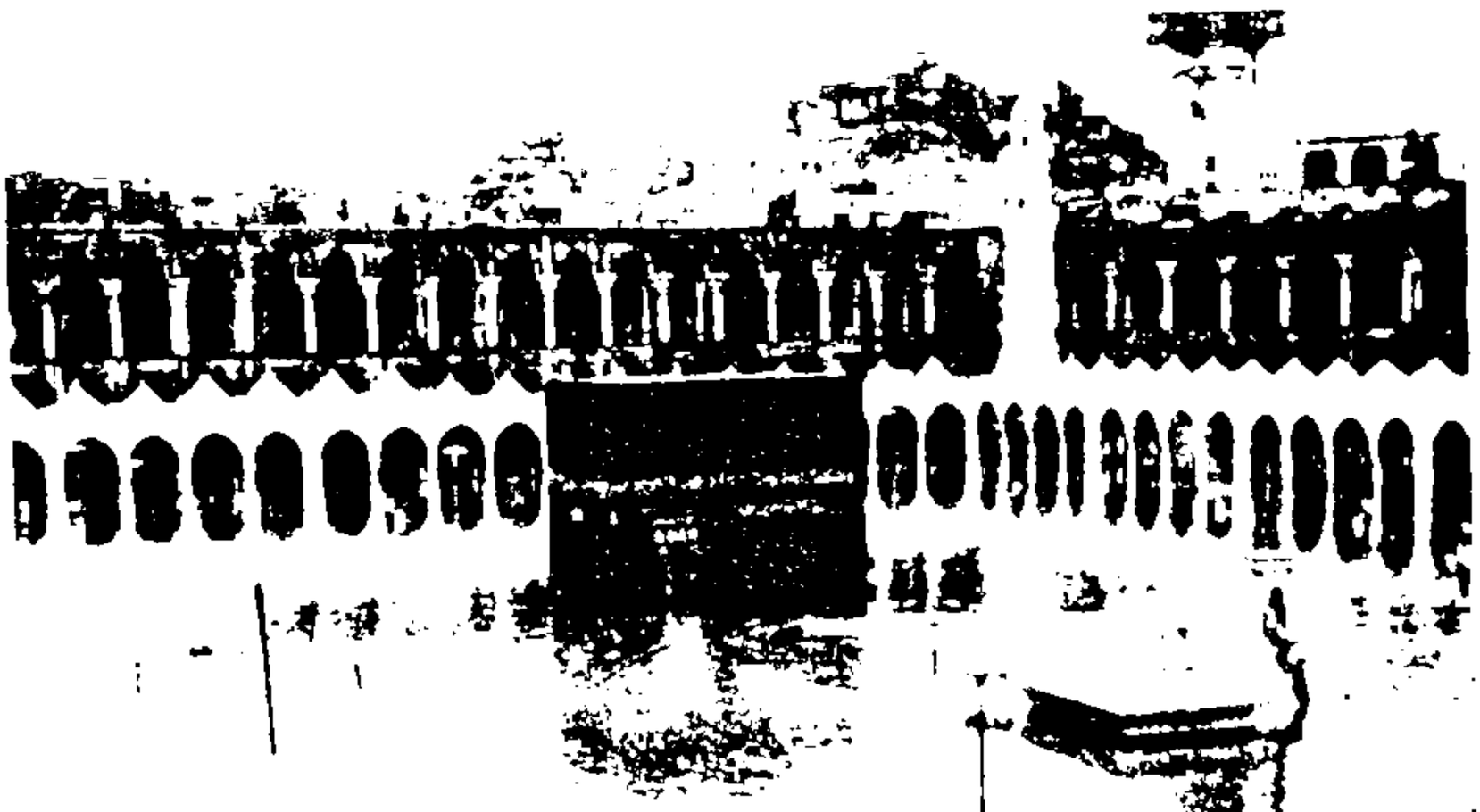

سعودی دور میں سیلاب کا منظر

Marfat.com

قطعہ تاریخ وصال

شیخ العالم حضرت مولانا ضیاء الدین احمد قادری رضوی مدنی علیہ الرحمۃ

نتیجہ فکر: حضرت سید شریف احمد شرافت نوشاہی علیہ الرحمۃ

چوں شُد مرخصاز ما آں مخزنِ معانی — زحتِ سفر بہ بست وبگذاشت دارِ فانی
شیخ عرب ممالک، ہم مرشد عجم بود — درعلم وفضل یکتا شہبازِ لامکانی
درعشق ذاتِ احمد عمرے سفر بفرمود — اسرار فقر و عرفاں جملہ بروعیانی
جائش بصدر جنت درقعہ مدینہ — ایں مرحمت شُد اُورا از مغفرت نشانی

ترحیل او شرافت پُر سید از سر وشے
سالِ وصال گفتا ''مغفور جاودانی''

۱۴۰۱ھ

ان المتقین فی جنت و نعیم — ۱۴۰۱ھ
ضیاء الدین ارشد — ۱۴۰۱ھ
ضیاء الدین نیک کردار — ۱۴۰۱ھ

Marfat.com

حضرت شیخ ضیاء الدین احمد قادری رضوی مدنی ﷺ کے وصال پر ملال پر ، حضرت مولانا فضل الرحمٰن مدنی قادری کے نام ایک تاریخی تعزیت نامہ

تاریخ وصال ہادیٔ بلاد ۱۴۰۱

ملال افزاء تاریخ ۱۴۰۱

بنگاہ سیدی فضل الرحمٰن ۱۴۰۱

ادب آگاہ مولانا فضل الرحمٰن ۱۴۰۱

سیدی سندی حضرت مدنی سلام علیک ۱۴۰۱

جانشین وحید ضیاء الدین احمد ۱۴۰۱

باب صفا جانشین ضیاء ۱۴۰۱

السلام علیکم ورحمۃ اللہ، زندہ باشی ۱۴۰۱

آہ سیدی یہ تاریخی نامہ ۱۴۰۱

وصال ولی عالم مولانا ضیاءالدین احمد ۱۴۰۱

وصل ضیاء الدین احمد قادری ۱۴۰۱

وصل سیدی مولانا ضیاء الدین احمد مدنی ۱۴۰۱

وصال ولی عالم مولانا ضیاء الدین احمد ۱۴۰۱

-پر مشتمل۔

ان کا ابراہیم غلام ۱۴۰۱

حاضر خدمت ہے اور۔

تعزیت سرور اولیاء ۱۴۰۱

کر رہا ہے۔

درگاہ سیدی مولانا ضیاء الدین احمد ۱۴۰۱

میں۔

واصف سیدی خوشتر صدیقی ۱۴۰۱

کا سلام اور نذرانہ ثواب پیش کیجئے۔

آہ محفل سلوک اُجڑ گئی۔

خاتم محفل سالک کامل ۱۴۰۱

نہ رہا،

Marfat.com

عالم زھد وتقویٰ ویران ہوگیا۔ زاہد عالم خاتم جام محفل روپوش ہوگیا۔زمانہ مرثیہ خواں

۱۴۰۱ ہے۔

فدائے ولی جہاں مولانا ضیاء الدین احمد مدنی پاک نگاہ رخصت ہوا۔ قادری رضوی جلوہ گاہ

۱۴۰۱ ۱۴۰۱ ۱۴۰۱

۔سونی ہے۔ بدر فلک بزم رضوی منزل جاوید میں غروب ہو گیا۔

۱۴۰۱ ۱۴۰۱

خاتم مجلس اصحاب فہم صادق العقیدہ خموش ہوگیا۔

۱۴۰۱ ۱۴۰۱

ہادی محفل خاتم اصفیاء محب مولیٰ حضور جان اصفیاء ﷺ ہے

۱۴۰۱ ۱۴۰۱

اسلاف تو عالم فانی چھوڑ ہی چکے تھے آہ آہ! خاتم اسلاف چودھوی صدی۔

۱۴۰۱

بھی عازم خلد بریں ہوا اور نائب ختم رسل باادب۔ حاضر دامان رسول ﷺ

۱۴۰۱ ۱۴۰۱

۔ہوگیا۔ وقالت الملئکة طب یا عبدالله المحصی

۱۴۰۱

مرحبا حبیبی سیدی مولانا ضیاالدین احمد وادخلوھا خالدین

۱۴۰۱ ۱۴۰۱

والسلام مع الاکرام واصف سیدنی خوشتر صدیقی

15-10-81 ۱۹۸۱ء

Marfat.com

قطعات وصال حضرت شیخ الاسلام مولانا ضیاء الدین احمد قادری رضوی مدنی ﷺ

چہ خبر آمد کہ دل رنجوری آید بہ بین — نالہ کردہ ہرنفس مجوری آید بہ بین
بشنو چہ مژدہ ملائک دادہ اند، — شیخ ما حضرت ضیاء مغفوری آید بہ بین

۱۴۰۱ھ

از حرم تا حل ہے کیسا شور و غل، — رحلت شیخ طریقت واصف مولائے کل
مژدہ سال ولادت تھا ضیا کا یاغفور، — وصل کی تاریخ کیا جز نائب ختم رسل

۱۲۹۷ [1] ۱۴۰۱ھ

جلوہ گاہ قادری رضوی نہ پوچھ۔ — جس کے غم میں رو رہے ہیں انس و جن
ہے ملال افزا بڑی تاریخ، آہ۔ — چارتھی ذوالحج کی اور جمعہ کا دن

۱۴۰۱ھ

واصف سید خوشتر صدیقی

۱۹۸۱ء

[1] (حضرت علامہ خوشتر صدیقی مدظلہ کو سہو ہوا اور آپ نے حضرت قطب مدینہ قدس سرہٗ کا سن ولادت ۱۲۹۷ھ اور مادہ تاریخ ولادت یاغفور سے تخریج فرمایا جبکہ قطب مدینہ ﷺ کا سن ولادت ۱۲۹۴ھ اور نام نامی احمد مختار، اور یہی مادہ تاریخ ولادت باسعادت ہے۔)

Marfat.com

قطعہ تاریخ وصال

نتیجہ فکر: ابو الطاہر فدا حسین فدا

ہیں آج واصلِ حق حضرت ضیاء الدین — کہ جن کا قبلہ وکعبہ رہ پیمبر ہے
گئے ہیں عشق نبی کی وہ لیکے دل میں تڑپ — نگاہ، شافعِ محشر کی خاص اُن پر ہے
زہے نصیب یہ عظمت یہ رفعتِ اعزاز — میسر آج انہیں جو مرام کوثر ہے
وہ تھے مجدد دوراں کے نائب برحق — یہ ان کے درج فضیلت کا خاص جوہر ہے
وہ ان کا زہد وتقدس وہ درس رشد وہدیٰ — نظر نواز، دل فروز، روح پرور ہے

سن وصال پہ اُن کے فدا سے ہاتف نے
کہا "یگانہ آفاق شیخ اکبر" ہے

۱۴۰۱ھ

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

طریق ختم صغیر (چھوٹا) غوثیہ عالیہ قدس سرہ

اول درود شریف ایک سو گیارہ بار، پھر کلمہ تمجید ایک سو گیارہ دفعہ، سورہ یٰسین ایک دفعہ، سورہ الم نشرح ایک سو اکتالیس (۱۴۱) دفعہ بعدہ درود شریف ایک سو گیارہ دفعہ پھر دعا فاتحہ ہدیہ پیش کرے حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ۔ اگر بڑی ضرورت ہو تو ختم کبیر کرے ورنہ ختم صغیر سے کام آسان ہو جاتا ہے۔

(اسلام کی ۱۱ کتابیں ۔۔ حضرت علامہ غلام قادر بھیروی رحمۃ اللہ علیہ)

Marfat.com

شیخ الاسلام قطب مدینہ حضرت ضیاء الدین احمد قادری رضوی مہاجر مدنی ﷺ

خلیفہ مجاز امام اہل سنت اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی قدس سرہٗ

وصال ، ۴ / ذوالحجۃ ۱۴۰۱ھ مطابق ۲ / اکتوبر ۱۹۸۱ عیسوی،

ابدی آرامگاہ: جنت البقیع شریف (مدینہ منورہ)

نتیجہ فکر: ابوا لطاہر فدا حسین فدؔا

ضیا دین و ملت کی پھیلا کے وہ
اٹھے بزم دنیا سے بے قیل و قال
شریعت طریقت کے شیخ جلیل!
وہ تھے صاحب علم وفضل و کمال

ودیعت تھا حق سے انہیں سوزعشق
وہ رکھتے تھے سینے میں روح بلال
مطیع خدا تابع شاہِ دیں!
وہ تھے ایک شخصیت بے مثال

تھے علامہ دھر روشن ضمیر
سراپائے عزم وعمل باکمال
تصور میں ان کے چمکتا رہا!
نبی مکرم کا حسن و جمال

Marfat.com

نگوں سر ہوئے دیں کے اعداء تمام
تھی شمشیر حق ان کا جاہ و جلال
ندا عرش سے آئی مجھ کو فدا یہ
کہوں ''رخصتِ قطب'' تاریخِ سال

۱۴۰۱ھ

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

فاتحہ خوانی

سوال: صدقات مالی جیسے طعام اور شیرینی و پھول اور عبادت بدنی جیسے کلمہ شریف، درود شریف و اوراد و اذکار و نماز و روزہ و ختم قرآن شریف ان کا ثواب موتی کو پہنچتا ہے یا نہیں؟

جواب: صدقات مالی کا ثواب پہنچتا ہے اور معتزلہ اس کے منکر ہیں۔ حنفیہ کرام کے نزدیک جمیع صدقات و عبادات کا ثواب موتی کو پہنچتا ہے۔

دار قطنی میں ہے کہ ایک شخص حضرت رسول کریم ﷺ کی خدمت شریف میں حاضر ہوکر عرض کیا کہ میں اپنے ماں باپ کے ساتھ ان کی زندگی میں سلوک کیا کرتا تھا۔اب بعد وفات کے سلوک کس طرح کروں؟ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ سلوک بعد وفات کے یہ ہے کہ تم اپنی نماز کے ساتھ ان کے لئے نماز پڑھا کرو۔ اور اپنے روزوں کے ساتھ ان کے لئے روزے رکھا کرو۔

(اسلام کی ۱۱ کتابیں ۔۔ حضرت علامہ غلام قادر بھیروی رحمتہ اللہ علیہ)

Marfat.com

قطعہ سال وصال

"فاخر بزم عشاق"

۱۴۰۱ھ

طارق سلطان پوری حسن ابدال (اٹک)

درِ محبوب کے گوشہ نشیں تھے — نبی کے شہرِ رحمت کے مکیں تھے
عظیم المرتبت قطب مدینہ — وہ معمولی کوئی انساں نہیں تھے
دل آرا مرکزِ بزمِ طریقت، — چراغِ محفلِ اہل یقیں تھے
محمد ﷺ سے محبت کا مبلّغ — علم بردارِ عشقِ شاہ دیں تھے
وہ مردِ حق سرشت و پاک طینت — امام اہل حق کے جانشیں تھے
کیا فیض رضا کو عام اس نے — قسیم فیضِ مرشد بالیقیں تھے
وقار و نازِ اہل عشق و مستی — وہ فخرِ کاملین و متقیں تھے
معارف کا خزینہ اُن کا سینہ — وہ اک گلزارِ عرفان و یقیں تھے
ہوئے مدفون شہرِ مصطفیٰ میں — وہ اک باشندۂ خلدِ بریں تھے
رہے وہ عمر بھر شہرِ نبی میں — فدائے رحمۃ للعلمیں تھے

سر "دیں" سے ہے سالِ وصل ان کا

۴

"نشانِ عظمتِ دینِ مبیں" تھے

۱۹۷۷ + ۴ = ۱۹۸۱

Marfat.com

قطعہ تاریخ وصال

مقبول بارگاہ سید المرسلیں (ﷺ) قطب مدینہ

حضرت مولانا ضیاء الدین احمد مدنی قادری رحمۃ اللہ علیہ

پروفیسر محمد یونس حسرتؔ نکانہ

گنبد خضرا کے بابرکات سائے کے تلے
مرتبے حضرت ضیاء الدین کو کیا کیا ملے
تھا لقب قطب مدینہ ان کی ذات پاک کا
شان سے اس منصب عالی پہ وہ فائز رہے
محفل میلاد کا ہر روز رکھا اہتمام
عاشق سرکار دوعالم تھے ایسی شان کے
کہہ کے دریا دل لکھو حسرت یہ تاریخ وصال

۲۴۹

آبروئے دین مولانا ضیاء الدین تھے

۱۷۳۲

۲۴۹ + ۱۷۳۲ = ۱۹۸۱ء

Marfat.com

تاریخ ہائے وصال حضرت قطب مدینہ ؒ

مولانا صائم چشتی

سالِ رحلت آپ کا صائم ہوا مطلوب جب
میں نے حضرت کو، ضیائے دین و ملت کہدیا

۱۴۰۱ھ

صائم اُن کا سالِ رحلت
ہے بس عاشق اعلیٰ حضرت

۱۹۸۱ء

خیال آیا صائم جو تاریخ کا
کہا ہے وصال ضیاء رضا

۱۹۸۱ء

حب ولی کامل قطب مدینہ مولانا ضیاء الدین

۱۴۰۱ھ

Marfat.com

عاشق اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ

۱۹۸۱ء

صابر براری۔کراچی

اعلیٰ حضرت کے خلیفہ چل دیئے سوئے عدم
اب ہے ان کا آستانہ جنت الفردوس میں

زہد و تقویٰ حب خالق اور ولائے پنجتن
لے کے پہنچے یہ خزانہ جنت الفردوس میں

خیر مقدم کررہے ہیں حور و غلمان و ملک
والہانہ والہانہ جنت الفردوس میں

ہے زباں پر یارسول اللہ انظر حالنا
کیا سماں ہے عارفانہ جنت الفردوس میں

ہے اگر صابر براری فکرتاریخ وفات
لکھ ضیاء الدیں یگانہ جنت الفردوس میں

۱۹۸۱ء

Marfat.com

لوح واحد تاریخِ وصال

۱۴۰۱ھ

مکین دیار سید المرسلین ﷺ ، حضرت شیخ علامہ ضیاء الدین احمد مدنی قادری علیہ الرحمۃ

بسم اللہ الغنی الکافی

۱۴۰۱ھ

اللہ رب محمد صلی علیہ وسلما نحن عباد محمد صلی علیہ وسلما

۱۴۰۱ھ

مستخرجہ قاری محمد امانت رسول رضوی (پیلی بھیت ، یوپی)

آہ غروب مہ علماء

۱۴۰۱ھ

زبدہ عالیہ، فاضل اوحد عالم نبیل و جلیل

۱۴۰۱ھ

شمس رضا

۱۴۰۱ھ

نائب الشاہ رضا

۱۴۰۱ھ

سلطان مناظرین

۱۴۰۱ھ

ضیاء الدین احمد القادری المدنی

۱۴۰۱ھ

Marfat.com

شاہ ضیاء الدین احمد مدنی

۱۴۰۱ھ

فاضل اکمل اوحد ضیاء الدین احمد

۱۴۰۱ھ

الشاہ ضیا الدین احمد مدنی

۱۴۰۱ھ

الحاج شاہ ضیاء الحق و الدین

۱۴۰۱ھ

علیہ رضوان احکم الحاکمین

۱۴۰۱ھ

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

قَالُو مَتیٰ مَضیٰ اَریت اَختر
نَادِیَتُ خَاضَ فِی النّعماء یحبر
۱۴۰۱ھ

ازحضرت علامہ اختر رضا خاں قادری اظہری

Marfat.com

احساسات

تاثرات امانت بر وصال حضور ضیاء الملت علیہ الرحمۃ

از تتبہ فکر : الحاج مولانا قاری محمد امانت رسول
رضوی پیلی بھیتی (انڈیا)

آہ مردِ باصفا جاتا رہا — تاجدارِ اصفیا جاتا رہا
اہل حق کا پیشوا جاتا رہا — سنیوں کا مقتدا جاتا رہا
واصفِ شاہ دنیٰ جاتا رہا — عاشق غوث الوریٰ جاتا رہا
کیا مناقب ہوں بیاں مجھ سے بھلا — رہبر راہ ہدیٰ جاتا رہا
اہلسنت اہل حق اہل نظر — کا معظم رہنما جاتا رہا
جس سے پُر رونق تھا اسلامی چمن — وہ جمال اولیا جاتا رہا
تھا ضیاء الدین احمد نام پاک — مظہر احمد رضا جاتا رہا
نام میں الشاہ مدنی جب ملا — سال رحلت مل گیا جاتا رہا
چار ذالحجہ تھی روز جمعہ کو — سوئے جنت باخدا جاتا رہا
جس نے عالم کومنور کردیا — آہ وہ شمس رضا جاتا رہا
ہے درودِ رضویہ میں دیکھ لو — اس کی رحلت کا پتہ جاتا رہا

یعنی

اللہ رب محمد صلے علیہ وسلما نحن عباد محمد صلے علیہ وسلما

۱۴۰۱ھ

مسجد نبوی سے سن لی جب اذاں — کرنے جمعے کو ادا جاتا رہا
ملنے محبوب خدا سے بالیقیں — جب بلاوا آگیا جاتا رہا

Marfat.com

رب کعبہ کی حضوری کیلئے — اس جہاں سے دائما جاتا رہا
سوئے فردوسِ بریں کلمہ شریف — پڑھتے پڑھتے باخدا جاتا رہا
اہلبیت پاک کے قدموں کا وہ — بوسہ لینے باخدا جاتا رہا
بے ٹھکانوں کا ٹھکانہ جس کا در — بے کسوں کا آسرا جاتا رہا
موت عالم موت عالم ہے حدیث — زندگی کا اب مزہ جاتا رہا
فضل رحمٰن عالم ذیشان کو — چھوڑ کر اپنی ضیا جاتا رہا
اے امانت بس یہی تاریخ ہے
نائب الشاہ رضا جاتا رہا
۱۴۰۱ھ

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

عرض: اگر کسی مرید کی اپنے شیخ سے زیادہ رسائی ہو اس پر اسکے پیر بھائی رنج رکھیں۔

ارشاد: یہ حسد ہے جو لیجاتا ہے جہنم میں رب العزت تبارک وتعالیٰ نے حضرت آدم نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ رتبہ دیا کہ تمام ملائکہ سے سجدہ کرایا۔ شیطان نے حسد کیا وہ جہنم میں گیا۔ دنیا میں اگر کسی کو اپنے سے زیادہ دیکھے شکر بجا لائے کہ مجھے اتنا مبتلا نہ کیا اور دین میں دیکھے تو اسکی دست بوسی کرے اسے مانے کسی پر حسد کرنا رب العزۃ پر اعتراض ہے کہ اسے کیوں زیادہ دیا اور مجھے کیوں کم رکھا؟

(ملفوظات۔ امام احمد رضا خان قادری)

Marfat.com

منقبت

ازنتیجہ فکر: محمد امانت رسول رضوی پیلی بھیتی

جو دلوں پر نقش تھا جاتا رہا — آہ وہ مرد خدا جاتا رہا
اہل سنت آبدیدہ کیوں نہ ہوں — اُن کا ہادی ، پیشوا جاتا رہا
چھن گئی تخت تصوف سے بہار — تاجدارِ اصفیا جاتا رہا
مقتدی غوث الاعظم دستگیر — مظہر احمد رضا جاتا رہا
جو محمد مصطفیٰ کے عشق میں — جیتے جی ہی تھا فنا، جاتا رہا
آئینے بھی جس پہ ہوتے تھے نثار — وہ جمال اولیا، جاتا رہا
منزلیں ، ان پاؤں کی دھول تھیں — رہبروں کا رہ نما جاتا رہا
چار ذوالحجہ جمعہ سن چودہ سو ایک — آیا، اور جان وفا جاتا رہا
اس زمیں میں اٹھ گیا اک چرخ سا — چرخ سے خورشید سا جاتا رہا
کیا بتا سکتے ہیں ان کے جاں نثار — کیا بچا ہے اور کیا جاتا رہا
دل، ضیاء الدین احمد ہی کا ہے — آنکھ سے عکسِ ضیاء جاتا رہا
ہم تو نقطے ہیں ہمارے اردگرد — وہ جو تھا اک دائرہ جاتا رہا
ہوگیا رخصت مدینے کا امیر — یاقطب اس شہر کا جاتا رہا
بے گھروں کا گھر تھیں اسکی قربتیں — بے کسوں کا آسرا جاتا رہا
مسجد نبوی سے جب اٹھی اذاں — سوئے حق، حق آشنا جاتا رہا
ہائے اہل بیت کا عاشق تھا وہ — بوسہ لینے بارہا جاتا رہا
بارگاہ مالک کونین سے — جب بلاوا آگیا، جاتا رہا

Marfat.com

اس نے چکھی موت، ہم سب کا مگر زندگی کا ذائقہ جاتا رہا

فضل رحمان، عالم ذیشان کو دے کر اپنا بوریا جاتا رہا

دے صدا ہاتف امانت غیب سے

نائب الشاہ رضا' جاتا رہا

۱۴۰۱ھ

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

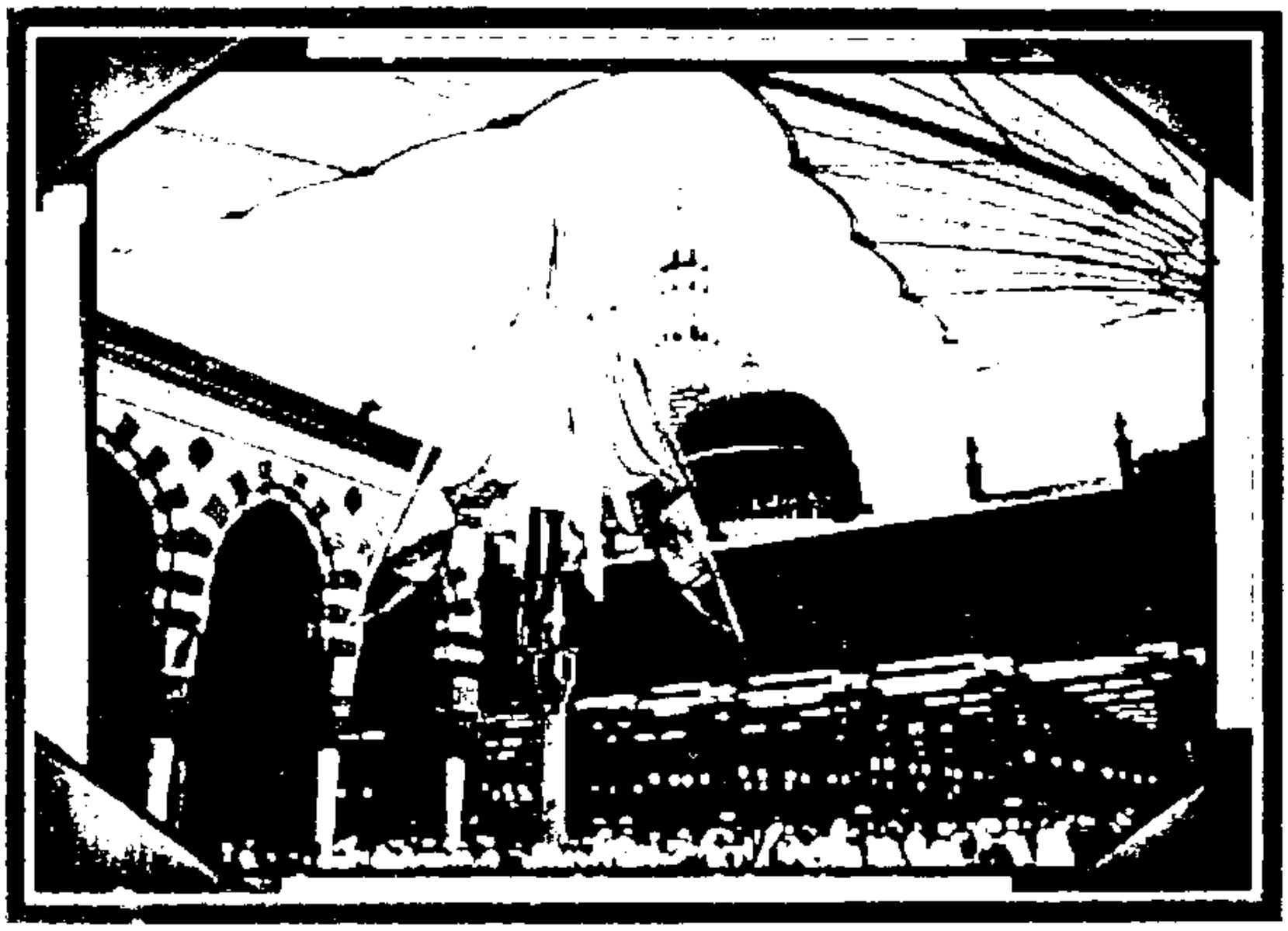

Marfat.com

تاریخِ رحلت

قطب مدینہ، عارف صمدی
شیخ ضیاء الدین المدنی
پہرہ دار بابِ مجیدی
غرق مئے حبِ مصطفوی
چھپا تراب بقیع میں جاکر
بدر فلکِ بزمِ رضوی

۱۴۰۱ھ

مولانا خوشتر القادری صاحب قبلہ کے مستخرجہ مادوں کو فقیر بدرالقادری نے اشعار کے خاکے میں لانے کی سعی کی۔

فقط بدر غفرلہٗ

۲۱ صفر ۱۴۱۸ھ

Marfat.com

فقیہ ہند علامہ شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ

فهو فی عیشة رّاضیه

۱۴۰۱ھ

علامہ سید مقبول حسین حبیبی الہ آباد

هذا حبیب الله مات فی حب الله

۱۴۰۱ھ

حضرت حافظ مبین الدین محدث جامعہ نعیمہ مرادآباد

ان المتقین فی جنة ونعیم

۱۴۰۱ھ

علامہ امام الدین فیض آباد

ساغر علم

۱۴۰۱ھ

Marfat.com

علامہ محمد سلطان شیخ الحدیث جامعہ عربیہ فیض آباد

عفر الحبیب باللہ

۱۴۰۱ھ

حضرت علامہ عاشق الرحمٰن حبیبی

وحقة الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولاھم یحزنون

۱۴۰۱ھ

حضرت مفتی مظفر احمد صدیقی بدایونی

ولی زمن خاتم الفقہاء

۱۴۰۱ھ

منازل محبان غوث الوریٰ

۱۴۰۱ھ

اہل التقویٰ واہل المغفرۃ

۱۴۰۱ھ

تاجدار اہل سنت قبلہ حق

۱۴۰۱ھ

لاتقنطوا من رحمۃ اللہ

۱۴۰۱ھ

Marfat.com

رضی اللہ عنہ الجامع عنہ

۱۴۰۱ھ

حضرت علامہ مظفر الدین احمد کلیم مصباحی

یارتباط بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۴۰۱ھ

خلیق دھرر ھنمائے قوم

۱۴۰۱ھ

دعوت اتحاد دوا کی دیتے ہوئے

۱۴۰۱ھ

بقول قادر و باب کل نفس ذائقہ الموت

۱۴۰۱ھ

اور گلستان جنت میں اولا جگہ پائی

۱۴۰۱ھ

قادر اقلیم تیری قبر کو نور سے بھر دے

۱۴۰۱ھ

اور ہم کو صبر جمیل کی توفیق محکم دے

۱۴۰۱ھ

حزین دل کلیم مصباحی

۱۴۰۱ھ

Marfat.com

الاسلام اليوم

■ العدد 704 ■ الثمن 250 درهما

الأربعاء 28 من ذي القعدة 1430 من هجرة الرسول ﷺ الموافق 28 من شهر أكتوبر (تشرين الأول) 2009

الأزهر يعتمد ترجمة حديثة لمعاني القرآن بلغة الأردو

وافق مجمع البحوث الإسلامية بالقاهرة برئاسة الدكتور محمد سيد طنطاوي شيخ الأزهر على إصدار ترجمة حديثة لمعاني القرآن الكريم بلغة الأردو والتي أعدها الشيخ محمد أحمد رضا خان القادري من كبار علماء الإسلام في الهند.

وكانت الجامعة الأشرفية بالهند قد قدمت الترجمة للأزهر لمراجعتها. وتقوم الجامعة بطبع الترجمة على نفقتها لتوزيعها على المساجد ومعاهد التعليم الإسلامي بالهند والبلدان الناطقة بلغة الأردو

Quran Translation

The Cairo based Islamic research academy headed by Dr. Muhammad Sa'yed Tantawi, Sheikh of al-Azhar has ratified the release of a modern interpretation of the meanings of the Holy Quran in Urdu language. The Ashrafiya University in India submitted the interpreted copy to Al-Azhar for review before it goes to printing to be distributed to mosques and Islamic institutes in India and the Urdu speaking countries. The interpretation was finalised by Sheikh Muhammad Ahmad Ridha Khan Al-Qadiri one of the prominent Muslim scholars in India.

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ھوالقادر

مناقب

ضیائے روحی و ضیائے قلبی

قطب مدینہ

حضرت سیدی ضیاء الدین احمد القادری رضی اللہ عنہ

Marfat.com

حقوق الطبع محفوظة لـ صلاح الصاعدي Copy Right for Salah Al Saady TEL 0508138945 P.O. BOX 3275	قبر سيدنا إبراهيم بن سيدنا محمد صلى الله عليه وسلم بالبقيع	KUBUR SAIDNA IBRAHIM BIN MUHAMMAD SAW DI BAQI 1126H	PEYGAMBER EFENDIMIZIN(S.A.V)OGLU IBRAHIMIN MEZARI SERIFI 1126H	SAYDNA IBRAHIM IN AL BAQI'I 1126H	قبر ابراهيم بن سيدنا محمد صلى الله عليه وسلم بالبقيع ١١٢٦هـ

Marfat.com

منقبت

مفتی مظفر احمد

ہیں آپ ہادیٔ جہاں ضیاء الدین
ضیائے مجلس غوث زماں ضیاء الدین

امیر قافلۂ عارفاں ضیاء الدین
ہیں چارہ سازِ دلِ بیکساں ضیاء الدین

نگاہ حضرت احمد رضا کے میں قرباں
بنایا عاشق اچھے میاں ضیاء الدین

ہے غوث پاک کی اس پر نگاہ لطف و کرم
ہو جس غریب پہ تم مہرباں ضیاء الدین

رضا کے ہاتھ سے پی تھی جو تم نے مے آقا
عطا ہو بہر شہ مرسلاں ضیاء الدین

پئے حسین و حسن بھیک میں خوشی دیدو
ہیں آپ نائب غوث جہاں ضیاء الدین

تباہ حال ہیں غربت میں خانماں برباد
ہیں تم سے طالب امن و اماں ضیاء الدین

دعا جو دی تھی مظفرکو اسکے صدقے میں
رہے جہاں بھی رہے شادماں ضیاءالدین

☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

منقبت

سکندر لکھنوی (کراچی)

نقیب دین فطرت، حضرت قبلہ ضیاء الدین
امیر اہل سنت، حضرت قبلہ ضیاء الدین
محمد مصطفیٰ صَلِ علیٰ کے عاشق صادق !
نگہبان شریعت، حضرت قبلہ ضیاء الدین
نگینِ معرفت، قطب مدینہ، رہبر کامل
متاعِ بیش قیمت، حضرت قبلہ ضیاء الدین
خلیق و مہرباں و میزبانِ زائرِ طیبہ
فقیر نیک سیرت، حضرت قبلہ ضیاء الدین
محافظ مسلکِ غوث الوریٰ ہیں کوئے طیبہ میں
محب اعلیٰ حضرت، حضرت قبلہ ضیاء الدین
مبلغ دینِ برحق، سنتِ محبوب حامل
چراغِ بزم الفت، حضرت قبلہ ضیاء الدین
محبانِ محمد سے، ثنا خوانِ محمد سے!
دلی رکھتے تھے الفت حضرت قبلہ ضیاء الدین
مٹادیتے تھے جو دل کی سیاہی اک توجہ سے
وہ تھے شیخ طریقت حضرت قبلہ ضیاء الدین
دلوں کو بخشتے تھے روشنی عشق محمد کی
بہ فیض اعلیٰ حضرت، حضرت قبلہ ضیاء الدین

Marfat.com

حصار منکروں میں بھی نبی کے نام نامی کی!
بلند رکھتے تھے عظمت، حضرت قبلہ ضیاء الدین

ستارہ بادلوں میں چھپ گیا جو جگمگاتا تھا!
مدینے میں بصورت، حضرت قبلہ ضیاء الدین

چراغ قادری بجھ کر بھی تابندہ و روشن ہے
ہیں زندہ درحقیقت، حضرت قبلہ ضیاء الدین

سکندر بھی سلامی ہے ملے شرف قبولیت
مکین قصر جنت، حضرت قبلہ ضیاء الدین

☆☆☆☆☆

تحریر سیدی قطب مدینہ

Marfat.com

عاشق مصطفیٰ ﷺ ضیاء الدین رضی اللہ عنہ

مولانا محمد الیاس عطار

عاشقِ مصطفیٰ (ﷺ) ضیاء الدین
زاہد و پارسا ضیاء الدین
دلبر و دلربا ضیاء الدین
میرے دل کی ضیاء ضیاء الدین

تم کو قطبِ مدینہ یا مرشد!
علماء نے کہا ضیاء الدین
باعثِ فخر ہے یہ میرے لئے
ہوں مرید آپ کا ضیاء الدین

مجھ کو اپنا بناؤ دیوانہ
بہرِ غوث الوریٰ ضیاء الدین
چشمِ رحمت بسوئے من مرشد
بہرِ احمد رضا ضیاء الدین

ایسا کردے کرم رہیں یارب!
مجھ سے راضی سدا ضیاء الدین
کیسے بھٹکوں گا کہ ہیں میرے تو
رہبر و رہنما ضیاء الدین

ایک مدت سے آنکھ پیاسی ہے
اپنا جلوہ دکھا ضیاء الدین
مرض عصیاں سے نیم جاں ہوں میں
مجھ کو دیدو شفا ضیاء الدین

Marfat.com

چشمِ تر اور قلبِ مضطر دو
بہرِ حمزہ شہا ضیاء الدین
میری سب مشکلیں ہوں حل مرشد
میرے مشکل کشا ضیاء الدین

پون سو سال تک مدینے میں
تم نے بانٹی ضیاء ، ضیاء الدین
جامِ عشقِ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) پلا ایسا
ہوش میں آؤں تا ضیاء الدین
میرے دشمن ہیں خون کے پیاسے
مجھ کو ان سے بچا ضیاء الدین
آہ! طوفاں میں گھر چکی ہے ناؤ
اے مرے نا خدا ضیاء الدین

موت آئے مجھے مدینے میں
کر دو حق سے دعا ضیاء الدین
مجھ کو دیدو بقیع غرقد میں
اپنے قدموں میں جاء ضیاء الدین
حشر میں دیکھ کر پکاروں گا
مرحبا، مرحبا ضیاء الدین
مصطفی کا پڑوس جنت میں
مجھ کو حق سے دلا ضیاء الدین
بے عمل ہی سہی مگر عطار
کس کا ہے ؟ آپ کا ضیاء الدین

☆☆☆☆☆

Marfat.com

منقبت

مولانا محمد الیاس عطار

ضیاء پیر و مرشد مرے رہنما ہیں
سرورِ دل و جاں مرے دل ربا ہیں

کلی ہیں گلستانِ غوث الوریٰ کی
یہ باغ رضا کے گلِ خوش نما ہیں

شریعت طریقت ہو یا معرفت ہو
یہ حق ہے حقیقت میں حق آشنا ہیں

سہارے ہیں بے کس کے، دکھیوں کے والی
سخا کے ہیں مخزن تو کانِ عطا ہیں

خدا کی محبت سے سرشار ہیں وہ
دل و جان سے مصطفیٰ پر فدا ہیں

ملا سبز گنبد کا قسمت سے سایہ
دیار محمد میں جلوہ نما ہیں

بلالو مجھے اپنے قدموں میں اب تو
کہ ایامِ فرقت بڑے بے مزا ہیں

مجھے روئے زیبا ذرا پھر دکھا دو
زیارت کے لمحے بڑے جانفزا ہیں

تصور جماؤں تو موجود پاؤں
کروں بند آنکھیں تو جلوہ نما ہیں

Marfat.com

نہ کیوں اہل سنت کریں ناز ان پر
کہ وہ نائبِ غوث و احمد رضا ہیں
منور کریں قلبِ عطار کو بھی
شہا آپ دینِ مبیں کی ضیاء ہیں

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

عرض: اس کی کیا وجہ ہے کہ چاندی کی انگوٹھی جائز رکھی جائے جو اس سے بیش بہا ہے اور تانبے وغیرہ کی مکردہ؟

ارشاد: چاندی کی انگوٹھی تذکیرآخرت کے لئے جائز رکھی گئی ہے کہ سونا چاندی جنتیوں کا زیور ہے، تانبے وغیرہ کا وہاں کیا کام۔ پھر فرمایا ایک صاحب خدمتِ اقدس (ﷺ) میں حاضر ہوئے ان کے ہاتھ میں پیتل کی انگوٹھی تھی ارشاد فرمایا مالی اری فی یدک حلیۃ الاصنام کیا ہوا کہ میں تمہارے ہاتھ میں بتوں کا زیور دیکھتا ہوں۔ انہوں نے اتار کر پھینک دی۔ دوسرے دن لوہے کی انگوٹھی پہن کر حاضر ہوئے۔ ارشاد فرمایا مالی اری فی یدک حلیۃ اھل النار کیا ہوا کہ میں تمہارے ہاتھ میں دوزخیوں کا زیور دیکھتا ہوں انھوں نے اتار کر پھینک دی اور عرض کیا یا رسول اللہ (ﷺ) کس چیز کی انگوٹھی بناؤں۔ ارشاد فرمایا اتخذہ من الورق ولا تتمہ مثقالا چاندی کی بناؤ اور ایک مثقال (یعنی ساڑھے چار ماشے) پوری نہ کرو۔

(ملفوظات۔ امام احمد رضا خاں قادری)

Marfat.com

منقبت

محمد علی ظہوری قصور

تصور میں یہ کیسا منظرِ طیبہ ہے لہرایا
زباں پر نام جب آیا ضیاء الدین احمد کا
مقدر کیوں نہ ہو نازاں کہ ان کو تا دمِ آخر
مکینِ گنبد خضرا کا قربِ خاص حاصل تھا
چراغِ عشق مصطفوی جلائے عمر بھر جس نے!
کہ روز و شب رہا معمول ذکر مصطفیٰ جن کا
وہ جس کی ذات اِک سرچشمہ رشد و ہدایت تھی
عرب میں اور عجم میں بھی ہے اس فیاض کا چرچا
مہکتا تھا جو حُبِّ احمدِ مرسل کی خوشبو سے
وہ پیکر نسبتِ احمد رضا خاں سے منور تھا
رہا کردار اس کا شیوۂ اسلاف کا مظہر
نہیں ملتا کہیں دنیا میں گوہر بے بہا ایسا
سبق دیتی ہے ان کی زندگی ہر سانس ہو جائے
رسولِ ہاشمی کی ہر ادا پہ والہ وشیدا
ظہوری نے بھی ان کے ہاں حضوری کے مزے لوٹے
''خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را''

☆☆☆☆☆

Marfat.com

منقبت

مرزا شکور بیگ حیدرآباد دکن

عبدیت کا رخ دکھایا آپ نے
اور ولایت کو چھپایا آپ نے

خواب غفلت سے جگایا آپ نے
راستہ سیدھا دکھایا آپ نے

لے رہا اب بھی دل جس کے مزے
نغمہ کچھ ایسا سنایا آپ نے

شکر ہے میخانۂ طیبہ کا جام
خود پیا ہم کو پلایا آپ نے

سب پہ فرمائی شفقت آپ نے
سب کو گرویدہ بنایا آپ نے

کام وہ جو اور کے بس کا نہ تھا
کام وہ بھی کر دکھایا آپ نے

کام یعنی اہل سنت کا چراغ
بادِ صرصر میں جلایا آپ نے

شہر طیبہ نے بسایا آپ کو
دل میں طیبہ کو بسایا آپ نے

منہ لگانے کے بھی قابل نہ تھے!
ہم کو سینے سے لگایا آپ نے

Marfat.com

چند قطرے بھی کرم کے تھے بہت
ہم پہ تو دریا بہایا آپ نے

سال کے بارہ مہینوں، سالہا
غوث کا لنگر چلایا آپ نے

فاطمہ زہرہ کے قدموں کے قریب
قبر کی منزل کو پایا آپ نے

ہے دعا سب کی یہی، پھولے پھلے
وہ چمن جس کو لگایا آپ نے

معاف کیجئے ہے یہ مرزؔا کو گلہِ
پردہ فرماکر رُلایا آپ نے

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

عرض: ٹوپی یا کپڑے وغیرہ میں سچاف کام ہو تو کیا حکم ہے؟

ارشاد: اگر چار انگل تک ہے تو حرج نہیں اور اگر چند بوٹیاں اور ہر ایک چار انگل سے زیادہ نہیں اور دور سے دیکھنے میں فصل معلوم ہوتا ہو جب بھی کوئی حرج نہیں اگرچہ جمع کرنے سے چار انگل سے زیادہ ہوجائیں ہاں اگر بوٹی چار انگل سے زیادہ ہے یا مغرق ہے کہ دور سے فصل نہ معلوم ہوتا ہو تو ناجائز۔

(ملفوظات۔ امام احمد رضا خاں قادری)

Marfat.com

منقبت

مرزا شکور بیگ حیدرآباد دکن

پیر کامل اور پابندِ شریعت آپ تھے
فضلِ حق سے واقفِ رازِ حقیقت آپ تھے

حضرت والا ضیاء الدین احمد قادری
اس شہر کی نعمتوں میں ایک نعمت آپ تھے

عمر تو تھی آپ کی سو سال سے زائد مگر
اس ضعیفی میں بھی کیا پابندِ سنّت آپ تھے

آپ پر تو اعلیٰ حضرت کی شفقت خاص تھی
اور دل و جاں سے فدائے اعلیٰ حضرت آپ تھے

غوثِ اعظم سے تو تھی ایسی محبت آپ کو!
ہے بجا گر میں کہوں غرقِ محبت آپ تھے

سرورِ کونین سے جو والہانہ عشق تھا
اس کا صدقہ تھا مجسّم خیر و برکت آپ تھے

ہر دعا جو آپ فرماتے تھے ہوتی تھی قبول
کیونکہ مقبولِ حبیبِ رب العزت آپ تھے

اس لئے نازاں تھے سارے اہل سنّت آپ پر
ان کے حق میں پیکرِ ہمت و قوت آپ تھے

آپ کے لختِ جگر اِک فضل ہے رحمٰن کا
قلب کی ٹھنڈک اور ان کا چین و راحت آپ تھے

Marfat.com

رہتی دنیا تک رہے گا نام باقی آپ کا!
خوبصورت اِک گلِ باغِ ولایت آپ تھے

وہ عقیدت مند مرزا کیوں نہ روئے زار زار
اسکی ساری زندگانی کی مسرّت آپ تھے

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

عرض: حضور بزرگان دین کے اعراس میں مزامیر ہوتے ہیں۔ جب تک مزامیر ہوں اس وقت تک نہ جائے اور مزامیر کے بعد قل میں شریک ہونے کے واسطے جا سکتا ہے یا نہیں؟

ارشاد: جا سکتا ہے۔ امیر المومنین عثمان غنی ؓ کے زمانہ میں جب بلوائیوں نے بلوہ کیا تمام مدینہ منورہ میں ان کا شور تھا۔ امیر المومنین کے مکان کو گھیرے ہوئے تھے۔ نماز بھی وہی پڑھاتے تھے۔ سوال ہوا کہ ان کے پیچھے نماز پڑھی جائے یا نہیں۔ ارشاد فرمایا لوگ جب بُرائی کریں تو ان سے علیحدہ ہو اور جب بھلائی کریں تو ان کے شریک ہو۔

عرض: حضور اگر صاحب سجادہ بد مذہب ہو؟

ارشاد: اگر آپ صاحب سجادہ کے پاس جانا چاہتے ہیں تو نہ جائیے اور صاحب مزار کی خدمت میں حاضر ہونا چاہتے ہیں تو جائیے۔

(ملفوظات۔ امام احمد رضا خاں قادری)

Marfat.com

منقبت

مرزا شکور بیگ حیدرآبادی

سینے سے اپنے مجھ کو لگا کر چلے گئے
اک بے ہنر کو اپنا بنا کر چلے گئے

یادِ خدا و یادِ نبی اور یاد غوث
یادوں سے اپنے گھر کو بسا کر چلے گئے

تعظیم سے ہمیشہ لیا نام پیر کا
مرشد کا احترام سکھا کر چلے گئے

تازہ رکھیں گے یاد کو حضرت کی عمر بھر
ایسے کرم کے پھول لٹا کر چلے گئے

ہر جان سوگوار ہے' ہر آنکھ اشک بار
ہر دل کو بے قرار بنا کر چلے گئے

غافل کے دل پہ کھول دی عظمت رسول کی
عشقِ نبی کے جام پلا کر چلے گئے

آنکھوں کو بند کر لیا' دیدار کے لئے
کیسی عجیب بات بتا کر چلے گئے

دل نے کہا جنازے کی وہ دھوم دیکھ کر
مقبولیت کی شان دکھا کر چلے گئے

Marfat.com

لخت جگر کی شکل میں جاری ہے ان کا فیض
کیسے کوئی کہے کہ بھلا کر چلے گئے

حضرت ضیاء کے اور بھی درجات ہوں بلند
جو سنّتوں کو اوج پر لا کر چلے گئے

مرزؔا ملے گی ویسی محبت کہاں مجھے
جس کی بہار مجھ کو دکھا کر چلے گئے

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

عرض: پیراہن اقدس (ﷺ) میں کیا کیا کپڑے ہیں؟

ارشاد: ردا، تہ بند، عمامہ یہ تو عام طور سے ہوتا تھا اور کبھی قمیض اور ٹوپی پاجامہ ایک بار خریدنا لکھا ہے۔ پہننے کی روایت نہیں۔ عورتیں بھی تہ بند ہی باندھتی تھیں۔ ایک بار حضور ﷺ تشریف لئے جاتے تھے راہ میں ایک بی بی کا پاؤں پھسلا روئے مبارک (ﷺ) اس طرف سے پھیر لیا۔ صحابہ نے عرض کیا حضور ﷺ وہ پاجامہ پہنے ہوئے ہے۔ ارشاد فرمایا **اللّٰھمّ اشفر للمتسر ولات** اے اللہ بخش دے ان عورتوں کو جو پاجامہ پہنتی ہیں اور غالبًا پاجامہ تنگ تھا اس واسطے کہ اگر ڈھیلا ہوتا تو اس میں بھی تہ بند کی طرح کھل جانے کا احتمال ہو سکتا تھا۔

(ملفوظات۔ امام احمد رضا خاں قادری)

Marfat.com

منقبت

مرزا شکور بیگ حیدرآبادی

عشق کا پیکر شرع کا پاسباں جاتا رہا
منزل مقصود کا روشن نشاں جاتا رہا

روتے ہیں چھوٹے بڑے ان کا دُعا گو چل بسا
اہل سنّت کا کفیل اور پاسباں جاتا رہا

وہ رہا تو برکتیں ہی برکتیں تھیں بزم میں
وہ گیا تو برکتوں کا اک جہاں جاتا رہا

گھس نہ آئے کارواں میں اختلاف و انتشار
ہو الٰہی خیر، میرِ کارواں جاتا رہا

وہ کہ جو اوروں کے غم میں دل سے ہوتا تھا شریک
وہ کہ جس کی تھی بہت میٹھی زباں جاتا رہا

وہ نبی کا تھا چہیتا، غوث کا تھا لاڈلا
اپنے مرشد کا دُلارا، مدح خواں جاتا رہا

ہائے وہ کیسا ہمارے سر سے سایہ اُٹھ گیا
جس کے اُٹھ جانے سے سب آرامِ جاں جاتا رہا

فضل ہے رحمٰن کا، محفل بھی، لنگر بھی ہے
پھر بھی یوں لگتا ہے جیسے وہ سماں جاتا رہا

چیر کر سینہ کوئی مرزاؔ کے غم کو دیکھ لے
چین اور آرام جو کچھ تھا یہاں جاتا رہا

Marfat.com

مسدس

مرزا شکور بیگ حیدرآباد دکن

نہ یہ قصہ ہے کوئی اور نہ یہ کوئی کہانی ہے
نہ یہ زورِ قلم ہے اور نہ اس کی درفشانی ہے
حقیقت سے جو ہے بھرپور ایسی حق بیانی ہے
ضیاء الدین احمد کی دلوں پہ حکمرانی ہے

نہ رکنے پائے راہ شرع وسنت سے قدم اِن کے
جہاں کی رفعتیں ان کی نظر میں راہ کے تنکے
ضیاء الدین احمد قادری فیضِ مسلسل تھے
یہ تھے مجموعہ حسنات الطافِ مکمل تھے
یہ اپنے چاہنے والوں کی ہر مشکل کا بھی حل تھے
کتابِ زیست کے ہر باب کی شرحِ مفصّل تھے

گزارے چین کے دن گنبد خضرا کے سایہ میں
رہے اَسّی برس تک یہ شہِ بطحا کے سایہ میں
ضیاء الدین تھے روحانیت کے جوہرِ قابل
بفضلِ حق تعالیٰ تھے علومِ دین کے حامل
یہ پابندِ شریعت بھی تھے اور تھے ذاکر و شاغل
خلافت قادری سلسلہ کی ان کو تھی حاصل

Marfat.com

امامِ اہل سنت نے دیا ان کو وثیقہ بھی!
یہ تھے احمد رضا خاں اعلیٰ حضرت کے خلیفہ بھی

فیوضِ پیر سے دارین کی دولت ملی اِن کو
بزرگوں سے چلی آئی تھی وہ نعمت ملی اِن کو
مدینہ میں رسول پاک کی قربت ملی اِن کو
یہ قربت کیا ملی بس جیتے جی جنت ملی اِن کو

بہر رخ' زندگی حضرت کی تابندہ نظر آئی
پس مُردن بھی یہ ہستی درخشندہ نظر آئی

تھی عمر اٹھارہ سال انکی، مگر یہ دیکھئے قسمت
وطن کو چھوڑ کر کی آپ نے بغداد کو ہجرت
فیوضِ غوثِ اعظم سے ہوئے جب بہرہ ور حضرت
بڑھی ایمان کی دولت، ملی عرِفان کی نعمت

ملی ہے آٹھ سال ان کو سعادت حاضری کی بھی
ہوئی ہے قادری جلوہ سے روشن زندگی انکی

دل و روح و نظر تھے قادری فیضان سے روشن
وہ انوار فیوض غوث کا تھا ان کا دل مسکن
ہوا سرسبز اور شاداب بھی عرِفان کا گلشن
شریعت کے بنے مخزن، طریقت کے ہوئے معدن

حضورِ غوث اعظم سے تعلق وہ تعلق ہے
غلامی ان کو مِل جائے تو پھر سب کچھ تصدق ہے

Marfat.com

وہی ہیں پیرِ پیراں، میرِ میراں غوثِ صمدانی
خدا نے جن کو بخشا رتبہ محبوب سبحانی
خزانہ آپ کا ہے نازشِ گنج سلیمانی
جہانِ اولیاء پر حشر تک ہے ان کی سلطانی
فیوضِ پیکراں ہے آستانہ غوث اعظم کا!
خدا ہے غوثِ اعظم کا زمانہ غوثِ اعظم کا!

گھڑی آخر وہ آئی اور بھی جب سرفرازی کی
نئی آئی نظر اک شانِ حق کی کارسازی کی
ملی ہے قوتِ پرواز ان کو شاہ بازی کی
بشارت میں تھی پنہاں شان بھی بندہ نوازی کی
ہوا ارشادِ حضرت، ارض طیبہ کو کریں ہجرت
قوی تر تا کہ ہوجائے قوی بغداد کی نسبت
بشارت ملتے ہی حضرت مدینے کو چلے آئے!
جو دولت غوث نے دی تھی اسے بھی ساتھ لے آئے
نہ گھبرائے، اگرچہ آئے نازک مرحلے آئے
اُمنگیں تازہ تازہ اور نوادر حوصلے لائے
وہ جب آئے تو ترکوں کی خلافت کا زمانہ تھا
مگر پیشِ نظر اُن کے نبی کا آستانہ تھا
شریف مکہ کا دور آگیا اُن کی نگاہوں میں
نشیب آئے فراز آئے ہمیشہ ان کی راہوں میں
کبھی تھے عامیوں میں اور کبھی تھے شہنشاہوں میں
نظر آئے برابر مسجدوں میں خانقاہوں میں

Marfat.com

مدینے میں سعودی دور بھی برسا برس دیکھا
ذرا سا بھی نہ بدلے آپ کو سارا جہاں بدلا

یہ عالم جس پہ نازاں ہو مقدر ایسا پایا تھا
رسول اللہ (ﷺ) نے ان کو مدینے میں بلایا تھا
نبی کے نور نے ہستی کو ان کی جگمگایا تھا
شرف یہ اختصاصی آپ کے حصہ میں آیا تھا
رسول پاک جس پر مہرباں، حق مہرباں ہوگا
ہوا حق مہرباں تو مہرباں سارا جہاں ہوگا

نظارہ گنبدِ خضرا کا روز و شب یہ کرتے تھے
ان ہی انوار سے ممدوح کے جو ہہ نکھرتے تھے
یہ بحرِ معرفت میں ڈوبتے تھے اور ابھرتے تھے
ہمیشہ نت نئے صدقوں سے دامن اپنا بھرتے تھے
مقدر کے دھنی بے شک ضیاء الدین احمد تھے
بفیضِ حبِ ختم المرسلین اونچے ہوئے تھے

رہا اسی برس تک سلسلہ رشد و ہدایت کا
شریعت کا طریقت، معرفت کا اور حقیقت کا
رکھا اونچا ہی جھنڈا آپ نے حق و صداقت کا
ملا تھا آپ کو ثمرہ بھی فیضانِ رسالت کا
اندھیرے آئے تو چمکے یہ حق کی روشنی بن کر
ہر اک عہد حکومت میں رہے حضرت جری بن کر

Marfat.com

خدا و مصطفیٰ سے رابطہ اور دنیا سے بے گانہ
رہے ہیں حُبِّ شمعِ غوث پر یہ بن کے پروانہ
یہی ہے مختصر سے مختصر حضرت کا افسانہ
خزانہ دولتِ دارین کا تھا ان کا کاشانہ
نہ ہٹنے پائے راہِ شرع وسنت سے قدم ان کے
نبی کے فیض سے جاری رہے لطف وکرم ان کے

غمِ رحلت وہ ہے جو خون کے آنسو رُلاتا ہے
بھلاؤ لاکھ پھر بھی لطف ان کا یاد آتا ہے
یہاں آتا ہے جو بھی ایک دن دنیا سے جاتا ہے
یہ سب ہے ٹھیک مرزا دل کہاں سے چین پاتا ہے
ہؤا گم دین و دنیا کا گہر دن کے اجالے میں
خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

عرض: بعد طلوع فجر کے سنت الفجر میں تحیۃ الوضو اور تحیۃ المسجد کی نیت جائز ہے یا نہیں؟

ارشاد: نہیں۔ کہ بعد طلوع فجر سوائے سنت فجر کے اور کوئی نفل پڑھنا ناجائز ہے ہاں بغیر نیت کے تحیۃ الوضو وتحیۃ المسجد سنت فجر ہی سے ادا ہو جائیں گی۔

(ملفوظات۔ امام احمد رضا خاں قادری)

Marfat.com

شیخ العرب والعجم قدس سرہٗ

یہ عارف محمود ہجویری گجراتی

جسے عشق کی دیتے ہیں [illegible]
[illegible]
ہمارا اہل [illegible] وہ والشمس
[illegible]
[illegible]
[illegible]

رہے ثابت قدم ہر جا پہ حضرت
گھٹائیں لاکھ اٹھیں انتقامی

جہانِ بے وفا سے چل بسے وہ
کہ جن کی ذات تھی عشقِ تمامی

کہاں گم گشتگانِ راہ جائیں!
کہاں سے اب ملے گی خوش کلامی

ہوئے آسودہ کوئے مصطفیٰ میں!
عجب پائی ہے معراجِ غلامی

عرب کے اور عجم کے شیخِ برحق
ہیں جنت میں مدینہ کے مقامی

سدا ان کا منور آستاں ہو
سدا جاری رہے وہ فیضِ عامی

مقرب ہو رسولِ محترم کے
عطا کیجئے ہمیں قربِ منامی

الٰہی فیضِ حضرت عام کردے
ہے زوروں پر کفر کی بے لگامی

گلوں کو رنگ رنگوں کو بقا دے
کہ پھرتے ہیں چمن میں شر کے حامی

کہاں تک ان کے میں اوصاف لکھوں
حقیقت میں تھے وہ مہجورِ خامی

Marfat.com

منقبت

مولانا منصور علی خاں رضوی

مقتدائے اہل سنت سیّدی شاہِ ضیا
رہنمائے دین و ملت سیّدی شاہِ ضیا

شاہ محدّث سورتی کے آپ تھے شاگردِ خاص
خاص فیضابِ اعلیٰ حضرت سیّدی شاہِ ضیا

دشمنوں میں رہ کے بھی ہر روز میلادِ نبی
آپ کی زندہ کرامت سیّدی شاہِ ضیا

مصطفیٰ نے اپنے قدموں میں بلا کر دی جگہ
کون سمجھے تری رفعت سیّدی شاہِ ضیا

جس طرح سے آپ نے تبلیغِ حق کی دیے ہیں
دیجئے ہم سب کو ہمت سیّدی شاہِ ضیا

مصطفیٰ اور غوث کے صدقات بٹتے ہیں یہاں
کیسی ہے با فیض نسبت سیّدی شاہِ ضیا

شان سے آتے رہے اور شان ہی سے چل دیے
مصطفیٰ کے گھر سے جنت سیّدی شاہِ ضیا

میں چلا تھا ہند سے دیدار کی حسرت لئے
آپ پہنچے خلد حضرت سیّدی شاہِ ضیا

آل و اصحابِ رسول پاک کے صدقے میں ہو
آپ پر ہر وقت رحمت سیّدی شاہِ ضیا

Marfat.com

چار فاطمہؓ جمعہ کے دن اذاں سنتے ہوئے
ہو گئے دنیا سے رخصت سیّدی شاہِ ضیا

آپ کے شہزادے حضرت فضل رحماں قادری
ہیں رہیں زندہ سلامت سیّدی شاہِ ضیا

ہو غلاموں پہ بفیضِ پاک سے نظرِ کرم
بڑھ رہا ہے دردِ فرقت سیّدی شاہِ ضیا

میرے مرشد مفتیٔ اعظم کے صدقے میں مجھے
ہو عطا نورانی دولت سیّدی شاہِ ضیا

خادمِ در آپ کا منصور رضوی ہے شہا
کیجئے لطف و عنایت سیّدی شاہِ ضیا

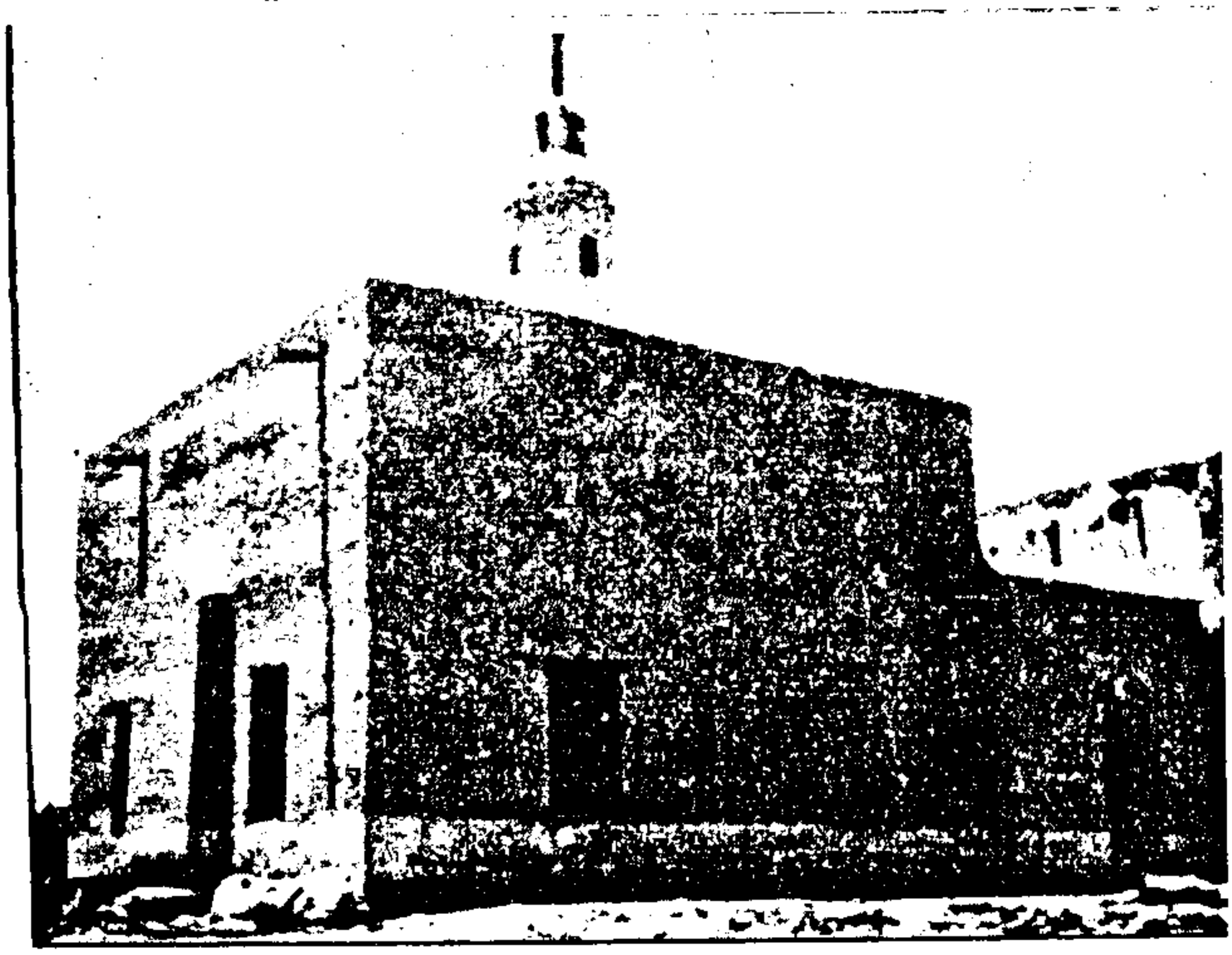

مسجد الكاتبية أو مسجد السنوسية

Marfat.com

منقبت

جناب محمد انور بابر چشتی، لکی مروت بنوں

عارفِ حق رہبرِ دوراں ضیاء الدین تھے
کشورِ عرفان کے سلطاں ضیاء الدین تھے

کی ودیعت اعلیٰ حضرت نے خلافت آپ کو!
جانشینِ حضرتِ ذیشاں ضیاء الدین تھے

چار سو پھیلی ضیاء الدین احمد کی ضیاء
معرفت کے اِک مہ تاباں ضیاء الدین تھے

معتقد ہیں آپ کے اہلِ حرم اہلِ عجم
ناز عربستان و پاکستاں ضیاء الدین تھے

گنبدِ خضرا کے سایہ میں رہا جن کا قیام
سیّد الابرار کے مہماں ضیاء الدین تھے

آخری دم تک مدینہ کو نہ چھوڑا آپ نے
مصطفیٰ پہ جان سے قرباں ضیاء الدین تھے

پہلوئے اہل جناں میں مل گئی آرام گاہ
بے بہا دُرِ شہِ شاہاں ضیاء الدین تھے

مل گیا انور انہیں قطبِ مدینہ کا خطاب
بے گماں شاہِ عرب کی شاں ضیاء الدین تھے

☆☆☆☆☆

Marfat.com

منقبت

مولانا محمد حفیظ نقشبندی راجوروی کراچی

عیاں ہے شان اور عظمت ضیاء الدین مدنی کی

لبوں پر ہے رواں مدحت ضیاء الدین مدنی کی
ہے دل میں جاگزیں الفت ضیاء الدین مدنی کی
خدا کی یہ نوازش ہے، نبی کی خاص رحمت ہے
بقیع میں بن گئی تربت ضیاء الدین مدنی کی
لقب محبوبِ محبوب الٰہ العالمیں اُن کا
عیاں ہے شان اور عظمت ضیاء الدین مدنی کی
نظر والے یہ کہتے ہیں یہی قطب مدینہ ہے
سراپا آئینہ سیرت ، ضیاء الدین مدنی کی
خلافت اعلیٰ حضرت سے انہیں حاصل ہے جب لوگو
جہاں میں چھائی ہے نسبت، ضیاء الدین مدنی کی
بھلا سکتی نہیں تاریخ ان کے کارناموں کو
رہے گی حشر تک شہرت، ضیاء الدین مدنی کی
حفیظ اب تو دعا ہے کہ مجھے بھی خواب میں اک دن
نظر آجائے وہ صورت، ضیاء الدین مدنی کی

☆☆☆☆☆

Marfat.com

ضیاء الدین برہان محمد (ﷺ)

سید محمد ریاض الدین ریاض سہروردی
خطیب بغدادی مسجد کراچی

ضیاء الدین دربانِ محمد (ﷺ)
بڑا ہے ان پہ احسانِ محمد (ﷺ)

بقیعِ قدس میں اب تا قیامت
رہیں گے زیرِ دامانِ محمد (ﷺ)

وہ خود بھی بن گئے پھر شان والے
بنے جب مظہرِ شانِ محمد (ﷺ)

کرم ان پر ہے کتنا مصطفیٰ (ﷺ) کا
کہ ہیں اب بھی وہ مہمانِ محمد (ﷺ)

محمد (ﷺ) تو ہیں بُرہانِ الٰہی
ضیاء الدین بُرہان محمد (ﷺ)

نبی کے نُور ہی سے ہو کے روشن
بنے شمع شبستانِ محمد (ﷺ)

ریاضؔ اس دل کا کیا کہنا کہ جس میں
ضیاء جیسا ہے ارمانِ محمد (ﷺ)

☆☆☆☆☆

Marfat.com

فیضیاب مصطفیٰ، قطب مدینہ طیبہ

محمد حنیف نازشؔ قادری۔ کامونکی

غرقِ عشقِ مصطفیٰ (ﷺ)، قطب مدینہ طیبہ
فیض کا اک سلسلہ قطب مدینہ طیبہ

روشنی پھیلا رہا ہے نام قطبِ وقت کا
دین احمد کی ضیاء قطب مدینہ طیبہ

نیک سیرت، نیک طینت، نیک خو مہماں نواز
باکمال و پارسا، قطب مدینہ طیبہ

حق پرست و حق نگر، حق آشنا وحق رسا
حق بیان و حق نوا، قطب مدینہ طیبہ

خوش جمال و خوش کلام و خوش دل و خوش اعتقاد
خوش خصال و خوش ادا، قطب مدینہ طیبہ

محفلِ نعت انکے ہاں ہر روز ہوتی منعقد
مہتمم ہوتے سدا، قطب مدینہ طیبہ

عمر گذری حاضری میں سیدِ کونین (ﷺ) کی
فیضیاب مصطفیٰ (ﷺ)، قطب مدینہ طیبہ

تھے شہنشاہِ بریلی کے خلیفہ مجاز
قاسمِ فیضِ رضا، قطب مدینہ طیبہ

ساکنِ شہر مدینہ، مرکزِ مہر و وفا
مصدر حلم و حیا، قطب مدینہ طیبہ

Marfat.com

پاکباز و پاک باطن، عادتاً دل کے غنی
دوست دارِ اِتقا، قطبِ مدینہ طیبہ
میں نے بھی نازش اٹھایا آپ کی صحبت کا فیض
پیکرِ صدق و صفا، قطبِ مدینہ طیبہ

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

قبلہ

وِلکُلٍ وِ جھۃٌ ھو مولیھا (البقرہ: ۱۴۸)

تفسیر رُوح المعانی

اِنَّ لِکُلِّ أَحَدٍ قِبلَۃً، فَقِبلَۃُ الْمُقَرَّبِیْنَ الْعرْش، وَالْرُوحَانِیِّیْنَ الْکَرُوبِیْنَ وَالْکَرُوْبِیْنَ الْبَیْتُ الْمَعْمورُ، وَالْاَنْبِیَاءِ قِبلَتک بَیْتُ الْمَقْدِسِ، وقِبلَتُک الْکَعْبَۃُ، وِھِی قِبلَۃُ جَسَدِکَ وَ اَمَّا قِبلَۃ رُوْحِک فَاَنَا وَقِبلَتی اَنْتَ

(سید محمود آلوسی بغدادی: تفسیر رُوح البیان، ج۲،ص۲۳، طبوعہ بیروت ۱۹۹۴ء)

(ترجمہ) بیشک ہر ایک کیلئے قبلہ ہے، تو خاص فرشتوں کا قبلہ عرش فرشتوں اور جنوں کا قبلہ کرسی ہے اور خاص فرشتوں کا قبلہ بیت المعمور ہے اور پہلے نبیوں کا قبلہ بیت المقدس رہا ہے اور تمہارا قبلہ کعبہ ہے اور یہ تمہارے جسم کا قبلہ ہے، تمہاری رُوح کا قبلہ تو میں ہوں اور میرا قبلہ تم ہو۔

Marfat.com

محمد (ﷺ) کی دعا قطب مدینہ رضی اللہ عنہ

احمد علی قائد شرقپوری

محمد (ﷺ) کی دعا قطب مدینہ رضی اللہ عنہ
رضا رضی اللہ عنہ کے دِلرُبا قطب مدینہ رضی اللہ عنہ
ہوئی آسان فوراً میری مشکل
زباں سے جب کہا قطب مدینہ رضی اللہ عنہ
ولی بھی تھے ولی گر بھی تھے واللہ
امامُ الاولیاء قطب مدینہ رضی اللہ عنہ
فنا فی الغوث اعظم، مہرِ تاباں
فروغِ قلب ما قطب مدینہ رضی اللہ عنہ
وہ تھے قائد کے قائد اس جہاں میں
مدینے کی فضا قطب مدینہ رضی اللہ عنہ

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

عرض: عمامہ کے دونوں سرے کامدار ہوں تو کیا حکم ہے؟
ارشاد: اس میں راجح یہ ہے کہ اگر چار انگل سے زائد ہے تو ممنوع ہے۔

(ملفوظات۔ امام احمد رضا خاں قادری)

Marfat.com

ضیاء الدین قطب اولیاء ہیں

علامہ صائم چشتی فیصل آباد

ضیاء الدین نگارِ اصفیاء ہیں
ضیاء الدین بہارِ اتقیاء ہیں
ضیاء الدین ضیاءِ مصطفیٰ ہیں
ضیاء الدین قطبِ اولیاء ہیں

محیطِ بیکراں عشق نبی کا
رضا کا عکس کامل با رضا ہیں

جوارِ گنبد خضریٰ میں رہ کر
ہوئے محبوب پر آخر فدا ہیں

بلا تشکیک ہیں قطب مدینہ
فناء فی المصطفیٰ (ﷺ) و مرتضیٰ ہیں

جمالِ یار چہرے پر فروزاں
دلیلِ نور ہیں نور الہدیٰ ہیں

سراپا شفقت و رافت سراپا
کرم ہیں، جود ہیں، مہر و وفا ہیں

جسے دیکھا انہیں کا ہوگیا
نبی (ﷺ) کے خلق کا عکسِ صفا ہیں

نبی (ﷺ) کی نعت کی محفل سجا کر
عبادت کا سدا لیتے مزا ہیں

Marfat.com

وہ سلطان عجم، شیخ عرب ہیں
وہ اقطابِ زمانہ کا دیا ہیں

ہیں قطبِ قادری، غوثِ زمانہ
کمالِ حضرتِ غوثُ الوریٰ ہیں

ہوا ہے خاص ان پہ فضلِ رحماں
جو بیٹے پہ کئے جاتے عطا ہیں

میں کہتا جا رہا ہوں شعر صائمؔ
وہ میرے سامنے جلوہ نما ہیں

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

عرض: نماز جنازہ میں تو تین صف کرنے کی فضیلت ہے۔اس کی ترکیب در مختار و کبیری میں لکھی ہے کہ پہلی صف میں تین دوسری میں دو اور تیسری میں ایک آدمی کھڑا ہواس کی کیا وجہ ہے ہر صف میں دو دو کھڑے ہو سکتے تھے۔

ارشاد: اقل درجہ صف کامل کا تین آدمی ہیں اس واسطے صف اول کی تکمیل کردی گئی اور اس کی دلیل یہ ہے کہ امام کے برابر دو آدمیوں کا کھڑا ہونا مکروہ تنزیہی ہے اور تین کا مکروہ تحریمی۔ کیونکہ صف کامل ہوگئی اور اس صورت میں امام کا صف میں کھڑا ہونا ہوگیا اور پنج وقتہ نماز میں بھی۔بعض صورتوں میں تنہا صف میں کھڑا ہونا ناجائز نہیں ہے۔مثلاً دو مرد اور ایک عورت ہے تو عورت پچھلی صف میں تنہا کھڑی ہوگی۔

(ملفوظات۔ امام احمد رضا خاں قادری)

Marfat.com

منقبت شریف

قطب مدینہ حضرت مولانا ضیاء الدین مہاجر مدنی ؒ

نتیجہ فکر مولانا محمد سعید اعجاز صاحب کامٹوی

نبی کے نور سے پیر و مریدِ با صفا چمکے
بریلی میں رضا چمکے مدینہ میں ضیاء چمکے

ضیاء کا فیض پہنچا ناگپور ارض مدینہ سے
ضیاء کے فیض سے عبد الحلیم با صفا چمکے

ضیاء الدین کے عرس مبارک کی تجلی سے
خدا وندا قیامت تک عمریا کی فضا چمکے

ضیاء الدین کا بابِ کرم ہے کتنا نورانی
زبانِ التجا کھولوں تو حرفِ التجا چمکے

شریعت اور طریقت کی مقدس رہگزاروں میں
جب ان کا نقش پا چمکا تو لاکھوں رہنما چمکے

مدینہ کے قطب کی ذات اسم با مسمّٰی ہے
ضیاء الدین بن کر دین و ملت کی ضیاء چمکے

یہ بس دن بھر چمکتا ہے ہمیشہ تم چمکتے ہو
تمہارے سامنے سورج اگر چمکے تو کیا چمکے

چمک اٹھا مقدر پیرزادہ فضلِ رحمٰن کا
ضیاء کے جانشیں بن کر مثال آئینہ چمکے

یہاں اعجاز ہر دم نور کی خیرات بٹتی ہے
مدینہ کی گلی میں جو بھی آئے وہ گدا چمکے

☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

نذرانہ عقیدت

قاری امانت رسول پیلی بھیتی

پرتوِ مرتضی ضیاء الدین
ظلِ احمد رضا ضیاء الدین

سچے وارث علوم مولا کے
آپ ہیں با خدا ضیاء الدین

وصی احمد وہ شہرۂ آفاق
تم ہو ان کی ضیاء ضیاء الدین

کیا فضائل ہوں ان کے مجھ سے بیاں!
جب ہوں واصفِ رضا ضیاء الدین

دینِ حق کے چراغ کو تم نے
خوب روشن کیا ضیاء الدین

قطب بطحا کہا مشائخ نے!
مرحبا، مرحبا، ضیاء الدین

اعلی حضرت سے تم نے جو پایا!
کم کسی کو ملا ضیاء الدین

مرشدی مصطفیٰ سے پوچھے کوئی
آپ کا مرتبہ ضیاء الدین

اک نگاہ کرم ہو مجھ پر بھی!
کنز لطف و عطا ضیاء الدین

Marfat.com

فضل رحمن عالمِ ذی شان
ہیں تمہاری ضیا ضیاء الدین
ہے امانت رسول مصطفوی
تیرے در کا گدا ضیاء الدین

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

عرض: ایام وبا میں بعض جگہ دستور ہے کہ بکرے کے داہنے کان میں سورہ یٰسین شریف اور بائیں میں سورہ مزمل شریف پڑھ کر دم کرتے ہیں اور شہر کے اردگرد پھرا کر چوراہے پر ذبح کرتے ہیں اور اس کی کھال دوسری زمین میں دفن کر دیتے ہیں یہ کیسا ہے؟

ارشاد: کھال دفن کرنا حرام ہے کہ اضاعت مال ہے اور چوراہے پر لے جا کر ذبح کرنا جہالت اور بیکار بات ہے۔ اللہ کے نام پر ذبح کر کے مساکین کو تقسیم کر دے۔

عرض: کیا خطبہ نکاح بھی کھڑے ہو کر قبلہ رو پڑھنا چاہئے؟

ارشاد: ہاں کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے اور قبلہ رو ہونا کچھ ضروری نہیں۔ سامعین کی طرف منہ ہونا چاہئے۔ خطبۂ جمعہ بھی تو قبلہ کی جانب پشت کر کے پڑھا جانا مشروع ہے۔

عرض: معلم کی تنخواہ مقرر نہ ہو تو بچوں سے کام لے سکتا ہے یا نہیں؟

ارشاد: اگر والدین کو ناگوار نہ ہو اور بچہ کو تکلیف نہ ہو تو حرج نہیں تنخواہ مقرر ہو یا نہ ہو۔

(ملفوظات۔ امام احمد رضا خاں قادری)

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم من محمد عبد الله ورسوله
سوله الى المقوقس عظيم القبط سلام على
من اتبع الهدى اما بعد فانى
ادعوك بدعاية الاسلام اسلم
تسلم يؤتك الله اجرك مرتين
فان توليت فعليك اثم كل القبط
يا أهل الكتاب تعالوا الى كل
سواء بيننا وبينكم ان لا نعبد الا الله
ولا نشرك به شيئا ولا يتخذ بعضنا
بعضا أربابا من دون الله فان
تولوا فقولوا اشهدوا بانا مس
كون

بسم الله الرحمن الرحيم من محمد عبد الله و
سوله الى المقوقس عظيم القبط سلام عل
من اتبع الهدى اما بعد فا
ادعوك بدعاية الاسلام اسلم
تسلم يؤتك الله اجرك مر
فان توليت فعليك اثم كل
يا اهل الكتاب تعالوا الى كل
سواء بيننا وبينكم ان لا نعبد الا الله
ولا نشرك به شيئا ولا يتخذ بعضنا
بعضا أربابا من دون الله فان
تولوا فقولوا اشهدوا بانا مس
كون

رسالة الرسول صلى الله عليه وسلم الى مقوقس مصر
ورقة البردى . (دار الآثار العراقية) رقم ٧٢/١٢

بسم الله الرحمن الرحيم

من محمد بن عبد الله ورسوله ، الى المقوقس عظيم القبط
سلام على من اتبع الهدى اما بعد
فانى أدعوك بدعاية الاسلام . اسلم تسلم . يؤتك الله أجرك مرتين .
فان توليت فعليك إثم كل القبط . يا أهل الكتاب تعالوا الى كلمة سواء
بيننا وبينكم . ان لا نعبد الا الله ولا نشرك به شيئا . ولا يتخذ
بعضنا بعضا أربابا من دون الله .
فان تولوا فقولوا . اشهدوا بأنا مسلمون

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ھوالقادر

خراجِ عقیدت

بار گاہِ قطب مدینہ قدس سرہٗ العزیز

Marfat.com

Marfat.com

(۱) شہزادۂ اعلیحضرت مفتی اعظم سیدی مصطفیٰ رضا خاں نوری قدس سرہٗ العزیز

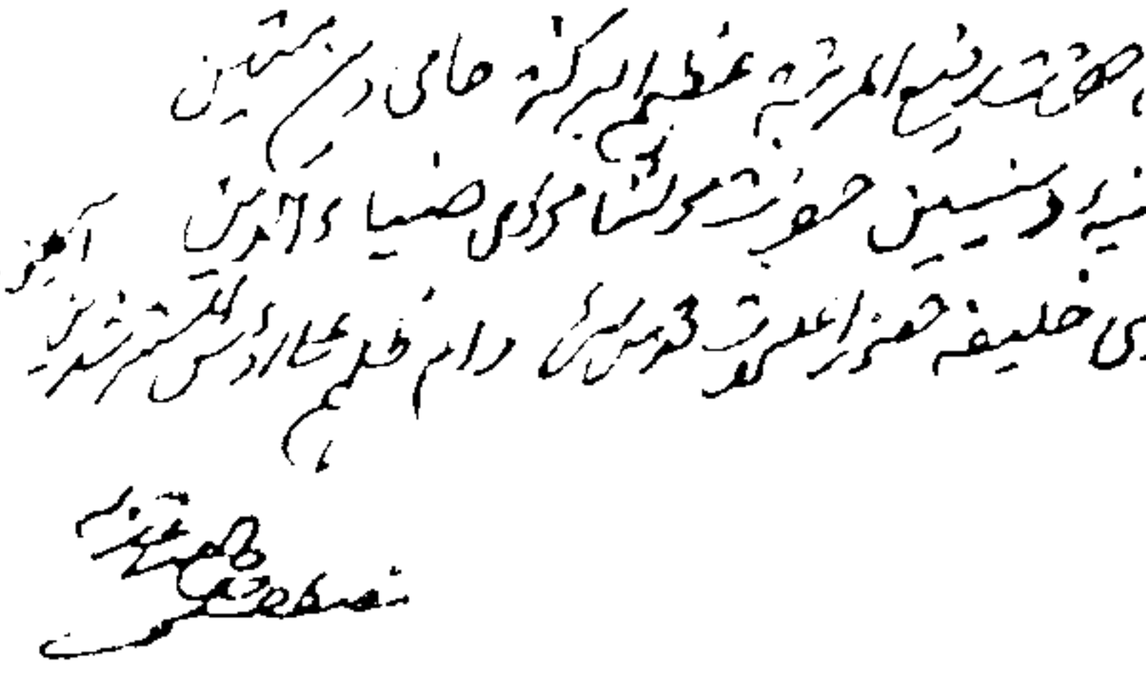

(۲) حضرت علامہ ابوالبرکات **سید احمد** قادری ❁ مفتی اعظم پاکستان

❁ شیخ الاسلام والمسلمین حضرت علامہ مفتی ضیاء الدین احمد قادری، اعلیٰحضرت عظیم البرکت امام احمد رضا خاں قادری قدس سرہٗ العزیز کے خلیفہ اعظم، عاشق رسول، استقامت علی الحق کا روشن مینار اور مدینہ عالیہ میں اہل سنت کی پناہ گاہ، ہمارے ملجاء وماوی ہیں۔ ❁

(۳) سنوسی الہند مجاہد اعظم علامہ **محمد حبیب الرحمٰن** عباسی قادری ❁
رئیس اعظم اڑیسہ، دھام نگر

❁ حضرت مولانا علامہ ضیاء الدین احمد قادری دامت برکاتہم العالیہ فاضل مدینہ منورہ، میرے مربی، علم وعرفان کے قافلے کے سالار اعظم، اکابر کی یادگار، مدینہ طیبہ میں نعمت غیر مترقبہ ہیں۔ ❁

Marfat.com

(۴) غزالی زماں حضرت علامہ سید احمد کاظمی قدس سرہٗ العزیز

﴿ حضرت قبلہ مولانا ضیاء الدین احمد قادری ؒ قطب مدینہ کی وفات حسرت آیات پر جو فقیر کے قلب حزیں کو صدمہ عظیمہ پہنچا وہ تو بیان نہیں ہوسکتا حضرت اقدس کا وجود مبارک دنیائے اسلام کے لئے آیۂ رحمۃ وموجب خیر وبرکت تھا۔ حضرت قبلہ مفتی اعظم ہند رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ عجم میں ہم کو یتیم فرما گئے، اور حضرت مہاجر مدنی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ عرب میں یتیم فرما گئے۔ اب ہمارا ظاہری طور پر کوئی سہارا نہیں، سوائے اس کے کہ ان حضرات مقدسہ کی روحانیتیں ہماری طرف متوجہ ہوں اور ہمارا دین و دنیا سورجائیں۔ ﴾

(مدینہ طیبہ میں ایک بیان)

(۵) حضرت خواجہ محمد محمود چراغ تونسوی ؒ

﴿ مدینہ منورہ میں ہمارے وکیل مولانا ضیاء الدین احمد مدنی ہیں۔ ﴾

(مرشدِ عالم)

(۶) حضرت خواجہ محمد نظام الدین تونسوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

﴿ مدینہ منورہ میں کسی نیک ترین شخصیت کے متعلق دریافت کیا جاتا تو مولانا ضیاء الدین احمد رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا نام لیا جاتا۔ ﴾

(غلام فرید نظامی : مرشدِ عالم)

Marfat.com

(۷) حضرت سید محمد اسماعیل رحمتہ اللہ علیہ المعروف کرمانوالہ

خطیب اعظم حافظ محمد شفیع رحمتہ اللہ علیہ اوکاڑوی فرماتے ہیں:
ایک دن احقر حضرت کرمانوالہ رحمتہ اللہ علیہ کی بارگاہ میں حاضر تھا۔ دوران گفتگو حضرت قطب مدینہ کا ذکر آیا تو آپ نے فرمایا:

﴿ حضرت مولانا ضیاء الدین احمد مدنی بڑے بلند پایہ بزرگ ہیں، اولیاء اللہ کے گروہ کے سردار ہیں۔ قطب مدینہ منورہ ہیں۔ ایسے ہی پاک حضرات کے صدقہ بارش ہوتی ہے، برکتیں ملتی ہیں اور مشکلات دور ہوتی ہیں۔ ﴾

(۸) شیخ القرآن علامہ عبدالغفور ہزاروی ؒ

﴿ حضرت مولانا ضیاء الدین احمد قادری صاحب قبلہ مدینہ شریف کے قطب ہیں۔ آپ کو حضور پاک صاحب لولاک ﷺ کی ذات اقدس سے بے پناہ عشق ہے۔ ان کی مجلس میں کوئی حاضر ہو اور وہ یہ کہے کہ مجھے جسمانی غذا کے ساتھ روحانی غذا نہیں ملی تو میں نہیں مانتا۔ ﴾

(۹) اشرف المشائخ حضرت علامہ غلام قادر اشرفی قدس سرہٗ العزیز۔

﴿ حضرت غریب نواز قطب مدینہ ضیاء الملت والدین مولانا ضیاء الدین احمد قادری مدظلہ العالی کا وجود مبارک نورانی ہے۔ اکابر علماء و مشائخ کا کامل نمونہ ہیں۔ آپ کی نظر میں دنیا کی کوئی قدر و قیمت نہیں۔ ریال اور ٹھیکریاں آپ کی نظر میں برابر ہیں۔ ﴾

Marfat.com

(۱۰) محدث اعظم پاکستان حضرت علامہ ابوالفضل محمد سردار احمد قادری ﷺ

حضرت مفتی عبدالقیوم قادری نے مدینہ طیبہ میں بیان کیا کہ جب کوئی حج کو جاتا اور حضرت شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ سے ملاقات کے لئے آتا تو آپ اس کو تاکید فرماتے کہ حضرت مولانا ضیاء الدین احمد قادری صاحب کی بارگاہ میں مدینہ طیبہ میں ضرور حاضر ہونا۔ اور فرمایا:

﴿ حضرت قطب مدینہ مولانا ضیاء الدین احمد قادری کئی برس حرم نبوی شریف (ﷺ) میں شیخ الحدیث کے منصب جلیلہ پر فائز رہے۔ آپ میں سلف صالحین کی تمام خصوصیات بدرجہ اتم موجود ہیں۔ متبع سنت رسول (ﷺ) ہیں۔ نادرِ روزگار شخصیت اور اہل سنت کا سرمایہ ہیں۔ ﴾

(۱۱) حضرت علامہ قاری مصلح الدین صدیقی قادری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

﴿ شیخ العرب والعجم سیدی قطب مدینہ حضرت علامہ مفتی ضیاء الدین احمد قادری مہاجر مدنی چودھویں صدی کی عظیم بابرکت شخصیت ہیں۔ جن کے فیوض و برکات سے دنیا بھر کے سنی مستفید ہو رہے ہیں۔ خوش نصیب ہیں وہ نفوس جن کو ان کی روحانی مجلس کی حاضری نصیب ہوتی ہے۔ ان میں سے ایک حضرت کے قریبی خادم، ہمارے بھائی محمد عارف ضیائی ہیں جو اس وقت یہاں موجود ہیں۔ ﴾

(۱۲) شیخ القرآن حضرت علامہ غلام علی اوکاڑوی رحمتہ اللہ علیہ

﴿ حضرت مخدوم ضیاء الملت والدین ضیاء الدین احمد قادری رحمتہ اللہ علیہ قطب مدینہ نہایت ہی خلیق، متواضع و منکسر المزاج شخصیت تھے۔ عابد و زاہد،

Marfat.com

متبع سنت، رشد و ہدایت کا روشن مینار، رضوی و اشرافی مجمع البحرین تھے۔ ﴾
(مدینہ طیبہ میں ایک تقریر)

(۱۳) حضر پیر سید حیدر حسین رحمۃ اللہ علیہ علی پوری

﴿ کوئی عالم دین مدینہ منورہ جائے اور وہ حضرت قطب مدینہ مولانا ضیاء الدین احمد قادری سے متعارف ہو اور پھر وہ حضرت صاحب قبلہ کی بارگاہ میں حاضری نہ دے تو میرے نزدیک اس کی سنیت مشکوک ہے۔ ﴾

(۱۴)

دیوبندی مذہب کا علمی محاسبہ

تالیف

مولانا غلام مہر علی گولڑوی

Marfat.com

(۱۵)

جاء الحق وزهق الباطل

المعروف

فیصلہ مسائل

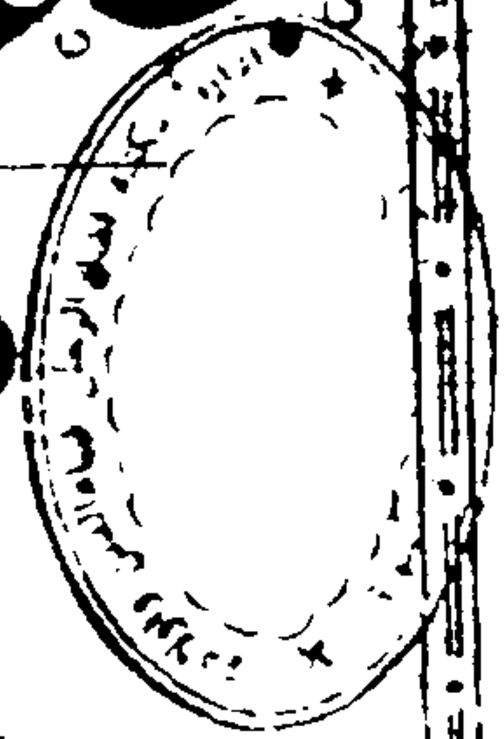

جسمیں موجودہ زمانہ کے عام مختلف فیہ مسائل کا نہایت تحقیقانہ مدلل فیصلہ کر دیا گیا ہے

(۱۶) حضرت میاں محمد قادری نوری رحمتہ اللہ علیہ سجادہ نشین سیدنا علی ہجویری (رضی اللہ عنہ)

﴿ حضرت مولانا ضیاء الدین احمد قادری جیسا عاشق رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)، مہمان نواز اور سخی انسان میں نے اپنی پوری زندگی میں نہیں دیکھا۔ حضرت صاحب مستجاب الدعوات ہیں میرے لئے دعا کروانا اللہ تعالیٰ مجھے شفاء عنایت فرمائے اور میری پھر حاضری ہو۔ میرے پیر و مرشد (حضرت پیر سید محمد معصوم شاہ جیلانی رضی اللہ عنہ) آپ کا بڑا احترام فرمایا کرتے تھے۔ روزانہ آپ کی مجلس میں شمولیت کرتے جتنی دیر آپ کے پاس بیٹھتے دوزانو بیٹھے رہتے۔ ﴾

Marfat.com

(۱۷) صوفی محمد جمیل نقشبندی رحمتہ اللہ علیہ

آپ ہر سال بائی روڈ حجاج کا قافلہ لے جایا کرتے تھے۔راستے میں حجاج کے ساتھ گفتگو کے دوران کہتے۔

﴿ اس وقت مدینہ طیبہ میں صرف ایک ہی بزرگ ہستی ہیں۔اور وہ ہیں حضرت مولانا ضیاء الدین احمد قادری صاحب عاشق رسول (ﷺ) اور صحیح العقیدہ سنی ہیں۔ان کی بارگاہ میں حاضری دینا، آپ کے ہاں روزانہ نماز عشاء کے بعد محفل میلاد ہوتی ہے اس میں حاضر ہو کر محبت رسول (ﷺ) کا درس حاصل کرنا۔ بدمذہب کی مجلس سے بچنا۔کسی بدعقیدہ کی مجلس میں جا کر کہیں اپنا عقیدہ خراب نہ کر لینا۔ ﴾

(۱۸) مجاہد ملت حضرت مولانا عبدالستار خان نیازی رحمتہ اللہ علیہ

﴿ مدینہ طیبہ میں حضرت قطب مدینہ کی بارگاہ میں اکیس شب و روز آپ ہی کے کمرے میں میرا قیام رہا۔آپ جیسا عابد و زائد، متقی و پرہیز گار شخص میں نے زندگی میں نہیں دیکھا آپ کی شخصیت و روحانیت میرے دل میں اتر گئی۔آج تک میں نے طریقت میں کسی کو اپنا پیشوا و مقتدا تسلیم نہیں کیا سوائے حضرت قطب مدینہ کے اور قائداعظم کے بعد میں نے کسی کو اپنا سیاسی قائد تسلیم نہیں کیا سوائے حضرت علامہ شاہ احمد نورانی کے۔ ﴾

Marfat.com

(۱۹)

العذاب الشدید
رد
مقام مع الحدید

(۲۰) جناب محمد سردار خان صاحب

آپ ننکانہ صاحب میں تبلغی جماعت کے سربراہ اور زمیندار ہیں ۱۹۷۴ء میں اکھٹے حج کے لئے آئے۔ مدینہ منورہ میں ہمارے ساتھ رباط جماعت منزل پر قیام پذیر ہوئے۔ حضرت قطب مدینہ قدس سرہ العزیز کی مجلس شریف میں حاضر ہوتے رہتے اور لنگر سے مستفید ہوتے۔ احقر کو کہتے کہ بہت لنگر بچ جاتا ہے، بچے ہوئے لنگر میں سے میرے لئے لے آیا کرو۔ اور متعدد مرتبہ کہا۔

﴿ ”کاش ہمارے دیوبندیوں کا بھی کوئی ایسا پیر یہاں ہوتا۔“ ﴾

Marfat.com

(۲۱) حضرت پروفیسر علامہ محمد الیاس برنی قادری چشتی

صراط الحمید یعنی سفر نامۂ مقامات مقدسہ مطبوعہ مسلم یونیورسٹی پریس علی گڑھ ۱۳۴۲ھ / ۱۹۲۸ء میں تحریر فرماتے ہیں۔

﴿ اور بھی بعض حضرات سے ملاقات ہوئی۔ اور ان کی محبت ہمیشہ یاد رہے گی۔ معلوم ہوا عام طور بھی حجاج کے ساتھ یہ صاحبان ہمدردی کرتے ہیں۔ مثلاً مولانا ضیاء الدین صاحب قادری باب السلام کے قریب مقیم ہیں۔ ہندی مہاجر ہیں۔ صاحب دل ہیں۔ اخلاص مند ہیں۔ ﴾

(۲۲) حضرت سید سلیمان الواعظ ؒ. نقیب حضرہ قادریہ

جب کبھی حضرت شیخ السلام سیدی ضیاء الدین احمد قادری قدس سرہ العزیز کا ذکر ہوتا تو آپ فرماتے۔

﴿ شیخ ضیاء اللہ یرحمہ ھو اقطب الاکبر۔ ﴾

(۳۲) حضرت حافظ خیر محمد سندھی مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ ۱۴

فقیر آفات زمانہ میں مبتلا تھا۔ تقریباً ایک سال مدینہ محبوبہ کی حاضری سے محروم رہا، جب حاضری نصیب ہوئی، سیدی خیر محمد رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ سے شکوہ شروع کیا۔ جلال میں آگئے اور فرمایا۔ ارے تمہیں سیدی کامل کی وہ بات یاد نہیں۔

﴿ " لاتدور الرحه خادم الدوله ما يسترح . "

ارے راحت مت ڈھونڈو، حکومت کا خادم آرام نہیں پکڑتا۔

تم حضرت مولانا ضیاء الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ ہو، آپ قطب تھے۔

Marfat.com

کیا تم نے زندگی میں ایسا کوئی اور کامل مرد دیکھا؟
آپ پر گریہ طاری ہوگیا۔ فاتحہ پڑی اور دعا فرمانے لگے۔

(۳۳) حضرت پروفیسر شاہ فرید الحق مدظلہ

۱۹۷۴ء میں حج کی سعادت حاصل ہوئی۔ دورانِ قیام مدینہ منورہ یہ اشتیاق پیدا ہوا کہ حضور ﷺ کے ایک عاشق بزرگ جو مسجد نبوی کے سایہ میں مدتوں سے قیام پذیر ہیں، ان سے ملاقات کی جائے۔۔۔۔۔۔ ایک بزرگ ترین شخصیت پر نظر پڑی جو کونے میں تشریف فرما تھے ان کے گرد تکیے رکھے تھے، پیروں پر اونی شال پڑی ہوئی تھی، سر پر عمامہ، گرم کرتہ اور جیکٹ زیب تن کئے ہوئے تھے۔ دبلے پتلے ضعیف چہرہ پر سفید چمکتی ہوئی داڑھی، ماتھے پر خفیف سا سجدہ کا نشان، گندمی رنگ، نظر پڑتے ہی ایسا معلوم ہوا کہ چہرہ پر نور برس رہا ہے، دل نے کہا یہی وہ بزرگ معلوم ہوتے ہیں جن کی شہرت ہندو پاک ہی میں نہیں بلکہ تمام بلاد اسلامیہ میں ہے۔ میں نے لپک کر مصافحہ کیا، ہاتھوں کو بوسہ دیا اور ایک کنارے بیٹھ گیا، لوگوں کا ہجوم بڑھتا گیا یہاں تک کہ پورا کمرہ بھر گیا۔ نعت خوانی شروع ہوئی، ایک گھنٹہ تک نعت خوانی ہوتی رہی۔ اس کے بعد اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں رحمتہ اللہ علیہ کا مشہور سلام پڑھا۔ حضرت ضعف پیری کی وجہ سے کھڑے نہیں ہو سکتے تھے۔۔۔۔۔۔

دوسری بار ۱۹۷۵ء میں حج کے دنوں مدینہ منورہ میں حضرت مدنی علیہ الرحمہ کی محفل میں حاضر تھا۔ حضرت کے پاس شام کے ایک بزرگ عبداللہ بن ابراہیم قادری اور ایک نعت خوان محمد خیر بن علی فہل دمشقی تشریف لائے، اور حضرت کی قدمبوسی کے بعد ادب سے بیٹھ گئے۔ حضرت نے خیریت دریافت فرمائی اور دمشق کے لوگوں کے متعلق پوچھا یہ حضرات عربی میں گفتگو فرما رہے تھے۔ محمد خیر

Marfat.com

بن علی فہل دمشقی نے عربی میں ذوق وشوق سے نعت سنائی، حاضرین پر ایک وجد کا عالم طاری ہوگیا، حضرت شیخ رونے لگے، ایک عجیب پر کیف سماں تھا۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو ذوق وشوق عطا فرمائے۔ ﴾

ماہنامہ ترجمان اہل سنت کراچی
شمارہ جولائی ۱۹۷۵ء

(۳۴) محترم عبدالعزیز عرفی ایڈوکیٹ کراچی

﴿ مدینہ منورہ میں حضرت مولانا ضیاء الدین مدنی رحمتہ اللہ علیہ کی محافل میلاد النبی (ﷺ) میں ہم نشینی رہی اور بعدہ ہم لوگوں نے دورانِ حج مولانا کے ہمراہ منیٰ وعرفات میں بھی ایک ہی معلم کی خیمہ گاہ میں قیام کیا۔ مولانا مرحوم مدینہ میں سکونت پذیر ہونے سے قبل کئی برس حضرت غوث الاعظم ؓ کے روضۂ اطہر پر بھی مقیم رہے تھے۔ لہذا اس دوران انہوں نے حضرت شیخ طریقت السید عبدالقادر الگیلانی ؓ اور سیدنا یوسف ؓ کے عہدِ طفولیت کی بہت سی باتیں بھی سنائی تھیں۔

حضرت مدظلہ العالیٰ، اعلحضرت فاضلِ بریلوی کے خلیفۂ مجاز تھے اور حب رسول (ﷺ) میں سرشار، روزانہ ان کے دولت کدہ پر نعت خوانی ہوتی، اور سلسلۂ درود وسلام رات گئے تک جاری رہتا تھا۔ حضرت کی طبیعت میں انتہائی انکساری تھی۔ ہر شخص پر اپنی پر خلوص شفقت کے پھول نچھاور کیا کرتے تھے۔ ﴾

(عرفان قادر: سیرت سیدنا عبد القادر جیلانی ؓ صفحہ ۳۱۲)

Marfat.com

(۳۵) الحاج کوثر نیازی صاحب

﴿ ۱۹۶۵ء میں پہلی بار مجھے دیارِ حبیب (ﷺ) کی حاضری نصیب ہوئی، ایک روز عصر کے بعد حضرت مولانا ضیاء الدین رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضری ہوئی۔ پاکستانی سفارت خانہ کے ایک متدین کارکن ہمارے وفد کے ہمراہ تھے اب ٹھیک طرح نام یاد نہیں رہا شاید منہاس نام تھا۔ بریلوی مسلک اور عشق رسول (ﷺ) میں غرق، مجھے روضۂ رسول (ﷺ) پر روتے بلکتے دیکھا تو انہی نے حضرت مولانا ضیاء الدین رحمتہ اللہ علیہ کے گھر کا راستہ دکھایا۔ وہ حضرت سے بیعت بھی تھے اور آپ کے مقرب بھی، پہنچے تو یہاں محفل جمی ہوئی تھی۔ لوگ ایک نورانی شخصیت کے گرد ہالہ کئے بیٹھے تھے۔ منہاس صاحب پہلے ہی جا کر تعارف کرا چکے تھے۔ محبت سے ملے پاکستان سے آئی ہوئی مٹھائیاں منگوائیں چائے پیش فرمائی مگر ایسی چائے کہ اب تک ذائقہ دعائیں دیتا ہے۔ فرمایا ہماری اپنی بکری کا دودھ ہے اسی لئے چائے میں خاص مزا ہے۔ محفل میں ایک نعت خوان بھی موجود تھے حضرت کے اشارے پر انہوں نے نعت سنائی جوار رسول (ﷺ) میں۔ اس لیے بھی کہ مولانا کا گھر روضہ رسول (ﷺ) اور مسجد نبوی سے چند سو گز ہی کے فاصلے پر تھا۔ اس درد بھری آواز نے محفل کو تڑپا دیا۔ حضرت کی حالت بھی دیدنی تھی۔ آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگی ہوئی تھی اور یہ ایک صاحب دل کی توجہ کا فیض تھا کہ فضا میں ہر طرف انوار ہی انوار نظر آ رہے تھے۔ دوسری مرتبہ ۱۹۷۱ء کے بعد حاضر ہوا۔ اب ضعیف ہو چکے تھے۔ حسب معمول وہی لذیز چائے پلائی اور اس میں اپنی بکراں شفقتوں کا رس گھول دیا۔ بطور خاص دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے اور چلتے ہوئے مدینہ منورہ کی کھجوریں بھی عطا کیں۔ میں نے خود تو آپ سے نہ پوچھا البتہ ان کے قریبی حلقے سے تصدیق ہوئی کہ نماز وہ مسجد نبوی میں امام کے پیچھے نہیں

Marfat.com

پڑھتے ان کے خیال میں یہ لوگ بے ادب تھے میں نے بہت سے لوگوں کو ان کے اس مسلک پر تنقید کرتے بھی دیکھا مجھ عاجز کا اپنا حقیر عمل اس مسئلے میں ان کے عمل سے مطابقت نہیں رکھتا لیکن ایک بات واضح ہے۔ ان کا یہ انداز فکر بھی عشق رسول (ﷺ) ہی پر مبنی تھا۔ امام بدعقیدہ یا گستاخ ہے کہ نہیں اس پر بحث کی جاسکتی ہے لیکن جب ایک شخص یہ مانتا ہو کہ امام واقعی ایسا ہے تو پھر اس کے پیچھے اس کی نماز کیسے ہوسکتی ہے؟

میں نے مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی محمد شفیع مرحوم سے ایک عجیب بات سنی اور یہ بات شاید انہوں نے اپنے کسی رسالے میں بھی لکھی ہے کہ جب حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلوی کا انتقال ہوا اور کسی نے حضرت مولانا اشرف علی تھانوی کو اسکی اطلاع دی تو انہوں نے بے ساختہ ان کے لیے دعائے مغفرت کی، دیکھنے والے جانتے تھے کہ دونوں بزرگوں کے اختلاف کا زمانے بھر میں چرچا ہے کسی نے عرض کی حضرت! مولانا احمد رضا خاں صاحب تو آپ کو کافر کہتے تھے آپ ان کیلئے دعائے مغفرت کر رہے ہیں فرمایا:

''حضرت مولانا مجھے کافر کہتے تھے کہ میں ان کے نزدیک گستاخ رسول (ﷺ) تھا، اُن کو یہ سمجھنے کے بعد بھی مجھے کافر نہ کہتے تو خود کافر ہو جاتے۔''

حفظِ مراتب اور سخن فہمی کا یہ انداز ان حضرات کے معتقدین بھی اپنا لیں تو آج ہمارے کتنے مسئلے حل ہو جائیں گے۔

روزنامہ جنگ کراچی

۱۷ نومبر ۱۹۸۱ء

Marfat.com

(۳۶) پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مجددی مدظلہ

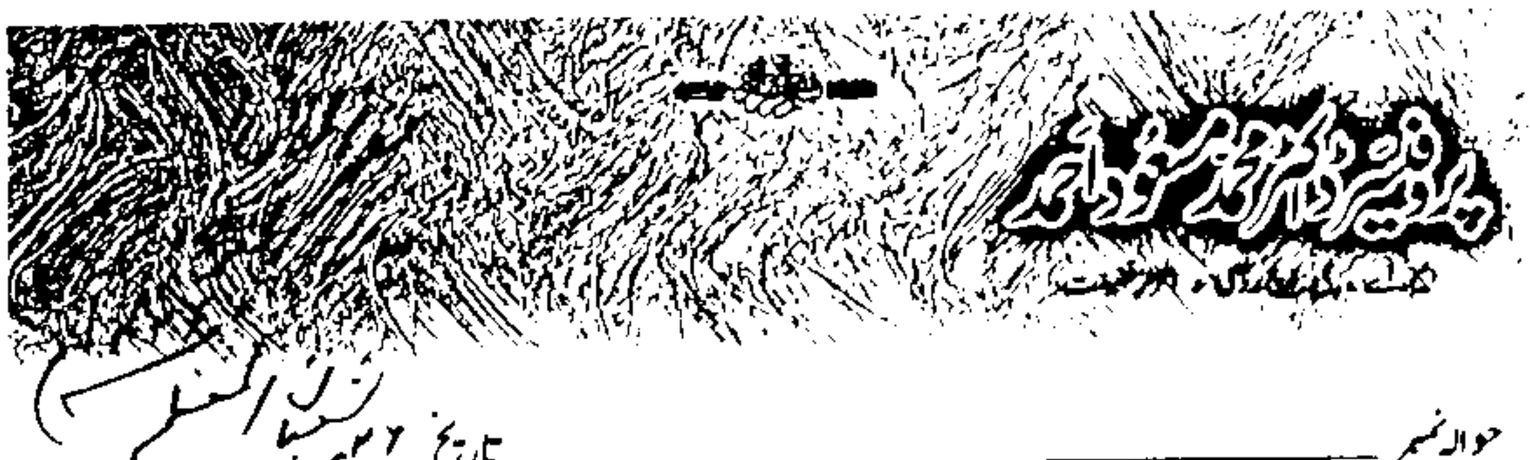

حوالہ نمبر _____ تاریخ ۲۶ شعبان المعظم

ضیائے ملت حضرت مفتی ضیاء الدین دامری مدنی علیہ الرحمہ
سلف صالحین کی یادگار تھے، زاہد و عابد تھے، عاجز و منکسر المزاج
تھے، دلدار و دل نواز تھے، خلیق و ملنسار تھے، فقیر
بیت پر میزبان تھے، علماء و مشائخ اہلسنت و جماعت
کا مرجع تھے، سادات کرام کی دل سے تعظیم و تکریم فرماتے
کرتے دست بوسی فرماتے۔ عالمانہ غرور اور مشیخانہ تکبر سے
پاک تھے، سراپا نیاز تھے۔

ڈائریکٹر، سی۔پی۔ای۔ایچ سوسائٹی کراچی ۔۔۔ ۷۵۲۰۰ اسلامی جمہوریہ پاکستان
فون نمبر 455 24 00 فیکس نمبر 92-021 455 24 00 ای میل director@cpe.net.pk

Marfat.com

(۳۷) علامہ افتخار احمد قادری مدظلہ

افتخار أحمد قادري

المدينة المنورة - الحولي

ت : ٠٤٨٣٤١٤٠

جوال : ٠٥٦٧٢٢٩٦٣٦

ص.ب : ٢٥٥٠٩

E-mail: iftekhar_qadri@hotmail.com

Iftikhar Ahmad Qadri

Darul Uloom Qadria

Ghazeeb Nawaaz

Ladysmith,

South Africa

Cell. 0731576199

Tel 063 635 7863 Fax 063 637 8633

Email. info@darululoom.co.za

Marfat.com

Iftikhar Ahmad Qadri
Darul Uloom Qadria Ghareeb Nawaaz
P.O.Box: 3727
Ladysmith, 3370
South Africa
Cell: 0731576199
Tel: 063 635 7863 Fax: 063 637 8633
Email: info@darululoom.co.za

افتخار أحمد قادري
المدينة المنورة ، العوالي
ت : ٨٣٤٤١٥٠ .
جوال : ٠٥٦٧٧٢٩٦٣٦ .
ص . ب : ٢٥٥٠٩
E-mail: Iftekhar_qadri@hotmail.com

جب ہم حضرت قطب مدینہ علامہ ضیاء الملۃ والدین قدس سرہ کو دیکھتے ہیں تو ہمیں صاف نظر آتا ہے کہ آپ میں وہی صفتیں تھیں جو حدیث میں بتائی گئی ہیں۔
قطب مدینہ کی زندگی کا مشاہدہ کرنے والے آج بھی سینکڑوں افراد شاہد ہیں کہ آپ اہلسنت کے ہر ہر فرد سے بے لوث محبت فرماتے تھے خواہ یہ سنی مسلمان مشرق کا رہنے والا ہو یا غرب کا، شمال کا رہنے والا ہو یا جنوب کا۔
ان میں صرف محبت تھی، وہ خلقِ خدا سے محبت فرماتے تھے، محبت کا درس دیتے تھے اور پیغامِ محبت کو دور دور تک پہونچانا ان کا خاص مشن تھا۔ "میرا پیغام محبت ہے جہاں تک پہونچے"

بشارت نبوی کے بموجب ان شاء اللہ العزیز روزِ قیامت حضرت قطب مدینہ ضیاء الملۃ والدین علیہ الرحمۃ والرضوان اپنے پُرنور جبرہ کے **ہالۃ** نور کے منبر پر جلوہ افروز ہوں گے اور ہم محبین ان کے نوری منبر کے نیچے ان کی شفاعت کے امیدوار ہوں گے۔

محب قطب مدینہ
افتخار احمد قادری
٢ رمضان المبارک ١٤٢٦ھ
4.10.05
المدینۃ المنورۃ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ھوالقادر

باقی ساقیانِ شراب طہور
زینِ اہلِ عبادت پہ لاکھوں سلام

معاصرین

حضرت ضیاء الملت والدین سیدی قطب مدینہ مفتی ضیاء الدین احمد قادری مہاجر مدنی قدس سرہ العزیز کے ان معاصرین میں سے جن سے آپ کے گہرے مراسم تھے۔

Marfat.com

Marfat.com

شہزادہ اعلیٰ حضرت حجۃ الاسلام

مولانا مفتی محمد حامد رضا خان قادری بریلوی

امام احمد رضا خان کے بڑے صاحبزادے مولانا حامد رضا بریلوی قدس سرہ ۱۲۹۲ھ۔۱۸۷۵ء میں بریلی میں پیدا ہوئے۔آپ کا تاریخی نام محمد ہے۔،عرفاً حامد رضا اور حجۃ الاسلام اور امام الاولیاء کے القاب سے مشہور ہیں۔ والد ماجد امام احمد رضا سے درسیات کی تکمیل کی۔انیس برس کی عمر میں فارغ التحصیل ہوئے،عربی زبان وادب پر بڑا عبور حاصل کیا۔ برس ہا برس دارالعلوم منظر اسلام بریلی میں درس حدیث وتفسیر دیا دارالعلوم منظر اسلام کے مہتمم ہوئے۔آپ کا درس بیضاوی،شرح عقائد نسفی ،شرح چغمینی بہت مشہور تھا۔فقہی مسائل حل کرنے اور فتاوی تحریر کرنے میں بھی بہت ملکہ حاصل تھا، بلکہ بعض علماء کو فقہ کی مشہور ومعتبر اور متداول کتاب درمختار کا بھی درس دیا کرتے تھے۔

حضرت مخدوم شاہ سید ابوالحسین احمد نوری مارہروی قدس سرہ سے بیعت و خلافت تھی۔ والدگرامی نے جمیع سلاسل کی خلافت واجازت دی۔علم وفضل میں اپنے والد ماجد کے آئینہ تھے۔اسی حقیقت کو امام احمد رضا خان نے یوں بیان فرمایا۔ ؎

انا من حامد و حامد رضا منی کے جلوؤں سے

بحمد اللہ رضا حامد اور حامد رضا تم ہو

حجۃ الاسلام قدس سرہ کو علم وفضل اور ادب وتفقہ میں وہ ملکہ تام حاصل تھا کہ بڑے بڑے علماء دیکھ کر عَش عَش کر اٹھتے تھے۔فی البدیہہ عربی میں قصائد ونظم کی تدوین تو معمولی بات تھی۔آپکے عربی ادب پر مہارت کے چند واقعات مولانا مفتی محمد اعجاز ولی بریلوی شیخ الجامعہ جامعہ داتا گنج بخش،لاہور نے لکھے ہیں۔مولانا موصوف لکھتے ہیں۔

مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ۱۳۴۲ھ، ۱۹۲۴ء میں حجاز مقدس کے وزیر دفاع حضرت سید حسین دباغ رحمۃ اللہ علیہ ان مظالم کا ذکر کر رہے تھے جو اھل حرمین ومقابر

Marfat.com

مطہرہ پر کئے جارہے تھے اور حضرت امام حجۃ الاسلام قدس سرہ ان کے ساتھ برجستگی کے ساتھ عربی میں گفتگو فرمارہے تھے۔ چنانچہ خود حضرت سید حسین دباغ نے فرمایا کہ میں نے اکناف واطراف ہند میں دورہ کیا۔ مگر ایسی تیز اور نفیس وسلیس عربی بولنے والا نظر نہ آیا۔

حجۃ الاسلام عربی زبان پر ایسی دسترس رکھتے تھے کہ اپنے والد ماجد امام احمد رضا کی تصانیف جلیلہ الدولۃ المکیۃ بالمادۃ الغیبیہ ۱۳۲۳ھ اور کفل الفقیہ الفاہم ۱۳۲۳ھ کی عربی زبان میں تمہیدات قلم برداشتہ لکھیں اور امام احمد رضا نے حرمین طیبین اور عالم اسلام کے جلیل القدر علماء کو جو علمی سندات دیں، ان کو ترتیب دیا، ان پر مقدمہ بھی لکھا۔

حجۃ الاسلام علیہ الرحمہ نے فرق باطلہ سے متعدد مناظرے کیئے جن میں بفضلہ تعالی آپ نے ہمیشہ فتح پائی۔ شوال ۱۳۵۲ھ ۱۹۳۴ء کو انجمن حزب الاحناف لاہور کی طرف سے مسجد وزیر خان میں ایک فیصلہ کن مناظرہ ہونا قرار پایا۔ علماء دیوبند کی طرف سے مولوی اشرف علی تھانوی مناظر مقرر ہوئے اور اہل سنت کی طرف سے حجۃ الاسلام مناظر مقرر ہوئے۔ قرار پایا کہ حفظ الایمان۔ براہین قاطعہ اور تحذیر الناس کی متنازعہ فیہ عبارات پر فیصلہ کن گفتگو کی جائے۔

وقت مقررہ پر حضرت حجۃ الاسلام کے علاوہ کثیر تعداد میں علماء اہل سنت مسجد وزیر خان پہنچ گئے۔ مگر مولوی اشرف علی دیوبندی نہ خود آئے اور نہ ہی اپنا وکیل بھیجا۔ کاش دیوبندی مناظر، میدان مناظرہ میں آجاتے اور اختلاف ونزاع کے رفع وخاتمہ کی کوئی صورت ہوجاتی۔ بہرحال حضرت حجۃ الاسلام کے مقابل اُسے آنے کی جراءت نہ ہوسکی۔

حضرت حجۃ الاسلام علم وفضل اور حسن سیرت کے ساتھ حسن صورت کی دولت سے بھی سرفراز تھے، نہایت ہی حسین وجمیل اور وجیہہ شخصیت کے مالک تھے، آپ کی وجاہت، چہرہ کی رونق، نورانیت اور خداداد حسن وجمال بھی ایسا تھا کہ جس سے اہل سنت کی خود بخود تبلیغ ہوجاتی، آپ کے نورانی چہرہ کو دیکھ کر ہی لوگ خود رفتہ ہوکر پروانہ وار جمع

Marfat.com

ہو جاتے اور آپ کے سلسلہ میں داخل ہو جاتے۔

مقتدر عالم کی حیثیت سے حجۃ الاسلام نے برصغیر میں مسلمانوں کے مذہبی و سیاسی، معاشرتی، معاشی اور عمرانی حقوق کی خاطر اٹھنے والی تحاریک میں نمایاں حصہ لیا۔ شریعت وطریقت کے مجمع البحرین حضرت حجۃ الاسلام کی متعدد تصانیف آپ کے کمال علمی پر دال ہیں۔ چند تصانیف کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

۱۔ حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین (۱۳۲۵ھ) مرزا غلام احمد قادیانی کے ہذیانات کے خلاف اولین تصانیف میں سے ایک ہے۔

۲) سد مت اللہ لہل السنۃ من سیل الفند والفتنہ۔

۳) سد الفرار (مسئلہ اذان پر باب کتاب ہے)۔

۴) حاشیہ رسالہ ملا جلال (سلطنت کی مشہور کتاب پر حاشیہ) قلمی موجود ہے۔

۵) نعتیہ دیوان

۶) مجموعہ فتاویٰ

۷) اجازات الحرمین علماء مکۃ و المدینہ

امام احمد رضا نے سند حدیث طریقت اور روایت علوم میں جن علماء کے علماء کو ۱۳۲۳ھ، ۱۹۰۶ء کے حج کے موقع پر عرض فرمایا آپ کے خلف اکبر حجۃ الاسلام نے ان کو جمع فرمایا اور اس پر تقریظ لکھی۔

۸) الدولۃ المکیۃ بمادۃ الغیبیہ، مصنف امام احمد رضا کا اردو ترجمہ کیا۔

۹) الدولۃ المکیۃ کے حاشیہ الفیوضات المکیۃ کا کامیاب اردو ترجمہ کیا۔

۱۰) کفل الفقیہ الفاہم فی احکام قرطاس الدراہم (۱۳۲۶ھ) مصنف امام احمد رضا کا دیباچہ حجۃ الاسلام نے لکھا اور اس کا اردو ترجمہ کیا۔

سیدی اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ علیہ نے سارے اذکار و اشغال اور وظائف و اوراد کی اجازت و مرویات مشائخ عظام کی اجازت مطلق تا حیات فرمائی اور اپنی روحانی اولاد پر جانشین و

Marfat.com

خلیفہ مقرر فرمایا۔ سند سجادگی عطا فرمائی۔

امام احمد رضا قدس سرہٗ کے وصال اقدس سے ایک ہفتہ پہلے جو لوگ بیعت کیلئے حاضر ہوئے ان سے ارشاد فرماتے ہیں۔

''حامد رضا کا ہاتھ میرا ہاتھ اور ان کی بیعت میری بیعت اور ان کا مرید میرا مرید ہے۔''

بدر الطریقت والشریعت، ماہتاب علم وفضل حضرت حجۃ الاسلام قدس سرہ نے ۱۷ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۲ھ، ۲۴ مئی ۱۹۴۲ء پونے گیارہ بجے شب عین حالت تشہد میں السلام علیک ایھا النبی کہتے ہوئے اپنی جان جان آفرین کے سپرد کر دی۔

انا للہ و انا الیہ راجعون. [۱۵]

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

عرض: حضور ایک استغاثہ پیش کرنا ہے۔ اس کے واسطے کون سا دن مناسب ہے۔

ارشاد: اس کے لئے کوئی خاص دن مقرر نہیں البتہ حدیث شریف میں ارشاد ہے کہ جو شخص کسی حاجت کو ہفتہ کے دن صبح کے وقت قبل طلوع آفتاب اپنے گھر سے نکلے تو اس کی حاجت روائی کا میں ضامن ہوں۔

عرض: حضور ﷺ نے ہر حاجت کے لئے ارشاد فرمایا ہے؟

ارشاد: ہاں جائز حاجت ہونا چاہیئے۔

(ملفوظات۔ امام احمد رضا خاں قادری)

Marfat.com

جعلی خط والے پر خدا کی

[illegible] خلیل مطبوعہ [illegible] کتوبر ۱۹۶۳ء میں میری نام سے توہین و رجعت کا شائع ہوا اسکی نسبت اوس نے تشہیر کیا کہ [illegible] آن کریم نے تعوذ فرمایا کہ لعنۃ اللہ علی الکذبین واحد قہار اور اوسکے حبیب مالک مختار اور اوسکے [illegible] اور تمام ملائکہ اور جملہ عبادہ صلحین علیہم افضل الصلاۃ والسلام کی ہزار ہزار لعنتین اوس خبیث کذاب [illegible] شیطان رجیم ابلیس پر ہیں میری طرف سے یہ ملعون جعلی خط بنایا اور شائع کرایا اگر اس کے لیے واقعیت ہے تو [illegible] من وعلیہ واصلی خط پیش کریں ورنہ لعنت الٰہی کے گہرے گڑھے میں گریں ہم قہر زدوں نے پیش خویش یہ مولوی [illegible] کی توبہ کا معاوضہ گرفتار [illegible] چڑانے سے چند انسان نہیں ہو سکتا اللہ عزوجل شاہد ہے کہ میں اعلیحضرت [illegible] والد ماجد دامت برکاتہم العالیہ کو حقیقی سچا نام اہلسنت و مجدد مائۃ حاضرہ و مؤید ملت طاہرہ و ناصر سنت زاہرہ [illegible] جت قاہرہ دہتا ہوں وکفی باللہ شہیدا اور نہ صرف میں ملکہ بحمدہ تعالیٰ جماعت اہلسنت [illegible] میں ایسا ہی جانتے مانتے ہیں اور تمام نہاد خلافت کرو سکے لیڈروں کے اقرار سے حقیقۃ سورج کیطرح بلکہ سورج سے مشدد [illegible] کے وجود سے پہلے اوسکی پیشگی بیٹی ہے ؎

از سر خلافت فرسورج بجست — در گاندھی کیپ ترک ترک جست

آزاد و محمد علی و شوکت گفت — گر ترک آید تنگ گیریم بدست

[illegible] اسلام و شرعی احکام کو مسخ کرنے کی سوچ کیلئے اوراق [illegible] آیات کا نام کر کثیر ارشادات [illegible] سے [illegible] کے [illegible] ۔ یہ الحجۃ البہتہ کے مطالعہ سے ظاہر ہے اور اسکے لیڈروں میں سے بعض کو [illegible] کے پھندے میں پھنسے ہوئے جاہلان افتاوہ در چاہ واللہ علی ما اقول وکیل اور رسول جانتے ہیں کہ یہ جو کچھ [illegible] اسلام و احکام شریعت سے ہے نہ انگریزوں کی طمع یا خوف یا رورعایت سے اس میں جو جھوٹ کہتا ہوا اور جو باتباع شیطان بدگمانی کریں اور جو [illegible] میں [illegible] سب پر غضب الٰہی ہو۔ یہ [illegible] تحریر سے [illegible] ہی ہوئی شدہ بالا نقصان رسانی کیلئے شائع کیگئی ولی اللہ الموفق

فقیر محمد حامد رضا قادری عفرلہ ۱۰ صفر ۱۳۸۳ھ

Marfat.com

ابوالبرکات محی الدین محمد مصطفیٰ رضا خان قادری بریلوی
المعروف
بہ مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ

مفتی اعظم ہند قدس سرہ العزیز ۲۲ ذوالحجہ ۱۳۱۰ھ، ۷ جولائی ۱۸۹۲ء بروز جمعہ بریلی شریف میں پیدا ہوئے، آپ امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمہ کے فرزند اصغر ہیں۔ آپ کی ولادت کا سن ہجری اس آیت کریمہ سے نکلتا ہے۔

و سلام علی عبادہ الذین اصطفی

۱۳۱۰ھ

آپ کا پیدائشی نام محمد رکھا گیا۔ اعلیٰ حضرت نے غیبی اشارہ پا کر نام آل رحمٰن رکھا۔ پیرومرشد نے آپ کا نام ابوالبرکات محی الدین جیلانی تجویز کیا اور عرف میں آپ کو مصطفیٰ رضا خان کے نام سے پکارا گیا۔ فن شاعری میں نوری تخلص کیا اور عوام الناس میں مفتی اعظم جیسے لقب سے مشہور رہے۔

سید المشائخ حضرت شاہ سید ابوالحسین احمد نوری علیہ الرحمہ نے اگرچہ آپ کی پیدائش کے وقت ہی اپنے سلسلے میں داخل کرلیا تھا مگر جب آپ بریلی تشریف لائے تو چھ ماہ کے آل رحمٰن مصطفیٰ رضا خان کو گود میں لیا پیشانی کو بوسہ دیا۔ اپنی انگشت شہادت آپ کے منہ میں ڈالی اور نہ صرف سلسلے میں داخل فرمایا بلکہ تمام سلاسل میں اجازت وخلافت سے بھی نوازا اور آپ کی شان میں مستقبل کے لئے یہ کلمات ارشاد فرمائے۔ یہ بچہ دین و ملت کی بڑی خدمت کرے گا اور مخلوق خدا کو اس کی ذات سے بہت فیض پہنچے گا۔ یہ بچہ ولی ہے۔ اس کی نگاہوں سے لاکھوں گمراہ انسان دین حق پر قائم ہوں گے یہ فیض کے دریا بہائے گا۔

Marfat.com

مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ نے اعلحضرت سے اکثر علوم وفنون حاصل کئے مگر اپنے بڑے بھائی مولانا حامد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ سے اکثر کتابیں پڑھیں اس کے علاوہ استاذ الاساتذہ علامہ شاہ رحم الٰہی منگوری علیہ الرحمہ اور مولانا بشیر احمد علی گڑھی سے بھی آپ نے بھرپور استفادہ کیا۔ حدیث شریف کا درس خاص کر علامہ ظہور الحسین فاروقی رامپوری (المتوفی ۱۳۴۲ھ تلمیذ مولانا محمد فضل رحمٰن گنج مراد آبادی سے حاصل کیا۔ اعلی حضرت علیہ الرحمہ نے ۲۵ سلاسل اولیاء وسلاسل حدیث کی اجازت مرحمت فرمائی۔

حضرت مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ نے درس نظامی کے جملہ علوم وفنون عقلیہ و نقلیہ سے فراغت کے بعد ۱۳۲۸ھ، ۱۹۱۰ء سے ۱۳۵۶ھ، ۱۹۳۷ء تک جامعہ رضویہ منظر اسلام میں تدریس فرمائی اور پھر اپنی قائم کردہ جامعہ رضویہ مظہر اسلام (مدرسہ بی بی جی) میں طویل عرصے تک تدریس کا سلسلہ جاری رکھا اور لگ بھگ ۶۰۔۷۰ سال تک درس وتدریس فرماتے رہے جس نے آپ کو درس نظامی کا ایک ماہر وفکر ساز مدرس، بالغ نظر محدث اور عظیم فقیہہ اور متکلم بنادیا جس کے باعث پاک و ہند کی تمام جامعات اور مدارس میں آپ کے تلامذہ یا ان کے تلامذہ درس وتدریس میں مشغول ہیں یہ ایک صدقہ جاریہ ہے جو قیامت تک جاری رہیگا۔ آپ کے اجل تلامذہ کی ایک انتہائی طویل فہرست ہے۔ جنکے فیضِ نظر سے آج پاک و ہند کے تمام مدارس مستفیض ہو رہے ہیں۔

حضرت مفتی اعظم ہند کے تلامذہ وخلفاء صرف پاک و ہند تک محدود نہیں بلکہ بلاد عرب میں بھی ایک کثیر تعداد موجود ہے۔ تیسرے حج کے موقعہ پر ۱۳۹۱ھ میں مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں عرب کے بڑے بڑے جید علماء کرام نے اور مفتیان عظام نے اجازت حدیث اور خلافت کا اعزاز حاصل کیا جن میں قابل ذکر نام مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔	علامہ سید محمد مغربی مالکی	۲۔	مولانا سید امین کتبی مکی
۳۔	علامہ جعفر بن کثیر	۴۔	مولانا عمر ہمدان مکی۔
۵۔	مولانا سید عباس مالکی	۶۔	مولانا ابراہیم مدنی

Marfat.com

۷۔ علامہ موزعرقی ۸۔ علامہ فضل الرحمٰن ابن ضیاالدین مدنی

۹۔ مولانا عبدالمالک ۱۰۔ مولانا سید علوی مالکی

مفتی اعظم ہند نے فتوی نویسی کا آغاز ۱۳۲۸ھ، ۱۹۱۰ء سے کیا اور پہلا مسئلہ رضاعت سے متعلق لکھا جس کے جواب کو اعلی حضرت نے بہت پسند کیا اور اسی وقت ابوالبرکات محی الدین جیلانی آل رحمٰن عرف محمد مصطفیٰ رضا کے نام کی مہر بنا کر آپ کو عطا کی اور دارالافتاء آپ کے سپرد کیا۔

یہ بھی عجب حسن اتفاق ہے کہ اعلحضرت نے بھی ۱۴ سال کی عمر شریف میں پہلا فتوی رضاعت کا ہی لکھا تھا جس کو آپ کے والد مولانا مفتی نقی علی خان علیہ الرحمہ نے جب دیکھا تو فرط محبت سے پیشانی چومی اور آپ کو دارالافتاء کی ذمہ داری سپرد کردی۔

مفتی اعظم ہند نے اعلی حضرت کی حیات میں فتاوی نویسی کا آغاز کیا اور عمر کے آخری ایام تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ اس طرح لگ بھگ ۷۰ برس مسلسل فتاوی نویسی کی خدمت انجام دیتے رہے۔

آپ نے بیعت حضرت مخدوم شاہ ابوالحسین احمد نوری سے کی اور اجازت و خلافت والد ماجد سے پائی۔ لاکھوں مسلمان آپ سے شرف بیعت رکھتے ہیں۔ جن میں علماء کی تعداد زیادہ ہے۔ بکثرت علماء کو آپ نے اجازت وخلافت مرحمت فرمائی ہے۔ افتاء نویسی میں آپ کو ید طولی حاصل ہے اور مفتی اعظم ہند کے پیارے لقب سے یاد کئے جاتے ہیں۔ اعلحضرت قدس سرہ العزیز کو آپ کی فقاہت پر ناز تھا۔ آپ کو دارالافتاء کا مہتمم مقرر کر رکھا تھا۔ اکثر فتاوی پر اعلحضرت ﷺ اپنے شہزادہ اصغر والاتبار سے تصدیق حاصل کرتے۔

سیاست میں اگرچہ باقاعدہ حصہ نہیں لیتے تاہم اپنے والد ماجد کی اتباع میں سیاسی معاملات میں اعلی بصیرت رکھتے ہیں اور کمال درد دل سے بروقت سیاستدانوں کی

Marfat.com

غلطیوں پر ان کو انتباہ فرماتے ہیں۔تحریک ہجرت میں لیڈروں کی ناعاقبت اندیشی سے مسلمانوں کا جونقصان ہوا اس کے بارے میں ارشادفرماتے ہیں۔

''اس وقت یہ حکم جہاد بھی اُسی دشمن اسلام و مسلمین گاندھی بددین کا حکم ہے۔ جیسے پہلے ہجرت سے نقصان پہنچائے۔مسلمانوں کے خانماں برباد کرائے ان کی بیش بہا جائیدادیں اور اموال کوڑیوں میں بکوائے۔سب کے کوڑے کرائے خود ساختہ خلافت کی تحریک میں شرعی قباحتوں کے سبب شریک نہ ہوئے لیکن ترکوں اور سلطان ترکی سے ہمدردی رکھتے تھے۔چنانچہ سلطان ترکی کی حمایت میں یوں ارشادفرمایا۔''

سلطان المُسلمین ترکی اللّٰھم انصرہ و انصرمن نصرہ واخذل اعدائہ الکفرۃ الفجرۃ اللّٰھم دمر دیارھم و قصر اعمارھم و زلزل اقدامھم ولا تجعل لھم.

علیہ وعلینا سبیلا کی حرمت وعزت کے لئے خدمت محترمین کیا کم ہے۔ ترکیا کی سلطنت علیہ کی حفاظت وحمایت کے لئے خلافت کی شرط حماقت ہے۔تحفظ وامداد سلطنت اسلام کے لئے امامت کبری شرط ہی کب ہے۔جس کے لئے یہ لغو وفضول و بے معنی کد ہے۔

تحریک خلافت کے لیڈروں کا دعوی تھا کہ سلطان ترکی شرعی خلیفہ ہے اس لئے اس کی امداد واعانت اور خلافت ترکیہ کی حمایت وصیانت فرض ہے۔ وہ یہ بات بھول چکے تھے کہ خلافت شرعیہ مصطلحہ کے لئے جن سات شرطوں کا پایا جانا ضروری ہے ان میں سلطان ترکی میں قرشیت کی شرط مفقود ہے۔گویا وہ شریعت اسلامیہ کے اجماعی اصول کا انکار کر کے بزعم خود شریعت اسلامیہ کی خدمت کررہے تھے۔ دیگر علماء راسخین نے ترکی کی خلافت مصطلحہ کو نہ مانتے ہوئے بھی اس کی امداد واعانت اور حمایت وصیانت میں کمی نہ کی۔

جناب شوکت صدیقی جوایک غیر جانبدار مورخ ہیں نے بھی تحریک پاکستان میں حضرت مفتی اعظم ہند مدظلہ کی خدمات جلیلہ کو خراج تحسین پیش کیا ہے۔لکھتے ہیں۔

Marfat.com

مولانا احمد رضا خان کے فرزند اور ان کے جانشین مولانا مصطفیٰ رضا خان نے ہمیشہ تحریک پاکستان کی کھل کر حمایت کی ہے۔ انہوں نے اپریل ۱۹۴۶ء میں تحریک پاکستان کی حمایت وتائید میں منعقد ہونے والی آل انڈیا سنی کانفرنس میں نہایت سرگرمی کے ساتھ حصہ لیا مگر قیام پاکستان کے بعد مولانا مصطفیٰ رضا خان بریلی کے دارالعلوم منظر اسلام کے ذریعہ اشاعت وتبلیغ اسلام کے کام میں سرگرم عمل ہیں۔

آپ کو شعر وسخن سے بھی لگاؤ ہے۔ کلام نعت پر مشتمل ہے۔ اپنے والد ماجد اور خاندانی روایات کے مطابق عشق مصطفیٰ ﷺ سے وافر حصہ پایا۔ نوری تخلص فرماتے ہیں۔ برجستہ تاریخ گوئی میں بھی آپ کو کمال حاصل تھا۔ کیوں نہ ہو کہ ''الولد سر لابیہ'' بھی تو صحیح ہے۔ نامور محدث، فقیہہ اعظم، بے مثال صاحب رشد وہدایت، سخن گو وسخن سنج ہونے کے علاوہ کثیر تصانیف آپ کے علم وفضل کا واضح ثبوت ہیں۔

حضرت مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کا وصال پر ملال بروز بدھ ۱۴ محرم (شب ایک بجکر ۴۰ منٹ پر) ۱۴۰۲ھ، مطابق ۱۱ نومبر ۱۹۸۱ء بریلی شریف میں ہوا اور والد ماجد اعلیٰ حضرت احمد رضا خان محدث بریلوی کے پہلو میں دفنایا گیا۔ [۱۶]

Marfat.com

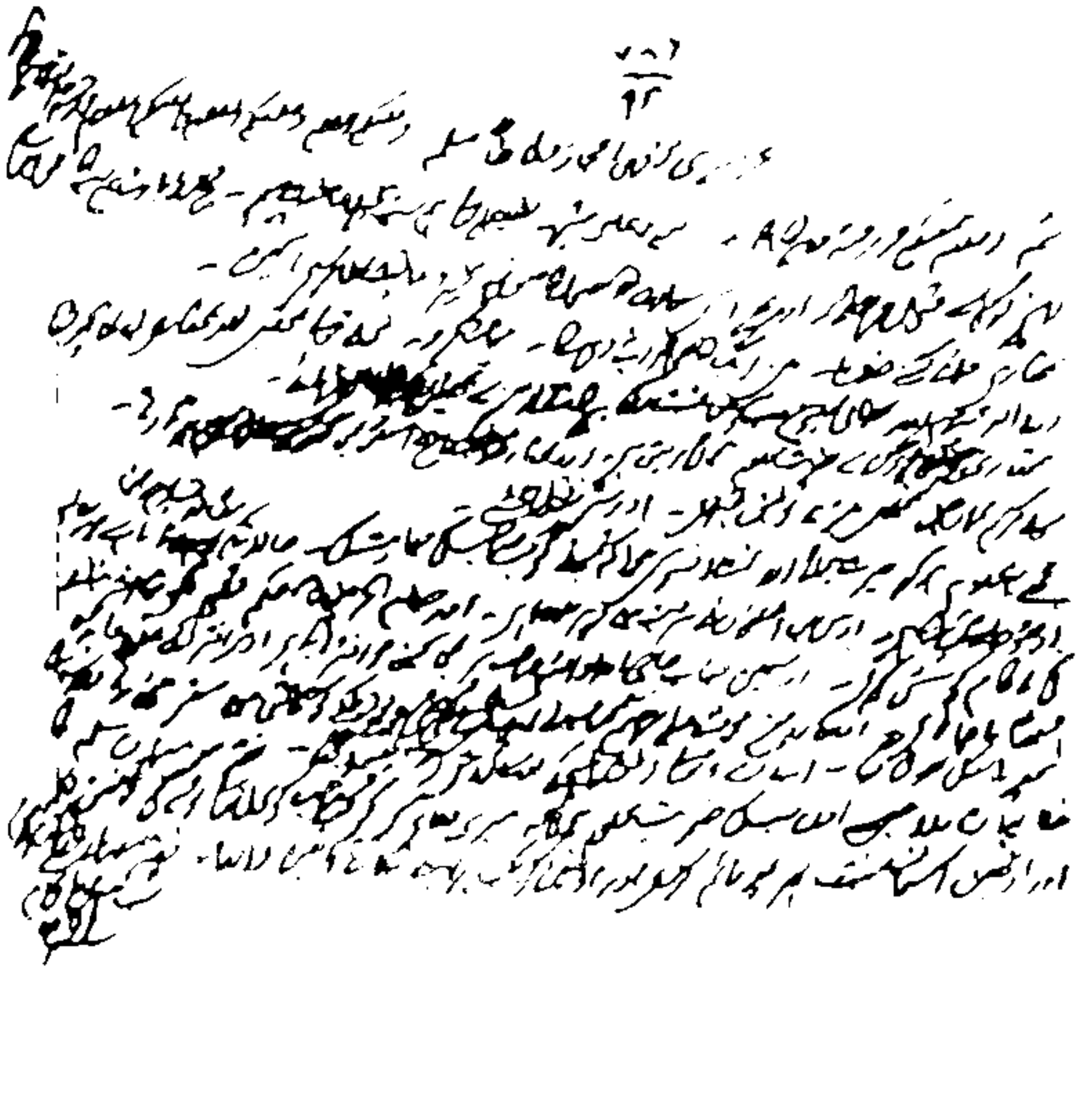

سیدی مفتی اعظم رحمۃ اللہ علیہ

کا مکتوب

حضرت علامہ مفتی اعجاز ولی خان رحمۃ اللہ علیہ

کے نام

Marfat.com

حضرت ابوالمحامد سید محمد محدث کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ

اسم گرامی سیدؔ محمد تھا، والد ماجد کا نام حکیم سید نذر اشرف تھا، آپ کی ولادت ۱۵ ذیقعدہ ۱۳۱۱ھ کو قبل از نماز فجر موضع جائس ضلع رائے پور بریلی میں ہوئی۔ آپ کی تربیت نانا جان حضرت شیخ المشائخ سید علی حسین اشرفی کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ نے کی۔ والدگرامی سے فارسی پڑھنے کے بعد حضرت مولانا عبدالباری فرنگی محلی رحمۃ اللہ علیہ سے. مدرسہ نظامیہ. فرنگی محل سے علوم عربیہ کی تحصیل کی۔ مولانا عبدالباری آپ کے سیدؔ زادے ہونے کی بناء پر آپ کا بہت احترام کرتے، آٹھ سال بعد حضرت مفتی لطف اللہ سے شرح تجرید اور افق المبین کا درس لیا، مفتی صاحب نے سند فراغت میں علامہ کا لفظ لکھا۔ پیلی بھیت میں مولانا شاہ مطیع الرسول عبدالمقتدر بدایونی رحمۃ اللہ علیہ سے حدیث پڑھ کر سند حاصل کی۔

فارغ التحصیل ہونے کے بعد دہلی میں مدرسۃ الحدیث قائم کرکے درس حدیث دینا شروع کیا اور اپنے نانا جان حضرت سیدؔ علی حسین اشرفی رحمۃ اللہ علیہ کے حکم سے اپنے ماموں شاہ احمد اشرف قدس سرہ سے بیعت کی اور خلق خدا کی روحانی تربیت فرمانے لگے۔ آپ نے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ سے بھی تلمذ حاصل کیا تھا۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی خدمت میں حاضری کا واقعہ اس طرح ہے کہ ایک روز حضرت مولانا شاہ سید احمد اشرف صاحب کچھوچھوی تشریف لائے ہوئے تھے۔ رخصت کے وقت انہوں نے عرض کیا کہ مولوی سیدؔ محمد صاحب اشرفی اپنے بھانجے کو میں چاہتا ہوں کہ حضور کی خدمت میں حاضر کردوں۔ حضور جو مناسب خیال فرمائیں ان سے کام لیں۔ ارشاد ہوا۔ ضرور تشریف لائیں، یہاں فتوے لکھیں اور مدرسہ میں درس دیں ردوہابیہ اور افتاء دونوں ایسے فن ہیں کہ طب کی طرح یہ بھی صرف پڑھنے سے نہیں آتے اس میں بھی طبیب حاذق کے مطب میں بیٹھنے کی ضرورت ہے۔

Marfat.com

پھر فرمایا۔ سید محمد اشرفی صاحب تو میرے شاہزادے ہیں۔ میرے پاس جو کچھ ہے وہ انہیں کے جدامجد یعنی حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا صدقہ وعطیہ ہے۔

اعلیٰ حضرت بھی آپ کو سید ہونے کی وجہ سے بہت محترم جانتے اور بڑے ادب سے پیش آتے یہاں تک کہ ہاتھ چومتے۔ اعلیٰ حضرت نے آپ کو اجازت وخلافت سے بھی نوازا تھا۔ آپ کو اپنے مرشد برحق سے خاص عقیدت ومحبت تھی، عرس رضوی بریلی شریف میں ہر سال حاضر ہوتے اور اعلیٰ حضرت کی قائم کردہ جماعت رضائے مصطفیٰ کے تاحیات صدر رہے۔ تدبر اور اصابت رائے وصف تھا۔ علمائے اہل سنت کے درمیان اتحاد کے عظیم علمبردار تھے۔ بنارس سنی کانفرنس ۱۹۴۶ء کے موقع پر آئندہ کے لئے بالاتفاق صدر عمومی مقرر کئے گئے۔ اسی کانفرنس کے استقبالیہ کے آپ صدر تھے۔

آپ بیک وقت عالم، فاضل، ادیب، خطیب، صوفی، شاعر، پیر طریقت اور محدث تھے، تمام سال تبلیغی دوروں پر صرف کرتے۔ پانچ ہزار سے زائد غیر مسلموں نے آپ کے دست حق پرست پر اسلام قبول کیا اور کئی لاکھ مسلمان شرف بیعت سے مشرف ہوئے۔

مذہبی، تبلیغی اور سماجی کاموں کے علاوہ آپ نے سیاسی تحریکوں میں بھی بھرپور حصہ لیا تحریک پاکستان میں آپ کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ آپ نے دیگر مشائخ اہل سنت کے شانہ بشانہ مگر قائدانہ حیثیت سے کام کیا، تحریک پاکستان کی حمایت میں ملک گیر دورے کئے اور عوام کو مسلم لیگ کے منشور سے آگاہ کر کے نظریہ پاکستان کا ہمنوا بنایا۔ بنارس کی آل انڈیا سنی کانفرنس اور اجمیر سنی کانفرنس میں آپ کے خطبے تحریک پاکستان کی حمایت کے جیتے جاگتے ثبوت ہیں۔ آپ نے آل انڈیا سنی کانفرنس (جو ۱۳۴۴ھ/ ۱۹۲۵ء میں قائم ہو چکی تھی) کے پلیٹ فارم سے تحریک پاکستان کے لئے عظیم خدمات سر انجام دیں، پاک و ہند کے تقریباً سب ہی چھوٹے بڑے شہروں میں پاکستان کے حق میں مدلل تقاریر فرمائیں اور اپنے لاکھوں مریدوں کو تحریک پاکستان میں حصہ لینے کا حکم صادر فرمایا۔

Marfat.com

آپ ایک بے مثال خطیب ہونے کے ساتھ ساتھ ادیب بھی تھے مندرجہ ذیل تصانیف آپ کی یادگار ہیں۔

۱۔ ترجمہ قرآن پاک
۲۔ فرش پہ عرش
۳۔ تفسیر قرآن پاک
۴۔ حیات غوث العالم
۵۔ اتمام حجت
۶۔ میلاد اشرفی
۷۔ التحقیق البارع فی حقوق الشارع
۸۔ تقوی القلوب

عشق رسول ﷺ آپ کے رگ و پے میں سمایا ہوا تھا، چار مرتبہ زیارت حرمین و روضہ انور سرکار دوعالم ﷺ سے مشرف ہوئے۔ حضرت محدث اعظم ہند علیہ الرحمہ کا وصال ۱۶ رجب ۱۳۸۱ھ، ۲۵ دسمبر ۱۹۶۱ء بروز شنبہ ساڑھے بارہ بجے دن لکھنو میں ہوا اور کچھوچھہ شریف میں دفن کئے گئے۔ نماز جنازہ سید مختار اشرف سجادہ نشین سرکار کچھوچھہ شریف نے پڑھائی۔ [۱۷]

Marfat.com

حضرت علامہ محمد تاج الدین الحسنی قدس سرہ

حضرت علامہ محمد تاج الدین بن محمد بدر الدین بن یوسف بن عبدالرحمٰن الحسنی مراکشی بیانی ۱۳۰۷ھ/۱۸۹۰ء کو دمشق میں پیدا ہوئے۔ سوریا پر فرانسیسیوں کے قبضہ کے دوران آپ جمہوریہ سوریا کے بغیر انتخاب صدر مقرر ہوئے۔

آپ کے والد حضرت شیخ محدث محمد بدرالدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہر طرف سے منقطع ہو کر تدریس وعبادت میں منہمک تھے۔ اس وجہ سے علامہ تاج الدین نے ان حکام کی طرف سے منہ پھیر لیا جو آپ کے والد کو حکومت میں شمولیت اختیار کرنے کے لئے رضا مند کرنے کی کوشش میں تھے۔ ان حالات میں آپ ۱۹۱۲ء کو دمشق میں دینی علوم کے مدرسہ سلطانیہ میں مدرس مقرر ہوئے۔ سلطنت عثمانیہ کے عہد میں آپ اصلاح المدارس کے ممبر اور حکومت سوریا کی قومی اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے۔ جب ۱۹۱۶ء میں افواجِ عثمانی کے اخبار ''الشرق'' کا اجراء ہوا تو آپ اس کے مدیر اعلیٰ بنائے گئے۔ اور ملک فیصل کے عہد میں ''الموتمر السوری'' کے رکن اور پھر ''مجلس شوریٰ'' کے ممبر ہوئے۔ پھر سوریا کے دارالخلافہ دمشق میں عہدۂ قضا کو نوازا اور ''مہد الحقوق'' میں اصول فقہ کی تدریس فرماتے رہے۔ سوریا پر فرانسیسیوں کے قبضہ کے دوران آپ کو دو مرتبہ سوریا کا وزیر اعظم منتخب کیا گیا۔ پہلی مرتبہ ۱۹۲۸ء سے ۱۹۳۱ء تک تین سال کی مدت تھی اور دوسری مرتبہ ۱۹۳۴ء سے ۱۹۳۶ء تک۔ وہ بڑے فتنہ وفساد کا دور تھا آپ مستعفی ہو گئے۔ متعدد مرتبہ قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں اور پیرس کی طرف سفر کیا، وہاں عرصۂ دراز تک مقیم رہنے کے بعد دمشق واپس لوٹ آئے تو آپ کو فرانسیسیوں نے ۱۳۶۰ھ/ ۱۹۴۱ء میں سوریا کا صدر بنا دیا۔ تادم واپسی اسی عہدے پر فائز رہے۔ آپ بڑے دور اندیش اور ذکی تھے۔ عوام کے ساتھ بڑی مہربانی اور حسن اخلاق سے پیش آتے تھے۔

Marfat.com

دمشق میں ۱۳۶۲ھ / ۱۹۴۳ء میں انتقال فرما گئے۔۱۸

امام احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف الدولۃ المکیہ پر آپ نے تقریظ تحریر فرمائی۔ حضرت علامہ شیخ ضیاء الدین قادری مدنی رحمۃ اللہ کے ساتھ بڑے گہرے دوستانہ مراسم تھے۔ مدینہ طیبہ کی حاضری کے ایام میں آپ کی مجلس میں اکثر تشریف لایا کرتے۔

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

عرض: اگر نماز کے وقت عمامہ باندھ لے اور سنتوں کے وقت اتار لے کہ درد سر کا گمان ہے۔ تو جائز ہے یا نہیں؟

ارشاد: خیر مگر اولیٰ یہ ہے کہ نہ اتارے۔ ایک جمعہ عمامہ کے ساتھ ستر (۷۰) جمعہ بغیر عمامہ کے برابر ہے۔ پھر ارشاد فرمایا دردسر اور بخار وہ مبارک امراض ہیں جو انبیاء علیہم الصلاۃ و السلام کو ہوتے تھے۔ ایک ولی اللہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے دردسر ہوا۔ آپ نے اس شکریہ میں تمام رات نوافل میں گذار دی کہ رب العزت تبارک وتعالیٰ نے مجھے وہ مرض دیا جو انبیاء علیہم الصلاۃ و السلام کو ہوتا تھا۔ ﷺ یہاں یہ حالت کہ اگر برائے نام درد معلوم ہوا تو یہ خیال ہوتا ہے کہ جلد نماز پڑھ لیں۔ پھر فرمایا ہر ایک مرض یا تکلیف جسم کے جس موضع پر ہوتی ہے وہ زیادہ کفارہ اسی موقع کا ہے کہ جس کا تعلق خاص اس سے ہے۔ لیکن بخار وہ مرض ہے کہ تمام جسم میں سرایت کر جاتا ہے جس سے باذنہ تعالیٰ تمام رگ رگ کے گناہ نکال لیتا ہے۔ الحمد للہ کہ مجھے اکثر حرارت اور دردسر رہتا ہے۔

(ملفوظات۔ امام احمد رضا خاں قادری)

Marfat.com

علامہ شیخ تقی الدین نبہانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

امام المجاہدین ''حزب التحریر الاسلامی'' کے بانی حضرت قاضی تقی الدین بن یوسف نبہانی حیفا کے قریب قصبہ اِجزام کے قبیلہ الحناجرہ کے نبہانی خاندان میں ۱۳۲۶ھ / ۱۹۰۸ء کو ایک دینی و علمی گھرانے میں پیدا ہوئے، اور اسی ماحول میں پروان چڑھے۔

تمام علوم وفنون اپنے والد حضرت علامہ یوسف نبہانی رحمۃ اللہ علیہ سے اخذ کئے جو کہ شام کے بہت بڑے عالم اور مفتی تھے۔ ابتدائی تعلیمی مراحل سوریا میں طے کئے۔ آپ کے والد قصبہ اِجزام واپس لوٹے، ۱۹۲۲ء میں یہاں ہی آپ نے ابتدائی تعلیم مکمل کی اور اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے مصر کا قصد فرمایا، جامعہ الازہر شریف سے ''العالمیہ فی الشریعۃ'' کی سند حاصل کرنے کے بعد ''المعہد العالی'' جو کہ جامعہ الازہر کے ماتحت ہے، میں قضاء شرعی کے لئے داخلہ لیا اور سند قضاء سے سرفراز ہوئے۔ پھر عربی ادب اور دیگر علوم کے حصول کے لئے دارالعلوم میں داخل ہوئے، دو سال میں تعلیم مکمل کرنے پر عربی ادب و دستور کا ڈپلومہ حاصل کیا۔ اتمامِ علوم دینیہ وعلمیہ کی تکمیل کے بعد عازمِ فلسطین ہوئے جہاں حیفا کے مدارس میں مدرس کی حیثیت سے خدمات انجام دیتے رہے۔ اس پیشہ کو دین اور ملک کی روح سمجھتے ہوئے اپنایا، اس کا طلبہ کے ذہن پر مستقبل کے لائحہ عمل پر، گہرے اور دوررس اثرات مرتب ہوئے۔ آپ سے طلباء کی ایک بہت بڑی تعداد نے علوم اخذ کئے۔ آپ کے تلامذہ میں بڑی بڑی مشہور شخصیتیں ہیں ان میں سے ایک ڈاکٹر احسان عباس ہیں۔

پھر عہدۂ قضاء کو زینت بخشی۔ پہلے بیبان پھر قدس شریف، رملہ اللد اور آخر میں حیفا کی شرعی عدالت کے قاضی مقرر ہوئے۔ انقلاب فلسطین اور شیخ عزالدین کی شہادت کے بعد آپ نے سیاست میں حصہ لیتے ہوئے۔ ۱۹۳۸ء میں ''جمعیۃ الاعتصام الاسلامیہ''

Marfat.com

کی بنیاد رکھی۔ اس جماعت کا مقصد قابض انگریز کو بھگانا اور بیرون ملک سے آنے والے یہود کو روکنا تھا۔ ۱۹۴۸ء میں یہودیوں کے تسلط کے بعد آپ کا خاندان بیروت کی طرف متوجہ ہوا۔ پھر غربی پٹی کے، اردن کے ساتھ الحاق کے بعد آپ قدس شریف میں محکمہ ''الاستئناف الشرعیۃ'' کے رکن منتخب ہوئے۔ پھر عہدۂ قضا سے مستعفی ہوتے ہوئے عمان میں بحیثیت مدرس کام شروع کیا۔

۱۹۵۲ء میں دینی کاموں میں مشغولیت کے سبب استعفیٰ دے دیا اور ''حزب التحریر الاسلامی'' کی بنیاد رکھی جس کا مقصد خلافت اسلامیہ کا قیام تھا، اس دعوت کے پھیلانے کے لئے عرب اور اسلامی ممالک کے اطراف میں دور دراز کے سفر اختیار کئے۔ اس دعوت کو عرب حکومتوں نے قبول نہ کیا۔ آپ کو اذیتیں دیں اور گرفتاری کا حکم صادر ہوا تو روپوش ہونے پر مجبور ہوئے۔ حتیٰ کہ بیروت میں ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء میں واصل بحق ہوئے۔ [19]

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

عرض: اگر امام منبر چھوڑ کر خطبہ پڑھے اور جب کہا جائے تو کہے کوئی حرج نہیں۔ اس صورت میں نماز ہوگی یا نہیں؟

ارشاد: خلاف سنت ہے۔ امام کو سمجھانا چاہیئے۔ نماز ہوگئی۔ حضور اقدس ﷺ کے زمانے میں برسوں کے بعد منبر شریف بنا، اکثر ستون کے سہارے حضور ﷺ نے خطبہ فرمایا ہے۔

(ملفوظات۔ امام احمد رضا خاں قادری)

Marfat.com

مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی علیہ الرحمہ

صدر الافاضل مولانا محمد نعیم الدین مرادآبادی علیہ الرحمۃ کی ولادت ۲۱ صفر ۱۳۰۰ھ (یکم جنوری ۱۸۸۳ء) کو مرادآباد (یو۔پی بھارت) میں ہوئی۔ ۱۳۲۰ھ، ۱۹۰۲ء میں مدرسہ امدادیہ (مرادآباد) سے دستار فضیلت حاصل کی۔ استاد گرامی مولانا شاہ محمد گل رحمۃ اللہ علیہ عارف کامل اور فاضل اجل تھے۔ فاضل ممدوح کے عشق و محبت اور علمیت و فقاہت کی ایک جھلک ان کی تالیف ذخیرۃ العقبیٰ فی استحباب مجلس میلاد مصطفیٰ (۱۳۳۹ھ / ۱۹۲۰ء) میں نظر آتی ہے آپ کا سلسلہ حدیث براہ راست حجاز مقدس سے مربوط ہے، برصغیر پاک و ہند کے دوسرے سلاسل حدیث کے مقابلے میں آپ کو یہ خصوصی امتیاز حاصل ہے۔

صدر الافاضل ایسے جلیل القدر استاد کے تلمیذ رشید تھے جو علوم عقلیہ و نقلیہ کے ماہر تھے بالخصوص فن حدیث اور علم التوقیت میں ید طولیٰ رکھتے تھے۔ علم طب میں بھی مہارت حاصل تھی اور حکیم شاہ فضل احمد امروہوی سے شرف تلمذ تھا۔ شاعری میں اپنے والد ماجد استاذ الشعراء مولانا معین الدین نزہت سے فیض حاصل کیا اور نعیم تخلص فرماتے تھے۔ آپ کا دیوان ''ریاض نعیم'' شائع ہو چکا ہے۔

صدر الافاضل حضرت شاہ محمد گل علیہ الرحمہ سے سلسلہ قادریہ میں بیعت تھے۔ بیعت کے بعد حضرت شاہ صاحب نے آپ کو حضرت شاہ علی حسین کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۳۵۵ھ) کے سپرد کر دیا۔ صدر الافاضل نے آپ سے استفادہ کیا اور آپ ہی سے خلافت و اجازت حاصل کی۔ آپ ہی کی اجازت سے فاضل بریلوی مولانا احمد رضا خان علیہ الرحمہ (م ۱۹۲۱ء) سے بھی خلافت و اجازت حاصل کی۔ صدر الافاضل، فاضل بریلوی کے راز دار اور رمز شناس تھے۔ آپ نے ان کے مشن کو بڑی کامیابی کے ساتھ آگے بڑھایا اور مسلمانان ہند کی سیاسی اور مذہبی امور میں رہنمائی فرمائی۔

Marfat.com

۱۳۲۸ھ/۱۹۱۰ء میں مراد آباد میں آپ نے مدرسہ انجمن اہل سنت و جماعت کی بنیاد رکھی۔ بعد میں ۱۳۵۲ھ/۱۹۳۳ء میں اس مدرسہ کا نام جامعہ نعیمیہ قرار پایا۔ اس جامعہ کے فیض یافتہ اور صدر الافاضل کے تلامذہ پاک و ہند میں بہت سی جامعات کے بانی، بہت سی کتابوں کے مصنف اور بہت سے رسالوں کے مدیر ہیں۔

صدر الافاضل تبلیغ اسلام اور ناموس مصطفیٰ ﷺ کی حفاظت وحمایت میں ہمہ تن مصروف رہتے۔ اس سلسلے میں آپ نے عیسائیوں اور آریوں سے کامیاب مناظرے فرمائے۔ آپ نے اپنے رسالہ السواد الاعظم میں بھی ان لوگوں کا رد کیا مثلاً پنڈت دیانند سرسوتی کی کتاب ستیارتھ پرکاش کے اسلام وشارع اسلام پر اعتراضات کے مسکت ومدلل جواب دیئے مگر تحریر وتقریر میں کسی مقام پر تہذیب وشائستگی کا دامن ہاتھ سے جانے نہ دیا۔

۱۹۱۹ء/ ۱۳۳۸ھ اور ۱۳۳۹ھ/ ۱۹۲۰ء میں تحریک خلافت، تحریک ترک موالات کے جذباتی دور میں آپ نے تحریر وتقریر کے ذریعے مسلمانوں تک اسلام کے سچے پیغام کو پہنچایا اور صدر جمعیت علماء ہند کو ہندو مسلم اتحاد کے خطرات سے آگاہ کر کے مسلمانوں کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنے سے روکا۔ پھر دہلی جا کر مولانا محمد علی جوہر کو سمجھایا، بالآخر وہ ہندو مسلم اتحاد کی دعوت سے دستبردار ہو کر تائب ہو گئے۔

۱۹۳۱ء میں دوسری گول میز کانفرنس (لندن) میں جب علامہ اقبال نے تقسیم ہند کی تجویز پیش کی تو آپ نے اس کی پرزور تائید کی اور اس تجویز کے مخالف ہندو اخبارات و رسائل کا خوب تعاقب فرمایا۔ اور اپنے موقف کی حمایت میں نہایت معقول اور دل نشین دلائل پیش کئے۔ ۱۹۴۰ء/ ۱۳۵۹ھ جب لاہور میں قرارداد پاکستان منظور ہوئی تو اس موقع پر آپ کے تلمیذ رشید مولانا ابوالحسنات محمد احمد علیہ الرحمہ موجود تھے اور جلسہ کے سرگرم کارکن تھے۔ ۱۹۴۶ء میں نواب محمد اسماعیل خان (صدر یوپی مسلم لیگ) کے ذریعہ قائداعظم کو تار دلوایا کہ جب تک حکومت برطانیہ پاکستان کے مشرقی اور مغربی علاقے کے درمیان ایک بین الاقوامی آزاد علاقہ تسلیم نہ کرلے تقسیم کی تجویز منظور نہ کریں۔

۱۳۶۶ھ/ ۱۹۴۶ء میں صدر الافاضل ہی کی کوشش سے بنارس (بھارت) میں

Marfat.com

آل انڈیا سنی کانفرنس کے چار روزہ تاریخی اجلاس ہوئے (یعنی ۲۰ راپریل تا ۳۰ راپریل اس کانفرنس میں پاک و ہند کے دو ہزار علماء ومشائخ اور ۶۰ ہزار دوسرے حاضرین شریک تھے۔قرارداد پاکستان کی حمایت میں جو تجویز اتفاق رائے سے منظور ہوئی۔اس کے یہ الفاظ قابل توجہ ہیں۔

آل انڈیا سنی کانفرنس کا یہ اجلاس مطالبہ پاکستان کی پرزور حمایت کرتا ہے۔خطبہ صدارت جمہوریہ اسلامیہ، مطبوعہ (مرادآباد ۱۹۴۶ء ۔ ۲۹)

مطالبہ پاکستان کی حمایت واشاعت کے لئے صدرالافاضل نے ہندوستان اور پاکستان کے دور دراز علاقوں کا دورہ کیا۔حتی کہ مرادآباد سے بنگال تک تشریف لے گئے اور وہاں مسلمانوں میں ایک نئی روح پھونکی جو آگے چل کر مشرقی پاکستان کی تعمیر وتشکیل میں معین ومددگار ثابت ہوئی۔

آل انڈیا سنی کانفرنس کے مذکورہ بالا اجلاس کے بارے میں حضرت مولانا عبدالحامد بدایونی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۳۹۰ھ/۱۹۷۰ء) کے تاثرات قابل توجہ ہیں۔

میں نے اپنی چوالیس سالہ قومیات کی زندگی میں صدہا کانفرنسیں دیکھیں اور بیسیوں خود منعقد کیں لیکن میں کہتا ہوں کہ بنارس کی سنی کانفرنس کی طرح گذشتہ چالیس سالوں میں کوئی کانفرنس بھی نہ ہوسکی۔

(غلام معین الدین۔حیات صدرالافاضل، مطبوعہ لاہور صفحہ۔۲۰۰۔)

پاکستان معرض وجود میں آنے کے بعد صدرالافاضل لاہور اور پھر کراچی تشریف لائے، دستوری خاکہ کے لئے آپ سے عرض کیا گیا، لیکن اچانک طبیعت ناساز ہوگئی اور واپس ہندوستان تشریف لے گئے اور پھر وہاں ممالک اسلامیہ اور خلافت عثمانیہ کے دساتیر وقوانین کو سامنے رکھ کر پاکستان کیلئے ایک اسلامی دستور کا خاکہ تیار کرنا شروع کیا۔ابھی گیارہ دفعات لکھنے پائے تھے کہ ۱۹ ذالحجہ ۱۳۶۷ھ/۲۲ اکتوبر ۱۹۴۸ء کو مرادآباد میں وصال فرما گئے۔مزار مبارک جامعہ نعیمیہ (مرادآباد) کے احاطہ میں واقع ہے۔

صدرالافاضل تبحر عالم اور صاحب بصیرت سیاستدان تھے۔علمیت کا اندازہ اس

Marfat.com

سے ہوتا ہے کہ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ نے الطاری الداری کا مسودہ آپ کو دکھایا اور جب آپ نے بعض ترمیمات کی سفارش کی تو قبول کر لی گئیں۔ آپ نے بیس سال کی عمر میں الکلمۃ العلیاء لِاعلاءِ علم المصطفیٰ تصنیف فرمائی۔ ڈیڑھ درجن سے زیادہ کتب و رسائل آپ سے یادگار ہیں۔ جن کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ تفسیر خزائن العرفان	۲۔ اطیب البیان
۳۔ مجموعہ فتاویٰ	۴۔ تبرکات صدر الافاضل
۵۔ سوانح کربلا	۶۔ کتاب العقائد ابتدائی
۷۔ اسواط العذاب	۸۔ آداب الاخیار
۹۔ فرائد النور	۱۰۔ کشف الحجاب
۱۱۔ التحقیقات لِدَفعِ التلبیسات	۱۲۔ زادالحرمین
۱۳۔ ریاض نعیم	۱۴۔ گلبن غریب نواز
۱۵۔ پراچین کال	۱۶۔ احقاق حق
۱۷۔ ارشاد الانام فی محفل المولود و القیام	۱۸۔ القول السدید

۲۰

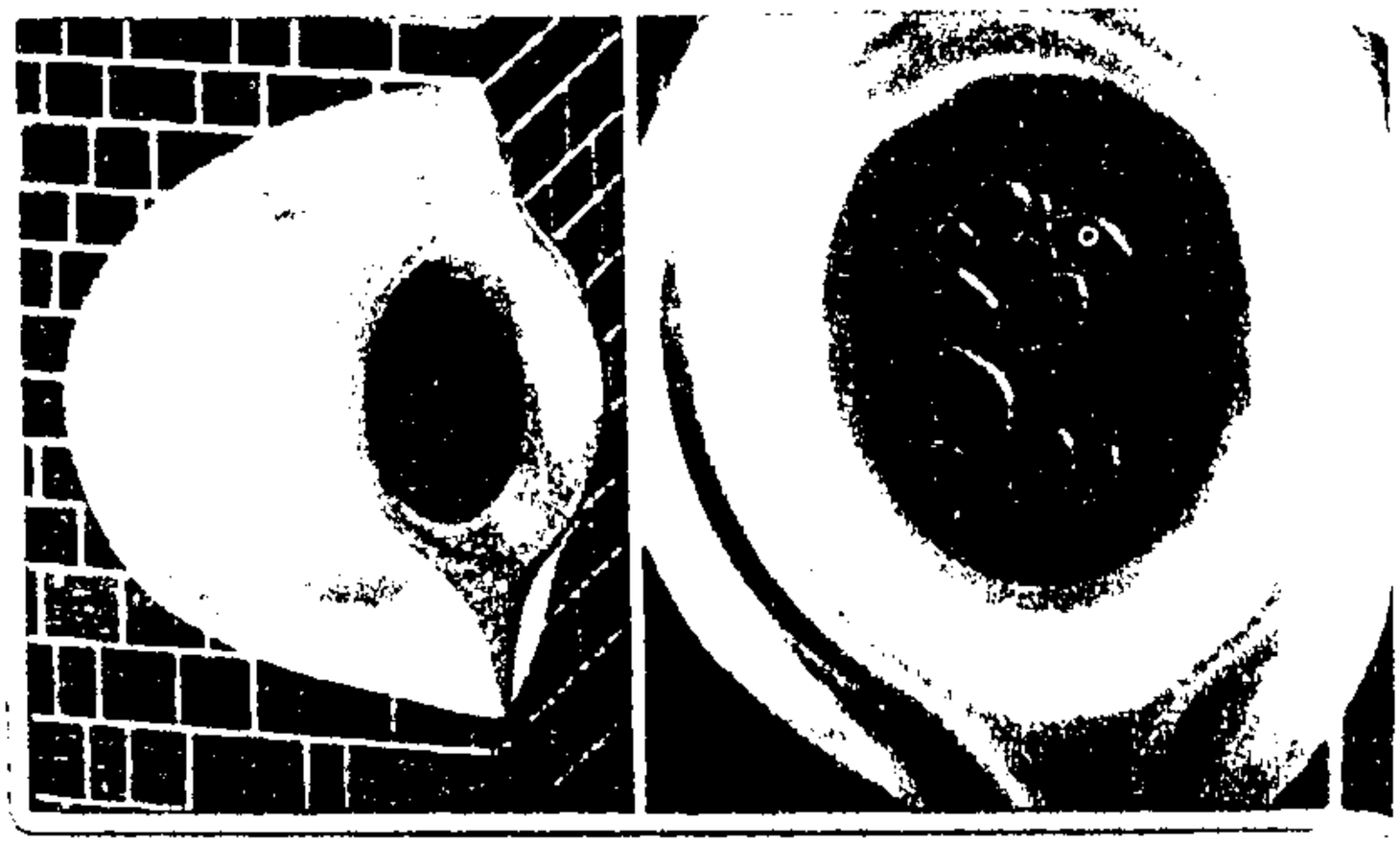

Hajar Aswad (TheBlack Stone)

The Eight Pieces of Hajar Aswad Highlig

Marfat.com

مولانا محمد عبدالباقی علیہ الرحمہ
المعروف
برہان الحق جبل پوری

آل رحمٰن برہان الحق　　شرق پہ برق گراتے یہ ہیں

(اعلیٰ حضرت)

حضرت علامہ مفتی محمد عبدالباقی جبل پوری ابن علامہ مفتی محمد عبدالسلام قادری رضوی جبل پوری المعروف بہ عیدالاسلام مورخہ ۲۱ ربیع الاول شریف ۱۳۱۰ھ/ ۱۸۹۱ء کو نماز فجر کے وقت جبل پور میں پیدا ہوئے۔ پیدائش کے وقت آپکے دادا حضرت علامہ محمد عبدالکریم تلاوت فرمارہے تھے اور آیت کریمہ **قد جاء کم برھان من ربکم** جاری تھی۔ دادی صاحبہ نے اطلاع دی، سنتے ہی فرمایا الحمدللہ برہان آ گیا۔

آپ کے والد ماجد نے مادۂ تاریخ ولادت قرآن کریم کی مندرجہ ذیل آیت مبارکہ سے نکالا۔ **وسلام علی عبادہ الذین اصطفٰی** (۱۳۱۰ھ)

ابتدائی تعلیم والد ماجد سے ہی حاصل کی اور فارسی کی تعلیم چچا بشیر الدین صاحب سے حاصل کی اور تکمیل اعلیٰ حضرت کی نگرانی میں مدرسہ منظر اسلام میں ہوئی۔ کم و بیش ۳ سال تک تعلیم کا سلسلہ جاری رہا۔ ۱۳۳۷ھ/ ۱۹۱۹ء میں اعلیٰ حضرت کے دست مبارک سے جبل پور میں دستار بندی ہوئی اس وقت دورانِ وعظ آپ کے والد ماجد کو خطاب کرتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا۔

مولانا عیدالاسلام برہان میاں آپ کے جسمانی فرزند ہیں اور میرے روحانی فرزند، دوران قیام بریلی میں فقیر نے ان کا ذہنی، علمی، عملی جائزہ بخوبی لیا ہے۔ اخلاق و

Marfat.com

تقویٰ، افتاء، اتباع سنت وشریعت وغیرہا میں ہر پہلو سے آزمالیا ہے، میں اپنے اس روحانی فرزند سعادت مند محمد برہان الحق کو دستار فضیلت سے مزین کرکے ۴۵ علوم اور گیارہ سلسلوں کی اجازت دیتا ہوں۔اس کے بعد مزید فرمایا۔

ربّ العزت تبارک وتعالی میرے روحانی ولد اعز کو ان کے برہان الحق کے ساتھ برہان الدین، برہان الملۃ، برہان السنۃ، بنائے اور حضرت عید الاسلام کے ظلِ رحمت وعاطفت کے تحت دین متین وشرع مبین کی خدمت وحمایت پر ثابت قدم رکھے۔

اعلی حضرت آپ کی تعلیم وتربیت میں خصوصی دلچسپی لیتے تھے اور آپ کی ذہانت کا اکثر ذکر کرتے رہتے تھے۔اعلی حضرت نے جب مولانا برہان الدین کو علم توقیت میں دلچسپی کا مظاہرہ کرتے ہوئے پایا تو ۱۳۳۶ھ/ ۱۹۱۸ء میں جب آپ جبل پور تشریف لے گئے تو وہاں اس فن پر آپ کے لئے ایک رسالہ علم توقیت پر بہ عنوان، جدول تعدیل النہار جبلفور تحریر فرمایا۔اسی قیام کے دوران اعلی حضرت نے مولانا برہان الحق کے ایک رسالہ بہ عنوان اجلال الیقین بتقدیس سید المرسلین ۱۳۳۶ھ پر تقریظ بھی تحریر فرمائی جس سے آپ کی اس خاندان پر شفقت ومحبت کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

الحمدللہ۔ فقیر غفرلہ القدیر اس تالیف منیف و توصیف، نظیف کے مطالعہ سے مسرور ہوا، مولی عزوجل اس کے مولف سعید حمید رشید فرزند سعادتمند مولانا مولوی برہان الحق جعلہ اللہ تعالی کاسمہ دلیل الصدق وبرہان الحق کو دارین میں مدارج عالیہ و معارج جلیلہ کرامت فرمائے۔ بحمداللہ تعالی یہ ان کے والد ماجد عمدۃ العلماء زبدۃ الفضلاء حامی السنن، ماحی الفتن، حسنۃ الزمن، زینۃ الایام مولانا مولوی حافظ شاہ محمد عید الاسلام سلمہ السلام، لحمایۃ الاسلام، ونکایۃ الکفرۃ والمبتدعین و ادام فیضہ الی یوم القیام کے برکات ہیں۔

Marfat.com

مولانا مفتی برہان الحق جبل پوری نے اعلیٰ حضرت کے دیگر خلفاء کے ساتھ تحریک پاکستان میں بھی بھر پور حصہ لیا۔ آل انڈیا سنی کانفرنس میں بڑھ چڑھ کر کاوشیں کیں۔ جبل پور میں اس کی شاخ قائم کی اور بنارس کانفرنس میں شرکت فرمائی۔ خاص کر ۱۹۴۰ء میں قرارداد پاکستان کی منظوری کے بعد ملک کے طول وعرض میں دورے کئے، سرحد، پنجاب، سندھ میں تقریریں کیں اور پاکستان کی آزادی کے لئے سخت جدوجہد کی۔ قائد پاکستان نے آپ کی کوششوں کو سراہا اور شکریہ کا خط بھی تحریر کیا۔ اس ضمن میں آپ خود تحریر فرماتے ہیں۔

فقیر نے تعمیر پاکستان میں جو نمایاں حصہ لیا ہے اور جناب جناح کے مشن کو تقویت دینے کے لئے صوبہ پنجاب، سرحد اور سندھ کا پورا دورہ کیا۔ اور اس سلسلے میں جو فقیر کی تقریریں ہیں وہ ایک علیحدہ موضوع ہے۔ جو بعونہ، تعالیٰ قلمبند ہیں۔ مگر فقیر اپنی شہرت کا نہ کبھی طالب ہوا اور نہ ہی اس کی اشاعت ضروری سمجھی۔ جناح صاحب کے ایک شکریہ کا خط بھی محفوظ ہے۔ اللہ تعالیٰ میری کوششوں کو قبول فرمائے اور پاکستان کو ہر قسم کے شر و فساد سے محفوظ رکھے۔

مولانا نے درس و تدریس کے علاوہ زیادہ خدمت دارالافتاء کی کی ہے۔ لگ بھگ ۷۵ برس برابر فتویٰ نویسی کی جس سے یقیناً ایک ضخیم ذخیرہ تحریر وجود میں آیا ہوگا۔ مگر افسوس کہ ابھی تک وہ شائع نہیں ہوسکا۔ البتہ تصانیف جو زیور طبع ہوچکی ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ اجلال الیقین بتقدیس سید المرسلین (۱۳۳۷ھ، ۱۹۱۸ء) (مطبوعہ کلکتہ)

۲۔ البرھان الاجلی فی تقبیل اما کن الصلحاء (غیر مطبوعہ)

۳۔ الاھلال فِیْ شَھَاداتِ روية الھلال (مطبوعہ)

۴۔ روح الوردها لنقح علی سوالات هر دا (مطبوعہ)۔

Marfat.com

مدھیہ پردیش میں آپ کی ذات بابرکات ہمیشہ مرجع خلائق رہی آپ کی شخصیت پیکر جود وسخا، ورع اور تقویٰ کی آئینہ دار رہی۔ آپ بلند پایہ ادیب کے ساتھ ساتھ شاعری کا بھی اعلیٰ ذوق رکھتے تھے۔ عشق رسول پاک (ﷺ) سے قلبی تسکین کی خاطر نعت رسول مصطفیٰ ﷺ بھی بارہا کہی ہیں اگر چہ کوئی دیوان تو مرتب نہ کیا جا سکا۔

مولانا مفتی برہان الحق جبل پوری کا وصال پُر ملال ۱۴۰۵ھ، ۱۹۸۵ء کو ہوا والد صاحب کے پہلو ہی میں دفن کئے گئے۔ [۲۱]

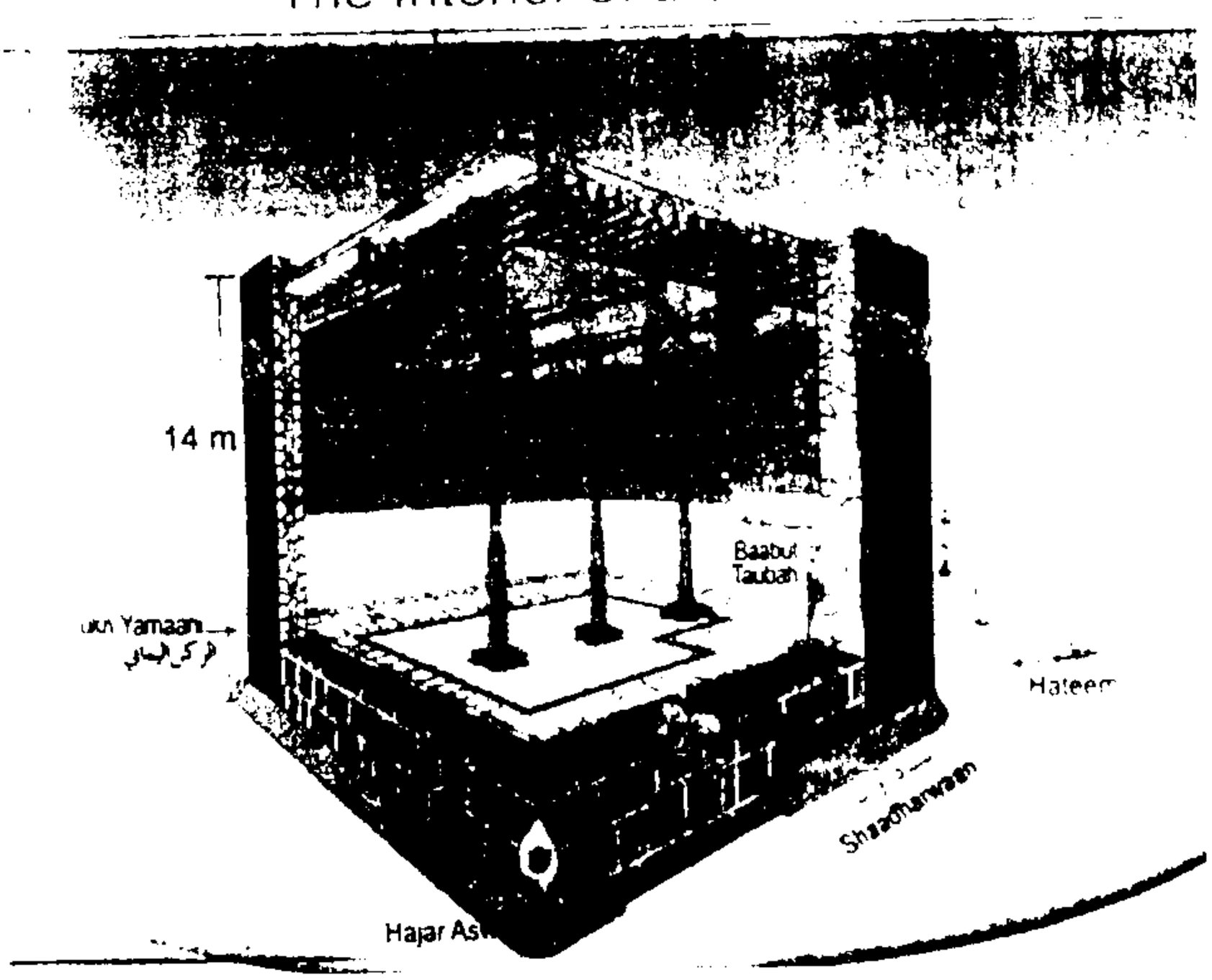

Marfat.com

مبلّغ اسلام حضرت مولانا شاہ محمد عبدالعلیم صدیقی میرٹھی قدس سرہٗ العزیز

محسنِ ملت، نازشِ اہل سنت، مبلغ اسلام حضرت مولانا شاہ محمد عبدالعلیم صدیقی میرٹھی ابن حضرت مولانا محمد عبدالحکیم قدس سرہما ۱۵ رمضان، ۱۳ اپریل (۱۳۱۰ھ/۱۸۹۲ء) کو میرٹھ (یو۔پی) میں پیدا ہوئے آپ کے والد ماجد عظیم المرتبت درویش صفت عالم دین اور بلند پایہ شاعر تھے۔ جوش تخلص کرتے تھے، ابتدائی تعلیم گھر پر ہی حاصل کی۔ چار سال دس ماہ کی عمر میں قرآن پاک پڑھ لیا، اردو، فارسی اور عربی کی ابتدائی تعلیم والد گرامی سے حاصل کی بعدازاں جامعہ قومیہ میرٹھ میں داخل ہوئے اور سولہ سال کی عمر میں درس نظامی کی سند حاصل کی۔

آپ کو چونکہ شروع ہی سے تبلیغ اسلام کا شوق تھا اس لئے علوم جدیدہ حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ اٹاوہ ہائی اسکول سے میٹرک پاس کیا اور پھر ڈویژنل کالج میرٹھ میں داخلہ لیا، ۱۹۱۷ء میں بی اے کا امتحان امتیازی حیثیت سے پاس کیا، کالج کی چھٹیوں کے دنوں میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ کی خدمت میں بریلی شریف حاضر ہوکر اکتساب فیض کرتے رہے۔

میرٹھ کالج کی تعلیم کے دوران آپ کو آل برما ایجوکیشنل کانفرنس کا صدر منتخب کیا گیا۔ اس کانفرنس میں آپ نے جو خطبہ دیا وہ برما اور سیلون میں مقبول ہوا اور برما کے احباب سے دینی نشر واشاعت پر آپ کی جو گفتگو ہوئی وہ مستقبل کے تبلیغی مشن کے لئے بنیاد ثابت ہوئی۔

آپ اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مولانا شاہ احمد رضا بریلوی قدس سرہ کے دست حق پرست پر بیعت ہوئے اور خلافت واجازت سے سرفراز ہوئے اور انہی کے ایماء و ارشاد پر اپنی زندگی تبلیغ دین اور خدمت اسلام کے لئے وقف کردی اور اپنے نجی خرچ پر

Marfat.com

پیغام اسلام دنیا کے کونے کونے میں پہنچایا۔ محسن ملت امام اہل سنت آپ کو بڑی قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھتے تھے، اپنے تلامذہ اور خلفاء کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں

عبد علیم کے علم کو سنکر جہل کی بہل بھگاتے یہ ہیں

حضرت مولانا صدیقی قدس سرہٗ کو اپنے شیخ طریقت سے کمال عقیدت تھی۔ حرمین طیبین کی زیارت سے واپسی پر آپ نے ایک طویل قصیدہ مدحیہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ کی خدمت میں پیش کیا جس کے چند شعر درجِ ذیل ہیں :

تمھاری شان میں کیا کچھ کہوں اس سے سوا تم ہو
قسیمِ جامِ عرفاں اے شہِ احمد رضا تم ہو

غریقِ بحرِ الفت، مستِ جامِ بادہ وحدت
محبِ خاص ، منظورِ حبیبِ کبریا تم ہو

جو مرکز ہے شریعت کا مدار اہلِ طریقت کا
جو محور ہے حقیقت کا وہ قطب الاولیاء تم ہو

عرب میں جا کے ان آنکھوں نے دیکھا جس کی صولت کو
عجم کے واسطے لاریب وہ قبلہ نما تم ہو

تمہیں پھیلا رہے ہو علمِ حق اکناف عالم میں
امامِ اہلِ سنت نائب غوث الوریٰ تم ہو

علیمِ خستہ اک ادنیٰ گدا ہے آستانہ کا
کرم فرمانیوالے حال پر اس کے شہا تم ہو

جب یہ اشعار سنا چکے تو امامِ اہلِ سنت نے اپنے قیمتی عمامہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا :

" مولانا! آپ کی خدمت میں کیا پیش کروں؟ آپ اس دیارِ پاک سے تشریف

Marfat.com

لا رہے ہیں، یہ عمامہ تو آپ کے قدموں کے بھی لائق نہیں، البتہ میرے کپڑوں میں سب سے بیش قیمت ایک جبہ ہے، وہ حاضر کئے دیتا ہوں"

اس واقعہ اور مندرجہ بالا قصیدے کو غور سے پڑھئے اور دیکھئے کہ آج کل وہ خلوص و محبت کہاں جو ان مقدس ہستیوں کا طرۂ امتیاز تھا۔

حضرت مولانا محمد عبدالعلیم صدیقی شعلہ بیاں خطیب، بلند پایہ ادیب اور عظیم مفکرِ اسلام تھے۔ جب آپ اپنی نغمہ ریز آواز میں دلائل و براہین سے اسلام کی حقانیت بیان کرتے تو حاضرین پر سکوت چھا جاتا اور بڑے بڑے سائنسدان، فلاسفر اور دہریہ قسم کے لوگ آپ کے دستِ اقدس پر حلقہ بگوشِ اسلام ہو جاتے۔ آپ تقریباً دنیا کی ہر زبان میں اس روانی سے تقریر کرتے تھے کہ خود اہلِ لسان ورطۂ حیرت میں رہ جاتے۔ آپ نے پوری قوت اور بے باکی سے دینِ فطرت اسلام کا پیغام دنیا کے گوشے گوشے میں پہنچایا جس کے نتیجے میں پچاس ہزار سے زائد غیر مسلم مشرف بہ اسلام ہوئے۔ یہ وہ ناقابلِ فراموش کارنامہ ہے جو آبِ زر سے لکھنے کے قابل ہے۔

۱۹۵۱ء میں آپ نے پوری دنیا کا تبلیغی دورہ کیا جس میں قابلِ ذکر ممالک انگلستان، فرانس، اٹلی، برٹش گیانا ہڈ غاسکر، ٹرینی ڈاڈ، امریکہ، کینیڈا، فلپائن، سنگاپور، ملائشیا، تھائی لینڈ، انڈونیشیا اور سیلون تھے۔ اس کے علاوہ برما، سیلون، ملائشیا، انڈونیشیا، تھائی لینڈ، انڈوچائنا، چین، جاپان، ماریشس، جنوبی و مشرقی افریقہ کی نوآبادیات سعودی عرب، عراق، اردن، فلسطین، شام اور مصر کے متعدد تبلیغی دورے کئے، تمام مذاہب کے لوگوں کو دعوتِ اسلام دی اور ہر زبان میں اسلام کا لٹریچر شائع کیا۔ آپ کی تبلیغی کوششوں سے بورنیو کی

(Her Highness Princess Gladys Palmer

Khairunnisa of Sarawark Staateborneo)

ماریشس جنوبی افریقہ کے فرانسیسی گورنر مروات

(Governor Merwate Tifefrnch Statesman)

Marfat.com

اورٹرینی ڈاڈ کی خاتون وزیر

(Munift Donawa Fatima)

مشرف بہ اسلام ہوئے۔

بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح، مراکش کے غازی عبدالکریم، فلسطین کے مفتی اعظم سید امین الحسینی، اخوان المسلمین کے سربراہ حسن البنا، سیلون کے آنریبل جسٹس ایم مروانی، کولمبو کے جسٹس ایم ٹی اکبر، سنگاپور کے ایس این دت اور مشہور انگریز ڈرامہ نویس اور فلسفی جارج برناڈ شا آپ کی علمی وروحانی شخصیت سے بے حد متاثر تھے۔

۱۷ اپریل ۱۹۳۵ء کو ممباسا (جنوبی افریقہ) میں جارج برناڈ شا سے آپ کی ملاقات ہوئی۔ آپ نے برناڈ شا کے مختلف سوالات کے جوابات اس انداز سے دئے کہ دنیا کا عظیم فلاسفر آپ کے سامنے طفلِ مکتب نظر آنے لگا۔ آپ نے اسلام اور عیسائیت کے اصولوں کا تقابلی جائزہ تاریخ، سائنس اور فلسفہ کی روشنی میں اس طرح بیان کیا کہ برناڈ شا کو اسلام کی عظمت کا اعتراف کرنا پڑا۔ اس گفتگو کا اردو ترجمہ ماہنامہ ترجمانِ اہل سنت، کراچی شمارہ محرم و صفر ۱۳۹۲ء میں شائع ہو چکا ہے۔

حضرت مولانا صدیقی رحمۃ اللہ علیہ نے تعلیماتِ اسلامیہ کو عام کرنے کے لئے ہر پہلو پر توجہ دی، متعدد مساجد تعمیر کرائیں جن میں سے حنفی جامع مسجد کولمبو، سلطان مسجد سنگاپور، اور مسجد ناگریا جاپان زیادہ مشہور ہیں۔ اس کے علاوہ عربی یونیورسٹی ملایا، پاکستان نیوز مسلم ڈائجسٹ، ٹرینی ڈاڈ مسلم اینوول (جنوبی افریقہ) کی بنیاد آپ ہی نے قائم کی۔ ۱۹۴۹ء میں سنگاپور میں تنظیم بین المذاہب کے نام سے ایک ادارے کی بنیاد ڈالی اور تمام دنیا کے عیسائی، یہودی، بدھ مت اور سکھ مذاہب کے پیشواؤں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کر کے لادینیت کا قلع قمع کرنے کی اپیل کی، تمام مذاہب کے راہنماؤں کی اس مشترکہ کانفرنس میں آپ کو ہز ایکس لیٹڈ ایمی انسی (His Exalted Eminence) کا خطاب دیا گیا۔ نیز مصر میں تنظیم بین المذاہب الاسلامی کے نام سے مختلف مکاتب فکر کی ایک تنظیم قائم کی۔

Marfat.com

۱۳۶۵ھ/ ۱۹۴۶ء میں حضرت مولانا شاہ عبدالعلیم صدیقی قدس سرہٗ رابطہ اسلامیہ ہند کے رئیسِ وفد اور ملایا، شرقی و جنوبی افریقہ اور جزائرِ شرقیہ کے مندوب کی حیثیت سے سعودی عرب تشریف لے گئے اور سعودی حکومت کی طرف سے حجاج پر عائد کردہ ٹیکسوں کے خاتمہ اور حجاج کے لئے سہولتیں فراہم کرنے کے لئے دنیا بھر سے آئے ہوئے اجل علماء، حکومت سعودیہ کے عمائدین اور عبدالعزیز بن سعود سے مذاکرات کئے، جن کا خاصا اثر ہوا۔ ان مذاکرات کی تفصیل البیان کے نام سے عربی میں شائع ہوئی تھی جس کے آغاز میں اخوان المسلمین (مصر) کے بانی حسن البناء نے ابتدائیہ لکھا اور حضرت مولانا شاہ محمد عبدالعلیم قدس سرہٗ کی مساعی جمیلہ کو خراج تحسین پیش کیا، چنانچہ لکھتے ہیں:۔

> ''اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے دوسال ہوئے ہماری ملاقات ارضِ مقدس میں بیت اللہ شریف کے پاس صاحب فضیلت مبلغ اسلام الشیخ محمد عبدالعلیم صدیقی سے ہوئی (کچھ عبارت کے بعد) ہم اللہ تبارک و تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ صاحب فضیلت استاذ شیخ محمد عبدالعلیم صدیقی کو تمام مسلمانوں کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے۔''

تبلیغِ اسلام کی قابل قدر خدمات کے علاوہ آپ کی سیاسی خدمات بھی ناقابلِ فراموش ہیں۔ دنیا کے کسی گوشے میں مسلمانوں پر ظلم وستم ڈھایا جاتا آپ بے چین ہو جاتے۔ تحریکِ خلافت، شدھی تحریک اور تحریکِ پاکستان میں مردانہ وار حصہ لیا۔ صرف پاک وہند ہی نہیں بلکہ دیگر ممالک میں بھی تحریک پاکستان کے لئے فضا ہموار کی۔ مصر اور انگلینڈ میں کانگرسی ایجنٹوں سے مناظرے کئے، مسلم لیگ کی طرف سے باقاعدہ طور پر علماء کی ایک جماعت کے قائد کی حیثیت سے حج کے موقع پر مکہ مکرمہ جا کر دنیا کے گوشے گوشے سے آئے ہوئے مسلمانوں کے سامنے پاکستان کی اہمیت کو واضح کیا۔ مفتی اعظم فلسطین سید امین الحسینی، حسن البناء قائد اخوان المسلمین، سید عبداللہ شاہ (اردن) اور دیگر عرب لیڈروں کو تحریکِ پاکستان سے پوری طرح روشناس کرایا۔

Marfat.com

۱۹۴۶ء میں آل انڈیا سنّی کانفرنس، بنارس میں شرکت فرمائی اور علی الاعلان تحریکِ پاکستان کی حمایت فرمائی۔ قائداعظم کی وفات سے کچھ عرصہ پہلے عالمی دورے سے واپسی پر کراچی میں عظیم کانفرنس منعقد کی جس میں سندھ، پنجاب اور مشرقی پاکستان کے اکابر علماء ومشائخ نے شرکت کی۔ اس کانفرنس میں پاکستان کے لئے آئینِ اسلامی کے جامع دستور کا مسودہ تیار کرلیا گیا، علماء نے تائیدی نوٹ لکھے اور حضرت مولانا صدیقی رحمۃ اللہ تعالیٰ کی سرکردگی میں قائدِ اعظم کی خدمت میں مسودۂ آئین پیش کیا گیا۔ قائداعظم نے تین گھنٹہ تک مسودۂ آئین کے مختلف پہلوؤں پر گفتگو کی، حضرت مولانا نے انہیں اس خوش اسلوبی سے مطمئن کیا کہ قائدِ اعظم نے یقین دلایا کہ انشاء اللہ تعالیٰ قومی اسمبلی کے منظور کرنے پر بہت جلد یہ آئین نافذ کردیا جائے گا اس کے بعد جلد ہی ان کی وفات ہوگئی اور قائدِ اعظم علماء کرام سے کیا ہوا یہ وعدہ ایفاء نہ کرسکے۔ یادرہے کہ پاکستان بننے کے بعد قائدِ اعظم نے پہلی نمازِ عید آپ ہی کی اقتداء میں ادا کی تھی۔

حضرت مولانا شاہ عبدالعلیم صدیقی قدس سرہٗ نے تالیف وتصنیف پر بھی خاطر خواہ توجہ دی اور کثیر التعداد، قابلِ فخر تصانیف کا ذخیرہ یادگار چھوڑا لیکن افسوس ان میں سے بہت سی تصانیف زیورِ طبع سے آراستہ نہ ہوسکیں اور جو طبع ہوئیں ان کا شایانِ شان اہتمام نہ کیا گیا۔ چند تصانیف کے نام یہ ہیں:۔

۱۔ ذکرِ حبیب (دو حصے)
۲۔ کتابِ تصوف
۳۔ بہارِ شباب (نوجوانوں کی اصلاح کے لئے بہترین کتاب)
۴۔ احکام رمضان (یہ تصانیف اردو میں ہیں)
۵۔ اسلام کی ابتدائی تعلیمات
۶۔ اسلام کے اصول
۷۔ اسلام اور اشتراکیت
۸۔ مسائلِ انسانی کا حل

Marfat.com

۹۔ اسلام میں عورت کے حقوق

۱۰۔ مکالمہ جارج برناڈ شا

۱۱۔ مرزائی حقیقت کا اظہار (یہ تصنیفات انگریزی میں ہیں)

چالیس سال تک دنیا بھر میں تبلیغِ اسلام کا فریضہ انجام دے کر ۲۲ ر ذوالحجہ، ۱۲ ر اگست (۱۳۷۴ھ/۱۹۵۴ء) کو مدینہ منورہ میں اپنے محبوبِ حقیقی سے جا ملے، اور تعلیماتِ اسلامیہ کی تبلیغ و اشاعت کے انعام کے طور پر جنت البقیع میں جگہ ملی، اس نابغۂ روزگار ہستی کے وصال سے تاریخِ اسلام کا ایک روشن ورق الٹ گیا۔

آپ کی نماز جنازہ قطب عالم علامہ ضیاء الدین قادری قدس سرہٗ نے پڑھائی اور اُم المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے قدموں میں مدفون ہوئے۔ (فقیر قادری)

حضرت مولانا شاہ عبدالعلیم صدیقی قدس سرہٗ کے وصال کے بعد آپ کے محبوب خلیفہ اور داماد حضرت مولانا حافظ ڈاکٹر محمد فضل الرحمٰن انصاری قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ بین الاقوامی تبلیغی جماعت ورلڈ فیڈریشن آف اسلامک مشنز کے بانی و صدر اور فرزندِ ارجمند حضرت مولانا علامہ شاہ احمد نورانی مدظلہ العالی (صدر جمعیت علماء پاکستان) نے نہ صرف حضرت علامہ صدیقی قدس سرہٗ کے مشن کو جاری رکھا بلکہ اسے آگے بڑھایا، حضرت علامہ شاہ احمد نورانی وہ حق گو، بیباک اور مردِ مجاہد ہیں جن کی جرأتِ ایمانی کو موافق و مخالف نے تسلیم کیا ہے، ان دنوں پاکستان میں نظامِ مصطفےٰ (ﷺ) کے نفاذ کے لئے تمام تر مساعی کو وقف کئے ہوئے ہیں۔ اللہ رب العزت انہیں کامیابی عطا فرمائے۔ ملک و ملت، کی بقاء و استحکام اور عزت و آبرو کا راز صرف اور صرف آئینِ اسلامی کے عملی نفاذ میں ہے۔ [۲۲]

Marfat.com

امیر ملت حضرت پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری قدس سرہ

حضرت پیر سید جماعت علی شاہ ابن سید کریم شاہ علی پوری ۱۲۵۷ھ/۱۸۴۱ء میں علی پور سیداں ضلع سیالکوٹ (پنجاب) میں پیدا ہوئے۔ آپ نجیب الطرفین سید اور سادات شیراز کے حضرت سید محمد مامون المعروف بہ قطب شیرازی کی اولاد امجاد سے تھے۔ آپ کا سلسلہء نسب ۳۸ واسطوں سے حضرت سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ تک پہنچتا ہے۔ آپ نے حضرت حافظ شہاب الدین کشمیری سے علی پور سیداں میں قرآن پاک حفظ کیا۔ ابتدائی کتب مولانا عبدالرشید علی پوری اور مولانا عبدالوہاب امرتسری سے پڑھیں۔ مولانا غلام قادر بھیروی، مولانا فیض الحسن سہارنپوری سے کسب فیض کیا۔ کانپور میں مولانا محمد علی مونگیری ناظم ندوۃ العلماء سے بھی استفادہ کیا، علامہ زماں مولانا احمد حسن کانپوری سے علمی استفادہ کیا، مولانا قاری عبدالرحمٰن پانی پتی سے بھی فیضیاب ہوئے، حدیث شریف کی سند مولانا عبدالحق مہاجر مکی سے حاصل کی۔ حضرت مولانا شاہ فضل الرحمٰن گنج مراد آبادی نے بھی حدیث کی سند عطا فرمائی، سلسلہء عالیہ نقشبندیہ میں حضرت خواجہ فقیر محمد المعروف باباجی علیہ الرحمۃ (چورہ شریف) کے مرید ہوئے اور قلیل مدت کے بعد خلافت و اجازت سے مشرف ہوئے۔

آپ نے تبلیغ اسلام کے سلسلے میں گرانقدر خدمات انجام دیں۔ اسلام کا پیغام ہندوستان (متحدہ پاک و ہند) کے کونے کونے تک پہنچایا۔ عیسائی مشنریوں اور آریہ سماج کی ریشہ دوانیوں کو ناکام بنایا۔ ہزارہا عیسائی اور ہندوؤں کو مشرف بہ اسلام کیا، شدھی تحریک (مسلمانوں کو ہندو بنانے کی تحریک) کے خلاف بھرپور جدوجہد کی اور آگرہ میں تبلیغی مرکز قائم کر کے طوفانی دورے کئے۔ مرزائے قادیانی کے دعاوی باطلہ کی زبردست تردید کی۔ شاہی مسجد، لاہور میں مرزا کی موت کی پیشن گوئی کی جو حرف بحرف صحیح ثابت ہوئی۔ (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو الکافیہ علیہ الغاویہ، حصہ دوم، مصنفہ حضرت مولانا محمد

Marfat.com

عالم آسی امرتسری) آپ کی سیاسی خدمات بھی ناقابل فراموش ہیں۔تحریک ترک موالات اور تحریک ہجرت (۲۱-۱۹۲۰ء) کے نقصانات سے مسلمانوں کو پوری طرح باخبر کیا۔۱۹۳۵ء میں مسجد شہید گنج کی تحرک کے وقت شاہی مسجد لاہور میں ولولہ انگیز تقریر کی جس کی بناء پر آپ کو امیر ملت کا خطاب دیا گیا۔آپ کے لاکھوں مریدین پاک و ہند اور دیگر ممالک میں پھیلے ہوئے ہیں۔

آپ نے تحریک پاکستان میں بھرپور حصہ لیا اور تمام مریدین کو مسلم لیگ کی حمایت کرنے کی پُرزور تلقین کی۔۱۹۳۹ء میں جب کانگریس وزارت سے مستعفی ہوئی تو قائداعظم نے جمعہ ۲۲ ستمبر (۱۳۵۸ھ/۱۹۳۹ء) کو یوم نجات منانے کی اپیل کی، اس موقع پر آپ نے نماز جمعہ کے بعد علی پور سیداں میں دوران تقریر فرمایا:

''دو جھنڈے ہیں ایک اسلام کا، دوسرا کفر کا، مسلمانو! تم کس جھنڈے کے نیچے کھڑے ہوگے؟ حاضرین نے بآواز بلند جواب دیا کہ اسلام کے، پھر آپ نے دریافت فرمایا کہ جو کفر کے جھنڈے تلے کھڑا ہو تو کیا تم اس کے جنازہ کی نماز پڑھو گے؟ حاضرین نے انکار کیا۔ پھر آپ نے استفسار فرمایا کہ کیا تم اس کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کروگے؟ حاضرین نے بالاتفاق کہا نہیں ہرگز نہیں! اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ اس وقت اسلامی جھنڈا مسلم لیگ کا ہے، ہم بھی مسلم لیگ کے ساتھ ہیں اور سب مسلمانوں کو مسلم لیگ میں شامل ہونا چاہیئے''۔

دینی مدارس کی امداد اپنا فرض منصبی سمجھتے تھے۔۱۹۱۰ء میں سلطان عبدالحمید کی اپیل پر آپ نے حجاز ریلوے فنڈ میں اپنے متوسلین کی طرف سے چھ لاکھ روپے جمع کرائے۔ ۱۹۱۱ء میں علیگڑھ کالج کو یونیورسٹی بنانے کی غرض سے نواب وقارالملک نے امداد کی اپیل کی اور یقین دلایا کہ انگریزی کے ساتھ دینیات کی تعلیم لازمی ہوگی اور یونیورسٹی کی مساجد میں پنجوقتہ نمازوں کی حاضری تمام طلبہ پر لازم ہوگی، آپ نے کئی لاکھ روپیہ اپنے حلقہ ارادت سے جمع کروایا۔

علامہ اقبال آپ کی بہت تعظیم کیا کرتے تھے۔ایک دفعہ آپ انجمن حمایت

Marfat.com

اسلام لاہور کے جلسہ کی صدارت کررہے تھے کہ علامہ اقبال آ کر آپ کے قدموں میں بیٹھ گئے اور کہا کہ بزرگوں کے قدموں میں بیٹھنا سعادت ہے، آپ نے فرمایا اقبال جس کے قدموں میں ہو، اسے اور کیا چاہیئے ؟ ایک موقع پر پیر صاحب نے ازراہِ عنایت فرمایا: ڈاکٹر صاحب، آپ کا یہ شعر ہمیں بھی یاد ہے ؎

کوئی اندازہ کرسکتا ہے ان کے زورِ بازو کا
نگاہ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

اس پر علامہ اقبال نے کہا:

''میری نجات کے لئے یہی کافی ہے کہ آپ کو میرا یہ شعر یاد ہے''

آپ کے مریدین اور خلفاء میں زیادہ تر جدید تعلیم یافتہ طبقہ شامل ہے۔ آپ نے بے شمار حج کئے، کم وبیش ساٹھ مرتبہ دربار رسالت میں حاضری دی، سینکڑوں مسجدیں تعمیر کرائیں، متعدد مدرسے جاری کئے ۱۹۰۴ء میں انجمن خدام الصوفیہ کی بنیاد لاہور میں رکھی، اس انجمن نے دینی اور ملی کارہائے نمایاں انجام دیئے۔ کئی رسائل آپ کی سرپرستی میں شائع ہوتے رہے، ماہنامہ انوار الصوفیہ لاہور (جو ان دنوں قصور سے شائع ہوتا ہے) اور ماہنامہ لمعات الصوفیہ سیالکوٹ پر آپ کی خاص نظر عنایت تھی، اس دور میں یہ رسائل بڑے وقیع مضامین پر مشتمل ہوتے تھے۔

آل انڈیا سنی کانفرنس بنارس میں بحیثیت سرپرست شریک ہوئے، غرض آپ کے کارہائے نمایاں آب زر سے لکھنے کے قابل ہیں۔ آپ کی سخاوت اور دریادلی کا ایک عالم میں چرچا تھا، کوئی سائل آپ کے دربار سے خالی نہ جاتا تھا، خاص طور پر عربوں کی بہت عزت وتکریم کرتے چنانچہ اہل عرب آپ کو ''ابوالعرب'' کے لقب سے یاد کرتے تھے۔

امیر ملت ابوالعرب حضرت پیر سید جماعت علی شاہ قدس سرہٗ کا وصال ۲۶ ذوالقعدہ (۲۶ اور ۲۷ کی درمیانی شب، ۳۰ اگست (۱۳۷۰ھ / ۱۹۵۱ء) جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب کو ہوا۔ آپ کا مزار انور علی پور سیداں میں مرجع خلائق

Marfat.com

ہے۔ ہر سال نہایت شان و شوکت سے آپ کا عرس ہوتا ہے جس میں ہزاروں مریدین شرکت کرتے ہیں۔ ۲۳

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

عرض: خطبہ میں خلفاء راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا ذکر زمانہ اول میں نہ تھا؟

ارشاد: زمانہ اول میں ثابت ہے فاروق اعظم ؓ کے زمانہ خلافت میں ابوموسیٰ اشعری ؓ نے آپ کا ذکر خطبہ میں کیا۔ بعد آپ کے ذکر کے سیدنا ابوبکر صدیق ؓ کا ذکر کیا۔ اس کی خبر فاروق اعظم ؓ کو پہنچی سخت ناراض ہوئے کہ تم نے ابوبکر صدیق ؓ کا ذکر میرے بعد کیوں کیا؟ مجھ سے پہلے چاہیئے تھا ذکر کرتے۔ ناراضی نہ فرمائی۔

عرض: رغما لا نوف الو عابیة ز الہ الفضیة خطبتنا ذکار ذکورغ ہ اعظم ؓ کا ذکر کیسا ہے؟

ارشاد: جائز و مستحسن ہے اور میرے اکثر خطبوں میں حضور کا ذکر ہوتا ہے ہاں التزام سے نہیں۔

عرض: کھڑاؤں پہننا کیسا ہے؟

ارشاد: صحیح روایت سے ثابت ہے کہ حضور غوث اعظم ؓ بعد وضو کھڑاویں پہنا کرتے۔

(ملفوظات۔ امام احمد رضا خاں قادری)

Marfat.com

مجاہد ملت مولانا شاہ محمد عبدالحامد قادری بدایونی قدس سرہ

تحریک پاکستان کے ممتاز رہنما حضرت مولانا شاہ محمد عبدالحامد بدایونی ابن مولانا حکیم عبدالقیوم شہید (ماہ رجب ۱۳۱۸ھ) ابن مولانا حافظ فرید جیلانی ابن مولانا محی الدین ابن مولانا سیف اللہ المسلول شاہ فضل رسول بدایونی قدست اسرارہم ۱۳۱۸ھ، ۱۹۰۰ء میں دہلی میں اپنے ننھیال کے ہاں پیدا ہوئے۔ محمد ذوالفقار حق (۱۳۱۸ھ) تاریخی نام تجویز ہوا۔ ابھی آپ کی عمر بیس دن ہی کی تھی کہ والد ماجد کا انتقال ہوگیا۔ ان کے وصال کا واقعہ بڑا روح پرور ہے، پٹنہ بہار میں ایک عظیم الشان اجلاس منعقد ہو رہا تھا جس میں شرکت کے لئے آپ تین سو علماء کے ہمراہ تشریف لے جا رہے تھے۔ راستے میں ایک اسٹیشن پر عصر کی نماز ادا کی اتنے میں گاڑی چل دی، آپ سوار ہوتے ہوئے پہیوں میں پھنس گئے، زخم اس قدر تھے کہ ستر ٹانکے لگائے گئے، اسی حالت میں اجلاس میں شریک ہوئے، تمام تقریریں سنیں، اختتام پر صلوۃ وسلام پڑھنے کے لئے اٹھ کر کھڑے ہوگئے، رقت کے عالم میں ٹانکے ٹوٹ گئے اور صلوۃ وسلام پڑھتے ہوئے مالک حقیقی کی بارگاہ میں حاضر ہوگئے۔

آپ کے اساتذہ میں آپ کے مرشد برحق حضرت مولانا شاہ عبد المقتدر بدایونی قدس سرہ کے علاوہ حضرت مولانا محب احمد قادری، مولانا حافظ بخش بدایونی، مولانا قدیر بخش بدایونی، مولانا مفتی محمد ابراہیم، مولانا مشتاق احمد کانپوری، مولانا واحد حسین اور مولانا عبدالسلام فلسفی کے نام ملتے ہیں۔

Marfat.com

گاندھی نے تحریک خلافت میں شریک ہوکر قائدانہ پوزیشن حاصل کرلی تھی، مسلمان اپنی سادہ لوحی کی بناء پر ہندوؤں کو اپنا ہمدرد تصور کر بیٹھے تھے لیکن شدھی تحریک شروع ہونے پر منکشف ہوا کہ ہندو کے عیار ذہن میں مسلمانوں کے خلاف، کیا کیا منصوبے پرورش پا رہے ہیں۔ مولانا عبدالحامد بدایونی شدھی تحریک کے شروع ہوتے ہی کانگریس سے الگ ہوگئے اور مرکزِ تبلیغ الاسلام، انبالہ اور آگرہ میں شریک ہوکر ہر اس جگہ میں پہنچے جہاں شدھی تحریک کام کر رہی تھی۔

ہندوؤں کی تنگ نظری اور اسلام دشمنی کے پیش نظر ضرورت محسوس کی گئی کہ مسلمانوں کی الگ جماعت قائم ہونی چاہئے چنانچہ جب مسلم کانفرنس قائم کی گئی تو مولانا عبدالحامد بدایونی اور تحریکِ خلافت کے اکثر مسلم رہنما مسلم کانفرنس میں شریک ہوگئے۔ لندن کانفرنس کے بعد دہلی میں مولانا شوکت علی کی قیام گاہ پر مسلم زعماء کا اجلاس ہوا تو مولانا عبدالحامد بدایونی نے بھی اس میں شرکت کی، اس اجلاس میں طے ہوا کہ آئندہ انتخابات میں صرف مسلم لیگ مسلمانوں کی نمائندگی کرے گی۔ مولانا عبدالحامد بدایونی نے یوپی، بہار، اڑیسہ، بنگال، آسام، بمبئی، کراچی، سندھ، بلوچستان اور پنجاب کے دور افتادہ علاقوں میں جا کر عامۃ المسلمین کو مسلم لیگ کے حق میں ووٹ دینے پر تیار کیا۔ پیر صاحب مانکی شریف کے ایماء پر قائداعظم نے انہیں صوبہ سرحد میں بھیجا۔ جہاں آپ نے خان برادران کے اثرات کو زائل کر کے مسلم لیگ کی مقبولیت کو چار چاند لگا دئے، انہی خدمات کی بناء پر آپ کو فاتح سرحد کا لقب دیا گیا تھا۔ سلہٹ اور بنگال میں مولوی حسین احمد ٹانڈوی کا بڑا اثر ورسوخ سمجھا جاتا تھا، مولانا بدایونی کی ولولہ انگیز تقریروں نے کانگریسی طلسم کو توڑ کر مسلم لیگ کے نمائندہ کو کامیاب کرایا۔

حافظ بشیر احمد غازی آبادی لکھتے ہیں:

آج کے بہت سے (کانگریسی) علماء جو پاکستان میں نظریہ پاکستان کی حفاظت کر رہے ہیں اور مختلف سیاسی پلیٹ فارموں سے اپنی حب الوطنی کا ڈھنڈورا پیٹ رہے

Marfat.com

ہیں، آل انڈیا نیشنل کانگریس کے ہمنوا تھے اور آل انڈیا مسلم لیگ اور قائداعظم محمد علی جناح کے مقابلے میں حریفانہ سیاسی چالیں چل رہے تھے، خدا مولانا عبدالحامد بدایونی کو کڑوٹ کڑوٹ جنت نصیب کرے انہوں نے اس محاذ پر نیشنلسٹ علماء کا مقابلہ کیا اور مسلم لیگ میں اپنی بہترین صلاحیتیں صرف کیں۔

۱۹۴۵ء میں قائداعظم اور میر عثمان علیخان فرمانروائے دکن کے باہمی اختلافات نازک صورت اختیار کر گئے تو قائد ملت خان لیاقت علیخان نے مولانا عبدالحامد بدایونی کو منتخب کیا تاکہ اختلافات ختم کرانے کے لئے دونوں رہنماؤں کی ملاقات کا راستہ ہموار کریں۔ والئی دکن مولانا بدایونی کی بڑی قدر و منزلت کرتے تھے۔ اور انہیں دینی جلسوں میں تقاریر کے لئے مدعو کیا کرتے تھے۔ مولانا نے فرمانروائے دکن سے ملاقات کی اور طویل گفتگو کے بعد انہیں قائداعظم سے ملاقات کرنے پر آمادہ کیا۔

۱۹۴۶ء میں آپ کی تحریک سے ٹاور، کراچی سے میلاد النبی (ﷺ) کا عظیم الشان جلوس نکالا جس میں اس وقت کے وزیرِ اعلیٰ سندھ محمد ایوب کھوڑو بھی پا پیادہ شریک ہوئے، اس کے علاوہ خلفاء راشدین اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ایام شان و شوکت سے منانے کا اہتمام بھی آپ ہی نے شروع کیا، ان اجتماعات میں پاکستان کے گورنر جنرل اور وزیراعظم نے بھی شرکت کی۔

۱۹۴۸ء میں مولانا شاہ عبدالعلیم میرٹھی کی قیادت میں سندھ کے علماء و مشائخ کے ایک وفد نے قائدِ اعظم سے ملاقات کی جس میں مولانا بدایونی بھی شریک تھے اور تفصیلی یادداشت پیش کرتے ہوئے مطالبہ کیا:

> ''ملکِ پاکستان کا دستور کتاب و سنت کی روشنی میں تیار کیا جائے اور دیگر اسلامی ممالک کی طرح پاکستان میں بھی وزارتِ امورِ مذہبیہ قائم کی جائے۔''

آپ چین، روس، مصر، ترکی، تیونس، نائجیریا، کویت، عراق، ایران اور حجازِ مقدس گئے اور مسئلہِ کشمیر کی اہمیت کو واضح کیا۔ آپ نے بائیس مرتبہ حرمین شریفین کی

Marfat.com

حاضری کی سعادت حاصل کی ۔آپ کے شاہ فیصل، صدر ناصر، ڈاکٹر محمد حمتی، عبدالسلام عارف (عراق) مفتی اعظم فلسطین سید امین الحسینی اور مسلمانانِ روس کے مفتی اعظم سے ذاتی مراسم تھے اوران حضرات نے آپ کی وفات پر تعزیتی پیغامات میں آپ کی دینی اور علمی خدمات کوخراجِ عقیدت پیش کیا۔

جمعیۃ العلماء پاکستان کے قیام اور استحکام کے لئے ابتداء ہی سے آپ نے اپنی کوششیں وقف کر رکھی تھیں، حضرت علامہ ابوالحسنات قادری کے وصال کے بعد جمعیۃ کے مرکزی صدر بنے اور اپنی شبانہ روز محنت سے جمعیۃ کو چار چاند لگا دیئے، مولانا ان علماء میں شامل تھے جنہوں نے ۲۲ نکات پر مشتمل دستوری خاکہ مرتب کیا تھا۔ ۱۹۵۳ء میں جب تحریکِ ختم نبوت شروع ہوئی تو اس میں آپ نے کھل کر حصہ لیا اور انتہائی علالت کے باوجود فروری ۱۹۵۳ء سے جنوری ۱۹۵۴ء تک کراچی اور سکھر کی جیلوں میں قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرتے رہے۔

۱۵ / ۲۰ / جولائی (۱۳۹۰ھ/۱۹۷۰ء) کو تحریکِ پاکستان کے صفِ اول کے مجاہد، عالمِ باعمل مولانا شاہ محمد عبدالحامد بدایونی قادری قدس سرہٗ کا جناح ہسپتال کراچی میں وصال ہوا۔آپ کی آخری آرام گاہ جامعہ تعلیماتِ اسلامیہ، منگو پیر روڈ، کراچی کے احاطہ میں بنی۔

حضرت مولانا عبدالحامد بدایونی کے وصال پر سفیرِ عراق نے یہ پیغام تعزیت بھیجا:

> ”مولانا بدایونی کے اچانک انتقال کی خبر مجھے ابھی ابھی معلوم ہوئی ہے، مولانا بدایونی علیہ الرحمۃ جید عالم وفاضل تھے اور مسلمان قوم میں ان کا بہت بڑا مقام تھا، خدا تعالیٰ مولانا کی روح پُرفتوح پر اپنے فضل وکرم کی بارش کرے۔“

حضرت مولانا فضل الرحمٰن مدظلہ العالی ابن حضرت مولانا شاہ ضیاء الدین ؒ نے برقی پیغام بھیجا:

> ”افسوس کہ پاکستان اور پاکستانی قوم ایک مقتدر مذہبی پیشوا اور

Marfat.com

جید عالم اور فاضل سے محروم ہوگئی، باری تعالیٰ مولانا علیہ الرحمۃ
کے خاندان کو اس غیر معمولی صدمہ کو برداشت کرنے کی ہمت
دے اور مرحوم پر اپنے فضل وکرم کی بارش فرمائے، آمین۔ ''

مولانا جمال میاں فرنگی محلی ابن حضرت مولانا عبدالباری فرنگی محلی (قدس سرہٗ)
نے ان الفاظ میں تعزیت کا پیغام بھیجا:

''علامہ مولانا عبدالحامد القادری البدایونی کے انتقال کی خبر سے
میں غیر معمولی طور پر قلبی صدمہ محسوس کرتا ہوں، یہ حادثہ نہ صرف
میرے لئے بلکہ پوری ملتِ پاکستان کے لئے ایک ناقابلِ تلافی
نقصان ہے۔ '' [۲۴]

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

عرض: نماز جنازہ کی تعجیل سے کیا مراد ہے؟

ارشاد: غسل وکفن کے بغیر تو نماز پڑھ سکتے ہی نہیں ہاں اس کے بعد تاخیر نہ کرے۔ بعض لوگ شب جمعہ میں جس کا انتقال ہوا میت کو تا نماز جمعہ رکھے رہتے ہیں کہ آدمیوں کی نماز جمعہ میں کثرت ہو جائے یہ ناجائز ہے اور اس کی تصریح کتب فقہ میں موجود ہے اور اگر قبر تیار ہونے سے پیشتر کسی عذر سے تاخیر کی جائے تو حرج نہیں۔

(ملفوظات۔ امام احمد رضا خاں قادری)

Marfat.com

حضرت علامہ مفتی نجم الدین الواعظ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت علامہ نجم الدین بن ملا عبداللہ الواعظ الدسوقی ۱۲۹۸ھ/۱۸۸۰ء کو بغداد میں کرخ کے محلہ سوق حمادہ میں علم وفضل والے گھرانے میں پیدا ہوئے۔ اپنے والد سے قرآن پاک پڑھنے کے بعد علامہ شیخ عباس قصاب وحضرت مولانا علامہ غلام رسول ہندی سے کرخ میں اور علامہ عراق شیخ عبدالوہاب نائب (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) سے رصافہ میں علوم اخذ کئے اور سند فراغت حاصل ہوئی۔ محدث شام علامہ محمد بدرالدین حسینی مغربی قدس سرہٗ سے سندِ حدیث سے ممتاز ہوئے۔ ۱۹۲۲ء کو کرخ میں جامع حنان میں امام و خطیب مقرر ہوئے۔ وہاں سے مدرسہ الرواس میں مدرس کا عہدہ سنبھالا پھر ۱۹۴۶ء میں مدرسہ وفائیہ منتقل ہوئے اور ۱۹۴۷ء کو جامع مرجان کی خطابت آپ کے سپرد ہوئی پھر مدرسہ عادلیہ کبیر گئے اور ۱۹۵۶ء میں مدرسہ قبلانیہ میں رونق افروز ہونے کے بعد ۱۹۵۸ء میں جامع امام اعظم (رضی اللہ عنہ) اور وہاں سے جامع العسافی گئے، ۱۹۶۵ میں ریٹائر ہوئے۔

آپ کو اول مجلس نواب کا نائب صدر مقرر کیا گیا۔ آزادی کے بعد خدمت اسلام کے لئے اس عہدہ سے سبکدوش ہوگئے۔ درس و تدریس اور واعظ و ارشاد میں منہمک ہوگئے۔ اسلامی اجتماعات میں شرکت فرماتے عراق کی، ''جمیعۃ رابطۃ العلماء'' اور جمیعۃ الاداب الاسلامیہ'' کے سربراہ رہے۔

حضرت شیخ العلم والعلماء علامہ قاسم القیسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی وفات کے بعد بالاتفاق علماء، عراق کے مفتی اعظم مقرر ہوئے۔ جمیعت دفاع فلسطین کے نائب رئیس اور بہت سی کتابوں کے مصنف تھے۔

صدر ۱۳۹۶ھ / ۱۹۷۶ء کو اعظمیہ میں وصال فرمایا، حضرت شیخ معروف کرخی رضی اللہ عنہ کے قبرستان میں دفن ہوئے۔ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۲۵

Marfat.com

علامہ سید احمد کیلانی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت علامہ سید احمد بن سید یسین ۱۲۷۸ھ میں علم وفضل اور شرف والے گھرانے میں پیدا ہوئے۔ آپ کا سلسلہ نسب غوث الثقلین سیدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ سے ہے۔ حضرہ قادریہ میں حضرت علامہ عبدالسلام افندی اور حضرت شیخ بہاالحق ہندی سے شرف تلمذ حاصل کیا۔ پھر حضرت علامہ غلام رسول ہندی رضی اللہ عنہ سے جملہ علوم معقولہ ومنقولہ سے فراغت حاصل کرنے پر سندِ عامہ سے نوازے گئے۔

حضرہ جیلانیہ میں طلباء کی تدریس کے لئے آپ کے لئے کمرہ مخصوص کردیا گیا، آپ کے تلامذہ میں شیخ محمد طاہر حلبی آل راضی وعلامہ محمد العباس معروف بابن جلال اور آپ کے بھانجے سید نورالدین بن سید محمود کیلانی مرد افندی نقیب تھے۔

پھر تدریس سے سبکدوش ہوکر بغداد شریف سے باہر اپنی ذاتی جاگیر پر کام شروع کیا۔ حضرت سید احمد جیلانی کے اقوال حکمت سے لبریز ہوتے۔ آپ بہت ملنسار تھے، حضرت علامہ شیخ عبدالوہاب نائب رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو ادبی کتاب سے تشبیہ دیتے ہوئے فرمایا کہ میں ان سے مستغنی نہیں ہوسکتا۔

آپ کے پاؤں کی انگلی سن ہوگئی، جس کی وجہ سے گھر سے باہر نکلنا دشوار ہوگیا، ۱۳۶۴ھ میں وفات پائی اور حضرہ قادریہ میں دفن ہوئے۔ رحمۃ اللہ علیہ [۲۶]

Marfat.com

علامہ سید حسام الدین جیلانی قدس سرہٗ

نقیب الاشرف حضرت علامہ سید محمود حسام الدین بن سید عبدالرحمٰن بن سید علی ۱۲۸۰ھ/۱۸۶۳ء کو بغداد شریف میں پیدا ہوئے، ختم قرآن کے بعد کاظمیہ میں حضرت امام ابو یوسف کے مدرسہ میں علامہ شیخ عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ سے عربی و دینی علوم حاصل کرنے کے بعد حضرت علامہ شیخ عبدالوہاب نائب سے مدرسہ منورہ خاتون میں اور حضرت شیخ عبدالسلام سے حضرہ جیلانیہ میں تحصیلِ علوم فرمائی اور حضرت علامہ غلام رسول ھندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے فراغت علوم کے بعد علمی ایوارڈ سے سرفراز ہوئے۔ آپ بڑے متقی اور عابد و زاہد تھے۔ حضرہ قادریہ میں آپ کی مجلس میں بڑے دقیق علمی مسائل پیش کئے جاتے تھے۔ آپ بڑی سنجیدگی اور حکیمانہ انداز میں ان کے جوابات عنایت فرماتے، آپ ہمیشہ طلباء وعلماء کی راہنمائی فرماتے رہے۔

۱۳۲۰ھ میں الحزب المحمدی میں شمولیت اختیار کی اور اپنے والد جو کہ اس وقت جماعت کے امیر تھے، کی سرپرستی میں پارٹی کو کامیابی سے ہمکنار کیا، پھر حزب محمدی کے اعتدال پسند گروپ کی سرپرستی فرمائی، جس کے ملک وملت کے مفاد میں بہت اچھے اثرات مرتب ہوئے۔ سینیٹر منتخب ہوئے، غیرت وطنی کی بناء پر آپ نے انگریزوں اور عراق کے درمیان ہونے والے معاہدے پر دستخط کرنے سے انکار کر دیا۔

۱۳۴۶ھ میں نقیب الاشراف مقرر ہوئے، اور اوقاف قادریہ کی تولیت ونگرانی اور حضرہ قادریہ کی سجادگی آپ کے سپرد ہوئی پھر اسی دن سرکاری طور پر تمام جہتوں کی توثیق کر دی گئی۔

Marfat.com

جامعہ قادریہ کی مرمت وتعمیر اور حضرہ قادریہ کی خدمت پر بڑی پابندی سے معمور رہو گئے۔ آپ بلند پایہ مفسر و محدث اور زبردست خطیب تھے۔

۱۳۵۷ھ/ ۱۹۳۶ء میں دارِ فنا سے دارِ بقا کی طرف منتقل ہوئے اور جامع سیدنا عبدالقادر ﷺ کے شرقی دروازے سے داخل ہونے پر بائیں طرف کے کمرہ میں دفن ہوئے رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔ ۲۷

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

عرض: عورتوں کی نماز باریک کپڑوں سے ہوتی ہے یا نہیں؟

ارشاد: آزاد عورتوں کو سر سے پاؤں تک تمام بدن کا چھپانا فرض ہے۔ مگر چہرہ یعنی پیشانی سے ٹھوڑی اور ایک کنپٹی سے دوسری کنپٹی تک (جس میں سر کے بالوں کا حصہ داخل نہیں نہ ٹھوڑی کے نیچے کا) یہ تو بالاتفاق نماز میں چھپانا فرض نہیں اور گٹوں تک دونوں ہاتھ، ٹخنوں تک دونوں پاؤں ان میں اختلاف روایات ہے۔ ان کے سوا اگر کسی عضو کا چوتھائی حصہ نماز میں قصداً کھولے اگرچہ ایک آن کو یا بلا قصد بقدر ادائے رکن یعنی تین بار سبحان اللہ کہنے کی دیر تک کھلا رہے تو نماز نہ ہوگی اور باریک کپڑے جن سے بدن نظر آئے یا رنگت دکھائی دے یا سر کے بالوں کی سیاہی چمکے تو نماز نہ ہوگی۔

(ملفوظات۔ امام احمد رضا خاں قادری)

Marfat.com

حضرت علامہ حمدی الاعظمی قدس سرہٗ

حضرت علامہ حمدی الاعظمی بن ملا عبد اللہ بن محمد بن عبد اللہ الاعظمی العبیدی ۱۲۹۸ھ کو بغداد شریف میں اعظمیہ کے محلہ السفینہ میں پیدا ہوئے۔ قرآن پاک کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد رشیدیہ وعسکریہ عثمانیہ مدارس میں زیر تعلیم رہے جو کہ بغداد شریف کے منفرد مدارس میں سے تھے۔ سند فراغت حاصل کرنے کے بعد مدرسہ مرجانیہ میں علامہ نعمان افندی آلوسی اور علامہ عبد الرزاق افندی اعظمی سے تعلیم پائی پھر مدرسہ سیدنا امام اعظم میں علامہ معروف افندی وعلامہ محمد سعید افندی سے مزید فیض حاصل فرمایا اور حضرت علامہ شیخ قاسم الغواص سے شرف تلمذ سے سرفراز ہوکر عالم شباب میں اجازت عامہ حاصل کی۔ ۱۳۱۵ء میں آپ کی قابلیت کو خوب شہرت حاصل ہوئی، ۱۳۱۷ھ میں رشیدیہ منتقل ہوئے، وہاں سے استنبول گئے، مجلس المعارف الکبیر کے امتحان میں شریک ہوکر دینی واجماعی علوم کی تیرہ شاخوں میں پورے نمبر حاصل کئے۔ اس کامیابی کے بعد شیخ الاسلام مفتی خالدی زادہ جمال الدین افندی نے محرم ۱۳۲۶ھ میں مدرسہ احمدیہ میں بحیثیت مدرس تقرری کے لئے سلطان عبد المجید سے حکم صادر کرایا۔ پھر اسی سال بغداد شریف واپس آئے اور از سرنو مدرسہ رشیدیہ کی عمارت میں سلسلہ تعلیم کا اجراء کیا پھر بغداد شریف کے ماڈل اسکول میں پرنسپل اور شاہی مدرسہ میں ادب، ترکی، فارسی اور دیگر علوم دینیہ کے مدرس مقرر ہوئے۔

۱۳۲۸ھ میں امام اعظم یونیورسٹی میں ریاضی کے پروفیسر مقرر ہوئے اور اس کے مختلف شعبہ جات میں مثلاً دار المعلمین میں طبیعات و مدرسہ ہندسہ میں ریاضیات پڑھاتے رہے۔ ۱۳۳۰ھ میں کلیۃ الحقوق میں داخلہ لیا اور اعلیٰ

Marfat.com

درجہ میں کامیابی حاصل کی اور المعہد المالی میں رہے۔ کئی سال عراقی ریڈیو پر دینی واجتماعی پروگرام پیش کرتے رہے اور اپنی تنخواہ کو انجمن حقوق بچگان کے لئے وقف کر دیا۔ ۱۹۲۴ء میں اوقاف کے ڈائریکٹر اور ۱۹۲۸ء میں وزارۃ العدل میں بطور قانون دان خدمات انجام دیں۔ آپ کی بے پایاں خدمات کے پیش نظر عراق کے سابق بادشاہ ملک غازی اول نے ۱۹۳۴ء کے سال کا تمغہ دیا۔ ۱۹۴۶ء میں ریٹائرمنٹ ہوئی اور شرعی یونیورسٹی میں پرنسپل مقرر ہوئے۔ ۱۹۵۳ء تک اس عہدہ کو رونق بخشی، ۱۹۶۳ء میں المجمع العلمی کے رکن منتخب ہوئے۔ مختلف علوم وفنون پر ایک بہت بڑا ذاتی کتب خانہ تھا۔ ۱۳۸۱ھ میں اپنی وفات سے پہلے اعظمیہ میں ایک لائبریری بنا کر اپنی تمام کتب وقف کر دیں۔ آپ کی کثیر تعداد میں تصنیفات بھی ہیں۔

تمام زندگی خدمت اسلام میں بسر کرتے ہوئے ۱۶ر محرم ۱۳۹۱ھ/ ۱۹۷۱ء کو حضرہ قادریہ میں وفات پائی اور اعظمیہ کی لائبریری میں دفن کئے گئے۔ ۲۸

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

عرض: خلافت راشدہ کسے کہتے ہیں اور اس کے مصداق کون کون ہوئے اور اب کون کون ہونگے؟

ارشاد: خلافت راشدہ وہ خلافت کہ منہاج نبوت پر ہو جیسے حضرات خلفاء اربعہ وامام حسن مجتبیٰ و امیر المومنین عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے کی اور اب میرے خیال میں ایسی خلافت راشدہ امام مہدی ﷺ ہی قائم کریں گے۔ والغیب عنداللہ۔

(ملفوظات۔ امام احمد رضا خاں قادری)

Marfat.com

مولانا ابو رشید مفتی محمد عبدالعزیز چشتی قدس سرہٗ

(مزنگ، لاہور)

مولانا مفتی ابو رشید محمد عبدالعزیز ابن میاں محمد فضل الدین (یکم صفر ۱۳۳۷ھ / ۶ نومبر ۱۹۱۸ء) ابن محمد عطاء اللہ ابن میر عبدالحکیم ابن میر قائم ابن میر شرف اللہ ابن میر زمان اللہ (یکے از خلفائے بابا نصیب الدین غازی) موضع چانگانوالی (مضافات جلال پور جٹاں ضلع گجرات) میں پیدا ہوئے، مدرسہ رحیمیہ نیلا گنبد لاہور میں مولانا محمد عالم سے استفادہ کیا، کچھ عرصہ مدرسہ حمیدیہ انجمن حمایت اسلام لاہور میں بھی تعلیم حاصل کی۔ مولانا کریم بخش (والد ماجد مولانا فضل میراں متوفی ۶ ربیع الاول، اپریل ۱۳۲۵ھ / ۱۹۰۷ء) سے فیضیاب ہوئے، ادب عربی کے مہ ناز فاضل مولانا فضل میراں پروفیسر اسلامیہ کالج لاہور کی خدمت میں دس بارہ برس رہ کر ظاہری و باطنی علوم کی تحصیل کی، مفتی صاحب مولانا فضل میراں کے قابل فخر شاگرد اور داماد تھے۔ مزنگ میں مرزا محمد بیگ سے جلد سازی کا کام سیکھا۔ تکمیل کے بعد مسجد چاہ جھنڈی والی میں امام و خطیب مقرر ہوئے، یہاں آپ نے ایک مدرسہ قائم کیا جہاں سے مزنگ کے کئی علماء فیضیاب ہوئے، اس کے بعد عرصہ دراز تک مسجد قلعہ مہرا مزنگ اور جامع مسجد جنازگاہ میں بلا مشاہرہ خطیب رہے۔ انجمن اسلامیہ مزنگ کی بنیاد رکھی اور مختلف مقامات پر تبلیغ کے لئے تشریف لے جاتے رہے۔ حکومت برطانیہ کے عہد میں آپ سنٹرل جیل میں جا کر تبلیغ کیا کرتے تھے جس سے متاثر ہو کر کئی ہندو اور سکھ مشرف بہ اسلام ہو گئے، آپ حضرت پیر قربان علی شاہ (آدم پور دوآبہ ضلع جالندھر) کے مرید تھے۔

Marfat.com

آپ مرنجان مرنج انسان تھے، والدہ ماجدہ کی بیحد خدمت کی اور دعائیں لیں۔ آپ کا ذریعہ معاش تصحیح کتب تھا۔ ملک دین محمد اینڈ سنز لاہور اور متعدد ناشرین کی اکثر و بیشتر مطبوعات کی تصحیح کتابت آپ ہی کرتے تھے۔ چنانچہ بہار شریعت (۱۷ حصے)، تجرید الاحادیث، اور تجرید البخاری وغیرہ کتب پر بحیثیت مصحح آپ ہی کا نام ملتا ہے۔ آپ ہر وقت مطالعہ کتب، تصحیح، فتویٰ نویسی اور تصنیف و تالیف میں مصروف رہتے، اس دوران اگر کوئی مسئلہ دریافت کرتا تو کتب معتبرہ کے حوالہ سے جواب دیتے اور کسی کو مایوس نہ کرتے، بچے سلام کرنے حاضر ہوتے تو انہیں شیرینی عنایت فرما کر خوش کر دیتے۔ آپ کثیر التصانیف عالم دین تھے، چند کتابوں کے نام یہ ہیں:

۱۔ الافتاء فی جواب الاستفتاء (اہلسنت کے عقائد اور معلومات کو دلائل کی روشنی میں ثابت کیا ہے۔)
۲۔ عزیز المعظم فی اکرام المکرم (اس بارے میں کہ سیدہ کا نکاح غیر سید سے نہیں کرنا چاہیئے۔)
۳۔ آفتاب ہدایت (رد روافض میں)
۴۔ عزیز البیان فی تفسیر القرآن۔ (یہ تفسیر مستند تفاسیر کا خلاصہ مولوی اشرف علی تھانوی کے ترجمہ کے ساتھ حاشیہ پر چھپی ہے، اس تفسیر میں مفتی صاحب کے ساتھ مولانا ابوالمظفر فضل الرحمٰن شریک تھے۔)
۵۔ عہد نامہ مترجم (مطبوعہ ملک سراج دین لاہور)
۶۔ اربعین عزیزی المعروف بہ احسن الاقوال فی احوال الابدال (اس میں بڑی عرق ریزی سے کام لیا گیا ہے اس میں ستر کتب معتبرہ سے استفادہ کیا گیا ہے۔)

Marfat.com

۷۔ سیرۃ النبی الخلیل ﷺ (سوانح عمری سرکار دو عالم ﷺ)
۸۔ عزیز المجلی (ترجمہ وتشریح منیۃ المصلی المعروف بہ مکمل صلوٰۃ الرحمٰن)
۹۔ قربانی کے احکام،
۱۰۔ مسائل زکوٰۃ،
۱۱۔ نسب نامہ نبی کریم ﷺ
۱۲۔ زادالآخرہ فی مسائل الجنازۃ۔
۱۳۔ تصحیح و تحشیہ عزیز المرقات الی مطالب مشکوۃ۔

آپ کی تصانیف دیکھ کر یوں معلوم ہوتا ہے کہ آپ دینی اور فقہی معلومات کے دائرۃ المعارف (انسائیکلوپیڈیا) تھے۔ رحمۃ اللہ علیہ، فروری (۱۳۵۶ھ/ ۱۹۳۸ء) میں حج و زیارت سے مشرف ہوئے، الحاج مولانا میاں محمد حسین نقشبندی مجددی (ف ۱۳۷۸ھ/ ۱۹۵۸ء) ساکن جھگیاں شہاب الدین حضرت مفتی صاحب کے شاگرد اور صاحب دل بزرگ تھے۔

مفتی صاحب نے ۳۰ رحمۃ اللہ علیہ ۱۶ دسمبر (۱۳۸۳ھ/ ۱۹۶۳ء) کو دار فانی سے انتقال فرمایا۔ مکرمی حکیم محمد موسیٰ امرتسری مدظلہ نے یہ تاریخ وصال نکالی ہے:

''آہ خوش سیر عبدالعزیز'' ۲۹

Marfat.com

حضرت مولانا شاہ محمد علی حسین مدنی قدس سرہٗ

مولانا محمد علی حسین صاحب ابن حضرت مولانا شاہ اعظم حسین خیر آبادی قدس سرہما ۱۲/ ربیع الثانی ۱۳۱۲ھ میں بھوپال میں پیدا ہوئے، اردو، فارسی کی ابتدائی تعلیم مولانا یداللہ سنبھلی سے حاصل کی اور قرآن مجید حفظ کیا، معقول ومنقول کی تکمیل والد ماجد سے کی، ۱۹۰۳ء میں والد ماجد کے ساتھ مدینہ طیبہ چلے گئے، اور وہیں سے بلاد عرب عراق وشام ومصر کا سفر کیا، اور عتبات عالیہ کی زیارت کی، ۱۳۲۶ھ میں آپ نے دمشق میں امام الدھر حافظ العصر شیخ بدرالدین دمشقی سے ان کے صاحبزادے مولانا تاج الدین کی معیت میں شرح وقایہ کا درس لیا، حضرت مولانا محمد عبدالباقی فرنگی محلی مدنی المتوفی ۱۳۶۴ھ کے درس میں مختصر المعانی، تلخیص المفتاح پڑھی، صحیح مسلم اور بعض دوسری کتب حدیث کا حضرت مولانا شاہ محمد معصوم ابن شاہ عبدالرشید ابن حضرت شاہ احمد سعید مجددی سے درس لیا۔ شیخ المحدثین مدینہ منورہ سید علی بن ظاہر الوتری سے بھی کسب فیض کیا، ۱۳۲۷ھ میں حضرت مولانا شاہ محمد نعیم نبیرہ حضرت مولانا بحر العلوم فرنگی محلی نے فاتحہ تشکر کے بعد دستار فضیلت باندھی اور سند مرحمت فرمائی، فراغت کے بعد دور عثمانی وہاشمی میں حضرت مولانا عبدالباقی کے مدرسہ نظامیہ میں عرصہ تک درس دیا، نجدی تسلط کے بعد اپنے مکان پر یہ سلسلہ جاری رکھا۔

آپ کو اپنے والد ماجد سے سلسلہ قادریہ میں بیعت وخلافت تھی، ان کے علاوہ (۱) حضرت شاہ معصوم (۲) مولانا عبدالباقی (۳) سید علی الوتری (۴) امام الدھر شیخ بدرالدین الحسنی الدمشقی (۵) شیخ عبدالحکیم افغانی (۶) شیخ احمد شمس مالکی قادری (۷) علامہ شیخ صالح (۸) شیخ علی مبارک المغربی

Marfat.com

(۹) حضرت امین رضوان شیخ الدلائل مدینہ منورہ (۱۰) حسان الزمان مدافع عن سید الاکوان صلی اللہ علیہ وسلم شیخ یوسف بن اسمٰعیل النبہانی سے بھی اجازت وخلاف تھی، مگر آپ بیعت والد ماجد کے طریقہ قادریہ میں کرتے تھے، مدینہ طیبہ کے آداب میں آپ کے اطوار امام مالک جیسے تھے۔

(۱) جہاں بھی ہوتے ہمیشہ یہ خیال رکھتے کہ حرم شریف کی طرف پیٹھ نہ ہو۔

(۲) جس راستہ سے بھی گذر ہوتا اور گنبد خضراء نظر آتا تو آپ فوراً مؤدب دست بستہ سلام عرض کرتے، پھر آگے بڑھتے۔

(۳) مسجد نبوی میں داخل ہونے سے پہلے سلام عرض کر کے داخلہ کی درخواست کرتے اور تھوڑا وقفہ ٹھہر کر قدم بڑھاتے، عموماً نمازیں حجرۂ سیدۃ النساء کے متصل ادا کرتے۔

(۴) حرم شریف نبوی میں سر جھکائے رکھتے اور کسی سے کسی قسم کی گفتگو نہیں کرتے، سلام کا جواب اشارہ سے دیتے اور اگر کوئی گفتگو کی کوشش کرتا تو اشارے سے بتاتے کہ گھر پر آؤ۔

(۵) نجدی انہدامات قبور کے بعد جنۃ البقیع میں کبھی داخل نہیں ہوئے، فصیل شہر اقدس کے اندر کبھی سواری کا استعمال نہیں کیا۔

(۷) امر بالمعروف اور نہی عن المنکر آپ کا خاص شیوہ تھا، اس میں امیر و غریب کی کوئی قید نہ تھی، جس کو غلطی کرتے دیکھتے فوراً ٹوک دیتے۔

(۸) بدمذہبوں سے آپ کو سخت نفرت تھی، نجدی عقائد کے متبعین کو ابن تیمیہ وغیرہ کے اقوال ہی سے قائل کر دیتے، آپ کو معاملاتِ فقہی پر غیر معمولی عبور تھا، مقدمات میں شرعی نکات معلوم کرنے والوں کا آپ کے یہاں مجمع لگا رہتا تھا، نجدی قاضی و علماء آپ سے بہت

Marfat.com

گھبراتے تھے، اختلاف عقائد ومسلک کے باوجود سلاطین نجد آپ کے تبحر علمی سے مرعوب تھے۔

۱۲ جمادی الثانی ۱۳۷۴ھ کو بعد فجر اللہ اللہ کہتے ہوئے واصل بحق ہوئے اور سیدنا ابراھیم ابن رسول کریم (ﷺ) کے جوار میں اپنے والد ماجد کے قریب دفن کئے گئے، اسی روز ریڈیو جدہ نے آپ کی وفات کی خبر نشر کی۔

تصانیف:

(۱) الصواعق الملکوت علی استاذ شلتوت المصری ثبوت حیات سیدنا عیسیٰ علی نبینا و علیہ السلام کے بارے میں شیخ الازہر شلتوت مصری کے فاسد عقائد کا رد (عربی)۔

(۲) سیرت شیخ یوسف النبہانی (غیر مطبوعہ، عربی)

(۳) سیرت اعظم حسین رحمۃ اللہ علیہ (عربی، غیر مطبوعہ)

(۴) رد تجدید و احیاء دین، ابو الاعلیٰ مودودی کے مزعومات کا رد (اردو مطبوعہ)

آپ کے بڑے صاحبزادے حضرت مولانا شاہ محمد علاء الدین مدنی مالک فندق طیبہ، مدینہ طیبہ اعلیٰ اخلاق واوصاف اور فقہی مہارت میں نامور ہیں۔ ۳۰

Marfat.com

حضرت علامہ عبد اللہ الطالبانی قدس سرہ العزیز

بغداد شریف میں سلسلہ قادریہ کے شیخ طریقت حضرت عبد اللہ بن شاعر شہید علامہ شیخ رضا طالبانی ۱۲۹۸ھ کو کرکوک میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم حضرت علامہ محمد افندی خطیب زادہ سے حاصل کی، پھر علامہ علی افندی حکمت سے اعلیٰ تعلیمی مدارج طے کئے اور علم وعمل اور رشد وہدایت میں مخلوق خدا کی رہنمائی میں مصروف ہوگئے۔ ۱۳۲۸ھ میں بغداد شریف آ گئے اور محلہ طوب میں جامع مرادیہ کے قریب اپنے والد حضرت شیخ رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خانقاہ میں، مسند پر رونق افروز ہوکر رشد وہدایت اور تبلیغ دین کا فریضہ انجام دیتے رہے۔ ۱۹۶۱ء میں تکیہ اور دیگر ملحقہ عمارات کو منہدم کروایا اور وہاں ایک بہت بڑی لائبریری تعمیر کرائی اور ۱۳۸۶ھ/ ۱۹۶۶ء میں رصافہ کی طرف مسیح کے علاقہ میں ایک مسجد بھی تعمیر کرائی۔

حضرت عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ کے لیل ونہار اسی خانقاہ میں گزرتے۔ آپ کے اردگرد دراویش جمع رہتے اور آپ ان سے بہت مانوس رہتے۔ فقراء کو خیرات پیش کی جاتی، ہر جمعہ کے دن عمومی حلقۂ ذکر کی مجلس قائم ہوتی اور عشاء کے بعد روزانہ محفل ختم منعقد ہوتی، آخری دم تک آپ کا یہی معمول رہا۔

۹ / جمادی الاولیٰ ۱۳۹۰ھ/ ۱۹۷۰ء کو واصل بحق ہوئے اور حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے قبرستان میں دفن ہوئے۔ آپ کے وصال کے بعد خانقاہ کے اوقاف کی تولیت آپ کے بیٹے کے سپرد ہوئی اور ان کی وفات کے بعد وزارۃ الاوقاف کی تحویل میں گیا۔ [۳۱]

Marfat.com

علامہ سید اسماعیل الواعظ قدس سرہٗ

ابوسلیمان سید اسماعیل بن سید مصطفیٰ الواعظ ۱۲۹۷ھ کو بغداد شریف کے محلہ باب الشیخ میں علم وعمل کے گہوارہ میں ولادت ہوئی۔ بچپن ہی میں قرآن کریم پڑھ کر مدرسہ رشید میں داخل ہوئے اور علوم جدیدہ حاصل کئے۔ پھر اپنے والد ماجد کے علاوہ حضرت علامہ علی افندی آلوسی، علامہ محمود شکری آلوسی، حضرت سید عارف حکمت برزنجی و علامہ شیخ احمد افندی اور علامہ غلام رسول ہندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم سے علوم وفنون اخذ کئے۔ علم تجوید اپنے چچا سید جعفر افندی الواعظ اور علامہ فاضل محمد افندی الشنقلی سے حاصل کیا اور اپنے والد سید مصطفیٰ الواعظ سے مجاز و ماذون ہوئے۔ آپ کے علم وفضل کے پیش نظر محکمہ بداۃ الدیوانیہ میں آپ کا تقرر کیا گیا پھر اسی محکمہ کے رکن مقرر ہوئے، ۱۳۱۲ھ میں اس کی رکنیت سے دستبردار ہوگئے اور رصافہ کی جانب مدرسہ جامع نازندہ خاتون میں مدرس اور اسی جامع کے خطیب کی خدمات آپ کے سپرد ہوئیں اور جامع خفافین میں واعظ متعین ہوئے۔ ۱۳۲۶ھ کو حلہ میں مدرس اور مفتی کے عہدہ پر فائز ہوئے۔ ۱۳۲۸ھ کو دونوں عہدوں کو خیرآباد کہتے ہوئے ''لواء الدیوانیہ'' میں منتقل ہوگئے۔ انگریز کے ہاتھوں سقوط بغداد ۱۳۳۵ھ تک امت کی خدمت میں مصروف رہے۔ پھر بغداد شریف واپس آئے اور مدرسہ نازندہ خاتون مذکورہ میں تدریس شروع کردی پھر اس مدرسہ سے کرخ کی طرف مدرسہ جامع شیخ صندل منتقل ہوئے۔ ابھی آپ نے اس مدرسہ میں چند ماہ ہی گزارے تھے کہ ۱۳۵۱ھ میں محکمہ اوقاف کے ڈائریکٹر نے سید اسماعیل الواعظ کو رصافہ کی طرف ابی النجیب سہروردی کے مدرسہ میں تبدیل کردیا۔

Marfat.com

نیز آپ ۱۹۴۴ء سے ۱۹۴۶ء تک جامع مرجان میں خطیب کے فرائض انجام دیتے رہے اور بغداد شریف میں دارالایتام کے سرپرست کی حیثیت سے بھی خدمات انجام دیں۔

۱۳۶۴ھ / ۱۹۴۶ء کو رحلت فرمائی، سیدنا امام غزالی رضی اللہ عنہ کے قبرستان میں دفن ہوئے، رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔ ۳۲

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

عرض: الم کے بارے میں ایک جگہ "عذاب" عظیم" ہے اگر نماز میں الیم پڑھا ہو جائے گی یا نہیں؟

ارشاد: ہاں ہو جائے گی نماز اس غلطی سے جاتی ہے جس سے معنی فاسد ہو جائیں۔

عرض: نماز میں اگر بسم اللہ شریف بجہر نکل جائے تو کیا حکم ہے؟

ارشاد: بلا قصد نکل جائے تو خیر ورنہ قصداً نہ کرو۔

عرض: دو مسجدیں قریب قریب ہیں۔ امام بارش میں ایک شہید ہوگئی ہے اس کا سامان دوسری مسجد میں کہ وہ بھی ملحقہ حالت میں ہے لے سکتے ہیں یا نہیں؟

ارشاد: جائز ہے حتیٰ کہ ایک مسجد کا لوٹا بھی دوسری مسجد میں لے جانے کی ممانعت ہے۔ مسلمانوں پر دونوں کا بتانا اور آباد کرنا فرض ہے اور جس قدر قریب بتانے کی ضرورت ہی کیا۔

(ملفوظات ۔ ۱۰ محمد رضا خاں قادری)

Marfat.com

حضرت مولانا حسرت موہانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(۱۲۹۵ھ / ۱۸۷۸ء ..... ۱۳۷۱ھ / ۱۳ مئی ۱۹۵۲ء)

اردو کے بلند پایہ شاعر، سیاست دان وقومی لیڈر سید فضل الحسن نام حسرت تخلص تھا۔ والد کا نام سید ازہد حسن تھا۔ اودھ میں پیدا ہوئے۔ سلسلہ نسب امام علی موسیٰ رضا (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) تک پہنچتا ہے۔ پہلے قرآن شریف، اردو فارسی کی متداول کتابیں میاں جی، غلام علی موہانی سے پڑھیں۔ ۱۸۹۴ء میں مڈل کا امتحان پاس کیا۔ ۱۸۹۹ء میں میٹرک کا امتحان خاص امتیاز سے پاس کیا۔ فتح پور ہسوہ کی آب وہوا حسرت کی ادبی وذہنی تعلیم کے لئے بہت راس آئی۔ یہاں مولانا سید ظہور السلام مولانا نور محمد، مولانا حبیب الدین جیسے اساتذہ کے سامنے زانوتلمذ تہہ کیا۔ ۱۹۰۳ء میں علی گڑھ سے بی اے کیا۔ تعلیم سے فارغ ہوکر اردوئے معلیٰ نامی رسالہ نکالا جس میں ادبی مضامین کے ساتھ سیاسی مضامین بھی ہوتے تھے۔ مئی ۱۹۰۴ء میں مولانا نے انڈین نیشنل کانگرس کے اجلاس منعقدہ بمبئی میں ایک ڈیلی گیٹ کی حیثیت سے شرکت کی۔ ۱۹۰۵ء میں آل انڈیا کانگرس میں حصہ لیا اور اسی وقت سدیشی تحریک کے مبلغ بن گئے۔

۱۹۰۷ء میں کانگرس کو چھوڑ دیا۔ ۱۹۰۸ء میں اپنے رسالے میں ایک مضمون شائع کرنے کی پاداش میں قید بامشقت کی سزا ہوئی۔ اس قید کے زمانے میں آپ کے والد کا انتقال ہوگیا۔ ۱۹۱۰ء میں قید سے رہا ہونے کے بعد پرچہ دوبارہ جاری کیا۔ مئی ۱۹۱۳ء میں گورنمنٹ نے پرچہ دوبارہ بند کردیا تو مولانا نے وطنی مال کا ایک اسٹور شروع کیا۔

اسی زمانے میں احرار نے جنم لیا، اس جماعت کے رہنماؤں اور

Marfat.com

رہبروں میں مولانا محمد علی، مولانا شوکت علی، ابوالکلام آزاد، مولانا ظفر علی خان اور مولانا حسرت موہانی تھے۔ یہیں سے مولانا حسرت موہانی رئیس الاحرار کہلائے۔ حکومت مولانا کو تحریک آزادی کے صف اول کے قائدین میں شمار کرتی تھی۔ چنانچہ ۱۹۱۶ء میں للت پور جیل میں قید کر دیئے گئے۔ ۱۹۱۹ء میں کانگریس کے سالانہ اجلاس امرتسر میں منعقد ہوا۔ مسلم لیگ کا جلسہ بھی اس کے ساتھ ہوا۔ مولانا نے اس میں بھی نمایاں حصہ لیا۔ مولانا نے ترک موالات کی تحریک میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اپریل ۱۹۲۲ء میں تیسری اور آخری مرتبہ پھر دو سال کے لئے قید ہوئے۔

۱۹۲۵ء میں اردوئے معلّٰی پھر سے جاری کیا۔ ۱۹۳۶ء میں مولانا مسلم لیگ کی تنظیم جدید سے وابستہ ہوئے اور یوپی پارلیمنٹ کے سرگرم ممبر بنے۔ اس زمانے میں مسلم لیگ کو عوام میں مقبول بنانے میں مولانا شوکت علی، مولانا ظفر علی، اور مولانا حسرت موہانی کا بہت بڑا حصہ ہے۔

۱۹۳۸ء میں ہندی مسلمانوں کے وفد کے ایک رکن کی حیثیت سے مولانا قاہرہ کی فلسطین کانفرنس میں شریک ہوئے۔ ۱۹۴۵ء میں مسلم لیگ کے ٹکٹ پر یوپی اسمبلی اور ہندوستان کی دستور ساز اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے۔

تقسیم کے بعد مولانا ہندوستان ہی میں رہے۔ تقسیم کے بعد ہندوستان کے مسلمانوں کے لئے ان کا وجود بہت بڑا سہارا تھا۔ ہندوستانی پارلیمنٹ میں ایک ایسا وقت بھی آیا جب مولانا حسرت موہانی کے علاوہ کوئی ایسا ممبر نہ تھا جو مسلمانوں کے جذبات کی ترجمانی کرے۔ مولانا نے ۷۵ برس کی عمر میں لکھنو میں وفات پائی اور وہیں باغ مولانا انوار میں دفن ہوئے۔ اولاد میں پانچ لڑکے اور دو لڑکیاں، پہلی بیوی سے اور ایک لڑکی دوسری بیوی سے ہے۔

مولانا کی زندگی صحیح معنوں میں ایک مرد مسلمان کی زندگی تھی۔ ان

Marfat.com

کا ظاہر و باطن یکساں تھا۔ مولانا جس بات کو اپنے نزدیک حق سمجھتے تھے اس کو بغیر کسی تامل کے بغیر گھٹائے بڑھائے، بغیر ہموار کئے اور کسی مصلحت اور موقع کا انتظار کئے بغیر کہہ دیتے تھے۔

مولانا نے مالی عسرت کے باوجود گیارہ حج کئے اور بارہ مرتبہ مدینہ طیبہ میں حاضری دی۔ مولانا کی تصانیف میں شرح دیوان غالب، متروکات سخن، شاہدات زنداں، انتخاب سخن اور دیوان شامل ہے۔ [۳۳]

حضرت مولانا حسرت موہانی رحمتہ اللہ علیہ ۱۳۴۶ھ میں جب حج کے لئے آئے، مدینہ طیبہ حاضر ہوئے، اس وقت ان کے ہمراہ حضرت مجاہد ملت مولانا محمد عبد الحامد قادری بدایونی علیہ الرحمتہ و مولوی کرم علی صاحب اور جناب محمد نور سیاح عالم (جوان دنوں مکہ مکرمہ میں مقیم تھے بعد میں مدینہ طیبہ ہجرت کر آئے، حضرت قطب مدینہ کی بارگاہ میں اکثر حاضر ہوتے رہتے) کے ہمراہ قطب مدینہ قدس سرہٗ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔

حکیم سلطان احمد [۳۴] رحمتہ اللہ علیہ بیان کیا کرتے تھے کہ میں اس وقت حضرت علامہ شیخ ضیاء الدین قادری قبلہ (رحمتہ اللہ علیہ) کی بارگاہ میں حاضر تھا، جب یہ حضرات تشریف لائے۔ حضرت مولانا حسرت موہانی رحمتہ اللہ علیہ پر گریہ طاری تھا۔ حضرت مولانا جذبات سے اسقدر مغلوب تھے کہ سلام بھی نہ کر سکے۔ حضرت مولانا قبلہ کے زانو مبارک پر سر رکھ دیا اور تادیر ہچکیوں سے روتے رہے۔ بعد میں قدرے سکون ہوا تو سلام عرض کیا اور ہاتھ کو بوسہ دیتے ہوئے بڑے عجز و نیاز کے ساتھ طالب دعا ہوئے۔ میں یہ معاملہ دیکھ کر بڑا حیران ہوا کہ دنیا کا ایک بہت بڑا آدمی حضرت مولانا کے سامنے کس طرح حاضر ہے۔

Marfat.com

شیخ العصر حضرت میاں علی محمد خاں قدس سرہٗ (بسی شریف)

مجمع علم و عرفاں حضرت الحاج میاں علی محمد خان ابن حضرت محمد عمر خاں قدس سرہما ۱۲۹۹ھ/۱۸۸۱ء میں بستی عمر خاں، متصل ہریانہ ضلع ہوشیار پور (بھارت) میں پیدا ہوئے۔ مشہور تاریخ گو بزرگ پیر غلام دستگیر نامی نے غالباً ۱۳۷۶ھ میں آپ کی ولادت مبارکہ کا قطعہ تاریخ لکھا تھا۔ جس کا تاریخی شعر یہ ہے۔

رقم کن ''ظہور علی زیب ہند''

۱۲ ۹ ۹

پئے سال تولید آں خوش سپر

آپ کے والد ماجد حضرت محمد عمر خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ صاحب علم و فضل، فقیر منش زمیندار تھے، ''یاد پیر'' اور تہذیب دھرم'' (رد ہنود) وغیرہ تصانیف یادگار ہیں۔ آپ کے نانا حضرت خواجہ میاں محمد خاں المعروف میاں محمد چشتی نظامی فخری قدس سرہ اپنے دور کے ولی کامل تھے۔ ان کا مزار بسی نو، متصل ہوشیار پور میں مرجع خلائق ہے۔

حضرت میاں علی محمد خاں نے اپنے نانا کی نگرانی میں افاضل اساتذہ سے درس نظامی کی تعلیم حاصل کی، علم طب اور فنون سپہ گری پر بھی خصوصی توجہ فرمائی آپ کے اساتذہ میں حضرت مولانا دین محمد (مدفون بسی نو) مولانا حکیم محمد عبداللہ جگرانوی اور مولانا مرید احمد خاں اپنے دور میں علم و فضل کے آفتاب و ماہتاب ہوئے ہیں، مروجہ علوم سے فارغ ہوکر اپنے نانا اور

Marfat.com

مرشدگرامی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سلوک ومعرفت کی تعلیم کے ساتھ ساتھ بزرگان دین کے مزارات پر حاضر ہوکر اکتساب فیض کرتے رہے۔

۱۳۳۲ھ/۱۹۱۴ء میں حضرت خواجہ میاں محمد رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے وصال پر حضرت خواجہ میاں علی محمد خاں قدس سرہٗ مسند شیخ پر فائز ہوئے اور سجادگی کا حق ادا کر دیا۔ حضرت ملک الشعراء گرامی مرحوم نے ایک قطعہ لکھا۔

محرم نکتہ خفی و جلی جانشین محمد است علی
آفتاب، آفتاب راست دلیل درخودمند ولی است ولی

''چاندسی صورت کا محاورہ پڑھا بھی تھا اور دیکھا بھی لیکن سچ پوچھئے تو جس طرح میاں صاحب اس پر پورے اترتے تھے، بہت کم لوگ اترتے ہوں گے، صورت اور لباس، صفائی اور پاکیزگی میں ایک سے بڑھ کر ایک، ایک بار ان کی طرف دیکھیں تو دوسری بار دیکھنے کے لئے دل مچل مچل جائے، اگر یہ درست ہے کہ چہرہ دل کا آئینہ ہوتا ہے تو پھر میاں صاحب ایسے صاحب دل تھے کہ جو اس دور میں انگلیوں پر گنے جاسکیں گے''۔

(مجیب الرحمٰن شامی ہفت روزہ اداکار، لاہور مارچ ۱۹۷۵ء ص ۴)

حضرت صاحب قدس سرہٗ بزم رشد وہدایت کی شمع نورانی تھے، ملکی سیاست سے کبھی تعلق نہ رکھا البتہ تحریک پاکستان کے ایام میں مکمل طور پر تحریک کے حامی اور معاون رہے۔ ۱۹۴۵ء میں پیر صاحب مانکی شریف، پاکپتن شریف عرس کے موقع پر مشائخ کرام سے ملے اور تحریک پاکستان کے سلسلے میں مشورے کرتے رہے۔ حضرت میاں صاحب سے بھی ملے اور ایک گھنٹہ سے زیادہ وقت تک گفتگو ہوتی رہی، بعد ازاں ان کا ایک نمائندہ بسی نو پہنچا

Marfat.com

اور علیحدگی میں کچھ گفتگو کر کے فوراً واپس چلا گیا، انتخاب بالکل قریب آئے تو عقیدتمندوں اور تحریک کے قائدین نے اصرار کیا کہ آپ ایک بیان کے ذریعے اپنے نیاز مندوں کو حکم دو کہ ووٹ مسلم لیگ کو دیں، چنانچہ آپ کا بیان نوائے وقت میں شائع ہوا۔

قیام پاکستان کے بعد حضرت میاں صاحب لاہور تشریف لے آئے اور حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری قدس سرہ کے زیر سایہ اپنی قیام گاہ میں ڈیڑھ دو ماہ قیام کیا۔ ایک موقع پر فرمایا ہمیں حضرت گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ ہی اپنے پاس ٹھہرائیں گے، پھر حضرت فرید الدین گنج شکر ؒ کی خدمت میں ایسے حاضر ہوئے کہ آپ کا مزار بھی انہی کے مبارک قدموں میں بنا۔

حضرت میاں صاحب اوراد و وظائف کی بے مثال پابندی کے ساتھ ساتھ کتب تصوف کے پڑھنے پڑھانے میں بڑی دلچسپی رکھتے تھے، شیخ اکبر حضرت محی الدین ابن عربی قدس سرہ کی تصنیف لطیف فصوص الحکم سے تو آپ کو عشق تھا۔ مولانا فیض احمد (قبولہ شریف) نے فصوص الحکم آپ سے سبقاً پڑھی تھی۔

جناب مجیب الرحمٰن شامی نے حضرت میاں صاحب کے چہلم پر مختصر مگر جامع تأثر لکھا تھا، ذیل میں اس کا کچھ حصہ پیش کیا جاتا ہے:

میاں صاحب کی زندگی تو بندگی سے عبارت تھی، ان کے ہاں عجز ہی عجز تھا، غرور اور گھمنڈ کو ان کے دربار میں حاضری کی اجازت ہی نہ ملی تھی۔

کوئی ایک مہینہ پہلے میاں صاحب ۹۴ سال ایک ماہ کی عمر میں اسی شہر لاہور میں اپنے رب سے جا ملے اور پاکپتن میں درگاہ بابا فرید میں اپنی وصیت کے مطابق دفن ہوئے، دل کا عارضہ تھا اور مرگ کا بستر، ڈاکٹروں نے مکمل آرام کا مشورہ دے رکھا تھا، بستر سے اٹھنا اور چلنا پھرنا تو زہر قاتل ٹھہرا تھا

Marfat.com

لیکن نماز کا وقت آیا تو اٹھنے لگے تا کہ وضو کر کے نماز پڑھ سکیں۔ ڈاکٹر نے منع کیا تو بولے۔

''ڈاکٹر صاحب یہ زندگی اسی لئے تو درکار ہے کہ فرائض ادا کر سکیں، اگر فرائض ہی ادا نہ ہوں تو ایسی زندگی کس کام کی؟''۔

اس پر ڈاکٹر صاحب پیچھے ہٹ گئے اور میاں صاحب نے اٹھ کر نماز ادا کی۔ تکلیف بڑھی تو رات دو بجے پتھیڈین کے ۲ انجکشن لگائے گئے، جوں ہی چار بجے، اٹھ بیٹھے تا کہ تہجد ادا کر سکیں، اٹھتے ہوئے مسکرائے اور فرمایا:

''یہ دوسوئیاں میری ۷۲ سال کی عادت نہیں بدل سکتیں''۔

اپنے رب سے اس اہتمام سے ملاقات کی کہ دل کی دھڑکن بند اور نبض بھی بند۔ ڈاکٹر طبعی طور پر موت کا اعلان کر چکے ہیں لیکن میاں صاحب اس دنیا میں موجود ہیں، دل کے ڈھڑکنے کی آواز نہیں آ رہی، نبض کی ٹک ٹک نہیں چل رہی لیکن وہ ہیں کہ زندہ سلامت ہیں، دو گھنٹے تک اسی کیفیت میں لیٹنے کے بعد وہ عالم مکمل طور پر طاری ہوا جسے عالم مرگ کہتے ہیں:

عملی طور پر سیاست سے ہمیشہ دور رہے، نہ کسی گروہی مناقشے میں حصہ لیا، نہ سرکار دربار میں جانا مناسب سمجھا، جس کو آنا ہوتا ان کے پاس چل کر آتا جنہیں دنیا بڑا مانتی ہے میاں صاحب کے پاس چھوٹے بن کر، سر جھکا کر آتے، کمیونسٹ سرگرم ہوئے، امن چین درہم برہم ہوا اور پاکستان کے نظریاتی تشخص کو خطرہ لاحق ہوگیا تو میاں صاحب نے کمیونسٹوں کے خلاف

Marfat.com

جدوجہد پر زور دیتے ہوئے باقاعدہ ایک اعلان پر دستخط کئے، عقیدتمندوں اور مریدوں کو کمیونزم کے خلاف جہاد کی ہدایت جاری ہوئی اور یہی ہدایت ان کا پیغام مسلسل ہے:

''جہاں بھی ہو، جس جگہ پر بھی ہو، وطن عزیز کے نظریاتی کردار کی حفاظت کرو، اس کے لئے سر دھڑ کی بازی لگا دو''۔

(مجیب الرحمٰن شامی ہفت روزہ اداکار، لاہور ۲ تا ۸ مارچ، ۱۹۷۵ء، ص ۴۔)

تمام معاصر علماء و مشائخ آپ کو محبت و احترام کی نگاہ سے دیکھتے تھے، ایک مرتبہ آپ امام المحدثین مولانا سید دیدار علی شاہ قدس سرہ سے ملاقات کرنے کے لئے حزب الاحناف لاہور تشریف لائے، اس وقت امام المحدثین یہ حدیث بیان کر رہے تھے:

''النظر الی علی عبادۃ'' (الصواعق المحرقہ، ص ۱۲۳)

اور اس کا ترجمہ یہ فرما رہے تھے:

''علی مرتضی کی زیارت عبادت ہے''

حضرت میاں صاحب نے بے ساختہ فرمایا، حضرت یوں کیوں نہیں کہتے؟

''دیدار علی عبادت ہے''

۱۹۷۱ء میں یوم رضا کے موقع پر آپ نے مختصر پیغام میں فرمایا:

Marfat.com

اعز محترم محب الفقراء والمساکین محمد عارف رضوی صاحب زاد محبتکم وعلیکم السلام بعد سلام مسنون و دعا خیر واضح رائے عالی ہو کہ حضرت علامہ مولانا احمد رضا خاں قادری بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات محتاج بیان نہیں۔ ع

آفتاب آمد دلیل آفتاب

الداعی
(پیغامات یوم رضا) علی محمد بقلم خود

۱۰/ محرم ۲۸ / جنوری ۱۳۹۵ھ/ ۱۹۷۵ء بروز منگل آفتاب شریعت و طریقت وحید العصر، فرید الدھر حضرت میاں علی محمد خان چشتی نظامی فخری قدس سرہٗ کا لاہور میں وصال ہوا، ان کی آخری آرام گاہ حضرت خواجہ گنج شکر ؒ کی درگاہ شریف میں بنائی گئی۔

استاذ العلماء مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا سید ابوالبرکات دام ظلہ العالی نے تعزیت نامہ میں فرمایا:

''حضرت میاں علی محمد خاں صاحب رحمتہ اللہ علیہ سلسلہ چشتیہ کے بزرگ، سلف صالحین کی یادگار، تقویٰ، پرہیزگاری کی جیتی جاگتی تصویر تھے، حضرت میاں صاحب علیہ الرحمۃ عالم دین، واقفِ رموزِ معرفت واسرارِ تصوف اور عالم باعمل تھے۔ آہ! اب وہ پیکر حسن سیرت وصورت، ظاہری آنکھوں سے اوجھل ہو گئے۔'' ۳۵

Marfat.com

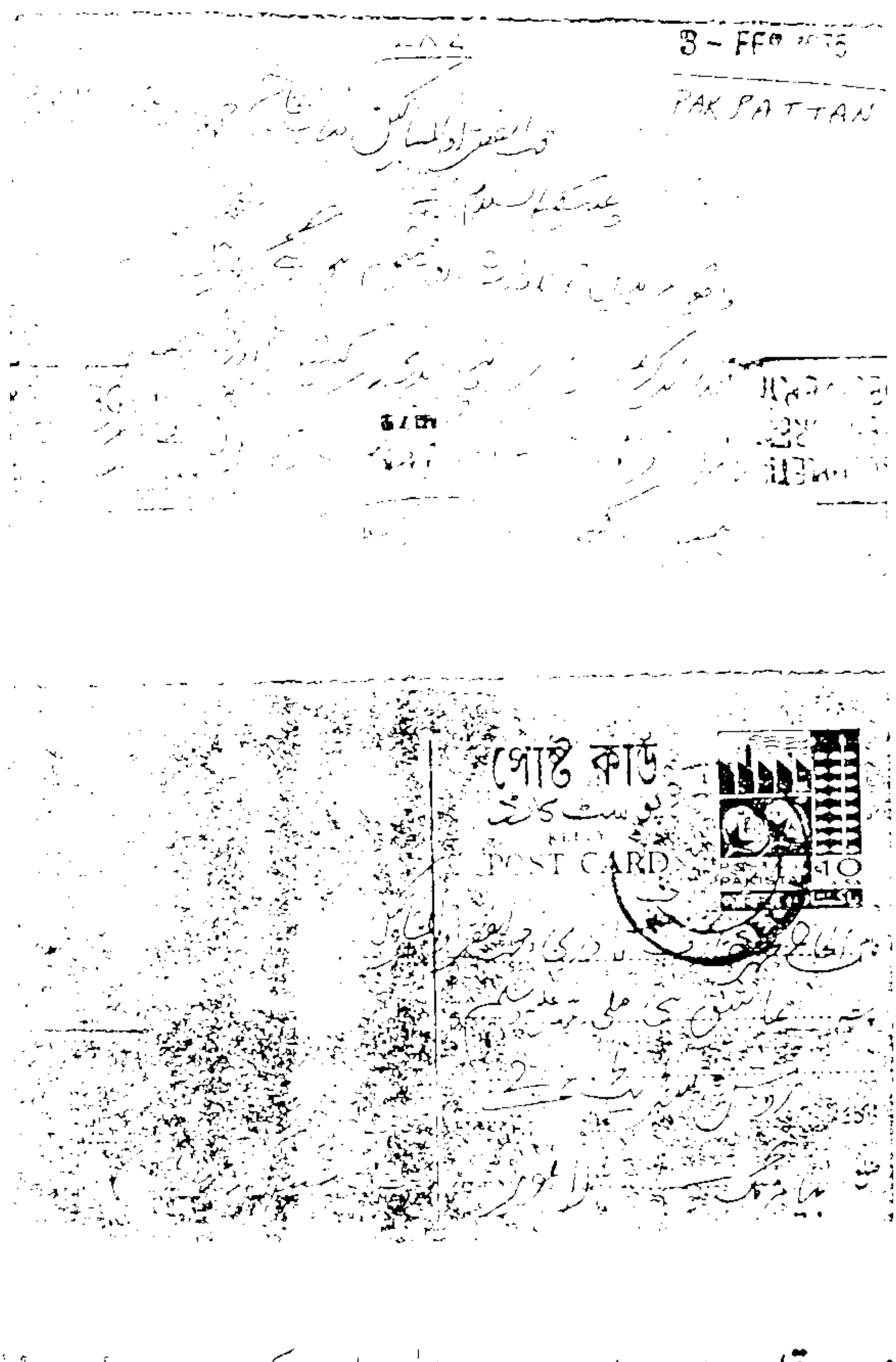

حضرت قبلہ میاں صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے مرید خادم خاص
زبدۃ الحکماء حکیم شمس الدین رحمتہ اللہ علیہ چشتی نظامی کا مکتوب
احقر فقیر قادری کے نام

Marfat.com

مولانا سید سلیمان اشرف بہاری رحمۃ اللہ علیہ

مولانا سید سلیمان اشرف بہاری محلہ میر داد قصبہ بہار شریف ضلع پٹنہ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم یہیں حاصل کی، بعد میں جون پور کے مدرسہ حنفیہ میں حضرت استاذ العلماء مولانا ہدایت اللہ فاضل رامپوری سے براہِ راست اکتساب علم کیا اور درسیات تمام کر کے سند فراغت حاصل کی۔ قادر الکلام مقرر تھے۔ ۱۹۰۲ء میں مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں صدر شعبہ علوم اسلامیہ مقرر ہوئے۔

ڈاکٹر سید عابد علی سابق ڈائریکٹر بیت القرآن لاہور بیان کرتے ہیں۔

استاد محترم سید سلیمان اشرف پر حضرت مولانا بریلوی کا اتنا اثر تھا کہ میں نے مولانا احمد رضا خان قدس سرہٗ کی عظیم شخصیت کا اندازہ دراصل استاد محترم کی شخصیت ہی سے لگایا۔ مجھے مولانا سلیمان اشرف سے شرف تلمذ کے علاوہ ان کا انتہائی قرب بھی رہا اور میں دیکھتا کہ اکثر مولانا بریلوی ﷺ کا ذکر چھیڑ دیتے اور یوں محسوس ہوتا کہ اکثر ان ہی کے تصور میں مگن رہتے۔ حتی کہ استاد محترم کی طبیعت ان ہی کے رنگ میں رنگی گئی تھی اور اپنے معتقدات اور ایمانیات میں منطقی استدلال اور علوم عقلیہ میں خوش کلامی اور قوت بیان میں مولانا کے انداز اور کیفیات کو اپنا چکے تھے۔ غیر اسلامی شعائر کی مذمت میں تشدد، کانگرس اور ہندوں کی ہمنوائی کرنے والے لیڈروں اور عالموں کے متعلق سخت گیر رویہ، مشرکین کو نجس سمجھنا اور ان کے معاملہ میں کسی قسم کی مداھنت روا نہ رکھنا، یہ سب صفات دونوں بزرگوں میں مشترک تھیں۔ اسی طرح عشق رسول (ﷺ) کے معاملہ میں طبیعت کا ایک والہانہ انداز بھی سید صاحب میں حضرت فاضل بریلوی ہی کی طرف سے آیا تھا۔ لباس اور وضع قطع میں بھی استاد محترم حضرت مولانا کا تتبع فرماتے۔ حتی کہ مجھے یاد ہے کہ آپ عمامہ بھی اسی انداز کا رکھتے جیسا کہ حضرت مولانا مرحوم (سیدنا اعلحضرت ﷺ) استعمال

Marfat.com

فرماتے تھے۔

(ڈاکٹر سید عابد علی: مقالات یوم رضا، لاہور ۱۹۷۱ء)

مولوی سید سلیمان ندوی یوں لکھتے ہیں۔

مرحوم خوش اندام، خوش لباس، خوش طبع، نفاست پسند، سادہ مزاج اور بے تکلف تھے۔ ان کی سب سے بڑی خوبی ان کی خودداری اور اپنی عزت نفس کا پاس تھا۔ ان کی ساری عمر علی گڑھ میں گزری۔ جہاں امرا اور ارباب جاہ کا تانتا لگا رہتا تھا۔ مگر انہوں نے کبھی کسی کی خوشامد نہیں کی اور نہ ان میں سے کسی سے دب کر یا جھک کر ملے جس سے ملے برابری سے ملے اور اپنے عالمانہ وقار کو پوری طرح ملحوظ رکھ کر علی گڑھ کے سیاسی انقلاب کی آندھیاں بھی ان کو اپنی جگہ سے نہ ہلا سکیں۔ ان کی قیام گاہ ایک درویش کی خانقاہ تھی جو آتا جھک کر آتا۔ اگر مجلس سازگار ہوتی تو دعائیں لے کر گیا ورنہ الٹے پاؤں ایسا واپس آیا کہ پھر ادھر کا رخ نہ کیا۔ ان کی تقریر و وعظ میں بڑی دلچسپی اور گرویدگی تھی۔

(سید سلیمان ندوی: معارف اعظم گڑھ، جون ۱۹۳۹ء۔)

خواجہ حسن نظامی، سید صاحب رحمتہ اللہ علیہ کا حلیہ بیان کرتے ہیں

گورا رنگ، مضبوط جسم، گنجان داڑھی، تیز و چمکدار آنکھیں، عمر پچاس کے قریب بہار میں مکان ہے۔ علی گڑھ میں دینیات کے پروفیسر ہیں۔ صوفیانہ مشرب رکھتے ہیں کئی کتابوں کے مصنف ہیں۔ تقریر ایسی تیز اور مسلسل کرتے ہیں جیسے ریل آتی ہے۔ آنے والی گاڑی، دوران تقریر صرف درود شریف پڑھنے کے لئے تھوڑی تھوڑی دیر وقفہ ہوتا ہے ورنہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہمالیہ کی چوٹی سے گنگا کی دھارا نکلی ہے بہہ رہی ہے نہیں رکنے اور ٹھہرنے کا نام نہیں لے گی۔ بیان کی ایسی روانی آج کل ہندوستان کے کسی عالم میں نہیں ہے۔ تقریر میں محض الفاظ ہی نہیں ہوتے، بلکہ ہر فقرے میں دلیل و [illegible] ہے۔

(خواجہ حسن نظامی: درویش جنتری ۱۹۲۳ء)

حضرت علامہ سید سلیمان اشرف رحمتہ اللہ علیہ کثیر التصانیف تھے۔

Marfat.com

فارسی شعروادب کی تاریخ میں ''الانہار'' لکھی، حج کے موضوع پر ایک کتاب ''الحج''، لکھی اس کے علاوہ دوقومی نظریہ کی وضاحت اور حمایت میں ''النور'' اور ''الرشاد'' بھی آپ کی مایہ ناز تصانیف ہیں۔

عربی زبان کی فضیلت و برتری پر ''المبین'' نامی کتاب تالیف کی۔ مشہور مستشرق پروفیسر براؤن نے المبین دیکھ کر کہا مولانا نے اس عظیم موضوع پر اردو میں یہ کتاب لکھ کر ستم کیا ہے، عربی یا انگریزی میں ہوتی تو کتاب کا وزن اور وقار بڑھ جاتا۔ [۳۶]

مولانا نے ''المبین'' کا ایک نسخہ ڈاکٹر اقبال کو بھی بھجوایا تھا۔ اتفاقاً کچھ دن بعد اقبال علی گڑھ گئے۔ تو دوران ملاقات اس کتاب کی بڑی تعریف کی اور کہا۔

''مولانا آپ نے عربی زبان کے بعض ایسے پہلوؤں پر بھی روشنی ڈالی ہے جن کی طرف پہلے کبھی میرا ذہن منتقل نہیں ہوا تھا۔''

(رشید احمد صدیقی، پروفیسر۔ گنجہائے گرانمایہ صفہ ۴۱)

۵ ربیع الاول ۱۳۵۸ھ/ ۲۵ اپریل ۱۹۳۹ء میں علی گڑھ میں وصال ہوا۔ یونیورسٹی کے قبرستان میں شیروانیوں کے احاطہ میں دفن ہوئے۔

Marfat.com

مولانا سید خادم حسین رحمتہ اللہ علیہ

مولانا سید خادم حسین ولد پیر جماعت علی شاہ محدث علی پوری تقریباً ۱۲۹۴ھ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم علی پور سیالکوٹ میں حاصل کی حافظ قاری شہاب الدین سے کلام مجید حفظ کیا اور لاہور آ کر اورنٹیل کالج لاہور سے مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا۔ بعد میں تکمیل و تکمیل علم کے لئے کانپور پہنچے اور کچھ دن قیام کے بعد حضرت محدث سورتی کی خدمت میں حاضر ہو کر دورہ حدیث کی سند حاصل کی آپ نہایت ذہین اور لائق طالب علم تھے یہی وجہ ہے کہ حضرت محدث سورتی آپ سے بے پناہ محبت فرماتے تھے۔ منیۃ المصلی کی تدریس کے دوران آپ کی گذارش پر حضرت محدث سورتی نے منیۃ المصلی کی شرح التعلیق المجلی کے نام سے لکھی اور اس کی غرض تصنیف بیان کرتے ہوئے اپنے شاگردِ عزیز مولانا سید خادم حسین کی ذہانت کی تعریف کی ہے۔ آپ کے ہمدرس طلبہ میں مولانا ضیاء الدین مدنی اور مولانا فضل حق رحمانی شامل تھے۔ سیرت امیر ملت کے مولفین نے مولانا خادم حسین کے ضمن میں حضرت محدث سورتی کا تذکرہ نہیں کیا۔ جبکہ مولانا محمود احمد قادری نے تذکرۂ علماء اہلسنت میں مولانا خادم حسین کو حضرت محدث کا شاگرد لکھا ہے۔ مولانا سید خادم حسین نے فراغت علم کے بعد درس و تدریس کو اپنا مشغلہ بنا لیا اور مدرسہ نقشبندیہ علی پور سیداں میں ایک عرصہ تک آپ کا فیض جاری رہا۔ آپ کو مطالعہ کا بے پناہ شوق تھا۔ چنانچہ آپ نے نادر اور قیمتی کتب کا ایک قابل قدر ذخیرہ جمع کیا تھا۔ جو بعد میں مدرسہ نقشبندیہ کے لئے وقف کر دیا۔ آپ ریل کے ایک حادثہ میں شدید زخمی ہو کر ۲۲/اکتوبر ۱۹۵۱ء کو اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ آپ کے صاحبزادے مولانا سید نذر حسین شاہ آپ کے علمی جانشین ہیں۔ [۳۷]

حضرت قطب مدینہ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ حضرت پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری رحمتہ اللہ علیہ کی معیت میں حضرت پیر سید خادم حسین شاہ رحمتہ اللہ علیہ مدینہ منورہ

Marfat.com

حاضر ہوئے۔ان کا علمی مقام بہت بلند تھا۔فقیر نے حضرت پیر صاحب (پیر سید جماعت علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ) سے کہا کہ پیر سید خادم حسین صاحب سے ملاقات کے بعد میں محسوس کرتا ہوں کہ آپ کے بعد یہ کام سنبھال لیں گے۔پیر صاحب رحمتہ اللہ علیہ خوش ہوئے اور فرمایا۔یہ عربی مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔(فقیر قادری)

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

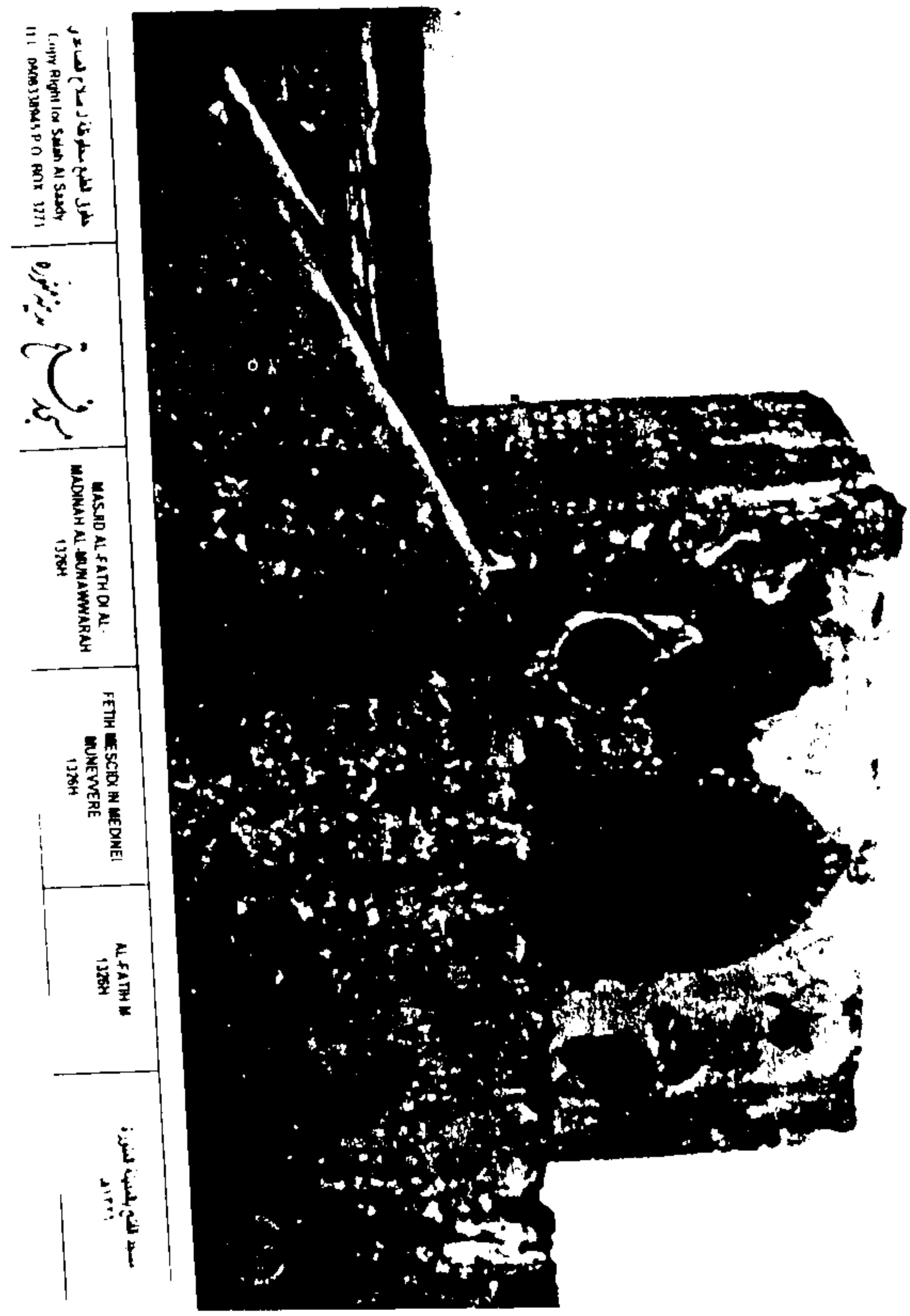

Marfat.com

حضرت مولانا سید محمد دیدار علی رحمۃ اللہ علیہ

امام المحدثین حضرت مولانا سید محمد دیدار علی شاہ الوری قدس سرہٗ العزیز کا تذکرہ ہوتا تو قطب مدینہ فرماتے:

"اُس وقت پنجاب میں دو عالم ایسے تھے، جنہوں نے اسلام کی نصرت کے لئے بہت کام کیا۔ ایک تو حضرت پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ اور دوسرے حضرت علامہ مفتی سید دیدار علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ۔"

(فقیر قادری)

مرجع الفقہاء والمحدثین مولانا ابو محمد سید محمد دیدار علی شاہ ابن سید نجف علی ۱۲۷۳ھ/ ۱۸۵۶ء بروز پیر محلہ نواب پورہ، الور میں پیدا ہوئے، آپ کے عمِ مکرم، باخدا بزرگ مولانا سید نثار علی شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آپ کی ولادت سے قبل آپ کی والدہ ماجدہ کو بشارت دیتے ہوئے فرمایا:

"بیٹی! تیرے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوگا جو دینِ مصطفوی (ﷺ) کو روشن کریگا، اس کا نام دیدار علی رکھنا۔"

آپ کا سلسلہ نسب حضرت امام موسیٰ رضا رضی اللہ عنہ تک پہنچتا ہے۔ آپ کے آباء و اجداد مشہد سے ہندوستان آئے اور الور میں قیام پذیر ہوئے۔ آپ نے صرف ونحو کی ابتدائی کتابیں الور میں مولانا قمر الدین سے پڑھیں، مولانا کرامت اللہ خاں سے دہلی میں درسی کتابوں اور دورہ حدیث کی تکمیل کی، فقہ ومنطق کی تحصیل مولانا ارشاد حسین رام پوری سے کی، سندِ حدیث مولانا احمد علی محدث سہارنپوری اور حضرت مولانا شاہ فضل الرحمن گنج مراد آبادی سے حاصل کی، حضرت شیخ الاسلام پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی اور مولانا وصی احمد محدث سورتی آپ کے ہم درس تھے۔ آپ سلسلہ نقشبندیہ میں حضرت مولانا فضل الرحمن

Marfat.com

گنج مرادآبادی کے مرید اور خلیفہ تھے، سلسلہ چشتیہ میں حضرت مولانا سید علی حسین کچھوچھوی اور سلسلہ قادریہ میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی کے خلیفہ مجاز ہوئے۔

حضرت مولانا سید دیدار علی شاہ اور صدرالافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی کے درمیاں بڑے گہرے دوستانہ مراسم تھے۔ایک مرتبہ حضرت صدرالافاضل نے اعلی حضرت امام احمد رضا بریلوی کا ذکر کیااور ملاقات کی رغبت دلائی، حضرت سید المحدثین نے فرمایا:

'' بھائی مجھے ان سے کچھ حجاب سا آتا ہے، وہ پٹھان خاندان سے تعلق رکھتے ہیں اور سنا ہے، طبیعت سخت ہے۔''

لیکن حضرت صدرالافاضل دوستانہ روابط کی بناء پر بریلی لے ہی گئے، ملاقات ہوئی تو حضرت مولانا نے عرض کی حضور مزاج کیسے؟ اعلیٰ حضرت نے فرمایا :

'' بھائی کیا پوچھتے ہو پٹھان ذات ہوں، طبیعت کا سخت ہوں ''

کشف کی یہ کیفیت دیکھ کر مولانا کی آنکھوں میں آنسو آگئے، سرِ عقیدت نیاز مندی سے جھکا دیا اس طرح بارگاہِ رضوی سے نہ ٹوٹنے والا تعلق قائم ہوگیا۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ نے حضرت مولانا سید دیدار علی شاہ قدس سرہ اور آپ کے قابلِ صد فخر فرزند مفتی اعظم پاکستان مولانا سید ابوالبرکات رضی اللہ تعالیٰ عنھما کو تمام کتب فقہ حنفی کی روایت کی اجازت عطا فرمائی اور اجازت و خلافت عطا فرماتے ہوئے تمام اوراد و وظائف کی اجازت فرمائی۔ تکمیلِ علوم کے بعد ایک سال مدرسہ اشاعت العلوم، رامپور میں رہے۔ ۱۳۲۵ھ/۱۹۰۷ء میں الور میں قوت الاسلام کے نام سے ایک دارالعلوم قائم کیا، پھر لاہور تشریف لاکر جامعہ نعمانیہ میں فرائضِ تدریس انجام دیتے رہے۔ ۱۳۳۵ھ/ ۱۹۱۷ء میں مولانا ارشاد حسین رام پوری کے ایماء پر آگرہ میں شاہی مسجد کے خطیب اور مفتی کی حیثیت سے تشریف لے گئے ۱۳۴۰ھ/ ۱۹۲۲ء میں دوبارہ لاہور تشریف لائے اور مسجد وزیر خاں میں خطابت کے ساتھ درس وتدریس کا سلسلہ شروع کیا۔

Marfat.com

۱۳۴۳ھ/۱۹۲۵ء میں مرکزی انجمن حزب الاحناف قائم کی اور دارالعلوم حزب الاحناف کی بنیاد رکھی، جہاں سے سینکڑوں علماء، فضلاء اور مدرسین پیدا ہوئے۔ آج پاکستان کا شاید ہی کوئی شہر یا دیہات ہوگا جہاں حزب الاحناف کے فارغ التحصیل علماء دینی خدمات انجام نہ دے رہے ہوں۔

حضرت کی ذات ستودہ صفات محتاجِ تعارف نہیں، بے باکی اور حق گوئی آپ کی طبیعت ثانیہ بن چکی تھی، مخالفتوں کے طوفان آپ کے پائے ثبات کو جنبش نہ دے سکے، دنیا کی کوئی طاقت انہیں مرغوب نہ کر سکتی تھی، علم و فضل کے تو گویا سمندر تھے، کسی مسئلے پر گفتگو شروع کرتے تو گھنٹوں بیان جاری رہتا۔ سورۂ فاتحہ کا درس ایک سال میں ختم ہوا۔ آپ کے خلوص و ایثار، زہد و تقوے، سادگی اور اخلاقِ عالیہ کے مخالف و موافق سبھی معترف تھے۔ سنیت اور حنفیت کے تحفظ اور فروغ کے لئے آپ نے نہایت اہم خدمات انجام دیں، غازی کشمیر مولانا سید ابوالحسنات قادری صدر جمعیت علماء پاکستان (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) اور مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ابوالبرکات شیخ الحدیث دارالعلوم حزب الاحناف لاہور آپ ہی کے فضل و کمال کے عکسِ جمیل ہیں۔ آپ عربی، اردو اور فارسی میں شعر بھی کہتے تھے۔ آپ کے دیوان پختگی کلام پر شاہد ہیں۔

۲۲ رجب المرجب، ۲۰/اکتوبر ۱۳۵۴ھ ۱۹۳۵ء کو اپنے رب کریم کے دربار میں حاضر ہوئے اور جامع مسجد اندرون دہلی دروازہ لاہور میں دفن ہوئے، مولانا ابوالحسنات رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے قطعہ تاریخ وصال کہا جس کا تاریخی شعر یہ ہے ؎

حافظ پسِ سر کوبِ اعداء شریعت
"دیدار علی یافتہ دیدارِ علی را"

۵۴ ۱۳ ۳۸

Marfat.com

مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ دہلوی علیہ الرحمہ

امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمہ کے حوالے سے جو لوگ مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ علیہ الرحمہ سے متعارف تھے ان میں امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمہ کے خلیفہ اجل مفتی ضیاء الدین دہلوی علیہ الرحمہ تھے جن کا حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمہ نے اپنے خطوط میں ذکر فرمایا۔

(ڈاکٹر پروفیسر محمد مسعود احمد)

آپ دہلی کے ممتاز عالم و فقیہ شاہ محمد مسعود دہلوی کے فرزند ارجمند حضرت علامہ مفتی محمد سعید احمد کے ہاں ۱۵ ربیع الاول ۱۳۰۲ھ / ۲۱ اپریل ۱۸۸۲ء کو پیدا ہوئے۔

حضرت مفتی اعظم دہلوی سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ میں حضرت سید امام علی شاہ قدس سرہ کے فرزند اور جانشین حضرت سید صادق علی شاہ صاحب سے ۱۸۹۸ء میں بیعت ہوئے۔ اس وقت آپ کی عمر صرف ۱۶ سال تھی۔ حضرت سید صادق علی شاہ قدس سرہ نے اپنے استاد محترم حضرت شاہ محمد مسعود قدس سرہ کے خلیفہ خاص حضرت شاہ رکن الدین قدس سرہ کے ذریعے حضرت مفتی اعظم دہلوی کو طلب فرمایا اور بیعت طریقت سے سرفراز فرمایا۔ کچھ عرصے کے بعد ایک ہی توجہ میں علوم باطنی سے مالا مال فرما دیا اس طرح حضرت مفتی اعظم دہلوی علوم ظاہری کی تکمیل سے پہلے ہی علوم باطنی سے سرفراز ہو گئے۔

آپ نے حاجی کے خلیفہ خاص حضرت شاہ رکن الدین سے سلوک کی منازل طے فرمائیں اور ان کی طرف سے اجازت و خلافت عطا فرمائی۔ آپ کو سلسلہ قادریہ

[illegible]

[illegible] اپنی مثال

Marfat.com

آ... تھ... بلی کے ایک علمی گھرانے کے دانشور مسلم احمد نظامی فرماتے ہیں:

"حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمہ اسلامی حسن اخلاق کا بہترین نمونہ تھے... جز اپنی کم عمری سے حضرت مفتی اعظم سے قریب رہنے کا شرف رکھتا ہے اور الحمدللہ کہ حضرت کے دست حق پرست پر شرف بیعت بھی حاصل ہے، اس لئے اس عاجز نے بہت قریب سے حضرت کے شب و روز کے معمولات کا مشاہدہ کیا ہے، اس لئے میں بلا مبالغہ یہ کہنا حقیقت پر مبنی سمجھتا ہوں کہ حضرت کی حیات طیبہ کا ہر پہلو شریعت و سنت کا چلتا پھرتا نمونہ تھا۔ عبادت و ریاضت باوجود یہ کہ زندگی کا ایک ذاتی پہلو ہے مگر اس زہد و ورع کا اثر اخلاق پر جس انداز سے حضرت مفتی اعظم کی ذات میں ظاہر تھا اس کا ... ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔"

آپ کی حیات طیبہ اتباع شریعت و سنت میں حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کی سیرت کا آئینہ تھی جس کا اعتراف آپ کے ہمعصر اکابر علماء ... چنانچہ مسلم نظامی نے ایک مرتبہ حضرت محدث اعظم کچھوچھوی ... عید میلاد النبی ﷺ کے مبارک موقع پر جامع مسجد فتح پوری میں ... فرمایا:

"دلی کے مسلمانو! تم خوش نصیب ہو عالم اسلام میں ... سب سے آگے ہو کیونکہ تم اپنی آنکھوں سے ... مقدس کو دیکھ رہے ہو جس کی صورت ... کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے بعد ... آپ نے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ... ترجمہ لاہور سے شائع ... حضرت دہلی میں ایسے ... مرتبہ دہلی میں ایسے ... علم

Marfat.com

رویہ گستاخان رسول کے بارے میں ذرا نرم تھا) بعض علماء کے گستاخانہ کلمات کے بارے میں استفسار فرمایا، استفسار کا انداز ذرا نرم تھا جس سے وہ غلط فہمی میں مبتلا ہو گئے اور ان کلمات شنیعہ کی تاویل کر کے فیصلہ قائلین کے حق میں سنانا چاہتے تھے کہ حضرت مفتی اعظم دھلوی کو جلال آ گیا اور ان سے فرمایا ''آپ کیا کہتے ہیں؟'' وہ عالم اس قدر گھبرائے کہ ان کی گھبراھٹ دیدنی تھی موقع کی نزاکت کے پیش نظر انہوں نے فوراً گستاخانِ رسول کے خلاف فیصلہ صادر فرما دیا اور اطمینان کا سانس لیا۔

حضرت مفتی اعظم دھلوی کی کوشش سے دہلی میں جلسہ عید میلاد النبی (ﷺ) کا آغاز ہوا چنانچہ دبدبہ سکندری (رام پور) میں خواجہ محمد حسن زیدی نے اس پہلو پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھا:

> ''مرشد طریقت حضرت جناب الحاج مفتی اعظم دھلوی مولانا مظہر اللہ صاحب مجددی خطیب وامام جامع مسجد دہلی نے مجلس عید میلاد اس وقت شروع کی جب کہ دہلی میں چاروں طرف توہب اور غیر مقلدیت کے گھٹاٹوپ بادل چھائے ہوئے تھے اور کوئی صحیح العقیدہ مسلمان بارہ ربیع الاول کو یہ بھی نہیں جانتا تھا کہ یہ ایک دن ہے اور اس کی کیا اہمیت ہے۔ حضرت ممدوح ہی کی وہ ذات قدسی صفات ہے جس نے جشن عید میلاد النبی (ﷺ) سے اہل دہلی کو روشناس کرایا۔''

اس محفل کا مزاج نہایت باوقار و سنجیدہ ہوتا تھا، اس محفل کے بعد دوسری کسی محفل میلاد میں یہ روحانی لطف و سرور میسر نہ آ سکا، جامعہ مدنیہ لاہور کے ایک عالم مولانا محمد مبین احمد بھی چالیس سال قبل اس محفل میں شریک ہوئے۔ چالیس سال گزر جانے کے بعد اس محفل کی یاد ان کے دل سے نہ مٹی اور مضطربانہ میرِ محفل حضرت مفتی اعظم دھلوی کے مزار قدس پر لاہور سے دہلی حاضر ہوئے، موصوف حضرت کے فرزند ماہر رضویات پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ کو ایک مکتوب میں لکھتے ہیں:

Marfat.com

"مجھے جو چیز کھینچ کر لے گئی تھی وہ حضرت مولانا مفتی مظہر اللہ صاحب قدس سرہ العزیز کی روحانیت تھی، چالیس سال پہلے کی بات ہے میلاد النبی (ﷺ) کی تقریب میں گیارہویں، بارہویں، شب کو میں رات بھر مسجد فتح پوری میں رہا سیرت پاک کے موضوع پر تقاریر ہوتی رہیں لیکن حضرت مولانا مفتی صاحب نور اللہ مرقدہ، عشاء سے صبح صادق تک مجلس میں شریک رہے اور خاموشی سے درود پاک پڑھتے رہے، ان کی صورت، انکی سیرت یاد آتی ہے۔ وہ ایک شریف، نفیس اور پاکیزہ مزاج مسلمان تھے۔"

حضرت صدرالافاضل مولانا محمد نعیم الدین مرادآبادی علیہ الرحمہ اس محفل پاک میں شرکت کے لئے ہر سال بالالتزام تشریف لاتے تھے، ماہنامہ السوادالاعظم (مرادآباد) نے اس پہلو پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھا ہے:

"ربیع الاول کی بارہویں شب کئی سال سے دہلی کے حصے میں آگئی ہے اور وہاں حضرت مولانا مولوی مظہر اللہ صاحب امام مسجد فتح پوری اور صوفی عبدالصمد صاحب دونہایت مقدس ہستیاں ہیں اور حضرت صدرالافاضل مدظلہ کو ان حضرات کے ساتھ بہت محبت و مودت ہے اس لئے باوجود نہایت کشمکش کے یہ وقت دہلی کے لئے مخصوص کر دیا جاتا ہے۔"

محفل عید میلاد النبی ﷺ کے علاوہ دہلی میں حضرت مفتی اعظم دھلوی اور حضرت صدرالافاضل کی تائید وحمایت اور حضرت مولانا ناصر جلالی کی تحریک پر جلوس بڑے اہتمام سے نکلتا تھا۔

آپ سراپا روحانیت تھے آپ کے تصور سے سوتے ہوئے۔ دل جاگ جایا کرتے۔ چنانچہ مشرقی پنجاب (بھارت) کے ایک نومسلم فاضل ومحقق پروفیسر سردار جوگندر

Marfat.com

سنگھ (مرحوم) سیدی استاذی مخدوم ومحترم علامہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب مدظلہ کے نام ایک مکتوب میں لکھتے ہیں:

"اور آپ (شاہ مظہر اللہ) کا چہرہ مبارک تصور میں لانے سے
فوراً دل یادِ الٰہی میں مصروف ہو جاتا ہے"

سبحان اللہ جب تصور کا یہ عالم ہے تو پھر صحبت کا کیا عالم ہوگا۔

حضرت مفتی اعظم دہلوی بھی تحریک آزادی میں سرگرم رہے البتہ سیاسی معاملات میں ہمیشہ شریعت کو پیش نظر رکھا۔ تحریک خلافت کے آغاز (۱۹۱۹ء) میں کچھ عرصہ شریک رہے لیکن جب تحریک ترک موالات (۱۹۲۰ء) کا آغاز ہوا تو اس سے علیحدہ ہو گئے اور ہندو مسلم اتحاد کے خلاف فتویٰ دیا، اس فتوے کی بنیاد سیاسی نہ تھی بلکہ خالصتاً شرعی تھی۔

آپ نے ہمیشہ سیاسی معاملات کو شریعت کی کسوٹی پر پرکھا اور اس دینی اور سیاسی بصیرت کا ثبوت دیا جو ان کے معاصرین علماء میں ماسوائے چند ایک کے کسی کو حاصل نہ تھی۔ اس وقت کے اکابر علماء و مشائخ اہل سنت سے آپ کے قریبی و مخلصانہ تعلقات تھے۔ اعلیحضرت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کے خلفاء صدر الافاضل مولانا محمد نعیم الدین مرادآبادی اور مبلغ اسلام علامہ محمد عبدالعلیم صدیقی میرٹھی (والد ماجد علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی) سے نہایت قربت تھی یہ حضرات آپ کی محافل میں برابر خطاب کرنے تشریف لایا کرتے تھے۔ محمد علی جناح اور شہید ملت لیاقت علی خاں بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے ان قائدین کو بھی قرآن وسنت کی پابندی کی تلقین فرمائی۔

حضرت مفتی اعظم دہلوی وصال سے کئی برس قبل مخلوق سے بے نیاز و بے تعلق ہو کر واصل باللہ اور باقی باللہ کے منصب پر فائز ہو چکے تھے۔ اب صرف عالم فانی کے سفر کا انتظار تھا، سو وہ گھڑی بھی جلد ہی آ پہنچی اور ۱۴ر شعبان ۱۳۸۶ھ، ۲۸ر نومبر ۱۹۶۶ء کی شام جب سورج غروب ہو رہا تھا، علم وعرفان کا یہ آفتاب درخشاں بھی غروب ہو گیا۔ جامع مسجد شاہجہانی (دہلی) میں نماز جنازہ کے بعد جامع مسجد فتح پوری دہلی میں آپ کو مستقل آغوش

Marfat.com

Marfat.com

کیا فرماتے ہیں علمائے دین متین شرع متین اس مسئلہ میں
کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی نکبہ کر دعا
مانگی ہو جو کہ نکبہ ملک عائب جو کہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث
شریف سے ثابت ہو کر جواب عطا فرمائیں تاکہ مسلمان کو
ریکا بی بخشی جائے۔ المستفتی عبدالقدیر زرسنبد زئی

الجواب

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نکبہ کے دائیں دعا نہیں فرمائی
صحابہ نے وہاں بیٹھ دعا کیلئے عرض کیا تو فرمایا کہ وہاں تو زمزمے
اور فرشتے ہیں اور وہاں شیطان کا سنگ لگنا ہوگا۔

عن ابن عمر قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللھم
بارک لنا فی شامنا اللھم بارک لنا فی یمننا قالوا
یا رسول اللہ وفی نجدنا فاطنہ قال فی الثالثۃ
ھناک الزلازل والفتن وبھا یطلع قرن الشیطان

واللہ اعلم بالصواب حررہ العبد محمد مظہر عفی عنہ

فتویٰ حضرت مفتی شاہ محمد مظہر رحمتہ اللہ علیہ

Marfat.com

نور طرفی التصیں وسرور فواد الحسیں اختر سپہر الیمن الموی السما
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ خط انعزیز ہا نعمت
مسرت ہوا کہ تم لوگوں کی خیریت ہی جو حال سنا رہے ہو دل کو
سکون پہنچا۔ دعا فرمی تعالیٰ ہمیشہ کرے کہ ہمیشہ تم کو
کامیاب رکھے انشاء اللہ العزیز اپنی پوری قوت سے
سرفراز ہیں جب فیصلہ حسین ہے۔ فتح و مات کی خبریں بالکل
بے بنیاد ہیں۔ فتح پوری میں ابھی کوئی اطمینان کی صورتیں
پیدا ہوکر چھوٹی سی جھڑپ میں بھی ہمیں ہی مصروف ہونے
لگی ہیں۔ میری طبیعت ہی ہے۔ حملہ کے بعد چھوٹی ہی
کوئی نہ کوئی پیدا ہو جاتا ہے۔ گلی میں اگرچہ ترکوں کا ہمیشہ
شرقی آباد میں لیکن فقیر کے اوپر بارہ یہ عنایت ہے
عرض کرنے کی ایسی شے نہیں ہے جسکی وجہ سے تم کو فکر ہو۔
سب کو میری طرف سے سلام و دعا کہہ دیں بعد والسلام

محمد مظہر اللہ عفی عنہ

مکتوب شریف مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ علیہ الرحمۃ محررہ ۳۰ اپریل ۱۹۴۹ء

Marfat.com

Old Picture of Al Madinah Al Mounawarah صورة قديمة للمدينة المنورة

Marfat.com

ھوالقادر

بے عذاب و عتاب وحساب وکتاب
تا ابد اہلِ سنت پہ لکھوں سلام

ان علماء و مشائخ میں سے جن کا حضرت شیخ محدث والد رحمہ اللہ
قطب مدینہ مفتی ضیاء الدین احمد قادری فاضل بریلوی اعزی
گاہے بگاہے ذکر خیر فرمایا کرتے تھے۔

Marfat.com

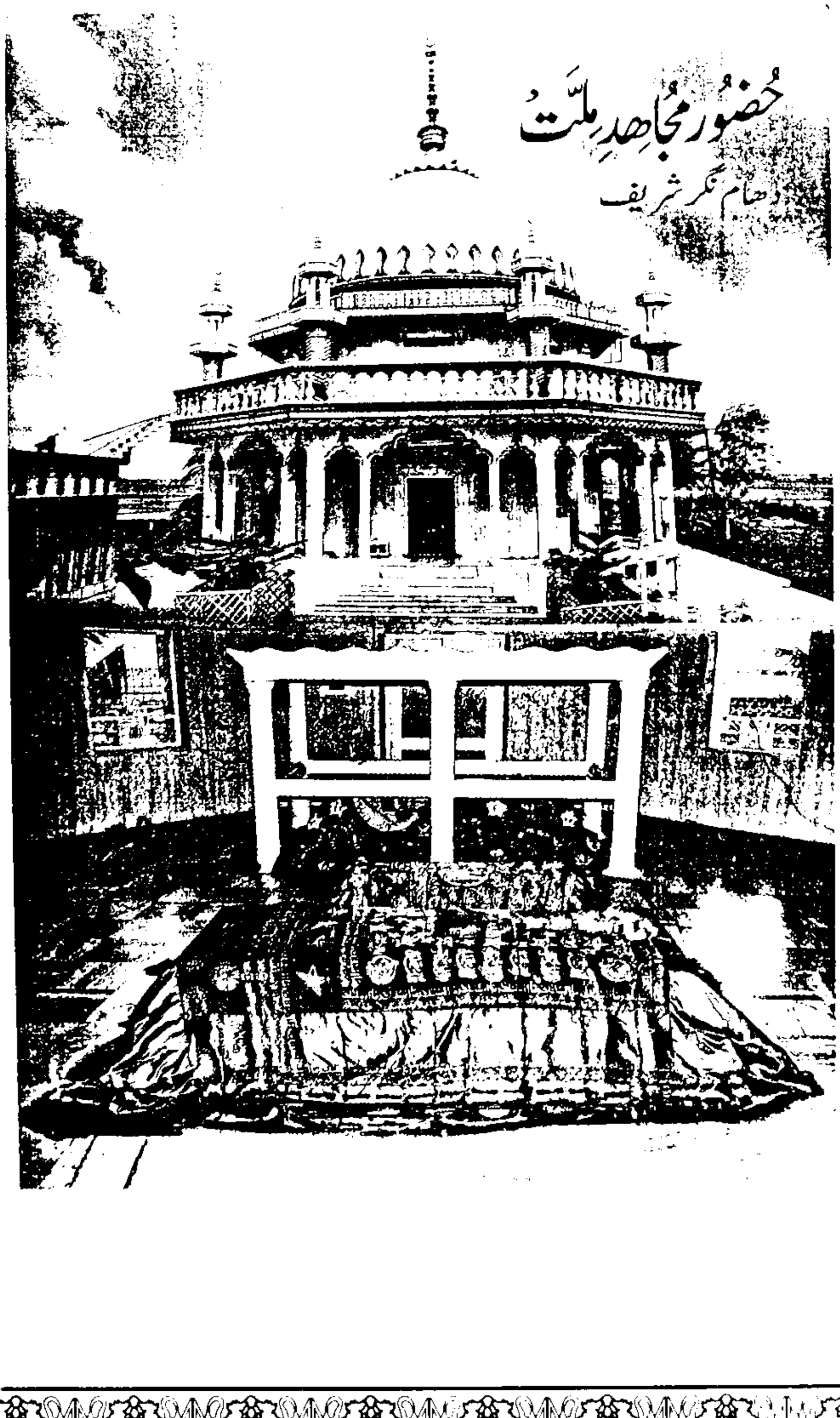

حضور مجاہدِ ملت

دھام نگر شریف

Marfat.com

علامہ ابوالبرکات سید احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ

قطب مدینہ:

''اس وقت پاکستان میں حضرت علامہ ابوالبرکات سید احمد قادری جیسا کوئی دوسرا عالم نہیں، آپ نے دین کی بڑی خدمت کی ہے۔''

فقیر قادری

استاذ العلماء علامہ ابوالبرکات سید احمد قادری ۱۳۱۶ھ / ۱۹۰۶ء میں بمقام محلہ نواب پورہ ریاست الور میں پیدا ہوئے۔ حضرت سید محمد دیدار علی شاہ الوری رحمۃ اللہ علیہ کے نامور فرزندِ ارجمند ہیں اور سادات الور کی علمی اور دینی وراثت کے امین ہیں۔ بچپن میں ہی اپنے والد مکرم کے دینی دارالعلوم قوت الاسلام کے فاضل اساتذہ کے اسباق کی سماعت سے مستفیض ہوئے۔ اس مدرسہ میں مولانا عبدالکریم، مولانا ظہور اللہ اور حضرت مولانا پردل خان صدر مدرس جامعہ نعمانیہ دہلی پڑھاتے تھے سید صاحب موصوف نے ابتدائی کتابیں مولوی عبدالکریم اور حضرت مولانا ظہور اللہ (جو آپ کے بہنوئی بھی تھے) سے پڑھیں اور دوسری کتابیں مولانا ارشاد علی الوری، مفتی زین الدین اور صوفی عبدالقیوم سے پڑھیں۔ پھر صدر الافاضل حضرت مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی کے مدرسہ اہلسنت و جماعت مراد آباد میں داخلہ لیا اور ۱۹۲۰ء تک شمس بازغہ، میبذی صدرا اور افق المبین پڑھیں۔ مولانا فضل احمد سے شرح عقائد پڑھی اور فقہ تکمیل الفقہ اور دورہ

Marfat.com

حدیث کے لئے اپنے والد مکرم کے مدرسہ آگرہ (جوان دنوں مفتی آگرہ تھے) میں داخل ہوئے اور سندِ تکمیل علوم دینیہ حاصل کی۔

ان دنوں آگرہ علماء دین اور علماء سیاست کا مرکز تھا۔تحریکِ خلافت زور پر تھی۔ ندوہ کی بنیاد رکھی جا چکی تھی۔ مولانا ابوالکلام آزاد، مولانا عبدالماجد بدایونی (مولانا عبدالحامد بدایونی کے بھائی) مولانا فاخر الہ آبادی خلافت کے پلیٹ فارم پر کانگریس کے حق میں تقاریر کرتے تھے۔ مولانا دیدار علی مفتی آگرہ اور حضرت سید صاحب موصوف ان لوگوں کی مخالفت میں جلسے کرتے جس سے مولانا دیدار علی شاہ کی شہرت سارے ہندوستان میں پھیل گئی۔

لاہور کی دینی سیاست نے حضرت کی اہمیت کو محسوس کرتے ہوئے جلسوں میں تقاریر کرنے کی دعوت دی۔ حضرت صاحب نے پنجاب کے دل میں تقاریر کر کے ذہنوں کو ایک نیا ذوق دیا چنانچہ یہاں کے عوام کے اصرار پر آپ آگرہ چھوڑ کر لاہور تشریف لے آئے۔ اور حضرت سید صاحب موصوف آگرہ کی جامع مسجد کے خطیب ہوئے۔ اپنے والد گرامی اور استاد مکرم کے ساتھ حضرت سید صاحب موصوف بریلی شریف حاضر ہوئے امام اہلسنت اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں بریلوی کی صحبت میں رہے۔ آپ ان دنوں اعلیٰ حضرت کے مدرسہ میں فتویٰ نویسی پر مامور تھے۔ مختلف استفتاء آتے۔ دوسرے علماء سمیت آپ جواب فتویٰ لکھتے اور اعلیٰ حضرت نظر ثانی فرما کر منظور کرتے اور اس طرح مسئول علیہ کو بھیج دیئے جاتے۔ اعلیٰ حضرت نے اپنے دست خاص سے سندِ اجازت لکھ کر دی۔ ان دنوں اعلیٰ حضرت کے فتاویٰ رضویہ کی جلد اوّل حسنی پریس پٹنہ میں باقاعدہ چھپنا شروع ہوئی۔ بہار شریعت کے پہلے حصے ابو العلائی پریس آگرہ میں آپ نے ہی طبع کرائے سنیوں کا تاریخی رسالہ سوادِ اعظم مراد آباد کا پہلا شمارہ آپ کی ادارت میں

Marfat.com

شائع ہوا۔

لاہور میں والد مکرم نے جامع مسجد داتا گنج بخش کی خطابت کے لئے [illegible] کیا۔ آپ غالباً ۱۹۲۳ء میں لاہور پہنچے۔ داتا گنج بخش کی جامع مسجد ان دنوں زیر تعمیر تھی۔ محرم علی چشتی، سید محمد امین اور خلیفہ مولوی تاج دین کے مشورہ سے آپ کو مسجد وزیر خان میں [illegible] علوم دینیہ پر مامور کر دیا گیا۔ مسجد وزیر خاں میں ان دنوں حضرت [illegible] علی خطابت فرماتے سید صاحب کی محنت کی شہرت نے سارے پنجاب کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ طلباء جوق در جوق لاہور پہنچنے لگے اور مسجد وزیر خاں کے وسیع صحن میں دینی علوم حاصل کرنے والوں کے جتھے لگ گئے۔ مرزا ظفر علی جج ان دنوں مسجد وزیر خاں کے متولی تھے [illegible] کے اختراع سے اختلاف تھا۔ چنانچہ حضرت مولانا [illegible] اسی اثناء میں لاہور کے [illegible] شدت سے محسوس کیا۔ چنانچہ [illegible] الدین (جسے زمیندار علامہ [illegible] تھا) اور مولانا مہر الدین، [illegible] اسی سے سید صاحب نے [illegible] کیا (بحمد اللہ ۵۰ سال تک آپ [illegible] حزب الاحناف کا [illegible] سے نکلے تو [illegible] مسجد [illegible] [illegible] کی صفائی ہوئی۔ مرمت [illegible]

Marfat.com

مسجد کی صفائی پر خرچ کیا اور نو ماہ میں یہ سنی دارالعلوم اپنی پوری تابانیوں سے جلوہ گر ہوگیا۔ ابتدائی اساتذہ میں حضرت مولانا سید دیدار علی شاہ کے علاوہ علامہ ابوالبرکات، علامہ ابوالحسنات ، مولانا عبدالقیوم، مولانا عبدالحنان جیسے لوگ شریکِ تھے۔ سب سے پہلے جلسے میں پاک و ہند کے نامور سنی علماء کا اجتماع ہوا جن میں حضرت صدر الافاضل محمد نعیم الدین مراد آبادی، مولانا حامد رضا، مولانا عبدالعزیز خان، مولانا رحمت الٰہی، مولانا مشتاق احمد کانپوری، مولانا مصطفیٰ رضا، مولوی عبدالمجید پانڈے والے، مولانا عبدالمجید بنارسی، صبغۃ اللہ شہید انصاری اور مولانا حشمت علی جیسے نامور ان اہلسنت تشریف لائے۔ اس جلسے نے پنجاب بھر میں دارالعلوم کی شہرت کو چار چاند لگا دیئے اور آگے چل کر دارالعلوم حزب الاحناف نے اتنے بڑے بڑے فاضلانِ روزگار پیدا کئے جو آسمانِ شہرت پر آفتاب و ماہتاب بن کر چمکے۔ مولانا مہر الدین، قاضی سراج احمد، مولوی محمد علی، ابو النور مولوی محمد بشیر کوٹلی لوہاراں، مولانا حافظ مظہر الدین، مولانا غلام دین، مولانا غلام علی اوکاڑوی، مولانا تازہ گل کابلی، مولانا نور اللہ بصیر پوری، مولانا عبداللہ قصوری اور حافظ محمد عالم سیالکوٹی جیسے مایۂ ناز فرزندان، اہلسنت تو قابل فخر ہیں۔

آپ حضرت علی حسین کچھوچھوی اشرفی سمنانی کے مرید ہیں۔ اسی نسبت سے اشرفی کہلائے۔ اپنے پیرومرشد اور استاد مکرم مولانا نعیم الدین مرادآبادی کے ہمرکاب ۱۹۳۰ء میں حج بیت اللہ کو گئے اور روحانیت کی دولت سے دامنِ مراد بھر کر لوٹے اور خدمت دین میں مستغرق ہوگئے۔

لاہور ان دنوں بداعتقادیوں کے طوفانوں کی زد میں تھا۔ وہابی، دیوبندی، نیچری، مرزائی اور رافضیوں کے علاوہ کئی قسم کے دوسرے فتنے اٹھے اور سنیت کے اس کوہ الور سے ٹکرائے۔ آپ نے مولوی اشرف علی تھانوی کو

Marfat.com

لاہور میں مناظرے کیلئے للکارا مگر وہ نہ آیا۔ مولوی احمد علی کا مقابلہ کیا۔ زمیندار کی خرافات کا جواب دیا۔ مشرقی کے غلط مذہب کا پوسٹ مارٹم کیا۔ مرزائیوں سے مناظرے کیے اور چکڑالویوں کو چاروں شانے چت گرایا۔ اس سلسلہ میں آپ کی مشہور ترین تحریریں مناظرہ تلون، دبوسن المقلدین، فتح المبین، مناظرہ ترن تارن، ضیاء القنادیل، وہابیوں کی کہانی اور مشرقی کا غلط مذہب کی شکل میں سامنے آئیں۔ اس سلسلہ میں آپ پر قاتلانہ حملہ ہوا مگر آپ نے اپنا کام جاری رکھا۔

آپ ۱۹۲۶ء سے ۱۹۷۸ء تک طلباءِ علوم دینیہ کو قران و حدیث کی ضیاؤں سے منور فرماتے رہے۔ طویل علالت کے بعد ۲۴ ستمبر ۱۹۷۸ء / ۱۳۹۸ھ کو وفات پائی۔ [۴۰]

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

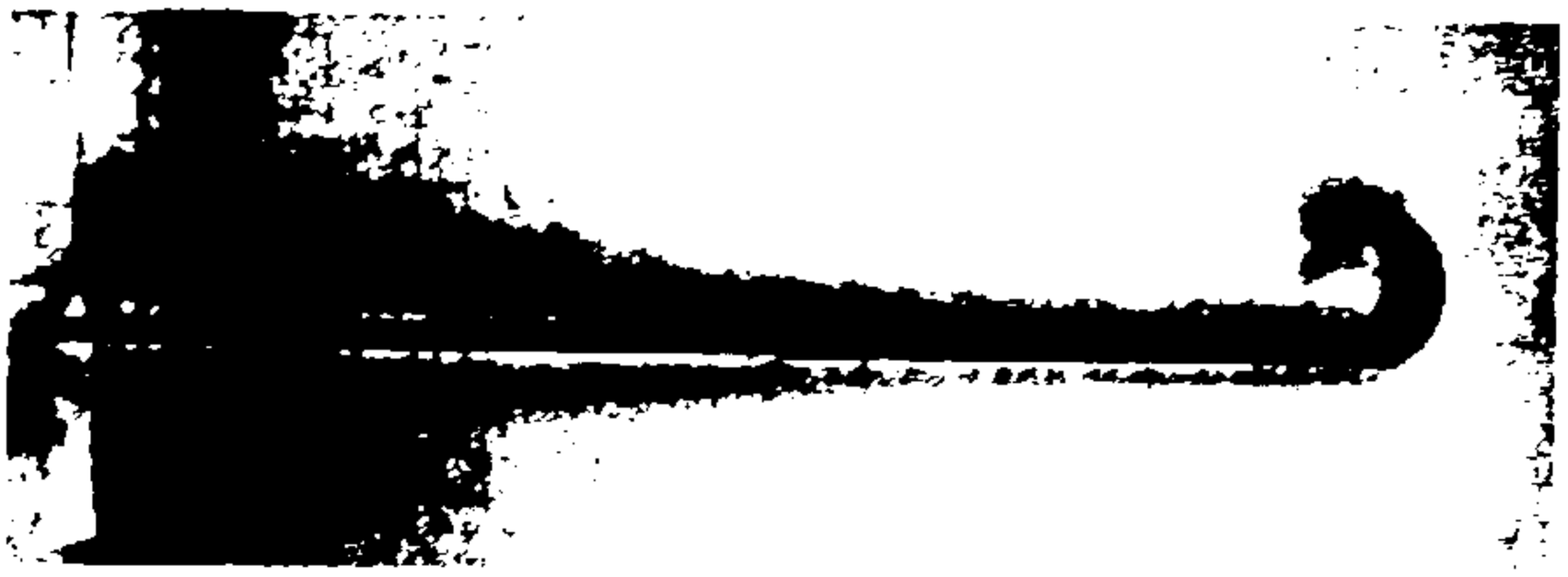

سیدی مجاہد اعظم محمد حبیب الرحمٰن عباسی قادری علیہ الرحمہ
کے عصا کا عکس

Marfat.com

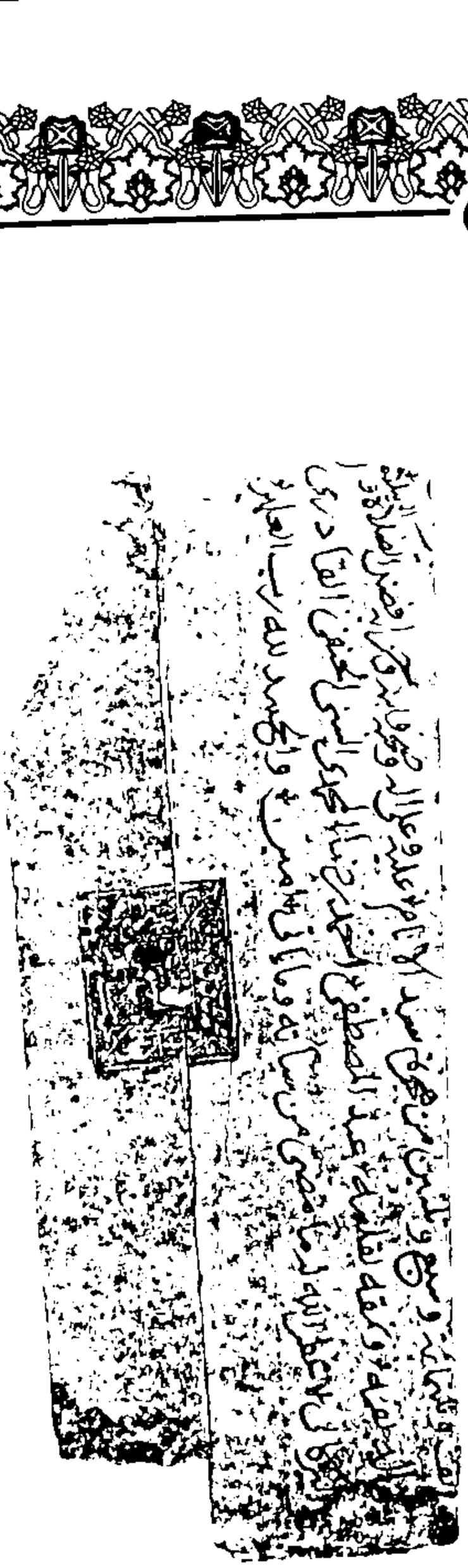

Marfat.com

حضرت سیدی علامہ **مفتی فضل الرحمٰن** مدنی قادری زید مجدہ کا حضرت علامہ ابوابرکات سید احمد قادری قدس سرہ العزیز کی وفات پر تعزیتی برقیہ۔

انا للہ و انا الیہ راجعون

حضرت قبلہ مفتی اعظم علامہ ابوابرکات سید احمد قادری رحمتہ اللہ علیہ کی وفات سے جو میرے قلب پر صدمہ ہوا وہ نا قابل بیان ہے۔ نیز اس خبر کا سیدی والد ماجد پر بہت گہرا اثر پڑا ہے۔

آپ اعلحضرت عظیم البرکت امام احمد رضا خاں قادری قدس سرہ العزیز کے خلیفہ، اہل سنت کے مقتدا، سلف صالحین کی یادگار، عالم باعمل اور پیکر عشق و محبت تھے۔ حضرت شیخ العالم کی موت یقیناً ایک عالم کی موت ہے۔ رب العزت ممدوحِ معظم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور تمام اہل خانہ و متعلقین کو صبر جمیل عنایت فرمائے۔ آمین۔

Marfat.com

سنوسی الہند مجاہد اعظم علامہ **محمد حبیب الرحمٰن** عباسی قادری
قدس سرہ العزیز۔ رئیس اعظم اڑیسہ۔ دھام نگر

قطب مدینہ منورہ قدس سرہ العزیز:

''حضرت مجاہد ملت علامہ مولانا محمد حبیب الرحمٰن عباسی قادری، اللہ تعالیٰ ان کی عمر شریف میں برکت دے اس وقت ان کا وجود نعمت ہے، جس کسی نے ان کو مجاہد ملت کہا ہے، حق کہا ہے اور یہ ان ہی کے لئے ہے۔ آپ موت کی گود میں بیٹھ کر برملا اظہار حق فرماتے ہیں اور دلائل و براھین سے نجدی کا منہ بند کر دیتے ہیں۔ اپنے گھر کے بڑے رئیس ہیں، اڑیسہ میں بہت اراضی ہے ان کی، سب اللہ کے راستے میں خرچ کر دی۔ مدرسہ آپ کا ہے سوا سو، ڈیڑھ سو طالب علم پڑھتے ہیں کسی سے کوئی چندہ وغیرہ نہیں لیتے اپنے گھر سے خرچ کرتے ہیں، کھانا پینا اور سب ضروریات زندگی اپنے پلے سے پوری کرتے ہیں۔''

شہزادہ اعلحضرت مفتی اعظم ﷺ:

''فقیر پورے یقین کے ساتھ کہتا ہے کہ حضور مجاہد ملت قبلہ مدظلہ العالی کا کوئی قول و فعل ہرگز ہرگز اہل سنت کے خلاف نہیں ہے۔ اگر انہوں نے جماعت ''کل ہند خاکساراں حق'' قائم کی ہے تو اس میں انشاء اللہ تعالیٰ اہل سنت ہی کا مفاد و فائدہ ہوگا۔''

Marfat.com

سیدی فضل الرحمٰن مدنی قادری قدس سرہ العزیز:

''حضرت مولانا محمد حبیب الرحمٰن قادری قدس سرہ العزیز اہل سنت کی شمشیر برا ہنہ تھے۔حق کہنے میں کسی قسم کا کوئی خوف محسوس نہیں کرتے تھے،اپنا گوشت پوست کا ہاتھ بے ڈھرک لوہے کے ہاتھ میں دیتے تھے۔ غیروں کی حکومت اور پھران کے سامنے اپنے عقائد بیان کرنے اوران کے عقائد باطلہ کی تردید فرمانے میں اپنے زمانے میں آپ وحید اور اپنی مثال آپ تھے۔سیدنا غوث اعظم ﷺ سے جو آپ کو عشق تھا یہ ان ہی کا حصہ تھا۔جس نے آپ کو اپنے معاصرین میں سب سے ممتاز حیثیت اور اعلی مقام پر فائز کردیا تھا۔ان کی مدینہ طیبہ سے محبت اور بقیع شریف کی طلب مومن کے دل کو تڑپا کر رکھ دیتی۔ اپنے مشائخ کی جس قدر تعظیم آپ فرماتے تھے، کسی دوسرے سے یہ ممکن نہ تھا۔حضرت سیدی والد ماجد رحمتہ اللہ علیہ کی نظر میں آپ کا خاص مقام اور قدر ومنزلت تھی۔''

علامہ مفتی سید مقبول حسین قادری مدظلہ الہ آبادی

''میرے آقائے نعمت حضور مجاہد اعظم قدس سرہ العزیز کہیں تشریف لے جانا چاہتے تھے۔رکشہ والے سے پانچ روپے کرایہ طے کیا اور سوار ہوگئے۔رکشہ ڈرائیور سے نام پوچھا،اس نے حامد رضا بتایا، فوراً رکشہ رکوایا اور اتر گئے۔اس کو پانچ روپے دیئے اور اس کے پاؤں کو چھوتے ہوئے فرمایا۔

'' میرے پیر کے نام والا ہے ممکن نہیں کہ اس سے خدمت لوں''

Marfat.com

سنوسی الہند مجاہد اعظم علامہ مفتی محمد حبیب الرحمٰن قادری عباسی بن ملا محمد عبد المنان بن محمد مظہر الحق بن ملا محمد صادق، صبح صادق بروز دوشنبہ ۸ محرم ۱۳۲۲ھ میں دھام نگر ضلع بالاسور اڑیسہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کا سلسلہ نسب حضرت سیدنا عباس عم النبی (صلی اللہ علیہ وسلم، رضی اللہ عنہ) سے ملتا ہے۔ ۴ سال کی عمر میں والد ماجد انتقال فرما گئے۔ آپ کی تعلیم و تربیت کی ذمہ داری آپ کی والدہ ماجدہ حکیمہ خاتون بنت محمد طاہر الحق نے سنبھالی۔ آپ کے ماموں ملا ابرار الحق نے انگریزی اسکول میں داخل کرا دیا، مگر آپ کی طبیعت انگریزی تعلیم کی طرف راغب نہ ہوئی۔ والدہ ماجدہ کے حکم پر انگریزی سلسلہ تعلیم بند کر کے دینی علوم کا سلسلہ شروع ہوا۔ حضرت مولانا شفقت حسین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ سے فارسی کی تعلیم شروع ہوئی۔ مزید تعلیم حضرت علامہ عبد المجید رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کی۔ عربی سلسلہ تعلیم حضرت علامہ مولانا عبد العزیز و حضرت علامہ مفتی شاہ ظہور حسام حسامی مانک پوری اور حضرت مولانا مفتی عبد الصمد بالاسوری رحمۃ اللہ علیہم سے حاصل کی۔ ۹ رجب ۱۳۴۰ھ میں آپ کی شادی ہوئی۔ ۱۳۴۱ھ میں اپنے چچا کی معیت میں فریضۂ حج ادا کیا۔ ۱۳۴۲ھ میں مدرسہ سبحانیہ الہ آباد میں داخلہ لیا اور حضرت علامہ مفتی منجم الدین بہاری تلمیذ رشید سیدی مجدد اعظم امام احمد رضا خاں قادری اور حضرت علامہ حافظ عبد الکافی و حضرت علامہ مفتی عبد الرحمٰن بادشاہ پوری رحمۃ اللہ علیہم سے علوم و فنون اخذ فرمائے۔ یہاں سے اجمیر شریف جامعہ معینیہ منتقل ہو کر حضرت علامہ شاہ حامد حسین اور صدر الشریعہ حضرت علامہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہما سے شرف تلمذ حاصل کیا۔

یہاں آپ کے ہم سبق ساتھیوں میں حافظ الملت علامہ العزیز مبارکپوری، حضرت علامہ سردار احمد محدث اعظم پاکستان، حضرت علامہ غلام جیلانی میرٹھی، حضرت علامہ شاہ رفاقت حسین کانپوری، حضرت مولانا قاضی شمس الدین جعفری جونپوری تھے۔

اجمیر شریف سے جامعہ نعیمیہ مراد آباد حضرت صدر الافاضل سیدی نعیم الدین رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر حدیث شریف کے دورے میں شامل ہوئے۔ فراغت کے بعد جامعہ نعیمیہ میں مدرس مقرر ہوئے۔ حضرت علامہ حافظ عبد الکافی علیہ الرحمہ کے وصال کے

Marfat.com

بعد ۱۹۳۴ء میں صدر المدرسین مقرر ہوئے۔

حضرت حافظ مفتی عبدالکافی رحمتہ اللہ علیہ سے سلسلہ عالیہ قادریہ میں بیعت ہو کر مجاز و ماذون ہوئے۔ اور مندرجہ ذیل شیوخ سے خلافت و اجازت سے سرفراز ہوئے۔

- شبیہِ غوث اعظم حضرت شاہ علی حسین اشرفی کچھوچھوی رحمتہ اللہ علیہ
- حجتہ الاسلام علامہ حامد رضا خان قادری قدس سرہٗ العزیز
- قطب مدینہ منورہ سیدی علامہ ضیاء الدین احمد قادری ﷺ
- حضرت مولانا حکیم سید محمد احسن قدس سرہٗ
- حضرت علامہ مولانا سعد اللہ مکی رحمتہ اللہ علیہ
- حضرت مولانا شاہ ظہور حسام حسامی رحمتہ اللہ علیہ

اللہ تعالیٰ نے آپ کو علم و عمل، زہد و تقویٰ، عجز و نیاز، بردباری و انکساری، سادگی و وقار، حلم و عرفان، امارت و وجاہت اور فقر و غنا ایسی صفات سے متصف فرمایا۔ مگر آپ نے ترک امارت فرما کر اولیاء سلف صالحین کی یاد تازہ کر دی۔ ان صفات میں سے آپ اکابرین میں بلند مقام و مرتبہ والے تھے۔

آپ نے اپنی زندگی تبلیغ اسلام، مسلمانوں کی ترقی اور فلاح و بہبود کے لئے وقف کر رکھی تھی۔ ہمیشہ مسلمانوں کی حالت پر تڑپتے رہتے، اپنی ساری جاگیر تبلیغ اسلام اور مسلمانوں کی خوش حالی کے لئے صرف کر دی۔ مسلمانوں پر کفار و مشرکین جو ظلم و ستم ڈھاتے تھے ان کا دفاع کرنے کی تعلیم و تربیت پر بھرپور توجہ آخر زندگی تک رہی۔ اس غرض کے لئے ایک نیم فوجی جماعت ''کل ہند خاکسارانِ حق'' قائم کی، جس کی غرض و غایت یہ تھی کہ ہندو مسلم فسادات ہونے پر مسلمانوں کا دفاع کیا جا سکے اور یہ نام اختیار کرنے میں حکمت یہ تھی کہ اس جماعت کو بیلچہ رکھنے کی قانونی طور پر اجازت حاصل ہو گی۔ آپ بذات خود ساڑھے سات کلو وزنی بیلچہ کندھے پر اٹھائے راست چپ کی آواز سے اپنے ساتھیوں کو پریڈ کرواتے اور خود بھی پریڈ کرتے۔ جہاں کہیں مسلمانوں پر بلوہ ہوتا آپ اپنی جماعت کے ساتھ بیلچہ لئے پہنچ جاتے اور خوب ڈٹ کر دفاع فرماتے پورے جسم پر زخموں کے

Marfat.com

نشانات اس پر شاھد تھے۔

اس راہ میں طرح طرح کے مصائب و آلام برداشت کئے مگر جدو جہد مسلسل جاری رہی۔ متعدد مرتبہ قید و بند کی صعوبتوں سے دوچار ہونا پڑا مگر آپ کے پائے استقلال کو معمولی سی جنبش بھی نہ ہوئی۔ جمعیت علماء ہند اور اندرا حکومت خصوصی طور پر آپ پر ظلم و ستم کرنے، آپ کی آواز دبانے اور حراساں کرنے کا ہر طریقہ استعمال کرتی رہی مگر اس مرد حق آگاہ کے سامنے ان کی سب تدبیریں ہیچ ہوگئیں اور انہوں نے ہمیشہ ناکامی و نامرادی کا منہ دیکھا۔ آپ مجموعی طور پر تقریباً دس برس پس زنداں رہے۔ اندرا گاندھی دورِ حکومت میں آپ کو قید خانہ میں زہر کھلا دیا گیا جس کی وجہ سے آپ کی جلد پھٹ گئی، جسم میں بہت کمزوری اور لکنت پیدا ہوگئی۔ لیکن آپ مسلم کاز سے سرمو بھی نہ ہٹے تمام مصیبتیں اور اذیتیں برداشت کی، مگر آپ کی نظر ہمیشہ اور ہمیشہ اپنے مقصد پر لگی رہی۔ آپ نتائج کی پروا کئے بغیر اسلام اور مسلمانوں کے مفاد میں برسر پیکار رہے۔

ریحان ملت علامہ ریحان رضا خاں قادری رحمتہ اللہ علیہ سجادہ نشین خانقاہ عالیہ قادریہ رضویہ نے فرمایا:

حضرت مجاہد ملت جیل میں تھے مگر غرباء و مساکین کی ایک جماعت یہ ماننے کو تیار نہ تھی۔ ان کا کہنا تھا کہ حضرت فلاں دن تشریف لائے اور ہمیں اناج، کپڑا، روپے و دیگر ضروریات زندگی کا سامان عنایت فرما گئے ہیں۔ اور وہ یہ سامان بھی دکھاتے تھے، یہ بات بہت معروف تھی۔ حضرت مجاہد ملت کی زیارت کے لئے گیا تو پہلے ان لوگوں سے ملاقات کی انہوں نے سامان دکھاتے ہوئے تصدیق کی کہ آپ اکثر ہمارے ہاں تشریف لاتے ہیں اور یہ سب کچھ آپ ہی عنایت فرما گئے ہیں۔ اور ہر کوئی اپنا علیحدہ علیحدہ واقعہ بیان کرتا۔ پھر فقیر حضرت مجاہد ملت قبلہ کی زیارت کرنے جیل گیا تو دوران گفتگو یہ واقعات بیان کئے، آپ خاموش رہے۔ دوبارہ باصرار دریافت کیا تو آپ پر گریہ طاری ہوگیا۔ فرمایا میں تو ایک گنہگار انسان ہوں، ہمارے بزرگوں کو اللہ تعالیٰ نے یہ اختیارات عنایت فرمائے ہوئے تھے۔

Marfat.com

آپ کے کارناموں میں سے ایک کارنامہ ''آل انڈیا تبلیغ سیرت'' کی بنیاد ہے۔ جس سے اہل سنت کو بڑی حد تک تقویت پہنچی ہے۔ جس کا بڑا مقصد تحفظ ناموس رسالت ہے۔ عقائد اہل سنت کا پرچار اور اہل سنت کو منظم کرنا۔ بدمذہبوں کی تردید اور مثبت انداز میں لٹریچر مہیا کرنا۔ جہاں ضرورت ہو وہاں مناظرہ کرنا عید میلاد النبی شریف (ﷺ) پر جلسے جلوس اور سیمنار قائم کرنا۔ اہل سنت کی کتب شائع کرنے والے اداروں کے ساتھ عملی طور پر بھرپور تعاون واعانت کرنا ہے۔

حق گوئی کی پاداش میں سعودی عرب میں بھی پابند سلاسل کئے گئے۔ جب آپ کو مدینہ طیبہ میں ہتھکڑیاں پہنائی گئیں تو آپ نے ان کو چومتے ہوئے فرمایا:

''اے حبیب الرحمٰن تو اس لائق کہاں تھا کہ تجھے مدینہ طیبہ کے کنگن پہنائے جاتے۔ یہ تو ان کا کرم ہے کہ سیدِ سجاد ﷺ کی سنت ادا ہوگئی ہے۔''

۱۹۷۹ء میں آپ کو مدینہ منورہ میں علیحدہ جماعت کرانے کے جرم میں پکڑا گیا۔ جب قاضی کے سامنے پیش کیا گیا تو اس نے سوال کیا۔

قاضی : تم علیحدہ جماعت کیوں کرواتے ہو؟

مجاہد اعظم : پہلے وہابیہ کے عقائد بیان کئے۔ اور کہا ہم یا غوث ﷺ یا رسول اللہ ﷺ کہنے والے ہیں۔ اور تم ہمیں مشرک بتاتے ہو۔ جب کہ تمہارے عقائد خوارج کے عقائد ہیں اور علماء اہل سنت خارجیوں سے دور رہنے کو فرماتے ہیں۔ اور تم جبکہ اہل سنت کو مشرک بتاتے ہو تو بتلاؤ بھلا تمہارے نجدی عقائد والے امام کے پیچھے ہماری نماز کیسے ہوگی؟

قاضی : وسیلہ طلب کرنا، غیر اللہ سے مدد مانگنا، یا غوث (ﷺ)، یا رسول اللہ (ﷺ) کہنا، جیلانی، تیجانی بدوی، کو پکارنا یہ سب شرک اکبر ہے۔ چونکہ تم نے اقرار کیا ہے کہ تم ان سے مدد مانگتے ہو اسلئے تم مشرک ہو، اور مشرک حج نہیں کرسکتا۔ اس لئے تمہیں حج سے روکا جاتا ہے۔

Marfat.com

مجاہد اعظم : شیعہ بھی تو یا علی، یا حسن، یا حسین کہتے ہیں ان کو کیوں حج سے نہیں روکتے؟

قاضی : وہ تو ہمارے پیچھے نماز پڑھتے ہیں۔

مجاہد اعظم : کیا تمہارے پیچھے نماز پڑھنے سے شرک ختم ہو جاتا ہے؟

قاضی : خاموش رہو۔ ہم نے تمہیں یہاں تمہارے دلائل سننے کے لئے نہیں بلایا، تم پر حکم لگانے کے لئے بلایا ہے۔

حکم دیا کہ اس کے عقائد مشرکانہ ہیں اور مشرک حج نہیں کر سکتا، اس کو حج سے روکا جاتا ہے۔ جیل میں بھیج دیا جائے اور اس کو فریضہ حج ادا نہ کرنے دیا جائے اور حکومت کی زیر نگرانی اس کو اس کے ملک روانہ کر دیا جائے۔ اور آئندہ کبھی بھی حج پر نہیں آسکتے۔

آپ نے فرمایا میں آؤں گا اور انشاء اللہ آئندہ برس ہی آؤں گا۔

ان کے ہاں کوئی علمی قاعدہ یا قانون تو نہیں ہے، جو قاضی کے دل میں آئے وہی حکم لگا دیتا ہے۔ اسلام کو تو صرف بدنام کیا جا رہا ہے۔

آپ کو جیل میں، بیڑیاں پہنائے رکھا گرمیوں کی سخت دھوپ میں لوہے کے گیٹ سے لٹکائے رکھتے اور آپ کے چہرہ مبارک پر تھپڑ مارتے۔ مختلف پوز سے فوٹو اور ہاتھوں کے نشانات لئے اور کہا کہ تم آئندہ کبھی بھی حج کے لئے نہیں آسکتے۔

الحمدللہ آئندہ برس ۱۹۸۰ء میں باوجود شدید علالت و بے حد جسمانی کمزوری کے بغداد مقدس کی حاضری کی سعادت حاصل ہوئی۔ حج کے بعد مدینہ طیبہ حاضر ہوئے اور اپنی جماعت علیحدہ ہی کراتے رہے۔ واپسی پر بمبئی میں علالت مزید بڑھ گئی، ہسپتال میں داخل کر دیا گیا۔

بروز جمعہ ۶ جمادی الثانی ۱۴۰۱ھ بمطابق ۱۳ مارچ ۱۹۸۱ء میں اپنے خالق و مالک کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے۔ ﷺ

Marfat.com

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

سیدی مجاہد ملت قدس سرہ العزیز

مرکزی مجلس رضا پاکستان کے پہلے صدر جناب محمد عارف صاحب ضیائی نہایت ہونہار اور زیرک نوجوان انسان ہیں۔ جنہیں بارہا حج و زیارت کی سعادت نصیب ہے۔ متعدد ممالک کی سیاحت کر چکے ہیں۔ بیسوں علماء کرام اور مشائخ عظام سے مل چکے ہیں۔ قطب مدینہ حضرت مولانا ضیاء الدین احمد قادری مدنی علیہ الرحمہ کے مرید ہیں۔ حضرت مجاہد ملت علیہ الرحمہ (سیدی مجاہد اعظم محمد حبیب الرحمٰن عباسی قادری ﷺ) کی دست بوس کا شرف انہیں بارہا نصیب ہوا ہے۔ موصوف کا بیان ہے کہ:

"میں نے زندگی بھر ایسا مردِ مجاہد نہیں دیکھا۔ جو گستاخانِ رسول کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اپنے مشن کی تکمیل میں سرگرداں رہا ہو۔"

محمد منشاء تابش مولانا: مجاہد ملت نمبر ۱۹۸۶ء
پندرہ روزہ نوائے حبیب کلکتہ۔ صفحہ ۱۰۸

Marfat.com

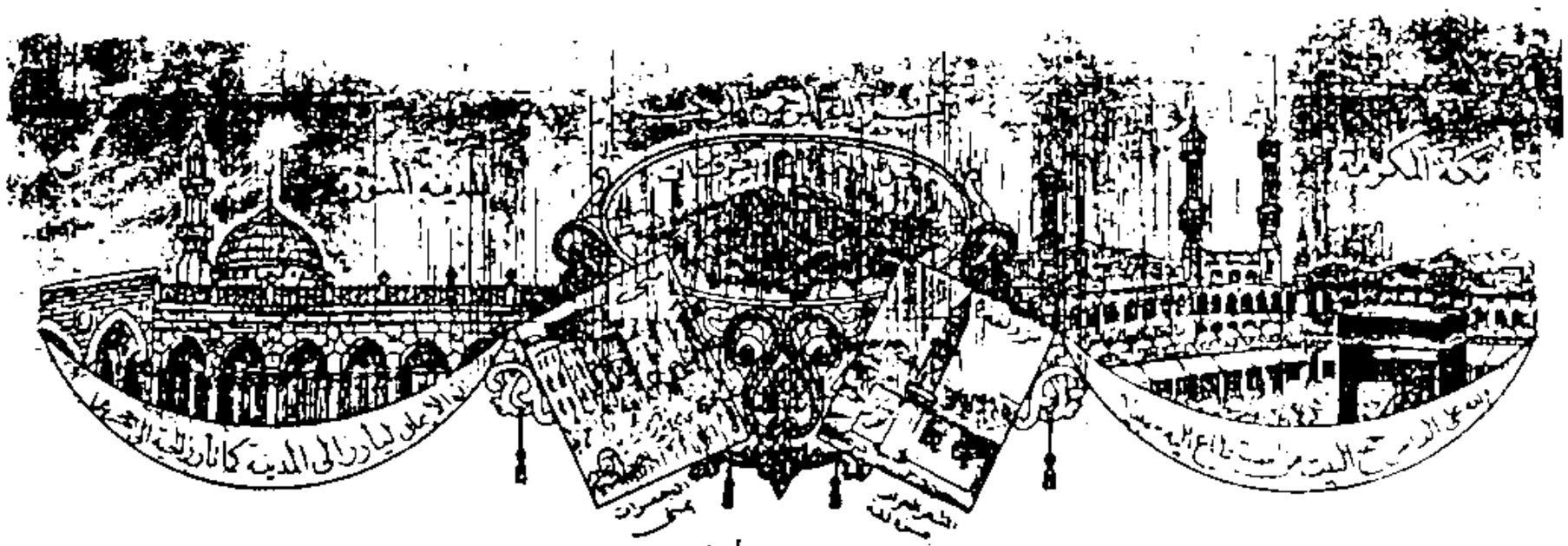

(كل عام وانتم بخير)

من _____ في _____ سنة ١٣ _____ الموافق _____ سنة ١٩ _____

حضرة محترم المقام السيد _____ حفظه الله آمين

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي اصطفى محمدا عليه الصلاة والسلام من صفاته وجعله مبدأ بسياته وأعلى ذكره والسلام على سيدنا ونبينا
مولانا محمد الذي هو منتهى السنا ضياءه وعلى آله وصحبه ومن تبعه وتشربه الى يوم الدين اما بعد فلما وجدت
الفقير الى الله تعالى السيد محمد عارف بن تميم الدين المرحوم جعله الله تعالى كما سماه محمودا وساير معارفه اصلح مني فاجزت
اجازة السلسلة العالية القادرية القديمة والجديدة والقادرية العمرية الهندية المنورية والقادرية الحبشية
المدنية والجشتية والنقشبندية الابواب العالية جميع اذكارها والاوراد والاشغال والاعمال لا سيما السيفي وحزب البحر
وخلص الخبيث والقصيدة البردة وبعد جوازه لي ان يجيز من اراد ان يجيزه على مذهب اهل السنة والجماعة وحبب صاحب
الترجمة الى الله تعالى وان لا ينساني في دعواته المستجابة انه ولي التوفيق والعصمة والهداية الى الاخلاص والتوفيق لخير الدارين امين ثم امين
حرره بيده الاكتب له عبد وصى الله ووهاب تتبه وتوبته محمد عفا الله عنه ووفقه لما يحب ويرضى القادر الحسيني

كتبه الفقير محمد حبيب الرحمن القادري عفي

في ٢٢ من شهر محرم الحرام سنة ١٣٩٢ هـ

يوم الاثنين في مدينة الرسول صلى الله عليه وسلم

والحمد لله اولا وآخرا وظاهرا وباطنا

سند اجازت سیدی مجاہد اعظم

Marfat.com

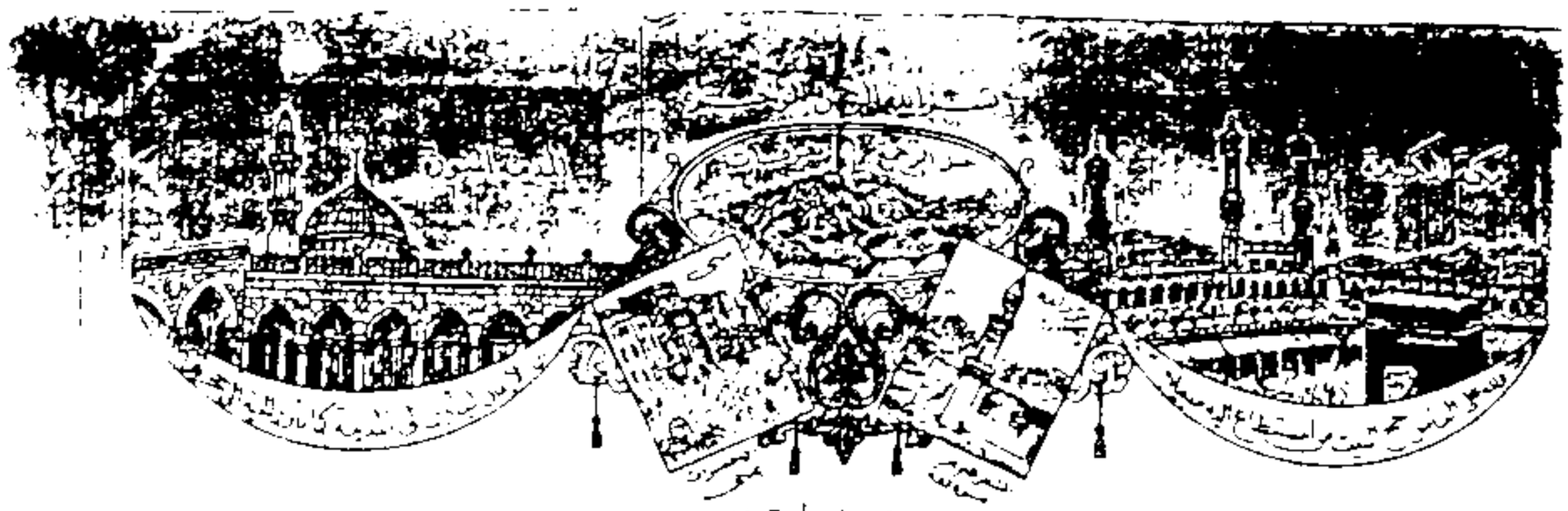

سند اجازت سیدی مجاہد اعظم

Marfat.com

وما توفیقی الا باللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

علیہ توکلت والیہ انیب

Marfat.com

مکتوب سیدی مجاہد اعظم بنام فقیر قادری

Marfat.com

مکتوب سیدی مجاہد اعظم بنام فقیر قادری

Marfat.com

مکتوب سیدی مجاہد اعظم بنام فقیر قادری

Marfat.com

مکتوب سیدی مجاہد اعظم بنام فقیر قادری

Marfat.com

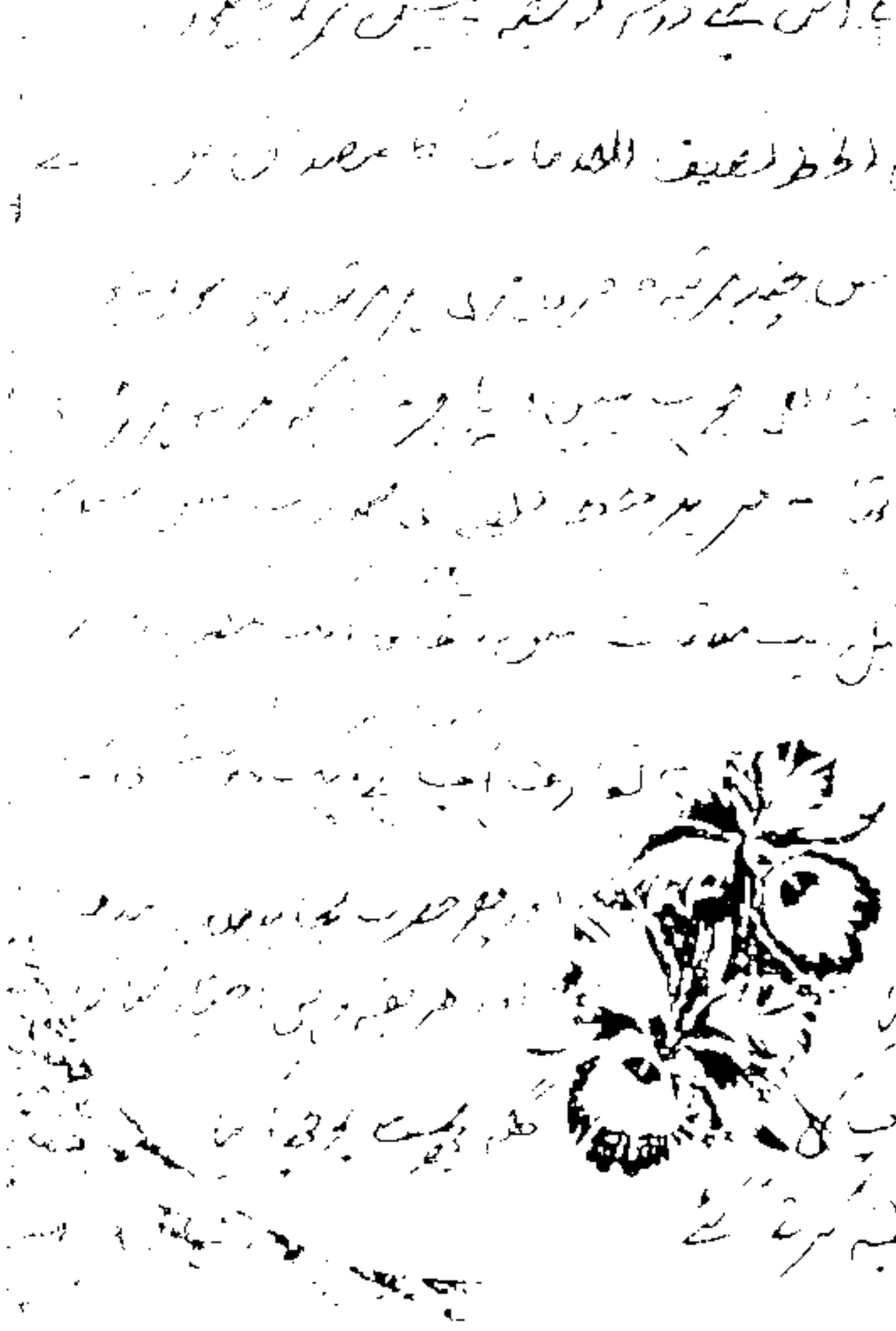

Marfat.com

آخر میں بتایا کہ کیا آپ کے پاس بھی ایسے علماء ہیں۔

مزے کی بات ہے دوران گفتگو سیدی کامل کی تواریخ بیان کی گئیں

تو سوریہ کے حافظ الاسد کی بات بھی آئی بات کاٹتے ہوئے

مصری عالم نے پوچھا کیا حافظ الاسد ٹھیک ہے جواباً جلال میں فرمایا

کہ انت رجل ذکی۔ فہیم۔ سمجھا نہیں ہم شیخ کی طرح تواریخ کی

بات کر رہے ہیں ہمیں حافظ الاسد کے ٹھیک یا نہ ٹھیک ہونے سے غرض نہیں

یعنی میں نے یہ ساری تواریخ آپ کو سنا کر دخلت العلم فی تیز الحمار ۲

محمد عباس ظہیر

غزالی دوراں علامہ سید احمد سعید کاظمی ؒ

قطب مدینہ:

''حضرت قبلہ سید احمد سعید کاظمی علم کے سمندر ہیں، بڑے متقی و پرہیزگار ہیں۔ حضرت ابوالبرکات سید احمد قادری لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کے بعد ان جیسا کوئی عالم پاکستان میں نہیں ملے گا۔''

فقیر قادری

غزالی زماں، رازی دوراں علامہ ابوالنجم سید احمد سعید کاظمی ولد سید محمد مختار کاظمی رحمۃ اللہ علیہ بمقام امروہہ مضافات مرادآباد (بھارت) ۱۳۳۲ھ / ۱۹۱۳ء میں سادات کے ایک عظیم رُوحانی و علمی گھرانے میں پیدا ہوئے۔

آپ کا سلسلہ نسب سیدنا امام موسیٰ کاظم ؒ تک پہنچتا ہے۔ اسی نسبت سے آپ کاظمی کہلاتے ہیں۔

آپ ابھی اپنی عمر کی ابتدائی منازل طے کر رہے تھے کہ والد ماجد وصال فرما گئے۔ چنانچہ آپ کی تربیت، آپ کے برادرِ معظم حضرت علامہ سید محمد خلیل کاظمی رحمۃ اللہ علیہ کی نگرانی میں ہوئی۔

حضرت علامہ سید محمد خلیل کاظمی رحمۃ اللہ علیہ (محدث امروہی) اس وقت شاہ جہانپور کے مدرسہ بحرالعلوم میں تدریسی فرائض سرانجام دے رہے تھے، چنانچہ حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ سے ہی علوم دینیہ کا درس لینا شروع کر دیا اور سولہ سال کی عمر میں تمام علوم وفنون کی تکمیل کے بعد سندِ فراغت حاصل کی۔

دستار بندی کے موقع پر ایک پُر انوار اجتماع تھا۔ حضرت شاہ علی حسین اشرفی کچھوچھوی، صدر الافاضل مولانا نعیم الدین مرادآبادی اور نثار احمد کانپوری رحمہم اللہ کے

Marfat.com

علاوہ دیگر کئی علماء ومشائخ اہل سنت موجود تھے۔حضرت شاہ علی حسین اشرفی کچھوچھوی رحمتہ اللہ علیہ نے آپ کے سر پر دستار باندھی۔

فراغت کے بعد آپ لاہور تشریف لائے۔حضرت علامہ سید دیدار علی رحمتہ اللہ علیہ (م ۱۳/ رجب ۱۳۵۴ھ / ۲/ اکتوبر ۱۹۳۵ء) علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد قادری رحمتہ اللہ علیہ، علامہ سید احمد رحمتہ اللہ علیہ اور دیگر علماء اہل سنت سے ملاقات کی۔دریں اثنا جامعہ نعمانیہ میں مدرس مقرر ہو گئے۔

آپ کا جامعہ میں مسندِ تدریس پر متمکن ہونا تھا کہ علوم اسلامیہ کے شیدائی جوق در جوق آنا شروع ہو گئے۔یہاں تک کہ اٹھائیس اسباق کی تدریس آپ سے متعلق ہو گئی۔ ۱۳۵۰ھ / ۱۹۳۱ء میں آپ اپنے وطن مالوف امروہہ (ہندوستان) تشریف لے گئے۔ اور چار سال تک مدرسہ محمدیہ حنفیہ امروہہ میں پڑھاتے رہے۔اس کے بعد آپ حکیم جان عالم کی دعوت پر اوکاڑہ تشریف لائے اور ایک سال مسلسل تبلیغِ دین فرما کر بدعقیدگی اور تنقیصِ رسالت کی وجہ سے مکدر ہونے والی فضا کو صاف فرمایا۔

حضرت نصیر عالم رحمتہ اللہ علیہ (ایک درویش صفت بزرگ)، ہر سال ملتان میں حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا عرس پاک منعقد کیا کرتے تھے۔ایک مرتبہ حضرت علامہ کاظمی مدظلہ کو دعوتِ تقریر دی۔وہ آپ کی تقریر سے اس قدر متاثر ہوئے کہ انہوں نے آپ کو مستقل طور پر ملتان لانے کی کوششیں شروع کر دیں۔آخر ان کے مسلسل اصرار نے آپ کو مستقل طور پر ملتان آنے کے لئے مجبور کر دیا۔

ملتان میں آپ نے درس وتدریس کا آغاز اپنے رہائشی مکان سے کیا۔آپ کی شہرت سن کر دور دور سے علمی ذوق رکھنے والے لوگ فیض یاب ہوتے رہے۔اسی دوران آپ نے مسجد حافظ شیر بیرون لوہاری دروازہ (ملتان) میں قرآن مجید کا درس دینا شروع کیا اور مختلف دشمن عناصر کی سازشوں کے باوجود اٹھارہ سال میں درس قرآن مکمل کیا۔اس کے علاوہ مسجد چپ شاہ میں درسِ حدیث شروع کیا اور مشکوٰۃ شریف وصحیح بخاری شریف کا درس مکمل کیا۔

Marfat.com

۱۷/اکتوبر ۱۹۷۸ء کو جماعتِ اہل سنت پاکستان کے اجلاس میں آپ کو جماعت کا مرکزی صدر منتخب کیا گیا۔ آپ کی قیادت میں کل پاکستان سنی کانفرنس ۱۶، ۱۷/اکتوبر ۱۹۷۸ء کو ملتان میں منعقد ہوئی۔ اس تاریخی کانفرس میں لاکھوں کی تعداد میں ملک کے اطراف واکناف سے سوادِ اعظم اہل سنت شریک ہوئے۔

سابق صدرِ پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کے دورِ حکومت میں جب محکمہ اوقاف نے جامعہ اسلامیہ بہاول پور کا انتظام سنبھالا، تو درس حدیث کے لئے کسی ماہر شیخ الحدیث کی ضرورت پڑی، چنانچہ آپ کی علمی تحقیق کے پیش نظر آپ کو اس عظیم منصب کے لئے منتخب کیا گیا۔ اس طرح آپ ۱۹۶۳ء سے ۱۹۷۴ء جامعہ اسلامیہ (اسلامی یونیورسٹی) بہاول پور میں شیخ الحدیث کے عہدہ پر فائز رہے۔ یونیورسٹی سے واپسی پر آپ کو تمغہ خدمت پیش کیا گیا۔

تحریک پاکستان میں علماء اہل سنت نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ چنانچہ دیگر اکابر اہل سنت کی رفاقت میں آپ قیامِ پاکستان کے لئے بھرپور کوشش کرتے ہوئے مسلم لیگ کے اسٹیج سے پاکستان کے حق میں جلسے کرتے رہے اور ۱۹۴۶ء میں قراردادِ پاکستان کی توثیق کے لئے بنارس کی آل انڈیا سنی کانفرنس میں شرکت کی۔ یہ وہ وقت تھا جب کانگریسی اور احراری علماء سر دھڑ کی بازی لگا کر پاکستان کی مخالفت کر رہے تھے۔

قیام پاکستان کے بعد آپ کی تحریک پر مدرسہ عربیہ انوار العلوم ملتان میں ۲۶، ۲۷، ۲۸/مارچ ۱۹۴۸ء کو ملک بھر کے علماء ومشائخ کا اجتماع ہوا اور جمعیۃ علماء پاکستان کی تشکیل کے بعد حضرت علامہ ابوالحسنات کو صدر اور آپ کو ناظم اعلیٰ مقرر کیا گیا۔

آپ نے اپنے برادر معظم واستاد محترم حضرت علامہ سید محمد خلیل کاظمی قدس سرہ کے دستِ حق پرست پر بیعت کا شرف پایا اور خلافت حاصل کی۔

آپ کی متعدد تصانیف اور تلامذہ کی کثیر تعداد موجود ہے۔

۲۵ رمضان ۱۹۸۶ء میں آپ کا وصال ہوا۔ [۴۱]

Marfat.com

حضرت مفتی تقدس علی خاں علیہ الرحمہ

قطب مدینہ:

"سادہ لوح، بے تکلف، بس دین کی خدمت سے غرض رکھنے والے عالم ہیں۔"

فقیر قادری

حضرت علامہ مولانا مفتی تقدس علی خاں علیہ الرحمہ یادگار سلف اور افتخار خلف تھے وہ امام احمد رضا خاں علیہ الرحمہ کے خانوادہ عالیہ کے چشم و چراغ تھے۔ان کے پردادا مولانا رضا علی خاں علیہ الرحمہ، امام احمد رضا خاں علیہ الرحمہ کے دادا تھے۔ ۱۳۲۵ھ (اگست ۱۹۰۷ء) میں آستانہ عالیہ رضویہ، بریلی میں ان کی ولادت ہوئی، شہرہ آفاق مدرسہ عالیہ رام پور اور دارالعلوم منظر اسلام، بریلی میں تعلیم حاصل کی اور وہیں سے انھوں نے درس نظامیہ سے فارغ ہو کر سند حاصل کی، ان کے اساتذہ میں امام احمد رضا خاں بریلوی، مولانا حامد رضا خاں بریلوی، مولانا امجد علی اعظمی اور مولانا حسنین رضا خاں بریلوی جیسے اکابر علماء شامل تھے۔امام احمد رضا خاں بریلوی نے آپ کو شرح جامی کا خطبہ پڑھایا تھا۔ یہی خطبہ مناظر اسلام، محدث کبیر مولانا محمد سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ نے آپ سے پڑھا اور بہت سے علماء نے بھی پڑھا۔

تعلیم سے فارغ ہونے کے بعد دارالعلوم منظر اسلام، بریلی میں مدرس ہوئے، اس دارالعلوم میں وہ نائب مہتمم اور مہتمم بھی رہے۔اس کے علاوہ وہ جامعہ نظامیہ حیدر آباد دکن اور الہ آباد یونیورسٹی کے ممتحن بھی رہے۔انھوں نے الہ آباد یونیورسٹی میں علوم شرقیہ کے امتحانات کا سلسلہ شروع کرایا۔ ۱۳۷۱ھ / ۱۹۵۱ء میں وہ پاکستان تشریف لائے، کراچی رہے پھر ۱۳۷۲ھ / ۱۹۵۲ء میں پیر جو گوٹھ (خیر پور سندھ) چلے گئے۔ جہاں ۱۹۵۲ء ہی

Marfat.com

میں جامعہ راشدیہ کا افتتاح ہوا جس کے وہ پہلے شیخ الحدیث ہوئے اور تا حیات اس منصب پر فائز رہے۔ سندھ کے مشہور بزرگ پیر پگارا نے بھی آپ سے علمی استفادہ کیا، وہ آپ کو بڑی قدر و منزلت سے دیکھتے تھے۔ حضرت علامہ مولانا مفتی تقدس علی خاں علیہ الرحمہ نے ساٹھ سال تک تدریس کے فرائض انجام دیئے اور ایک عالم کو سیراب کیا۔ حق یہ کہ جس نے اتنے طویل عرصے دین کی خدمت کی اس نے دنیا و آخرت میں سب کچھ کما لیا اور ایک ایسی کھیتی لگا دی جو ہمیشہ ہمیشہ ہری بھری رہے گی اور اس کے ثمرات سے لوگ مستفید ہوتے رہیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ! حضرت علامہ علیہ الرحمہ کے تلامذہ میں مولانا محمد خوشتر صدیقی (ڈربن، جنوبی افریقہ) مفتی رجب علی (مفتی ریاست نان پارہ، بھارت) مفتی اعجاز ولی خاں (شیخ الحدیث نعمانیہ، لاہور) وغیرہ شامل ہیں۔ بکثرت تلامذہ پاک و ہند کے طول و عرض اور بیرونی ممالک میں پھیلے ہوئے ہیں۔

حضرت علامہ مولانا تقدس علی خاں علیہ الرحمہ سلسلہ قادریہ میں امام احمد رضا خاں بریلوی سے بیعت تھے اور چاروں سلسلوں میں اجازت و خلافت حاصل تھی، اس کے علاوہ حجۃ الاسلام مولانا محمد حامد، رضا خاں بریلوی علیہ الرحمہ اور قطب مدینہ مفتی ضیاء الدین احمد قادری مدنی ﷺ سے اجازت و خلافت حاصل تھیں۔ حضرت علامہ علیہ الرحمہ، امام احمد رضا کے فرزند معنوی تھے۔ آپ اعلیٰحضرت کے فرزند اکبر حضرت حجۃ الاسلام کے فرزند نسبتی (داماد) تھے۔ خانوادۂ امام احمد رضا سے یہ روحانی، علمی اور نسبی نسبتیں کچھ کم نہ تھیں۔

حضرت علامہ علیہ الرحمہ نے ملک میں چلنے والی مختلف تحریکوں میں حصہ لیا۔ چنانچہ انھوں نے آل انڈیا سنی کانفرنس، مراد آباد، تحریک پاکستان، تحریک ختم نبوت، تحریک نظام مصطفیٰ وغیرہ میں بھرپور حصہ لیا اور ۱۶/۱۷ اکتوبر ۱۹۷۸ء کو ہونے والی کل پاکستان سنی کانفرنس (منعقدہ ملتان) کے افتتاحی اجلاس کی صدارت کی۔ یہ کانفرنس اپنی نوعیت کی واحد کانفرنس تھی۔ پاکستان کی تاریخ میں جس کی مثال نہیں ملتی، اہل سنت کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر تھا جس نے دیکھنے والوں کو حیرت میں ڈال دیا۔

حضرت علامہ علیہ الرحمہ کے دل میں اسلام اور مسلمانوں کا درد تھا۔ وہ سچے عاشق

Marfat.com

رسول ﷺ تھے۔ ۱۳۶۸ھ / ۱۹۴۹ء میں انہوں نے ہندوستان سے پہلا حج کیا، پھر ۱۳۸۸ھ / ۱۹۶۸ء میں پاکستان سے دوسرا حج کیا، اس کے بعد ۱۳۹۲ھ / ۱۹۷۲ء میں تیسرا حج کیا اور ۱۳۹۵ھ / ۱۹۷۵ء سے برابر بارہ سال تک رمضان میں عمرہ اور زیارت حرمین شریفین کی سعادت سے بہرہ ور ہوتے رہے آپ نے بغداد شریف، کربلائے معلیٰ، نجف اشرف وغیرہ کی بھی زیارت کی۔

آپ کے فضائل و خصائل کیا بیان کئے جائیں۔ آپ بلند پایۂ مفسر، محدث اور فقیہہ تھے۔ شہرت و ناموری اور صلہ و ستائش سے بے نیاز۔ دین کی خدمت میں سرشار۔ سادہ گفتار، سادہ لباس، شگفتہ مزاج، سراپا شفقت و کرم، علم دوست، محبت نواز، بے نفس بے تکلف، سراپا اخلاص۔ مرنجاں مرنج، صاف دل، صاف گو، کن کن خوبیوں کا ذکر کیا جائے؟ وہ صفاتِ حسنہ کا ایک حسین گل دستہ تھے۔ ان کی صحبت میں بیٹھنے والا کبھی نہ اکتاتا، خوش رہتے اور خوش رکھتے، مصائب کو خندہ پیشانی سے سہنا کوئی ان سے سیکھے۔ ایسے عظیم انسان کا اٹھ جان کوئی معمولی سانحہ نہ تھا، ان کی جدائی ہر دل کا داغ بن کر رہ گئی۔ ۲۲ فروری ۱۹۸۸ء کو کراچی میں وصال فرمایا۔ ع

اک چراغ اور بجھا اور بڑھی تاریکی

انا للہ وانا الیہ راجعون! دنیائے سنیت میں صفِ ماتم بچھ گئی، آنکھیں اشکبار، دل غم فگار۔ نمازِ جنازہ جامع مسجد آرام باغ (کراچی) میں حضرت علامہ مفتی وقار الدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے پڑھائی۔ پھر دوسرے دن ۲۳ر فروری کو پیر جو گوٹھ (خیر پور، سندھ) میں نمازِ جنازہ ہوئی جہاں آپ نے اپنی زندگی کے آخری ۳۲ سال گزارے تھے۔ شہر میں سارا کاروبار اور دکانیں بند ہو گئیں۔ لوگ نمازِ جنازہ کے لئے امنڈ پڑے، نماز جنازہ حضرت علامہ مفتی محمد رحیم سکندری مدظلہ العالی نے پڑھائی اور جسد اطہر کو آخری آرام گاہ میں اتار دیا گیا۔ ؎

مثلِ ایوان سحر مرقد فروزاں ہو ترا نور سے معمور یہ خاکی شبستاں ہو ترا

حضرت علامہ مفتی تقدس علی خاں علیہ الرحمہ کی وفات حسرت آیات پر علماء و

Marfat.com

مشائخ کے علاوہ وزیراعظم پاکستان، وزراء، اسمبلی کے ممبروں اور عمائدین نے تعزیتی بیانات جاری کئے۔ اخبارات میں خبریں شائع ہوئیں مثلاً اخبار جنگ، مشرق، نوائے وقت، امن، ڈان اور مارننگ نیوز وغیرہ۔

حضرت علامہ علیہ الرحمہ کی اہلیہ محترمہ تو پہلے ہی وصال فرما چکی تھیں۔ بہن بھائیوں میں صرف ۲ بہنیں سوگوار ہیں، اولاد میں کوئی نہیں ہاں ان کے بے شمار تلامذہ ان کی معنوی اولاد ہیں ساٹھ سال کے طویل عرصے میں جن کی آپ تربیت فرماتے رہے۔ حضرت علامہ علیہ الرحمہ بادِ بہاری کی طرح آئے، کلیاں چٹکیں، پھول کھلے، پھر وہ چلے گئے۔

نہ پیوستم دریں بُستاں سرا دل ایں و آں آزادہ رفتم
چو باد صبح گردے چند گلاں را آب در رنگے دارد رفتم

حضرت علامہ مفتی تقدس علی خاں علیہ الرحمہ کے وصال پر ادارہ تحقیقات امام احمد رضا آپ کے متعلقین و متوسلین کی خدمت میں دلی تعزیت پیش کرتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ ہم سب کا غم ہے اور سب ایک دوسرے کے غم میں شریک ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ مولائے کریم حضرت علامہ علیہ الرحمہ کے درجات بلند فرمائے اور ہم سب کو ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ و آلہٖ و ازواجہ واصحابہ و سلم۔ ۴۲

Marfat.com

جامعہ نظامیہ رضویہ (رجسٹرڈ)

اندرون لوہاری گیٹ، لاہور ○ فون نمبر ۶۸۳۵۲

حوالہ نمبر _____ مورخہ _____

۷۸۷/۹۲

عزیزی محمد عارف حامد بخاری رضوی کو حسن تعلیم کی خوشخبری دیتے ہوئے دلائل الخیرات شریف و دعاء حزب البحر و دعاء سیفی شریف کی اجازت (بنیاد پر) جو کہ مجھے سلسلہ عالیہ نوریہ رضویہ سے حاصل ہے وہ حضرت سیدنا الحاج حضور ضیاء المتاخرین مدظلہ العالی سے دلائل الخیرات کی اجازت ہے دیتے ہیں عزیز موصوف کو اور خاندان رضویہ سے جمیع اعمال و اوراد میں مجاز فرماتے ہیں۔ حرف تسبیری نسبت خانوادگی و حسب محبت اجازت جاری ہے نیز خوشی خاطر عزیز موصوف کو اجازت دی جاتی ہے کہ اسم دوام عطار کا ورد اسم فرزندی سے مستفید فرمائے

الفقیر القدوسی عفی عنہ القادری الرضوی الضیائی

۶ کر صفر الخیر ۱۴۱۲ھ

حضرت علامہ کی تحریر کا عکس ملاحظہ ہو

Marfat.com

حضرت مولانا غلام قادر اشرفی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ، لالہ موسیٰ

قطب مدینہ:

"وفادار، بڑے مخلص اور مسلک کے عاشق ہیں۔ آپ نے خدمتِ دین میں بڑی مشقت اٹھائی اور بہت تکالیف برداشت کیں۔ سنیت پر سب کچھ قربان کرنے کو تیار ہیں۔"

فقیر قادری

مولانا غلام قادر اشرفی بن میاں باغ علی چشتی، ۱۴ر محرم ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۰ر مارچ ۱۹۰۶ء میں فرید کوٹ (بھارت) میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد میاں باغ علی چشتی کو حضرت میاں محمد شاہ چشتی بسی نو (ضلع ہوشیار پور) سے شرفِ بیعت حاصل تھا۔

ابھی آپ کا عہد طفولیت ہی تھا کہ والدین کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ ۱۹۱۱ء میں اسکول میں داخل ہوئے اور ۱۹۲۲ء میں امتیازی حیثیت سے میٹرک کرنے کے بعد کالج میں داخلہ لے لیا، مگر طبیعت مائل نہ ہوئی۔ کالج کی فضا سے نکلے اور دینی درس گاہ سے منسلک ہو گئے۔ مذہبی تعلیم حاصل کرنا شروع کر دی اور مختلف اساتذہ سے اکتساب کرنیکے بعد سندِ فراغت جامعہ نعیمیہ مراد آباد (یو پی) سے حاصل کی۔

آپ نے جن اساتذہ کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیا، ان کے اسماء گرامی یہ ہیں:

۱۔ حضرت مولانا محمد سعید شبلی فرید کوٹی قدس سرہٗ

۲۔ مفتی اعظم محمد مظہر اللہ رحمتہ اللہ علیہ خطیب و امام جامع مسجد فتح پوری

Marfat.com

دہلی (والد ماجد جناب پروفیسر مسعود احمد صاحب)

۳۔ حضرت مولانا سید غلام قطب الدین ؒ برہمچاری، اشرفی سہسوانی

۴۔ حضرت مولانا محمد یسین صاحب برہمچاری

۵۔ حضرت بابا خلیل داس ایم اے (سنسکرت) چترویدی ؒ

۶۔ حضرت مولانا عبدالعزیز فتح پوری رحمتہ اللہ علیہ

۷۔ حضرت صدرالافاضل مولانا نعیم الدین مرادآبادی رحمتہ اللہ علیہ

آپ نے مدرسہ حلقۂ اشاعت الحق گشتی (مرادآباد) کا تبلیغی کورس مکمل بھی کیا، جس میں ہندی، بھاشا اور سنسکرت کی تعلیم حاصل کی، اس کے علاوہ گورمکھی اور گیانی پر بھی عبور حاصل کیا۔ (کچھ مدت تھانیدار کے عہدہ پر ملازمت اختیار کی۔)

دورانِ طالب علمی مراد آباد کی سنی کانفرنس (منعقدہ مارچ ۱۹۲۵ء) میں ایک رضا کار کی حیثیت سے حصہ لیا۔ اس وقت ہندو، اسلام کے خلاف طرح طرح کی سازشیں کر رہے تھے۔ کہیں فتنۂ ارتداد برپا تھا، تو کہیں قتل وغارت کا بازار گرم تھا۔ چنانچہ ان فتنوں کے سدباب کے لئے یہ کانفرنس منعقد ہوئی اور اس میں مشاہیر مشائخ وعلماء اہل سنت نے شرکت کی۔

تحصیل علم کے بعد آپ نے ۲۸۔۱۹۲۶ء (تین سال) تک ضلع فیروز پور میں تدریس وخطابت کے فرائض سرانجام دیئے اور ساتھ ہی نواب شاہ نواز ممدوٹ کی ہدایت پر سیاسی تحریکوں میں بھی حصہ لیتے رہے۔

شدھی تحریک میں آپ نے اپنے استاذ محترم حضرت مولانا برہمچاری رحمہ اللہ علیہ کے ساتھ بھرپور حصہ لیا اور مختلف بھیس بدل کر مثلاً معالج حیوانات، وید حکیم، گانے والی پارٹیوں اور سادھوؤں کی پارٹی وغیرہ بنا کر شدھی تحریک کو کیفر کردار تک پہنچایا۔ اس طرح آپ نے لاکھوں مسلمانوں کو مرتد ہونے سے بچالیا۔

Marfat.com

۱۹۲۵ء میں آپ نے سیاست میں مکمل طور پر دلچسپی لینا شروع کر دی۔ ضلع فیروز پور میں خطابت کے دوران نواب شاہ نواز ممدوٹ کی نگرانی میں مسلم لیگ کے نصب العین اور سائمن کمیشن کے بائیکاٹ کے سلسلے میں کام کرتے رہے۔ شاردا ایکٹ کو ناکام بنانے کے لئے بھی علماء و مشائخ کے شانہ بشانہ کام کیا۔

۱۹۲۹ء میں مولانا نے عملی طور پر سیاست میں حصہ لیا۔ مغلپورہ ایجی ٹیشن میں بھرپور کام کیا۔ ۱۹۳۱ء میں تحریک کشمیر میں اور ۱۹۳۲ء میں جب مسلمانانِ ریاست الور ریاستی مظالم کی تاب نہ لاکر اجمیر شریف، بھرت پور، گوڑگانواں اور دہلی کی طرف ہجرت پر مجبور ہوئے، تو آپ حضرت سید غلام بھیک نیرنگ انبالوی رحمۃ اللہ علیہ (آپ کے پیر بھائی) سیکرٹری جنرل انجمن، تبلیغ الاسلام کے زیر کمان کام کرتے رہے۔

۱۹۳۳ء میں تحریکِ قادیان اور ۱۹۳۵ء میں تحریک [illegible] میں بھرپور حصہ لیا۔ ۱۹۳۵ء ہی میں ملک برکت علی [illegible] لیڈر) کے حلقہ انتخاب قصور میں کام کرتے رہے اور ملک صاحب [illegible] کامیاب ہوئے۔

۱۹۳۸ء میں لالہ موسیٰ ضلع گجرات کے اسلامیہ ہائی اسکول میں مدرس مقرر ہوئے اور پھر مستقل طور پر یہیں رہائش اختیار کر لی اور اپنی زندگی مذہب و ملت کی خدمات سرانجام دیتے رہے۔

۱۹۳۸ء ہی میں تحریک آریہ سماج جو نظامِ حیدرآباد کے خلاف [illegible] بندی کی صورت میں چلائی گئی تھی، کے انسداد کے لئے کافی [illegible] دیں اور یوم نظام منایا گیا۔

۱۹۳۹ء میں قائدِ اعظم کی ہدایت پر یوم نجات منایا گیا، تو مولانا نے بھی مجلس الاسلام لالہ موسیٰ کے زیر اہتمام یہ دن منایا۔ آپ نے بھرپور

Marfat.com

کوشش کر کے ضلع بھر میں مسلم لیگ کا قیام عمل میں لائے اور جابجا اس کی شاخیں قائم کیں۔

۱۹۴۰ء میں خضر وزارت میں مسلم لیگ کی سول نافرمانی کی تحریک میں حصہ لیا اور قراردادِ پاکستان کے بعد مسلم لیگ کی پبلسٹی کے لئے زندگی وقف کر دی۔ حکیم سردار خان جو اس وقت مسلم لیگ کے جنرل سیکرٹری تھے۔ ان کے ساتھ مولانا ضلع بھر کا دورہ کرتے رہے اور انتخابات کے دوران ضلع بھر کے اہم مقامات پر سر فیروز خان نون اور سردار شوکت حیات خان کی معیت میں دورہ کیا۔ مسلم لیگ کا سبز پرچم لہراتے ہوئے صبح سے لے کر رات گئے تک گلی کوچوں میں پھرتے تھے۔

۱۹۴۵ء میں آپ نے ملک فیروز خان نون اور سردار شوکت حیات کے ساتھ مسلم لیگی امیدواروں کے لئے شب و روز کام کیا اور اسی سال مسلم لیگیوں کی طرف سے قائداعظم کو مسلم لیگ کی طرف سے تھیلی پیش کی۔

ان مجاہدانہ سرگرمیوں کی بناء پر آپ نے مختلف اوقات میں قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں، مجموعی طور پر آپ نے ملک و ملت کے لئے تقریباً چار سال کا عرصہ جیلوں میں گزارا، مگر آپ کے عزم و حوصلے اور ولولے میں ذرہ بھر بھی کمی واقع نہیں ہوئی۔

۱۹۴۶ء میں آل انڈیا سنی کانفرنس میں حضرت مولانا غلام قادر اشرفی اپنے ساتھیوں سمیت شریک ہوئے۔

جب پاکستان معرض وجود میں آگیا، تو آپ نے زیادہ تر توجہ مذہبی امور کی طرف مبذول کر دی، تاہم سیاسی تحریکات سے دلچسپی میں کوئی فرق نہ آیا۔ ۱۹۵۳ء میں تحریکِ ختم نبوت میں حصہ لیا، ۱۹۷۰ء کے انتخابات میں جمعیت علماء پاکستان کے لئے بھرپور کام کیا اور پھر ۱۹۷۴ء میں جب دوبارہ تحریک ختم نبوت چلی تو علماء اہلسنت پاکستان کے شانہ بشانہ کام کیا۔

Marfat.com

تحریکِ نظام مصطفٰے میں قید و بند کی صعوبتیں بھی اس پیرانہ سالی میں برداشت کیں۔

آپ مرید و خلیفہ، شیخ العصر شبیہ غوثِ اعظم حضرت سید شاہ علی حسین قدس سرہٗ جیلانی اشرفی کچھوچھوی کے تھے اور قطب مدینہ ضیاء الدین احمد قادری رضی اللہ عنہ سے بھی اجازت و خلافت حاصل تھی۔۲ / مسمّٰلہ ۱۳۹۹ھ / ۲۶ / اگست ۱۹۷۹ء کو راہی ملک بقا ہوئے۔ آپ کا مزار شریف جی۔ ٹی روڈ لالہ موسیٰ پر مرجع خلائق ہے۔ رحمۃ اللہ علیہ ۴۳

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

عرض: حضرت خضر علیہ السلام نبی ہیں یا نہیں؟

ارشاد: جمہور کا مذہب یہی ہے اور صحیح بھی یہی ہے کہ وہ نبی ہیں۔ زندہ ہیں۔ خدمت بحر انھیں سے متعلق ہے اور الیاس علیہ السلام بر (خشکی) میں ہیں۔ پھر فرمایا چار نبی زندہ ہیں کہ ان کو وعدہ الٰہیہ ابھی آیا ہی نہیں یوں تو ہر نبی زندہ ہے۔ بیشک اللہ نے حرام کیا ہے زمین پر کہ انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کے جسموں کو خراب کرے تو اللہ کے نبی زندہ ہیں روزی دئے جاتے ہیں۔ انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام پر ایک آن کو محض تصدیق وعدۂ الٰہیہ کے لئے موت طاری ہوتی ہے بعد اس کے پھر ان کو حیات حقیقی حسی دینوی عطا ہوتی ہے۔ خیر ان چاروں میں سے دو آسمان پر ہیں اور دو زمین پر۔ خضر و الیاس علیہما السلام زمین پر ہیں اور ادریس و عیسٰی آسمان پر علیہما السلام

(ملفوظات۔ امام احمد رضا خاں قادری)

Marfat.com

REF. NO. _____ LAHORE___

Marfat.com

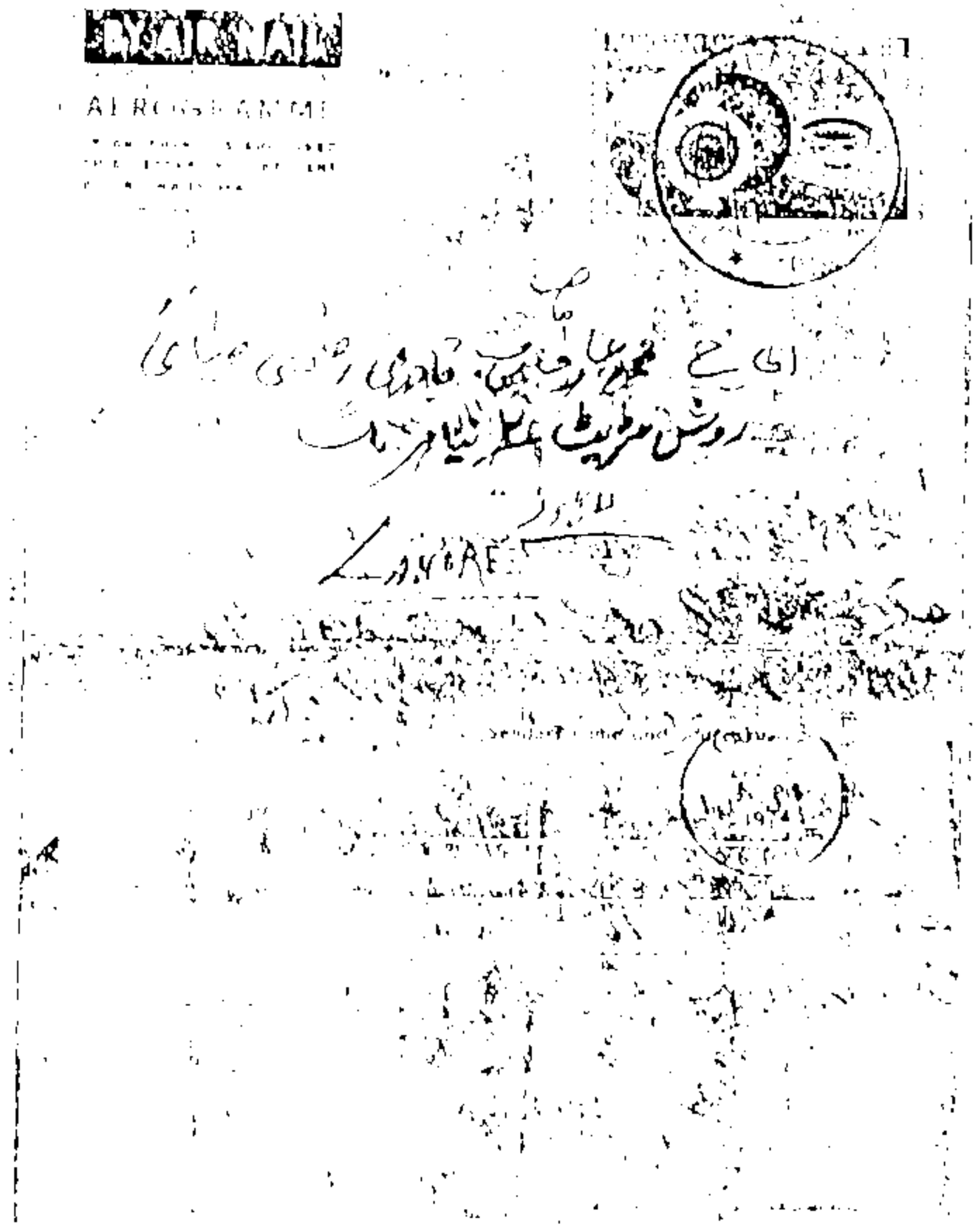

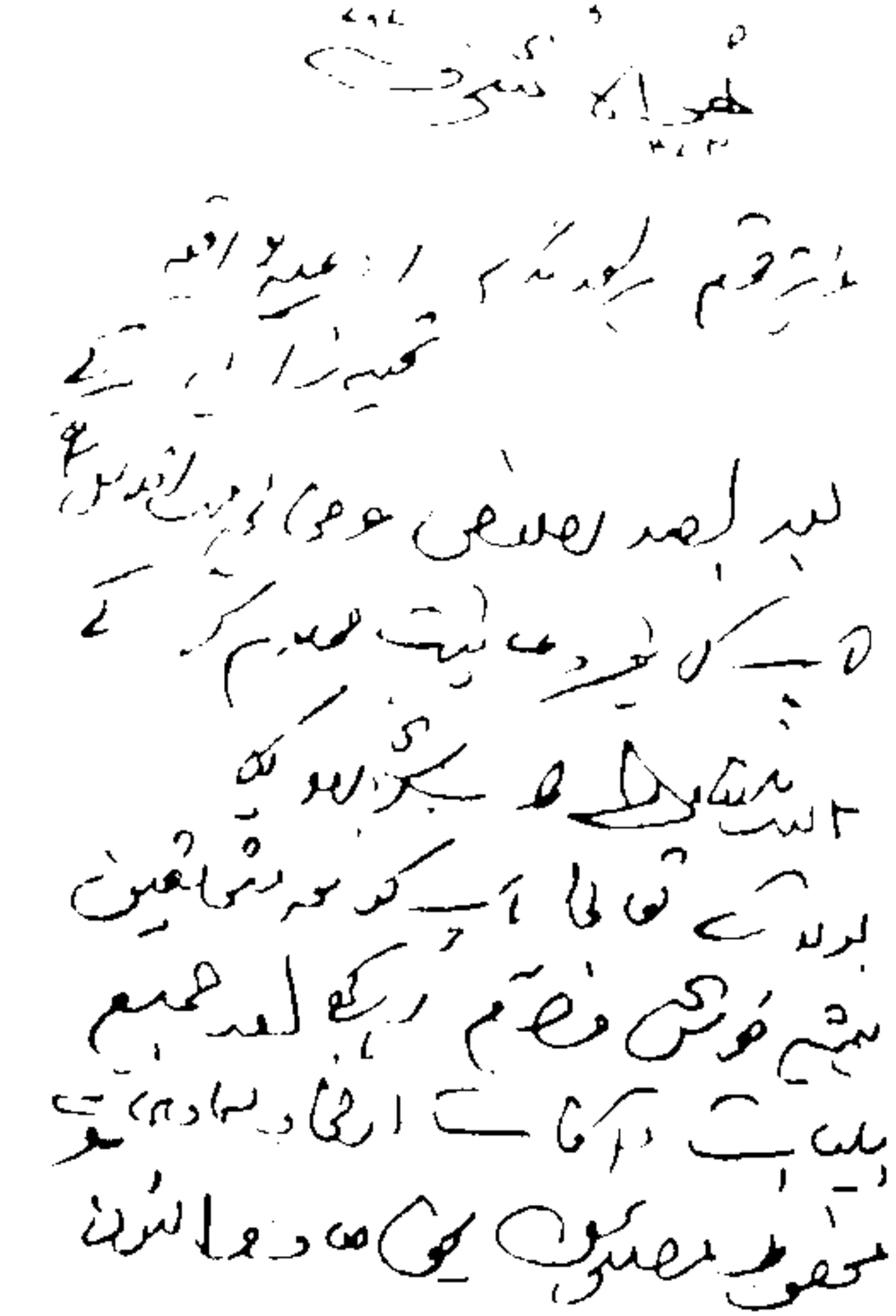

اکتوبر

پیارے ہمدم السلام علیکم کو لکھتا ہوں
پرسوں کلیم ہے دن میں قرآن ختم
ہوگا خوان شیرینی تقسیم ہوگا
الصلوٰۃ کو ہم جمع ہوں گے
۱۲ بجے دوپہر کھانا ہوگا۔ بعد
کے
آرام یا کھیل کود کا انتظام ہوگا۔ اور شب
میں بعد نماز عشا محفل سماع ہوگا وقت مناسب
اگر آپ تشریف لائیں تو سرور
فرمائیں تو ہمیں نصیب اللہ خوشی ہوگی

پیارے بھائی السلام علیکم

خدا کے فضل سے ہم سب بخیریت
ہیں آپ کی خیریت نیک مطلوب
ہے۔ آپ کی تشریف آوری کی
اطلاع سے خوشی ہوئی
خدا کرے کل صلوٰۃ وسلام
آپ کا دیدار ہو۔ ہم سب
آپ کی تشریف آوری کے
منتظر ہیں۔ فقط والسلام

Marfat.com

میاں محمد فیاض قادری زید مجدہ
خلیفۂ مجاہد اعظم سیدی محمد حبیب الرحمٰن عباسی قادری
وسجادہ نشین حضرت داتا گنج بخش لاہور

۱۹۷۷ء میں، میں اور میرے ماموں زاد محمد محبوب حبیبی، اخی الکریم محمد عارف قادری ضیائی کی معیت میں پہلی مرتبہ سیدی قطب مدینہ نور اللہ مرقدہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ حضرت مولانا علامہ فضل الرحمٰن قادری علیہ الرحمہ اور اشرف المشائخ حضرت غلام قادر اشرفی علیہ الرحمہ، حضرت سیدی ﷺ کی بارگاہ میں حاضر تھے۔ سلام مسنون عرض کیا، دست بوسی کا شرف حاصل ہوا۔ حضرت اشرف المشائخ نے بھائی عارف کو دیکھتے ہی رونا شروع کر دیا، فرمایا:

'' او بھلے انسان یہ ہے تمہاری شرافت! ''

سیدی فضل الرحمٰن رحمتہ اللہ علیہ گھبرا گئے اور کہا:

'' حضرت عارف آپ کا بیٹا ہے، اس سے جو خطا ہو گئی ہے معاف فرما دیں۔ ''

اشرف المشائخ رحمتہ اللہ علیہ:

'' حضور رونا تو اسی بات کا ہے کہ ان سے خطاء نہیں ہوئی۔ میں تو تمنا کرتا ہوں کہ یہ بھلا مانس خطاء کرے مگر یہ شریف آدمی خطا کرتا ہی نہیں۔ ایک سال قبل آپ ہی کے درِ دولت پر ملاقات ہوئی تھی۔ میں تو چند مرتبہ چانن گلی (روشن سٹریٹ کو آپ چانن گلی کہا کرتے تھے، جہاں بھائی عارف کی رہائش گاہ ہوا کرتی تھی)

Marfat.com

بھی حاضر ہوا مگر ان کی زیارت سے محروم لوٹا۔ اس نے
تو کبھی ایسی خطا کی ہی نہیں۔''

سیدی قطب مدینہ قدس سرہ العزیز:

'' حضرت، عارف آپ کا بچہ ہے۔ اس پر کرم ہی فرماؤ
اور درگز کرتے رہو۔''

اشرف المشائخ علیہ الرحمہ:

'' غریب نواز عارف کو بھی سمجھاؤ۔ ''

قطب مدینہ ﷺ :

'' وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ۔
وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۔

حضرت اشرف المشائخ نے بھائی عارف کو گلے لگا لیا، خوش ہو گئے اور بہت دعائیں فرمائیں۔ بھائی عارف حضرت اشرف المشائخ سے بہت معذرت کرتے رہے۔

محمد فیاض قادری عفی عنہ

مکتوب بنام عبدالرؤف عثمان قادری
مدینہ منورہ

Marfat.com

تاج العلماء مولانا مفتی **محمد عمر** نعیمی قدس سرہ العزیز

قطب مدینہ:

''حضرت مفتی محمد عمر نعیمی قبلہ رحمۃ اللہ علیہ بڑی فہم و فراست کے مالک اور فتنوں سے بچ کر وقت گزارنا خوب جانتے تھے۔''

فقیر قادری

محسن ملت، محدث و مفسر مولانا مفتی محمد عمر نعیمی ابن محمد صدیق رحمۃ اللہ علیہ، اکتوبر ۱۳۱۱ھ/۱۸۹۳ء میں بمقام مراد آباد پیدا ہوئے۔ قرآن مجید الحاج حافظ محمد حسین سے پڑھا۔ فارسی اور صرف ونحو کی کتابیں مولانا نظام الدین سے پڑھیں، ۱۳۲۴ھ/۱۹۰۶ء کو صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بہت جلد علوم وفنون اور حدیث شریف کی تکمیل کے ساتھ ساتھ ادب عربی اور طب میں دسترس حاصل کی۔ ۱۳۲۹ھ/۱۹۱۱ء میں سند فضیلت حاصل کی، دستار بندی کے وقت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بریلوی، حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خاں، ملک العلماء مولانا ظفر الدین بہاری، صدر الشریعہ مولانا محمد امجد علی اعظمی، مولانا محمد فاخر الہ آبادی، شاہ عبدالمقتدر بدایونی، مولانا محب احمد بدایونی، مولانا عبدالماجد بدایونی، مولانا شاہ سلامت اللہ رامپوری، مولانا اعجاز حسین رامپوری وغیرہم فخرِ ملت اکابرِ اسلام جلوہ افروز تھے، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بریلوی نے دستار بندی کی رسم ادا کی۔

Marfat.com

فراغت کے بعد مراد آباد میں اہل سنت کی عظیم درس گاہ جامعہ نعیمیہ کے مدرس اور مہتمم مقرر ہوئے، ۱۳۲۵ھ/ ۱۹۰۷ء میں شیخ المشائخ مولانا سید علی حسین کچھوچھوی کے دست اقدس پر بیعت ہوئے۔

۱۳۲۹ھ/ ۱۹۱۱ء میں اجازت و خلافت سے مشرف ہوئے قیام مراد آباد کے دوران ۱۳۳۸ھ/ ۱۹۱۹ء میں نہایت اہم ماہنامہ السواد الاعظم جاری کیا۔ یہ جریدہ ربع صدی سے زیادہ عرصہ تک علومِ اسلامیہ اور سنیت کا سرگرم نقیب رہا۔ حالاتِ حاضرہ اور ملکی سیاست پر زبردست تنقید و تبصرہ کے علاوہ دینی نقطۂ نظر سے رہنمائی کے فرائض بھی انجام دیتے رہے۔ مفتی صاحب نے آل انڈیا سنی کانفرنس کے نائب ناظم کی حیثیت سے نمایاں خدمات انجام دیں ۱۹۴۶ء میں بنارس کے تاریخی اجلاس میں تحریک پاکستان کی پرزور تائید فرمائی۔

تقسیمِ ملک کے بعد جب آپ نے دیکھا کہ ہندوستان میں عافیت سے رہنا مشکل ہے تو ہجرت کر کے بغداد شریف جانے کے ارادے سے کراچی تشریف لائے اور مبلغ اسلام مولانا عبدالعلیم میرٹھی کے اصرار پر کراچی ہی میں قیام پذیر ہوگئے، دارالعلوم مخزن علوم عربیہ جاری کیا اور جامع مسجد آرام باغ میں اعزازی طور پر خطابت کے فرائض انجام دیتے رہے۔

۲۳ / شعبان ، ۲ / مارچ (۱۳۸۵ھ/ ۱۹۶۶ء) میں کراچی میں وفات پائی۔ آپ کا مزار شریف مسجد دارالصلوٰۃ ناظم آباد کراچی میں ہے، ''مفتی جنت محمد عمر'' (۱۳۸۵ء) تاریخ وصال ہے۔ جناب صابر براری نے درج ذیل تاریخ وفات لکھی ہے۔

ہادی اہل سنت مفتی عمر نعیمی ۴۴

۱۹ ۶۶ ء

Marfat.com

محدث اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد چشتی قادری قدس سرہ العزیز

قطب مدینہ:

''عاشق رسول (ﷺ)، پیکر اخلاص، علماء ومشائخ کے قدردان، زبردست عالم ومحدث، سنیت کی بے لوث خدمت کرنے والے تھے۔''

فقیر قادری

قوم کے سردار، پاکستان کے شیخ الحدیث
ہے تری ذات گرامی، لائق صد احترام

(عزیز صاصلپوری)

شیخ الحدیث والتفسیر: جامع شریعت وطریقت حضرت مولانا ابوالفضل محمد سردار احمد ابن چوہدری میراں بخش ۱۳۲۲ھ/۱۹۰۴ء میں موضع دیال گڑھ ضلع گورداسپور میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم قصبہ دیال گڑھ میں حاصل کی۔ ۱۳۴۳ھ/۱۹۲۴ء میں اسلامیہ ہائی اسکول بٹالہ سے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ ایف اے کی تیاری کے لئے لاہور تشریف لائے۔ انہیں دنوں مرکزی انجمن حزب الاحناف لاہور کے زیر اہتمام مسجد وزیر خاں میں عظیم الشان اجلاس ہوا جس میں پاک وہند کے کثیر التعداد علماء ومشائخ کے علاوہ شہزادہ اعلیٰ حضرت حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خان بریلوی بھی شریک ہوئے۔ حضرت شیخ الحدیث حجۃ الاسلام کی شخصیت سے اس قدر متاثر ہوئے کہ انگریزی تعلیم کو خیرباد کہہ کر مرکز علوم ومعارف بریلی شریف چلے گئے۔ حضرت حجۃ الاسلام اور مفتی اعظم ہند مولانا مصطفےٰ رضا خاں بریلوی

Marfat.com

سے استفادہ کیا اور آٹھ سال تک صدر الشریعہ مولانا حکیم امجد علی مصنف ''بہار شریعت'' کی خدمت میں رہ کر جامعہ معینیہ اجمیر شریف سے سند فراغت حاصل کی۔ زمانہ قیام اجمیر شریف میں حضرت مولانا سید امیر اجمیری سے بھی مستفید ہوئے۔

آپ سلسلۂ عالیہ چشتیہ میں حضرت شاہ محمد سراج الحق چشتی کے دست اقدس پر بیعت ہوئے اور خلافت سے مشرف ہوئے اور سلسلۂ قادریہ میں شہزادۂ اعلیٰ حضرت، حضرت حجتہ الاسلام مولانا حامد رضا خان بریلوی سے فیض یاب ہوئے۔

تکمیل علوم کے بعد پانچ سال تک جامعہ رضویہ منظر اسلام بریلی شریف میں تشنگان علوم کو سیراب فرمایا، پھر جامعہ رضویہ مظہر اسلام بریلی میں شیخ الحدیث کے منصب پر فائز ہوئے اور علم حدیث کی گرانقدر خدمات انجام دیں۔ اس دور میں بیشمار اہل علم نے آپ سے فیض حاصل کیا۔

تقسیم ملک کے بعد پاکستان تشریف لے آئے۔ کچھ عرصہ وزیر آباد اور سارو کی میں قیام فرمایا۔ ۱۳۶۸ھ/۱۹۴۸ء کے اواخر میں لائل پور تشریف لے آئے اور بے سروسامانی کے عالم میں درس حدیث دینا شروع کیا اور جامعہ رضویہ منظر اسلام کی بنیاد رکھی اور چودہ سال کے مختصر عرصے میں لائل پور کی کایا پلٹ دی۔ اس وقت جگہ جگہ سے صلوٰۃ و سلام کی روح پرور صدائیں سنائی دیتی ہیں، ہزاروں افراد حلقۂ ارادت میں داخل ہوئے۔ سینکڑوں علماء آپ سے درس حدیث لے کر پاکستان کے گوشے گوشے بلکہ دیگر ممالک میں بھی دین متین کی تبلیغ میں مصروف ہیں۔ جامعہ رضویہ مظہر اسلام لائل پور عظیم دینی درس گاہ اور لائل پور کی سب سے بڑی مسجد سنی رضوی جامع مسجد آپ کی عظمت کی یادگار اور گواہ ہیں۔ ۱۹۴۵ء میں حضرت مفتی اعظم ہند مولانا مصطفےٰ رضا خاں بریلوی کی معیت میں حرمین

Marfat.com

شریفین کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ دوسری مرتبہ ۱۳۷۶ھ/ ۱۹۵۶ء میں اس سعادت سے مشرف ہوئے لیکن پابندی کے باوجود تصویر نہیں بنوائی۔

حضرت قبلہ شیخ الحدیث پیکر اخلاق، سراپا شفقت، باوقار، بارعب اور پرکشش شخصیت تھے، علوم وفنون کے بحر بے پایاں، زبردست مناظر اور باکمال محدث تھے۔ انہیں سرور دو عالم ﷺ سے والہانہ محبت تھی، اسی بے پناہ محبت وعقیدت کا اثر تھا کہ ان کا ہر قول وفعل شریعت وسنت کے مطابق ہوتا تھا، سیدنا غوث اعظم ؓ اور امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ کی محبت عشق کی حد تک پہنچی ہوئی تھی۔ چونکہ فوٹو کے بغیر بیرونِ ملک جانے پر پابندی تھی اس لئے پاکستان آکر بے انتہا آرزو کے باوجود نہ بغداد شریف گئے اور نہ بریلی شریف۔

آپ کا وعظ اس قدر پراثر ہوتا تھا کہ سخت سے سخت دل بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکتا تھا۔ آپ کے مخالف لوگوں نے آپ کے خلاف مخالفتوں کے طوفان اٹھائے مگر آپ کے پائے استقلال میں لغزش نہیں آئی۔ آپ نے تمام عمر علوم دینیہ اور خاص طور پر حدیث شریف کی خدمت اور وعظ و ارشاد کے ذریعہ عوام کے دلوں کو حب نبوی (ﷺ) سے منور کرنے میں صرف کی۔

حضرت قبلہ شیخ الحدیث مولانا سردار احمد قدس سرہٗ کی شخصیت اس قدر پرکشش تھی کہ ایک دفعہ حاضری دینے والا ہمیشہ کے لئے دام محبت و عقیدت میں گرفتار ہو جاتا، کئی دیوبندی علماء آپ کے درس حدیث میں شامل ہوئے اور آپ کی زبان مبارک سے مسلک اہل سنت کے زوردار دلائل سنکر اس قدر متاثر ہوئے کہ بدعقیدگی سے تائب ہو کر مسلک اہل سنت کے مبلغ بن گئے۔

یکم شعبان/ ۲۹ دسمبر جمعہ اور ہفتہ کی درمیانی شب (۱۳۸۲ھ/

Marfat.com

۱۹۶۲ء) کو کراچی میں وصال فرمایا۔ جسد مبارک شاہین ایکسپریس کے ذریعے لائلپور لایا گیا، اسٹیشن سے جامعہ رضویہ تک راستے میں ہزارہا افراد نے دیکھا کہ جنازہ پر نور کی پھوار پڑ رہی ہے۔ حالانکہ بادل کا کہیں نام و نشان نہ تھا۔ آپ کی نماز جنازہ میں تین لاکھ افراد نے شرکت کی آپ کا مزار سنی رضوی جامع مسجد لائل پور میں مرجع خلائق ہے۔

حضرت مفتی اعظم ہند مولانا شاہ مصطفےٰ رضا خاں بریلوی قدس سرہٗ نے پر درد احساسات کو منظوم فرمایا :

کیا کہوں میں ہائے کیا جاتا رہا — آہ دل کا حوصلہ جاتا رہا
سنیوں کا دل نہ بیٹھے کس طرح — زوران کے قلب کا جاتا رہا
موت عالم کی جہاں کی موت ہے — زندگانی کا مزا جاتا رہا
اس زمانہ کا محدث بے مثال — جس کا ثانی ہی نہ تھا جاتا رہا
مولوی سردار احمد اٹھ گئے — لطف سارا درس کا جاتا رہا
غوث اعظم قطب عالم کا غلام — نائب شاہ رضا جاتا رہا
حضرت صدرالشریعہ کا وہ چاند — میرا مہرِ پرضیاء جاتا رہا

تاریخی شعر ملاحظہ ہوں

مرگیا فیضان جس کی موت سے — ہائے وہ ''فیض امتما'' جاتا رہا

۸۲ ھ ۱۳

یا مجیب اغفرلہٗ تاریخ ہے — کس برس وہ رہنما جاتا رہا

۸۲ ھ ۱۳

دیو کا سر کاٹ کر نوری کہو — چاند روشن علم کا جاتا رہا ۴۵

Marfat.com

دیارِ محبوب میں قبولیت

مدینہ منورہ: یہاں پر محدثِ اعظم پاکستان، شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سردار احمد صاحب قادری رضوی، بانی جامعہ رضویہ، لائل پور کی تعزیت کے سلسلہ میں گلِ گلزارِ شریعت شمع شبستانِ طریقت حضرت مولانا ضیاء الدین صاحب قادری مدنی دامت برکاتہم کی زیرِ صدارت ایک جلسہ منعقد ہوا، جس میں اکابر و معززین مدینہ منورہ نے شرکت فرمائی، جن میں سے حضرت شیخ محمد حسین رمزو حضرت مولانا محمد علاء الدین صاحب مدنی، حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب ختنی بخاری، حضرت الحاج مولوی ابوبکر صاحب کے اسماء گرامی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

جلسہ میں قرآن خوانی کے بعد ختم شریف پڑھا گیا اور صدر موصوف نے حضرت محدثِ اعظم پاکستان کے حالاتِ مبارکہ پر روشنی ڈالی اور آپ کے صاحبزادگان و پسماندگان کے لیے دُعا فرمائی اور جملہ حاضرین کو کھانا کھلایا۔ آہ!

پا گئے جنت مقام
قادری رضوی مدام

(مولانا) محمد فضل الرحمٰن مدنی
مہتمم جلسہ ہذا از مدینہ منورہ ۴۱

Marfat.com

قائد اہل سنت علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی قادری مدظلہ العالی

قطب مدینہ:

''نورانی نہ بکتا ہے اور نہ جھکتا ہے۔''

''اہل سنت میں نورانی دولہا ہے۔''

فقیر قادری

بطل حریت، حق گو مجاہد علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی بن مبلغ اسلام علامہ شاہ عبدالعلیم صدیقی قادری بن شاہ عبدالحکیم جوش صدیقی ۱۷ / رمضان ۱۳۴۳ھ / ۳۱ / مارچ ۱۹۲۶ء میں میرٹھ (ہندوستان) میں پیدا ہوئے۔ آپ کا سلسلۂ نسب خلیفۂ اول حضرت صدیق اکبر ؓ سے جاملتا ہے، اسی نسبت سے آپ صدیقی کہلاتے ہیں۔ آپ کے والد ماجد علامہ شاہ عبدالعلیم صدیقی قادری (م ۱۹۵۴ء) امام اہل سنت اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خان بریلوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ (م ۲۵ / صفر ۱۳۴۰ھ) کے خلیفۂ مجاز تھے اور جد امجد شاہ عبدالحکیم جوش صدیقی برصغیر کے نامور صوفی، عالم دین اور شاعر تھے۔

علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی نے آٹھ سال کی عمر میں قرآن پاک حفظ کرلیا تھا۔ حفظ قرآن کے بعد ثانوی تعلیم کے لیے ایسے اسکول میں داخلہ لیا جہاں ذریعہ تعلیم عربی تھی۔ عربک کالج میرٹھ سے بھی ڈگریاں حاصل کیں۔

درس نظامی کی کتب متداولہ مدرسہ اسلامیہ قومیہ میرٹھ میں استاذ العلماء حضرت مولانا غلام جیلانی میرٹھی سے پڑھیں۔

دستار بندی کے موقع پر ایک پروقار تقریب کا انعقاد ہوا جس میں

Marfat.com

آپ کے استاذ محترم مولانا غلام جیلانی میرٹھی، آپ کے والد ماجد مولانا شاہ عبدالعلیم صدیقی قادری اور صدرالافاضل مولانا سید نعیم الدین مرادآبادی کے علاوہ شہزادۂ اعلیٰ حضرت، حضرت مولانا شاہ مصطفےٰ رضا خان مفتی اعظم ﷺ بھی مسند افروز تھے۔

۱۹۷۴ء میں ورلڈ اسلامک مشن کی کانفرنس میں شرکت کے لئے انگلینڈ تشریف لے گئے اور اس کانفرنس میں آپ کو مشن کا چیئرمین منتخب کیا گیا۔

آپ کی تبلیغ سے سینکڑوں غیر مسلموں نے دولت اسلام سے اپنا دامن بھرا جن میں پادری، راہب، وکلاء، انجینئرز، ڈاکٹرز اور دیگر مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے پڑھے لکھے لوگ شامل ہیں۔

۱۹۷۰ء کے انتخابات میں آپ جمعیت علماء پاکستان کے ٹکٹ پر قومی اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے۔ پھر جمعیت کے ایک اجلاس میں جو مرکزی دارالعلوم حزب الاحناف میں منعقد ہوا۔ آپ کو جمعیت علماء پاکستان کی پارلیمانی پارٹی کا لیڈر منتخب کیا گیا۔

۱۵/اپریل ۱۹۷۲ء کو قومی اسمبلی کے اجلاس میں عبوری آئین پر تقریر کرتے ہوئے مولانا شاہ احمد نورانی نے اسلام وختم نبوت کے تحفظ کی پہلی آواز (اسمبلی میں) بلند کی۔

علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی نے ۱۹۶۵ء میں سرینام میں سات ماہ قیام کر کے فتنہ مرزائیت کو کچلا اور ایک مناظرے میں مرزائیوں کو ایسی شکستِ فاش دی کہ اب مرزائی کسی سنی عالم کے مقابلے میں آنے کے لیے تیار نہیں ہوتے۔

Marfat.com

محافظ ختم نبوت

تحریک ختم نبوت (۱۹۵۳ء) میں آپ کراچی میں مولانا عبدالحامد بدایونی (م ۱۵/ جمادی الثانی، ۲۰/ جولائی ۱۳۹۰ھ/ ۱۹۷۰ء) اور دیگر علماء کے ساتھ تحریک میں شریک ہوئے۔ آرام باغ میں جمعہ کے دن تحریک کا آغاز ہوا، تو علامہ نورانی پیش پیش تھے۔ گرفتاری کے لیے رضا کاروں کی تیاری کے علاوہ دیگر ضروری انتظامات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

پاکستان آنے کے بعد آپ نے سب سے پہلا بیان قادیانیوں کے بارے میں جاری کیا تھا۔ آپ نے یحییٰ خان (اس وقت کا صدر) کو مخاطب کرتے ہوئے صاف کہا تھا کہ تمہارا قادیانی مشیر ایم ایم احمد پاکستان کی معیشت کو تباہ کر رہا ہے جس کے نتیجے میں مشرقی پاکستان ہمارے ہاتھ سے نکل سکتا ہے۔

جو آئین ہمارے سامنے عمدہ فریم میں سجا کر پیش کر دیا گیا ہے، اس میں اسلام کو قطعاً کوئی تحفظ نہیں دیا گیا۔ میں اس دستور کو معزز ایوان کے لیے قابل قبول نہیں سمجھتا ہوں اور اس دستور کی مخالفت کرتا ہوں۔ اس (دستور) میں یہ بھی لکھا ہے کہ پاکستان کا صدر مسلمان ہوگا، مگر مسلمان کی تعریف کوئی نہیں جانتا کہ کیا ہے۔ ہر شخص مسلمان بننے کی کوشش کرتا ہے۔ آنحضرت ﷺ کو آخری نبی نہ ماننے والا ہمارے نزدیک مسلمان نہیں ہے اور جو لوگ حضور ﷺ کو آخری نبی نہیں مانتے، ہم ان کو مسلمان نہیں سمجھتے، تو پھر یہ کیسے چور دروازے سے آ کر اسلام کے نام پر حکمران بن سکتے ہیں اور تباہی کا سامان پیدا کر سکتے ہیں۔

علامہ ازہری صاحب قدس سرہ نے مسلمان کی مختصر اور جامع تعریف پیش کی جسے سب نے پسند کیا۔ ۱۷/ اپریل کو اسمبلی میں یہ تعریف پیش

Marfat.com

کی جو اسمبلی کی کارروائی کے صفحہ ۳۵۴ پر موجود ہے۔

قومی اسمبلی کے اندر علامہ شاہ احمد نورانی کی قادیانیت پر یہ پہلی ضرب تھی جس نے بالآخر تحریک کی صورت اختیار کی اور قادیانی اپنے کیفر کردار کو پہنچے۔ ۱۹۷۳ء کو جامعہ عنائیتیہ خانیوال میں جمعیت کا ایک عظیم کنونشن منعقد ہوا جس میں تمام علماء کے اتفاق سے آپ کو جمعیت علماء پاکستان کا مرکزی صدر مقرر کیا گیا۔ مئی ۱۹۷۵ء کو آپ دوبارہ جمعیت کے صدر منتخب ہوئے۔

روزنامہ امروز ''مولانا نورانی کا اعزاز'' کے عنوان کے تحت لکھتا ہے:

> ''مولانا شاہ احمد نورانی متحدہ حزب اختلاف میں شامل تمام جماعتوں کے معیار اور سیاسی سوجھ بوجھ کے مطابق اس عہدہ (وزارت عظمیٰ) کے لیے موزوں ترین امیدوار ہیں۔''

اس انتخاب میں مولوی غلام غوث ہزاروی کے علاوہ حزب اختلاف کے تمام ممبران نے علامہ شاہ احمد نورانی کے حق میں اپنا ووٹ استعمال کیا۔

تحریک نظام مصطفیٰ:

جمعیت علماء پاکستان کے قائد علامہ شاہ احمد نورانی نے بارہا اپنی تقاریر میں فرمایا کہ ہمارا منشور لمبا چوڑا منشور نہیں ہے، بلکہ ہمارے منشور میں صرف دو باتیں ہیں مقام مصطفیٰ کا تحفظ اور نظام مصطفیٰ (ﷺ) کا نفاذ۔

Marfat.com

ہم تک جو روائتیں پہنچی ہیں، ان سے معلوم ہوتا ہے کہ نورانی صاحب نے لادینی عناصر کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور اس جماعت کے سامنے سپر انداز ہونے سے انکار کرتے رہے، جس جماعت کی اکلوتی آرزو ہے کہ اقتدار کی مطلقہ سے حلالہ کرنے پر کب قادر ہوگی۔ یاد رہے کہ یہ وہی مولانا نورانی ہیں جنہوں نے اس دور کے محمد شاہ رنگیلے (یحییٰ خان) کو مے نوشی میں مستغرق دیکھ کر ڈانٹ دیا تھا اور گرج کر کہا تھا: یحییٰ شراب نوشی بند کردو، ورنہ ہم جا رہے ہیں۔

(ہفت روزہ چٹان : ۳ رمئی ۱۹۷۱ء)

علامہ شاہ احمد نورانی کو بارگاہ رب العزت سے محبت رسول (ﷺ) کا وافر حصہ عطاء ہوا ہے، یہی وجہ ہے کہ آپ کی تقریر چاہے مذہبی ہو، چاہے سیاسی، بارگاہ رسالت (ﷺ) میں ہدیۂ عقیدت پیش کرنے کی خاطر آپ قصیدہ بردہ شریف کے وہ اشعار ضرور پڑھتے ہیں، جن میں نبی پاک ﷺ کی تعریف و توصیف ہے۔

۱۹۵۸ء میں آپ نے ضیاء الدین بابا خانوف (مفتی اعظم روس) کی خصوصی دعوت پر روس کا دورہ کیا اور ازبکستان، تاشقند، سمرقند و بخارا کے مسلمانوں سے ملے۔ علامہ نورانی واحد غیر ملکی ہیں جنھوں نے روسی حکومت کے ہر اقدام کے برعکس سوشلسٹ رہنما لینن کی قبر پر پھول چڑھانے سے انکار کیا۔ [۴۷]

Marfat.com

شیخ القرآن علامہ ابوالحقائق محمد عبدالغفور ہزاروی قدس سرہٗ

قطب مدینہ:

'' کمال تھا اس میں، حضرت! اعلحضرت عظیم البرکت ﷺ
کے ایک بیت۔
وہی لامکاں کے مکیں ہوئے سر عرش تخت نشین ہوئے
وہی نبی ہے جس کے ہیں یہ مکان وہ خدا ہے جس کا مکاں نہیں
بس حضرت، اس پر انہوں نے منطق وفلسفہ سے خدا کی
توحید اور حضور ﷺ کی رسالت بیان کرتے کرتے
انکار کی کوئی گنجائش باقی نہ رہنے دی۔''

فقیر قادری

حضرت علامہ عبدالغفور ہزاروی ابن مولانا عبدالحمید ابن مولانا محمد عالم ۹ ر ذالحجہ، دسمبر (۱۳۲۸ھ/۱۹۱۰ء) بروز جمعہ ہری پور کے قریب گاؤں چنبہ پنڈ میں پیدا ہوئے۔ کافیہ تک کتابیں والد ماجد سے پڑھیں، بقیہ فنون میں سے زیادہ تر کتابیں استاد الاساتذہ مولانا احمد دین (بھوئی، کیمبلپور) سے پڑھیں۔ استاذ العلماء مولانا محب النبی، بحرالعلوم مولانا یار محمد بندیالوی، استاذ شہیر مولانا قطب الدین غورغشتوی، مولانا میاں عبدالحق غورغشتوی اور علامہ مشتاق احمد کانپوری سے بھی درس لیا، دورۂ حدیث کے لئے حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خاں بریلوی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دارالعلوم منظر اسلام سے سند فراغت حاصل کی۔

فارغ ہونے کے بعد کچھ عرصہ بجار ضلع لائلپور اور تین سال تک مدرسہ خدام الصوفیہ گجرات میں پڑھاتے رہے۔ ۱۹۳۵ء میں وزیر آباد

Marfat.com

ریلوے اسٹیشن کے قریب ایک جامع مسجد میں تشریف لائے اور جامعہ نظامیہ کی بنیاد رکھی، یہیں آپ نے دورۂ قرآن پڑھانے کی ابتداء کی جسے تاحیات بڑی دھوم دھام سے جاری رکھا۔ بڑے بڑے فضلاء اس دورۂ قرآن میں شریک ہوئے۔

زمانۂ تعلیم میں آپ حضرت شیخ الاسلام خواجہ پیر مہر علی شاہ گولڑوی قدس سرہٗ کے دست حق پرست پر بیعت ہوئے اور پوری زندگی عرس کی محفلِ خاص میں خطاب فرماتے رہے، آپ نے ہر دینی اور ملی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا، ۱۹۴۶ء میں سنی کانفرنس بنارس میں شریک ہوئے اور پاکستان ایسی نظریاتی اسلامی مملکت کے حق میں پر زور تقریر کی، تحریک پاکستان، ختم نبوت اور تحریک جمہوریت میں آپ کی مساعی ناقابل فراموش ہیں، ۱۹۶۸ء میں آپ جمعیت علماء پاکستان کے صدر منتخب ہوئے اور نہایت سرگرمی سے کام کرتے رہے۔

حضرت علامہ عبدالغفور ہزاروی قدس سرہٗ گاہے گاہے شعر کی صورت میں اپنے جذبات کا اظہار فرماتے تھے، ان کے کلام میں بلا کا سوز تھا، چشتی تخلص کرتے تھے کھڑی شریف، حضرت پیرے شاہ غازی اور حضرت میاں محمد بخش قدس سرہما کے مزار پر حاضری کے وقت کہے ہوئے بعض اشعار ملاحظہ ہوں۔

برخ ہر درخشانم توباشی　　بقد سروخر امانم توباشی
زخوف رہزناں ایمن نشینم　　متاع دین دایمانم توباشی
شوم آزاد ازفکر طبیباں　　طبیب درد و درمانم توباشی
زظلمت ہائے مرقدمن نہ ترسم
کہ بامن مہر تابانم تو باشی

علامہ ہزاروی علوم وفنون کے ماہر ہونے کے ساتھ ساتھ جادو بیان

Marfat.com

مقرر بھی تھے۔ تصوف کے پیچیدہ مسائل کو آسان ترین لفظوں میں بیان کر دینا ان کے قادر الکلام ہونے کا بین ثبوت تھا، جہاں مجلسِ وعظ میں سامعین ان کی خوش بیانی پر جھوم جھوم کر داد دیتے تھے وہاں سیاسی اسٹیج پر ایسی تقریر کرتے کہ بڑے بڑے سیاستدان انگشت بدنداں رہ جاتے، ۹/ اکتوبر (۱۳۹۰ھ/۱۹۷۰ء) کو وزیر آباد جی ٹی روڈ پر ٹرک کے حادثے میں جام شہادت نوش کیا۔ [۴۸]

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

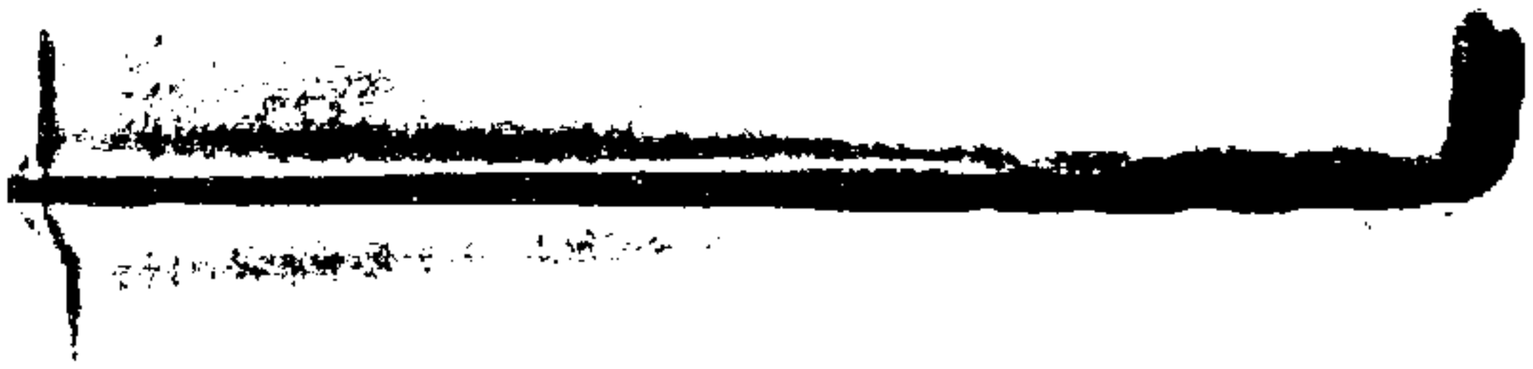

حضور مفتی اعظم سید ی مصطفی رضا خاں قادری علیہ الرحمہ
کے عصا کا عکس

Marfat.com

حکیم الامت مولانا مفتی احمد یار خاں نعیمی قدس سرہٗ

قطب مدینہ:

''سادہ لباس، منکسر مزاج، سراپا اخلاص و اخلاق کے مالک تھے۔ دین کی خوب خدمت کی۔''

فقیر قادری

شیخ التفسیر حضرت مولانا مفتی احمد یار خان ابن مولانا محمد یار خان بدایونی (قدس سرہما) سنہ ۱۳۲۴ھ/ ۱۹۰۶ء میں محلہ قلعہ کھیڑہ اوجھیانی (ضلع بدایون) کے دنیدار گھرانے میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ماجد فارسی درسیات پر عبور رکھتے تھے، انہوں نے جامع مسجد میں ایک مکتب جاری کیا تھا جس میں طلباء کو تعلیم دیتے تھے، حضرت شاہ علی حسین اشرفی میاں کچھوچھوی قدس سرہٗ کے مرید تھے۔

مولانا مفتی احمد یار خان رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد ماجد سے حاصل کی، پھر مدرسہ شمس العلوم، بدایوں میں داخل ہوکر تین سال تک (۱۹۱۶ء تا ۱۹۱۹ء) مولانا قدیر بخش بدایونی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اور دیگر اساتذہ سے اکتساب فیض کیا، اسی زمانے میں بریلی شریف جاکر حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی قدس سرہٗ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ ابتدائی کتب محنت و جانفشانی سے پڑھیں، امتحان میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کئے، مولانا حافظ بخش بدایونی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ (ممتحن) نے خاص طور پر ان کی تعریف کی اور انہیں انعام کا مستحق قرار دیا، ماہنامہ شمس العلوم، بدایوں میں یہ کیفیت شائع ہوئی۔

Marfat.com

مدرسہ شمس العلوم، بدایوں کے بعد مدرسہ اسلامیہ، مینڈھو (ضلع علی گڑھ) میں داخل ہوئے اور کچھ عرصہ پڑھا، چونکہ اس مدرسہ کا تعلق دارالعلوم دیوبند سے تھا اس لئے وہاں سے تعلیم ترک کر کے مراد آباد چلے گئے، اس واقعہ کا ذکر مفتی صاحب نے اپنے مجموعہ کلام دیوان سالک کے ایک حاشیہ میں بھی کیا ہے۔

جامعہ نعیمیہ، مراد آباد میں داخل ہوئے، حضرت صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی قدس سرہٗ کی مردم شناس نگاہوں نے جوہر قابل کو پہنچان لیا اور خود پڑھانا شروع کیا، پھر بے پناہ مصروفیات کی بنا پر حضرت مولانا علامہ مشتاق احمد کانپوری ابن استاذ زمن مولانا احمد حسن کانپوری قدس سرہٗ کو مراد آباد بلا کر مفتی صاحب کی تعلیم ان کے سپرد کر دی۔ ایک سال بعد مولانا احمد حسن کانپوری میرٹھ تشریف لے گئے، مفتی صاحب بھی استاذِ گرامی کے ساتھ رہے اور ۱۳۴۴ھ/۱۹۲۵ء میں درس نظامی سے فراغت حاصل کر لی، اس وقت آپ کی عمر بیس سال تھی۔

حضرت مفتی صاحب قدس سرہٗ نے تکمیل کے بعد عملی زندگی کا آغاز جامعہ نعیمیہ، مراد آباد سے کیا جہاں تدریس کے علاوہ فتوی نویسی کا کام بھی کرتے رہے۔ بعد ازاں مدرسہ مسکینیہ دھوراجی، کاٹھیاوار میں نو سال تک تدریس اور خطابت کے فرائض انجام دیتے رہے، اس کے بعد ایک سال جامعہ نعیمیہ، مراد آباد اور تقریباً تین سال کچھوچھہ شریف رہے، پھر مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا سید ابوالبرکات قدس سرہ العزیز کے بلانے پر پاکستان تشریف لائے اور بارہ تیرہ برس دارالعلوم خدام الصوفیہ، گجرات اور دس برس دارالعلوم خدام الرسول میں فرائض تدریس انجام دیتے رہے، وصال سے چھ برس قبل جامعہ غوثیہ نعیمیہ میں تصنیف، افتاء اور تدریس کا کام جاری رکھا۔

Marfat.com

حضرت مفتی صاحب اگرچہ درس و تدریس اور تبلیغ کے میدان کے آدمی تھے تاہم مختلف مواقع پر ملی اور سیاسی تحریکوں میں خدمات انجام دیتے رہے۔ تحریک پاکستان کے سلسلے میں صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی نے قرار داد پاکستان کی تائید کے لئے جو کوششیں کیں، مفتی صاحب ان میں شریک رہے۔ ۱۳۶۵ھ/۱۹۴۶ء میں نظریۂ پاکستان کی تائید کے لئے بنارس میں آل انڈیا سنی کانفرنس منعقد ہوئی تو مفتی صاحب پنجاب کے علماء و مشائخ کے عظیم وفد میں شامل تھے۔

حضرت مفتی صاحب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نہایت خوش اخلاق اور خندہ رو شخصیت تھے، سلام کہنے میں پہل کرتے، معمولات اور وقت کے اتنے پابند تھے کہ جب آپ جمعہ کے روز منبر پر بیٹھتے تو لوگ اپنی گھڑیوں کا ٹائم ٹھیک کر لیتے تھے، پانچ دفعہ حج و زیارت سے مشرف ہوئے، ہر وقت درود شریف پڑھتے رہتے تھے۔ حضرت مفتی صاحب نے تقریباً ۴۶ سال کا عرصہ خدمت دین میں صرف کیا، سینکڑوں علماء کو فیض یاب فرمانے کے ساتھ ساتھ تصانیف کا متعدبہ ذخیرہ یادگار چھوڑا جس سے مسلک اہل سنت و جماعت کو نہایت تقویت ملی۔

حکیم الامت حضرت مولانا مفتی احمد یار خاں نعیمی قدس سرہٗ کا وصال ۳ / رمضان/ ۲۴ / اکتوبر (۱۳۹۱ھ/ ۱۹۷۱ء) کو ہوا، نماز جنازہ مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ابوالبرکات سید احمد ﷺ نے پڑھائی۔ مفتی صاحب کی آخری آرام گاہ گجرات (پنجاب) میں ہے۔ [۴۹]

Marfat.com

مفتی احمد یار خان (مہتمم مدرسہ غوثیہ نعیمیہ
گجرات ——— پاکستان)

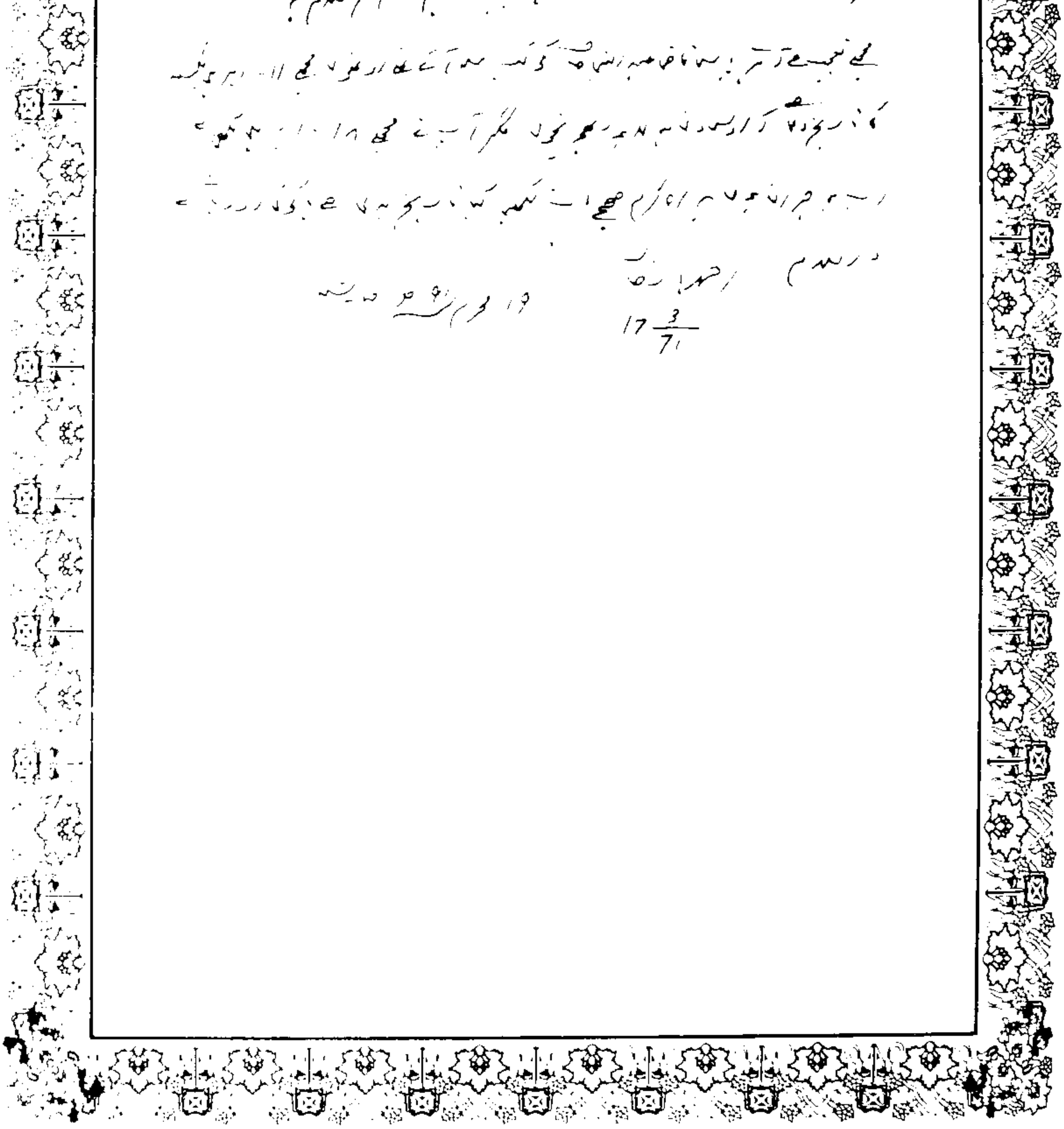

Marfat.com

مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ العالیٰ

قطب مدینہ:

"حضرت مفتی مظہر اللہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی اولاد میں سے پروفیسر محمد مسعود احمد بڑے کام کے آدمی نکلے ہیں۔ اس وقت ضرورت کے مطابق دین کی خوب خدمت کر رہے ہیں۔"

اتباع سنت:

مدینہ طیبہ کی حاضری کے موقع پر آپ کا قیام فقیر قادری کے ہاں ہوتا۔ تین دن کے بعد فرماتے:

تین دن ہو گئے اب ہم مہمان نہیں، ہمارا کہیں اور انتظام کر دیا جائے۔ فقیر عرض کرتا، آپ مہمان نہیں بلکہ میزبان ہیں۔ آپ اپنے گھر پر ہی قیام فرما رہیں، تو درخواست کو شرف قبولیت عنایت فرماتے۔ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب کو مدینہ طیبہ کی بار بار حاضری نصیب فرمائے اور فقیر کو آپ کی خدمت کا شرف نصیب ہوتا رہے۔ آمین

پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد مجددی کا شمار ان فضلاء میں ہوتا ہے جو اپنی قابل قدر تصانیف اور اپنے دینی و علمی کارناموں کی وجہ سے دور دور تک شہرت رکھتے ہیں۔ ان کے قدر دان اور ان کے معتقدین ہندوستان اور پاکستان ہی میں نہیں مشرق وسطیٰ کے ممالک میں بھی پائے جاتے ہیں۔ جہاں مختلف موضوعات پر ان کی تصانیف شوق اور توجہ سے پڑھی جاتی ہیں۔ ان کی تصانیف کی تعداد سو سے زائد ہے جن میں چالیس کتابوں کے ترجمے دوسری زبانوں میں شائع ہو کر مختلف ملکوں میں پھیل گئے ہیں۔ ان کے بزرگوں میں مولانا مسعود شاہ (متوفی ۱۳۰۹ھ) نے مسجد فتحپوری دہلی میں ایک دینی مدرسہ اور دارالافتاء قائم کیا اور یہاں مسند رُشد و ہدایت بچھائی۔ وہ پینتیس سال تک درس و تدریس میں مصروف اور

Marfat.com

مسند تبلیغ وارشاد پر فائز رہے۔ تیرہ کتابیں ان کی تصانیف سے محفوظ ہیں۔

ڈاکٹر محمد مسعود احمد کے والد مفتی اعظم مولانا شاہ محمد مظہر اللہ (۱۳۰۳ھ۔۱۳۸۲ھ / ۱۸۸۲ء۔ ۱۹۶۶ء) پاک وھند کے متبحر عالم، مقتدر مصنف اور سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کے مشہور بزرگ تھے، جن کے دست حق پرست پر ہزاروں نے بیعت کی اور ان سے روحانی فیوض حاصل کئے۔ مسجد فتح پوری کی شاہی امامت وخطابت پر آپ تقریباً ستر (۷۰) سال فائز رہے۔ ان کی تصانیف میں پندرہ کتابیں شائع ہو چکی ہیں جن میں دو کتابیں علم ہیئت و توقیت کے فن پر ہیں جن کے جاننے والے علماء اب ہندو پاک میں خال خال ہیں۔

ڈاکٹر صاحب کی پیدائش دہلی میں ۱۹۳۰ء میں ہوئی، اٹھارہ سال تک ان کی تعلیم وتربیت ان کے والد ماجد کی نگرانی میں ہوئی۔ اس عرصے میں وہ اپنے جد امجد کے قائم کردہ مدرسہ عالیہ مسجد فتحپوری میں وہاں کے اساتذہ کے مروجہ علوم عربیہ وفارسیہ کی تحصیل کرتے رہے اور ساتھ ہی ساتھ اپنے والد ماجد حضرت مفتی محمد مظہر اللہ صاحب سے بھی علمی و روحانی فیوض حاصل کرتے رہے۔

آپ نے اورینٹل کالج دہلی، ادارہ شرقیہ دہلی میں بھی تعلیم حاصل کی اور مشرقی پنجاب یونیورسٹی شملہ سے بھی آپ کا تعلق رہا جہاں سے آپ نے فاضل فارسی کے امتحان میں کامیابی حاصل کی۔ ۱۹۴۸ء میں آپ حیدرآباد سندھ منتقل ہو گئے اور اعلیٰ تعلیم کی تکمیل پاکستان میں کی۔ آپ نے ۱۹۵۱ء میں پنجاب یونیورسٹی سے میٹرک، ۱۹۵۶ء میں بی اے اور ۱۹۵۸ء میں سندھ یونیورسٹی سے ایم اے کیا۔ ۱۹۷۱ء میں سندھ یونیورسٹی حیدرآباد ہی سے آپ نے اردو میں قرآنی تراجم وتفاسیر پر بہت معلوماتی مقالہ لکھ کر پی ایچ ڈی کی سند حاصل کی۔

آپ کے اساتذہ میں مختلف علماء کرام اور یونیورسٹی کے متعدد پروفیسروں کے نام ملتے ہیں۔ جن میں ان کے والد محترم کے علاوہ سب سے اہم شخصیت پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں کی ہے۔ جو اپنے علم وفضل کی وجہ سے اس براعظم میں استاذ الاساتذہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب نے اپنا مقالہ علمیہ آپ ہی کی نگرانی میں

Marfat.com

مرتب کیا ہے۔ یہ مقالہ ابھی تک میں نے نہیں دیکھا لیکن اس کے متعلق پروفیسر صاحب کی رائے میری نظر سے گزری ہے۔ وہ تحریر فرماتے ہیں:

''میری پوری مدت ملازمت میں وہ میرے سب سے بہتر شاگرد رہے ہیں۔ میں ان پر بجا طور پر فخر کر سکتا ہوں۔ ان جیسے باوقار، باکردار اور باصلاحیت طلباء موجودہ حالات میں خال خال ہی نظر آتے ہیں۔ وہ ان محققین میں سے ہیں جن پر فضلاء اعتماد کر سکتے ہیں اور جن پر کسی یونیورسٹی کو فخر ہو سکتا ہے۔''

ان ہی کے بارے میں آپ یادگار خطوط (کراچی ۱۹۹۸ء) میں تحریر فرماتے ہیں:

''میرے عزیز فاضل شاگرد اور مشہور مصنف ہیں۔ بہت کتابیں لکھی ہیں۔ مجھ سے بہت تعلق رکھتے ہیں۔ کئی کالجوں میں پرنسپل رہ چکے ہیں اور غالباً ڈپٹی (ایڈیشنل) سیکریٹری محکمہ تعلیم کی حیثیت سے فارغ ہوئے ہیں۔'' ۵۰

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ و السلام علیک یا رسول اللہ (ﷺ)

کھویا گیا ہوں منزل جاناں کے سامنے
وہ بے نقاب ہیں، دل حیراں کے سامنے

۱۷/۲۔سی، فرسٹ فلور
پی۔ای۔سی۔ایچ سوسائٹی کراچی (سندھ)
کوڈ نمبر ۷۵۴۰۰
۲۴ فروری ۱۹۹۳ء

اخی الکرم زید لطفکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، ۔نوازش نامہ باعث فرحت ہوا۔اس سے قبل کوئی کرم نامہ نہیں ملا۔فقیر خود انتظار میں تھا، الحمدللہ انتظار کی گھڑیاں ختم ہوئیں اور عنایت نامہ نظر نواز ہوا۔یادآوری کا کس طرح شکریہ ادا کروں، دلی مسرتوں کو کس طرح بیاں کروں زبان وقلم دونوں عاجز ہیں۔تبرکات مقدسہ کی خبر نے بیحد مسرور کیا، اللہ اکبر! حجر مقدس اور کعبہ مکرمہ کا غلاف اور یہ گناہ گار و سیہ کار۔سیہ کاروں پر ان کا کتنا [illegible] آپ کا اور بھائی صاحبہ کا کہا پورا ہو اور یہ فقیر مع اہل و عیال [illegible] خوب پیٹ بھر کا کھانا نصیب کرے۔آمین ثم آمین! آپ کے تحائف اور کھجوریں موصول ہو گئے تھے۔ماشاء اللہ آپ کرم فرماتے رہتے ہیں، فقیر اس لائق نہیں۔فقیر کے مخصوصین میں برادرم مولانا جاوید

Marfat.com

اقبال مظہری شاید ایام حج میں خدمت میں حاضر ہوں۔ درود شریف کا زبان پر جاری ہونا تو بڑی سعادت کی بات ہے ۔

ہر طرف ہنستا نظر آتا ہے عارف روئے دوست
اب نظر سے شوق نے، عالم کو پنہاں کر دیا

آپ بالکل فکر نہ کریں۔ فقیر آپ کے لیے دعا گو ہے۔ مولیٰ تعالیٰ آپ کو بایں ذوق وشوق اور درد وسوز سلامت رکھے۔ آمین۔ بھابی صاحبہ فقیر کے لئے اور آپ کی بھابی کے لیے دعا فرماتی ہیں۔ شکریہ ادا کر دیں اور ہمارا سلام کہدیں۔ خدا کرے ان کی دعا قبول ہو اور ہم اس دیار مقدس میں حاضری کی سعادت حاصل کریں۔ آمین!

بچی کے لئے تعویذ ارسال کر رہا ہوں۔ موم جامہ کر کے گلے میں ڈال دیں۔ جب دورہ پڑے تو پیاز کا عرق کان میں ڈالیں۔

غالباً فقیر نے کسی خط میں ہندوستان کے دورے کی تفصیلات عرض نہیں کیں۔ فقیر اندور، علی گڑھ، دہلی اور بریلی شریف حاضر ہوا۔ بریلی شریف میں جو محبت ملی کیا عرض کروں، مدینہ شریف کا لُطف آیا۔ آستانہ رضویہ حاضری کی سعادت حاصل کی، روحانی کیف وسرور ملا، سُبحان اللہ! علی گڑھ میں مسلم یونیورسٹی میں پہلی مرتبہ امام احمد رضا علیہ الرحمہ پر کھل کر گفتگو کی۔ تقریباً دو ہزار طلباء واساتذہ موجود تھے۔ الحمد للہ مخالف وموافق سب نے فقیر کی گزارشات کو توجہ سے سنا۔ اندور میں بھی علماء وائمہ مساجد اور طلباء کے ایک اجتماع میں خطاب کیا۔ بریلی شریف میں بھی ایک دو جگہ خطاب کیا۔ ہر جگہ امام احمد رضا علیہ الرحمہ کی بات ہوئی۔ بلکہ بریلی کالج میں جو ہندوستان کا قدیم ترین کالج ہے، جہاں اکثریت ہندو طلباء کی ہے، امام احمد رضا علیہ الرحمہ پر طلباء سے خطاب کیا۔ انشاء اللہ دورے کی تفصیلات کبھی قلم بند کروں گا تو آپ کو ارسال کروں گا۔ ریٹائر ہونے کے بعد فرصت بہت کم ملتی ہے۔ یہ اللہ کا کرم ہے کہ اس نے دین کی خدمت میں مصروف رکھا۔ اس کے

Marfat.com

کرم کا کس طرح شکریہ ادا کروں۔ اچھا اجازت دیں۔ فقیر کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔ دربار نبوی ﷺ میں حاضر ہوں تو صلوٰۃ وسلام پیش کریں اور حسنِ خاتمہ کے لئے دعا کریں۔ بھابی صاحبہ کو مکرر سلام کہہ دیں۔ بچی کو بہت بہت دعائیں اور پیار۔ میاں مسرور سلمہ سلام عرض کرتے ہیں۔

فقط و السلام

احقر

محمد مسعود احمد عفی عنہ

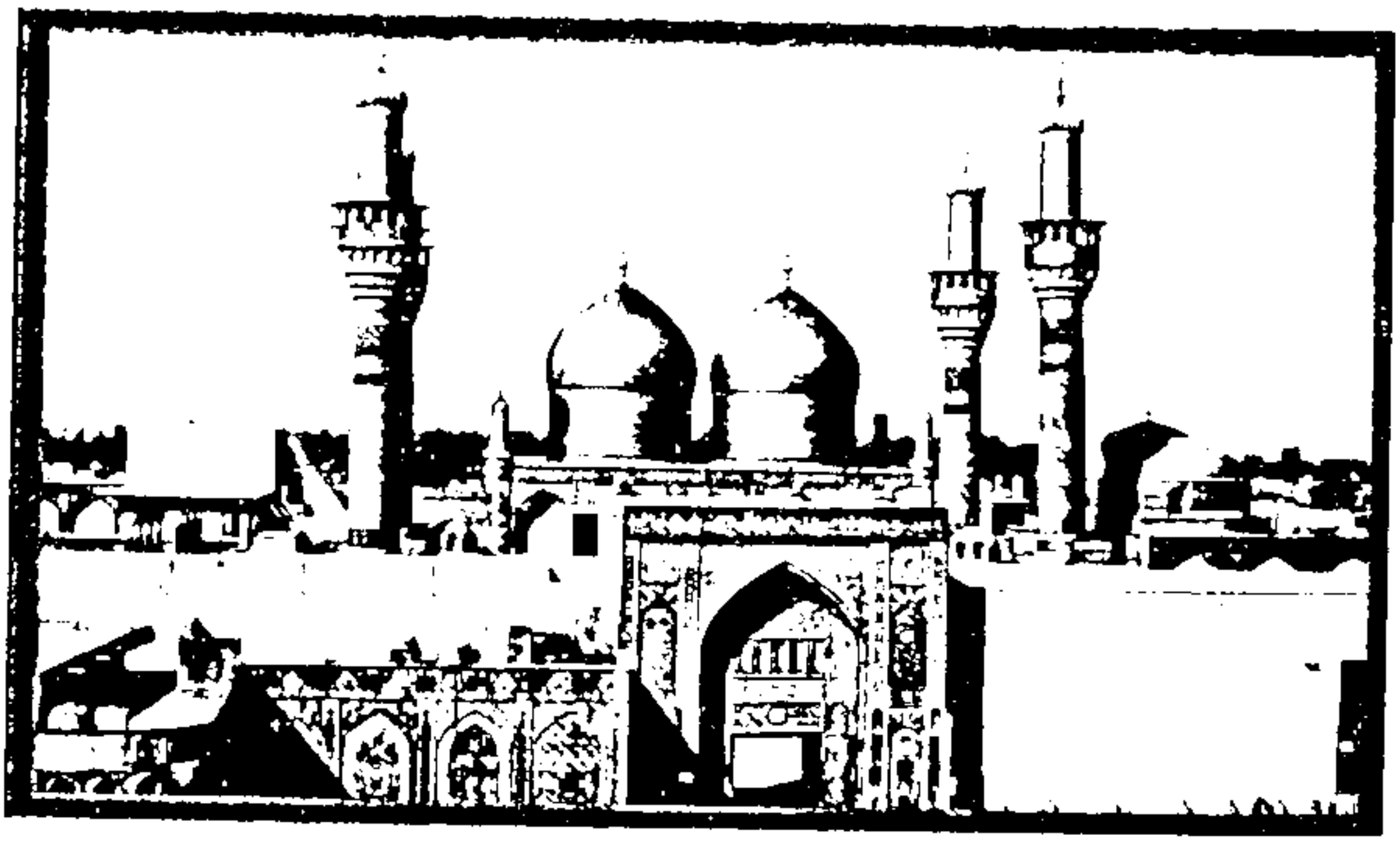

مرقد سیدنا امام کاظم ؑ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۲/ ۱۷۔سی، فرسٹ فلور
پی۔ای۔سی۔ ایچ سوسائٹی کراچی (سندھ)
کوڈ نمبر ۷۵۴۰۰
۲۴ فروری ۱۹۹۳

اخی الکرم زید لطفکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ ۔امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔عید سعید پر نادر و نایاب تہنیت نامہ نظر نواز ہوا۔ بیحد مسرت ہوئی۔کرم فرمائی کا بہت بہت شکریہ! فقیر گزشتہ دنوں سفر پر رہا پھر دیگر مصروفیات نے مہلت نہ دی اس لئے تاخیر ہوگئی۔خیال نہ فرمائیں۔ آپ کی یاد رفیقِ دل حزیں ہے۔فالحمدللہ علی ذلک۔

کل کراچی کے مفتی محمد جان نعیمی صاحب تشریف لائے انھوں نے فرمایا: حضرت مولانا فضل الرحمٰن قادری مدظلہ العالی کے صاحب زادے وصال فرما گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون ! بہت ہی صدمہ ہوا۔ غالباً یہ وہی صاحبزادے ہیں جن سے مکان شریف پر مصافحہ ہوا تھا۔ صاحب زادہ مرحوم کا اسم گرامی اور مزید تفصیلات سے آگاہ فرمائیں۔ایک تعزیت نامہ ارسال کر رہا ہوں، حضرت مدظلہٗ العالی کی خدمت میں پیش کردیں۔

آپ کا ذکر خیر ہوتا رہتا ہے۔اہلیہ کا خیال ہے کہ آئندہ سال عمرے کے لئے حاضر ہوں، خدا کرے ان کی آرزو پوری ہو۔ مدینہ منورہ حاضری ہر دل کی آرزو ہے جس دل میں یہ آرزو نہیں، وہ دل ، دل ہی نہیں۔ اللہ اکبر! اللہ تعالیٰ نے کیسا محبوب عطا فرمایا

Marfat.com

جس نے دل کا وقار بلند فرمادیا، بلکہ دل کو دل بنادیا۔ دل بنانے والے نے دل بنایا، سرکار دو عالم ﷺ نے اس گھر میں جلوہ افروز ہو کر اس کو رشکِ جنت بنادیا۔ اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں کو عشق نبوی ﷺ سے آباد رکھے۔ آمین! اللہ تعالیٰ نے آپ کو ''برہان'' بنا کر بھیجا، دشمنانِ اسلام اسی ''برہان'' کی تخفیف وتحقیر میں لگے ہیں (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ) تاکہ نظریہ توحید بے روح ہو کر رہ جائے۔ ''دعویٰ'' کی بنیاد ''برہان'' پر ہوتی ہے۔ دلیل نہیں تو دعویٰ بھی نہیں۔ دشمن اس راز سے واقف ہے۔ وہ اسلام کی جڑیں کاٹنے میں لگا ہے اور ایسے افکار پھیلا رہا ہے کہ مسلمان کا جسد بت بن کر رہ جائے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانانِ عالم کو دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین!

فقیر غور کر رہا تھا۔ محبت کا مزاج تنقیدی نہیں ہوتا۔ کوئی عاشق معشوق کے بارے میں بحث ومباحثے میں نہیں اُلجھتا، بُرا کہیں گے تو ضرور اُلجھے گا، مگر اچھا کہیں گے تو نہیں اُلجھے گا۔ خواہ تعریف کرنے والا محبوب کی جھوٹی ہی تعریف کرے۔ یہ کیسی محبت ہے اور کیسا عشق ہے کہ جب تعریف کی جاتی ہے تو اُلجھنے والے اُلجھتے ہیں، محبت کی یہ فطرت نہیں۔ اس لئے ایسا مسلمان مسلمان ہو ہی نہیں سکتا اور ایسا عاشق باوجود ہزار دعوئے عشق کے عاشق ہو ہی نہیں سکتا۔ عاشق تو معشوق کی تعریف سن سن کر جیتا ہے۔ پھر سچی اور سچے محبوب، ایسے محبوب کی تعریف کیوں نہ کی جائے، ایسے محبوب پر جان نچھاور کیوں نہ کی جائے، ایسے محبوب پر تن من دھن کیوں نہ لُٹایا جائے! اللہ اکبر! محبوبوں میں کوئی ایسا محبوب دکھائے تو سہی۔!

درد عشق اے میہمان جانِ من
باش مجبہ رونقِ این خانہ باش!

دل چاہتا ہے کہ سرکار دو عالم ﷺ کی باتیں ہوتی رہیں۔ ان باتوں میں کیسی مٹھاس ہے، کیسی شیرینی ہے، کیسا نور ہے، کیسی روشنی ہے، کیسی تازگی ہے، کیسی روح ہے! اللہ تعالیٰ اسی ذکر وفکر میں ہمارا خاتمہ بالخیر فرمائے۔ آمین!

Marfat.com

اہلیہ اور سب بچے سلام عرض کرتے ہیں۔ میاں مسرور سلمہ سلام عرض کرتے ہیں۔ وہ امتحان دے رہے ہیں۔ کامیابی کے لئے دعا فرمائیں اور یہ بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ دین پر استقامت عطا فرمائے اور اتباع سنت کی دولت سے مالا مال فرمائے۔ آمین! بھابی کو ہم سب کا سلام کہہ دیں۔ صاحب زادی سلہا کو بہت بہت پیار۔ حاضرین مجلس اور احباب کو سلام کہہ دیں۔ اپنا فون نمبر تحریر فرما دیں۔ آپ کے احباب میں کوئی جائے تو رابطہ فرمائیں۔ فقیر کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔ خاص کر اس دربار بے کس پناہ میں۔

فقط و السلام

احقر

محمد مسعود احمد عفی عنہ

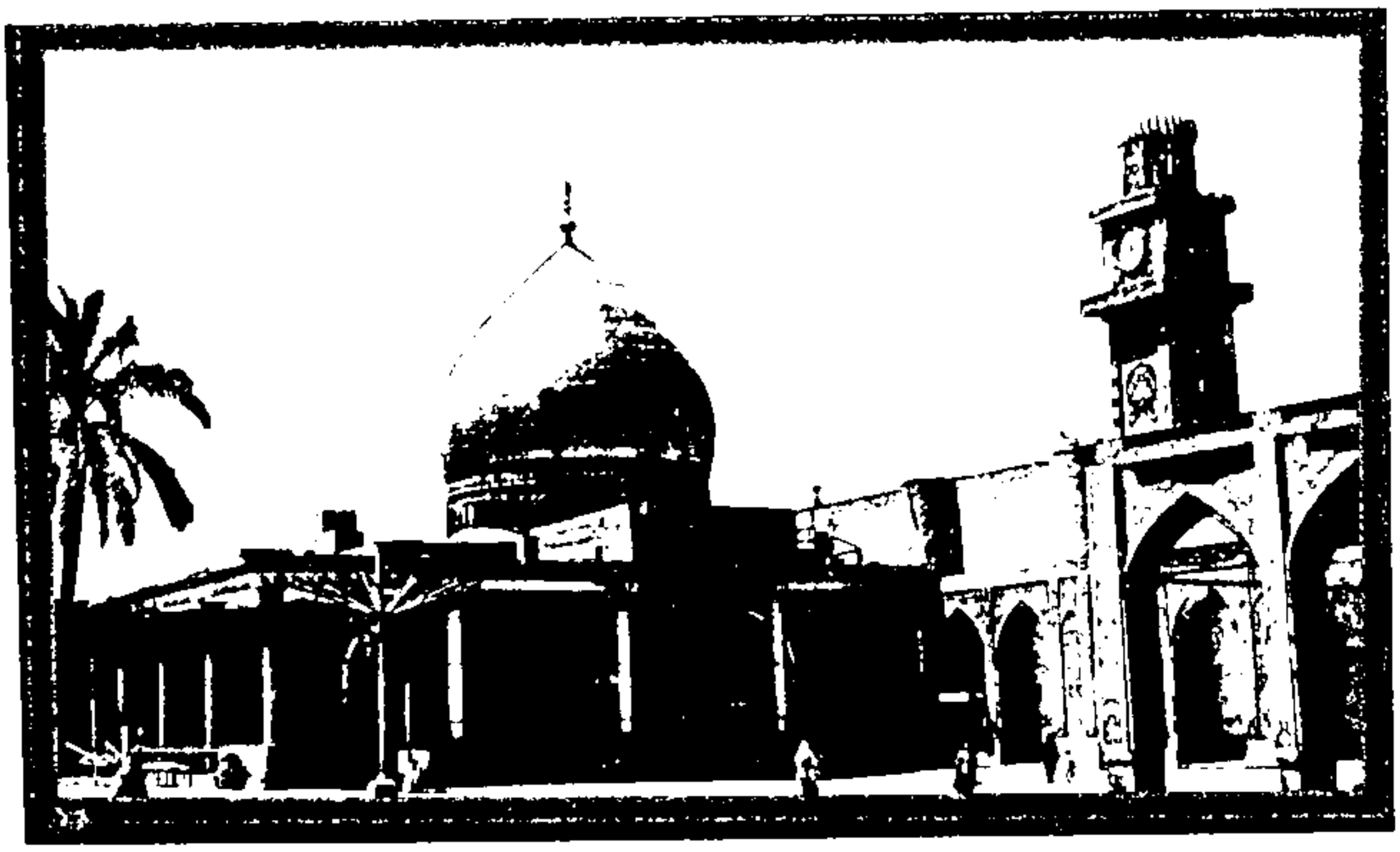

مرقد سیدنا امام مسلم بن عقیل ؓ

Marfat.com

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

حوالہ نمبر

تاریخ

۱۱ جمادی الثانی ۱۴۲۶ھ

۱۸ جولائی ۲۰۰۵ء

Marfat.com

حضرت علامہ قاری محمد مصلح الدین قادری قدس سرہٗ

قطب مدینہ:

''بکھرے ہوئے ذہنوں کو خوب قابو کرنا جانتے ہیں۔''

فقیر قادری

بمورخہ ۱۱ ربیع الاول ۱۳۳۶ھ بمطابق ۱۹۱۷ء بروز پیر بوقت صبح صادق بمقام قندھار شریف ضلع ناندیڑ ریاست حیدرآباد دکن میں پیدائش ہوئی۔ آپ کے والد ماجد کا نام مولانا غلام جیلانی ہے جو بڑے عالم اور صوفی باصفا تھے ان کی تمام عمر خطابت و امامت میں بسر ہوئی۔ آپ کے حافظِ ملت مولانا عبدالعزیز مبارک پوری سے بڑے اچھے اور گہرے تعلقات تھے آپ کا مزار شریف قبرستان میوہ شاہ کراچی میں ہے۔ رحمتہ اللہ علیہما۔

آپ نے بعمر ۱۴ سال ۱۳۵۰ھ میں اپنے والد ماجد سے قرآن مجید حفظ کیا۔ اور حافظ ملت مولانا عبدالعزیز مبارکپوری علیہ الرحمتہ نے تکمیل حفظِ قرآن کے موقع پر آپ کی دستار بندی فرمائی۔ ان دنوں حافظ ملت مولانا عبدالعزیز مبارکپوری علیہ الرحمتہ بمقام اجمیر شریف زیر تعلیم تھے۔ حضرت قاری مصلح الدین علیہ الرحمتہ نے اسکول میں ساتویں جماعت بھی پاس کرلی تھی۔ ازاں بعد، مزید دینی تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے قاری صاحب نے بعمر ۱۷ رسال ۱۳۵۴ھ بمطابق ۱۹۳۵ء میں دارالعلوم اشرفیہ۔ قصبہ مبارکپور ضلع اعظم گڑھ (یو۔پی) میں داخلہ لیا اور وہاں آٹھ سال تک زیر تعلیم رہے۔

۱۹۴۳ء میں حافظ ملت مولانا عبدالعزیز مبارکپوری علیہ الرحمتہ

Marfat.com

مبارکپور سے جامعہ عربیہ ناگپور تشریف لے گئے تو حضرت قاری صاحب علیہ الرحمتہ بھی جامعہ عربیہ ناگپور میں منتقل ہوگئے۔ اسی جامعہ میں فارغ التحصیل ہوئے اور وہیں علامہ سید محمد محدث کچھوچھوی علیہ الرحمتہ کی موجودگی میں آپ کی دستار بندی ہوئی۔ قاری صاحب کے اساتذہ میں حافظ ملت مولانا عبدالعزیز مبارکپوری، حضرت علامہ مولانا حامد رضا خان، مولانا امجد علی اعظمی، مولانا محمد سلیمان بھاگلپوری اور مولانا ثناء اللہ اعظم گڑھی علیہم الرحمتہ ہیں۔

علوم متداولہ کی تکمیل کے بعد آپ علوم باطنی کی تحصیل و تکمیل کی جانب متوجہ ہوئے اور آپ نے جامع الشریعہ والطریقہ حضرت مولانا امجد علی صاحب اعظمی علیہ الرحمتہ سے بیعت کی اور تھوڑے ہی عرصہ میں منازل تکمیل و کمال تک جا پہنچے۔ خلعت خلافت سے نواز کر اپنا خلیفہ بنالیا۔ اس کے علاوہ آپ کو مفتی اعظم ہند مولانا مصطفےٰ رضا خان صاحب اور قطب مدینہ مولانا ضیاء الدین صاحب مدنی سے بھی خلافتیں عطاء ہوئیں۔ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم۔

تقسیم ملک و قیام پاکستان کے بعد آپ ہجرت کر کے ۱۹۴۹ء میں کراچی تشریف لائے۔ ابتداءً آپ کچھ عرصہ دارالعلوم امجدیہ آرام باغ گاڑی کھاتہ میں مقیم رہے۔ ۱۹۵۰ء میں آپ اخوند مسجد کھارادر میں پیش امام و خطیب مقرر ہوئے تو آپ اخوند مسجد میں آگئے جہاں آپ نے ۱۹ سال خدمات سرانجام دیں۔ اسی دوران تقریباً ڈیڑھ سال آپ نے مرکزی مسجد واہ کینٹ ضلع راولپنڈی میں فرائض امامت و خطابت سرانجام دیئے۔ ۱۹۶۹ء میں آپ میمن مسجد مصلح الدین گارڈن میں پیش امام و خطیب ہوئے۔ آپ نے ۱۹۵۴ء میں پہلا حج ادا فرمایا۔ جب آپ مدینہ طیبہ پہنچے تو حضرت قطب مدینہ مولانا ضیاء الدین مدنی علیہ الرحمتہ، قاری صاحب کو ساتھ لے کر

Marfat.com

سرکار دو عالم ﷺ کے روضۂ اقدس واطہر پر حاضر ہوئے۔ حضرت قاری صاحب اپنی حیات مبارکہ میں بارہ مرتبہ زیارت حرمین شریفین سے مشرف ہوئے ہر مرتبہ آپ حج کو روانہ ہونے سے قبل حضرت امام الاولیاء سیدنا علی ہجویری داتا گنج بخش قدس سرہٗ کے مزار اقدس پر ضرور حاضر ہوتے تھے اور فرماتے کہ میرے حج کے لئے ویزا یہیں سے بنتا ہے۔ ۱۹۷۰ء میں سفر حج کے دوران آپ نے سرکار بغداد حضرت محبوب سبحانی محی الدین سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ کے مزار پُر انوار پر حاضری دی۔

مورخہ ۷/ جمادی الثانی ۱۴۰۳ھ بمطابق ۲۳/ مارچ ۱۹۸۳ء بروز بدھ بوقت ساڑھے چار بجے سہ پہر آپ نے داعی اجل کو لبیک کہا۔ مسجد سے ملحقہ کھوڑی گارڈن میں سپرد خاک کیا گیا۔ ۵۱

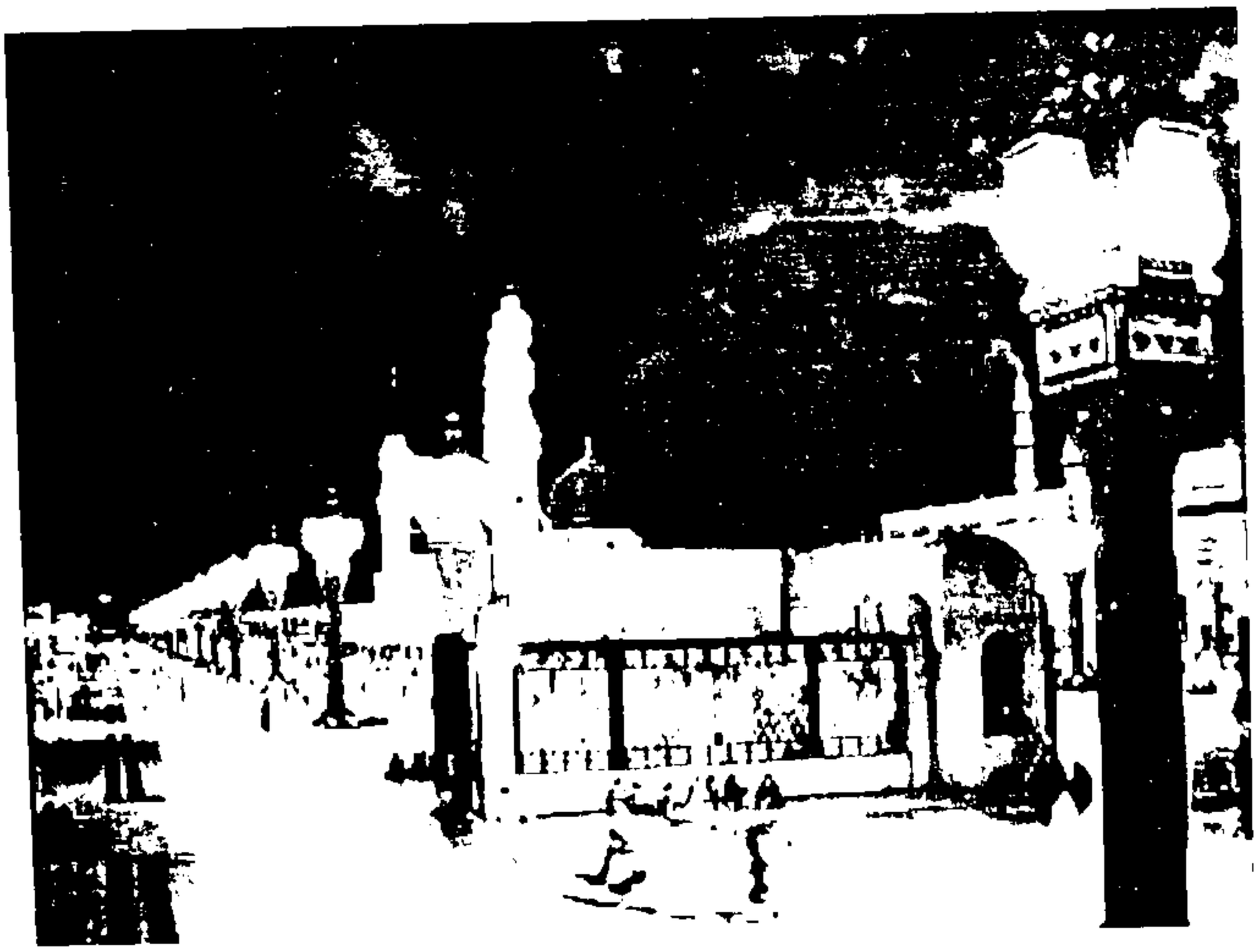

Marfat.com

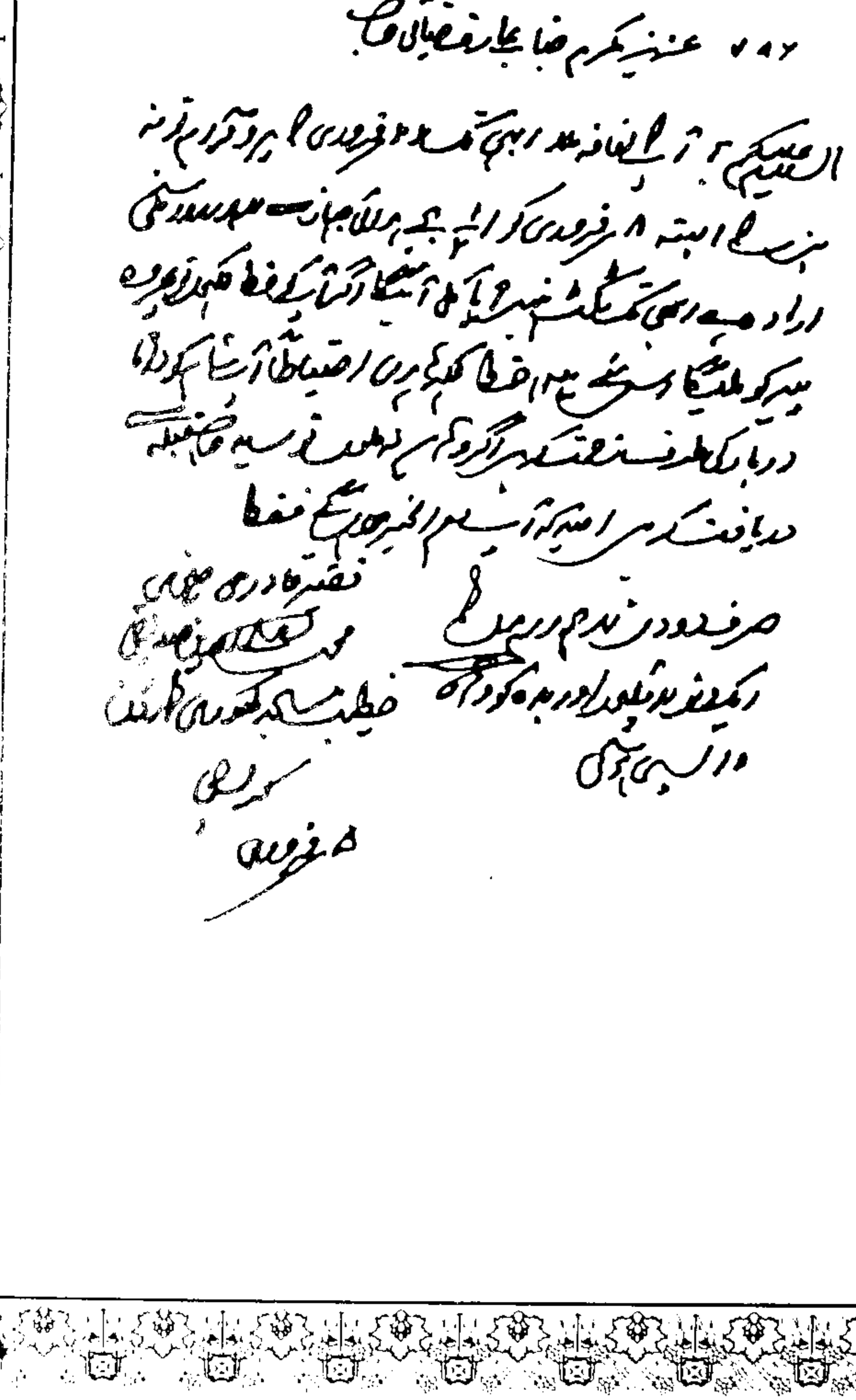

Marfat.com

مبلغ سنیت عارفِ حقانی مولانا پیر سید محمد معصوم شاہ جیلانی
قدس سرہ العزیز
(بانی نوری کتبخانہ، دربار حضرت داتا گنج بخش قدس سرہٗ)

قطب مدینہ:

''بڑے متقی اور سنت مطہرہ کے پابند اور سنیت کی
اشاعت کے علمبردار تھے۔''

فقیر قادری

مخدوم اہل سنت مولانا سید محمد معصوم شاہ جیلانی ابن حضرت فضل شاہ (سجادہ نشین) چک سادہ شریف، ضلع گجرات، تقریباً ۱۳۱۶ھ/ ۱۸۹۸ء میں پیدا ہوئے۔ دینی تعلیم حضرت مولانا امام دین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے حاصل کی، بعدہ لاہور میں حضرت داتا صاحب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار پُر انوار پر حاضر ہو کر حضرت بابا فضل نور قادری نوشاہی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے دستِ حق پرست پر بیعت ہوئے اور خلافت سے نوازے گئے، حضور داتا صاحب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے آپ کو خاص عقیدت تھی۔ آپ نے اپنی زندگی کے اکثر اوقات مزار حضرت داتا صاحب پر گزارے۔ آخر ۱۹۵۷ء میں آپ کے قریب مستقل سکونت اختیار کر لی۔ حضرت شیخ الحدیث علامہ سردار احمد لائلپوری ہر ماہ حضرت داتا گنج بخش رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے دربار میں حاضری کے لئے آتے تو حضرت پیر صاحب سے ضرور ملاقات کرتے اور سنی رضوی کتب خانہ کے لئے بہت سی کتابیں خرید کر لے جاتے۔

آپ کا عظیم الشان کارنامہ نوری کتب خانہ کا قیام ہے۔ اس کے اہتمام سے اعلیٰحضرت مجدد ملت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ کی اکثر کتابیں

Marfat.com

شائع کی گئی تھیں اور دیگر علمائے اہل سنت کی نایاب کتب کو حیات نو بخشی۔ آپ ہی کے مشورے پر حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی قدس سرہٗ نے قران مجید کا حاشیہ نور العرفان تحریر کیا جو امام احمد رضا بریلوی کے ترجمہ کے ساتھ متعدد بار شائع ہوا۔ حضرت مفتی صاحب نے مرآۃ شرح مشکوۃ بھی آپ ہی کے کہنے پر لکھی اور آپ کی کوششوں سے شائع ہوئی، نیز امیر معاویہ ﷺ پر ایک نظر حضرت مفتی صاحب سے اس غرض سے لکھوائی کہ بعض لوگوں میں، خاص طور پر بعض سادات میں حضرت امیر معاویہ ﷺ سے جو بغض پایا جاتا ہے وہ رفع ہو جائے۔

آپ نہایت متدین بزرگ تھے، تبلیغ دین زندگی کا نصب العین تھا۔ مسلک اہل حق اہل سنت و جماعت کی نصرت وحمایت اور ترویج کے لئے ہمیشہ کوشاں رہے، آپ نے اپنی زندگی میں تقریباً ایک سو مساجد تعمیر کرائیں جن میں لاہور کی حسین وجمیل نمونہ مسجد نبوی جامع مسجد نوری بالمقابل ریلوے اسٹیشن لاہور، آپ کی بے مثال یادگار ہے اور آپ کے عشق رسول کی شہادت دے رہی ہے۔ اس مسجد میں ایک مدرسہ اور ایک فری شفاخانہ نوری قائم ہے۔ مرکزی مجلس رضا لاہور اسی مبارک ونورانی مسجد میں یوم رضا مناتی ہے اور مجلس رضا کا دفتر بھی اسی مسجد میں قائم ہے۔

آپ نے مختلف خانقاہوں میں رائج بدعات کا قلع قمع کیا اور اس مقامات پر درس وتدریس اور وعظ وتبلیغ کے مراکز قائم کئے، بہت سے نئے مدارس قائم کئے اور متعدد مدارس کی مالی امداد واعانت فرمائی، اسی جذبہ تبلیغ واشاعت دین کے تحت متعدد کتابیں تصنیف فرمائیں۔ آپ اپنے وقت کے عظیم شیخِ طریقت تھے۔ پورے پاکستان میں آپ کے مریدین کا وسیع حلقہ ہے۔

۲۹ر ذیقعدہ، ۱۸ر جنوری (۱۳۸۸ھ/۱۹۶۹ء) بروز شنبہ بوقت

Marfat.com

عشاء آپ نے رحلت فرمائی اور اپنے پیر طریقت کے پہلو میں چک سادہ میں محوِ خواب ابدی ہوئے۔ حضرت کی، ایک صاحبزادی اور دو صاحبزادے یادگار ہیں، بڑے صاحبزادے سید محمد حسین شاہ سجادہ نشین ہیں اور چھوٹے صاحبزادے سید محمد حسن شاہ لاہور میں نوری بکڈپو کے ذریعے خدمت مسلک انجام دے ہیں۔ ۵۲

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

نام مبارک (ﷺ) کب رکھا گیا

علامہ قسطلانی فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے مخلوق کی پیدائش سے دو ہزار سال قبل یہ نام رکھا تھا جیسا کہ حضرت انس کی بیان کردہ حدیث میں ہے۔

کعب احبار نے ابن عساکر سے نقل کیا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے اپنے بیٹے شیث علیہ السلام کو وصیت فرمائی۔

اے بیٹے! میرے بعد تو میرا خلیفہ ہے اس خلافت کو تقوی کے تاج اور محکم یقین کے ساتھ پکڑے رہنا، اور جب بھی تو اللہ کا ذکر کرے تو اس کے ساتھ محمد ﷺ کا بھی ذکر کرنا میں نے اس نام کو عرش کے ستونوں پر لکھا دیکھا پھر آسمانوں میں گھوما تو کوئی ایسی جگہ نہ پائی جہاں نام محمد ﷺ نہ لکھا ہو میرے رب نے مجھے جنت میں ٹھہرایا تو جنت کے ہر محل، ہر بالا خانے پر یہ نام لکھا دیکھا میں نے یہ نام حوران بہشتی کے سینوں پر، پردوں کے کناروں پر جنت کے درختوں کی ٹہنیوں پر، شجرہ طوبی کے پتوں پر، سدرۃ المنتھی کے ہر ورق پر اور فرشتوں کی آنکھوں میں لکھا پایا پس اس نام محمد ﷺ کا کثرت سے ذکر کرتا رہ کہ فرشتے ہر گھڑی اس نام کو یاد کرتے ہیں۔

(وسائل الوصول الی شمائل الرسول ﷺ۔ علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی۔ مترجم: پروفیسر سید ریاض حسین شاہ۔ نوری کتب خانہ لاہور)

Marfat.com

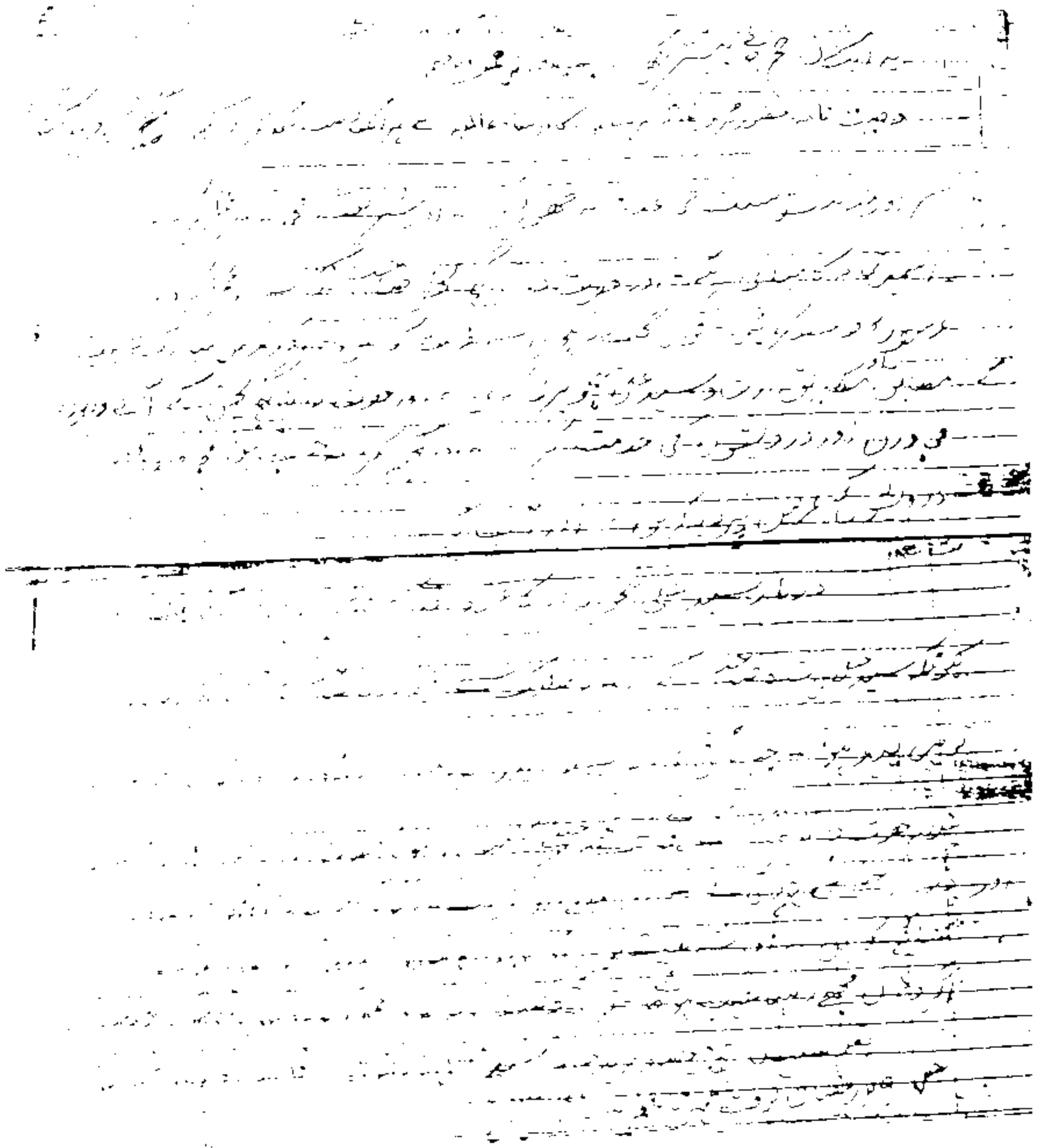

حضرت مخدوم اہلسنت کی تحریر کا عکس

Marfat.com

پیر طریقت حضرت خواجہ قمر الدین سیالوی رحمتہ اللہ علیہ

قطب مدینہ :

''زبردشت مناظر ہیں۔ قادیانی خبیث کا رد فرماتے رہے۔ اور اس کے رد میں ایک کتاب بھی لکھی۔''

فقیر قادری

پیر طریقت حضرت خواجہ قمر الدین سیالوی بن خواجہ محمد ضیاء الدین بن خواجہ محمد الدین بن شمس العارفین خواجہ شمس الدین رحمہم اللہ تعالیٰ ۱۵/ ذوالحجہ ۱۳۲۴ھ، ۷/ جولائی ۱۹۰۶ء میں سیال شریف ضلع سرگودھا کے مقام پر پیدا ہوئے۔ اسی سال مسلم لیگ کی عملاً تشکیل ہوئی۔ آپ کا تعلق ایک بہت بڑے علمی و روحانی گھرانے سے ہے۔ آپ کے اکابر رشد و ہدایت کے مراکز اور اہل باطل کے لیے ننگی تلوار تھے۔

حضرت خواجہ محمد ضیاء الدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے رد مرزائیت میں شاندار خدمات سرانجام دیں اور ایک معرکتہ الآرا کتاب معیار المسیح مطبوعہ ۱۳۲۹ھ لکھی جو اپنی مثال آپ ہے۔

آپ نے بحر العلوم العقلیہ حضرت علامہ معین الدین ابمیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے اکتساب فیض کیا۔ علامہ اجمیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے مدرسہ ضیاء شمس الاسلام میں پڑھ کر ۱۳۵۱ھ میں سند فراغت و دستار فضیلت حاصل کی۔

آپ نے علماء حق کے ساتھ مل کر آزادی وطن کے لیے تن من دھن کی بازی لگا دی۔ ۱۹۴۶ء میں بنارس کی آل انڈیا سنی کانفرنس میں شرکت

Marfat.com

کے بعد حصول آزادی کی منزل کو قریب تر لانے میں مصروف ہو گئے۔

پاکستان بننے کے بعد آپ نے قائداعظم کو لکھا کہ پاکستان میں فی الفور اسلامی قوانین نافذ ہونے چاہئیں۔ اس پر قائداعظم نے جواب میں تحریر فرمایا:

''پاکستان کی تحریک میں مشائخ عظام کی خدمات بڑی عظیم اور قابل قدر ہیں۔ آپ اطمینان رکھیں۔ پاکستان میں یقینی طور پر اسلامی قانون ہی نافذ ہوگا۔''

جون ۱۹۷۰ء میں ٹوبہ ٹیک سنگھ (دارالسلام) ضلع فیصل آباد میں آل پاکستان سنی کانفرنس منعقد ہوئی جس میں آپ کو جمعیت علماء پاکستان کا صدر چنا گیا۔ ۱۷/ رمضان ۱۴۰۱ھ/ ۲۰/ جولائی ۱۹۸۱ء میں کار کے حادثہ میں شہید ہوئے۔ اور سیال شریف میں دفن ہوئے۔ [۵۳]

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

ایمان کا ایک بنیادی تقاضا

مواھب اللدنیہ میں علامہ قسطلانی فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ پر ایمان تب مکمل ہوتا ہے جب یہ عقیدہ ہو کہ اللہ ﷻ نے آپ ﷺ کے بدن مبارک کو اس طرح بے مثل و مثال بنایا ہے کہ نہ پہلے کوئی ایسا ہوا اور نہ بعد میں ہوگا۔ امام بوصیری نے کیا خوب کہا ہے۔

فهو الذی تم هنا وصورته ثم اصطفاه حبیباً باری النسم
منزه عن شریک فی محاسنه فجوهر الحسن فیه غیر منقسم

(وسائل الوصول الی شمائل الرسول ﷺ ۔ علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی۔ مترجم: پروفیسر سید ریاض حسین شاہ۔نوری کتب خانہ لاہور)

Marfat.com

مخدوم اہل سنت مولانا سید زاہد علی قادری، فیصل آباد قدس سرہٗ

قطب مدینہ :

''بڑے صالح و متقی اور بھولے بھالے سید ہیں۔''

فقیر قادری

حضرت مولانا علامہ ابوالفیض سید زاہد علی شاہ قادری رضوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ابن سید شاہد علی ۱۳۵۳ھ/ ۱۹۳۴ء میں پیلی بھیت (یوپی انڈیا) کے محلہ کھکرا میں سادات کے ایک علمی و روحانی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ آپ کے جدِ امجد مولانا حافظ سید شوکت علی پیلی بھیت کی مشہور شخصیت تھے۔ مرکزی جامع مسجد کی خطابت و امامت کے علاوہ ایک دینی مدرسہ بھی قائم کیا ہوا تھا جہاں کثیر تعداد میں طلباء اکتسابِ فیض کرتے تھے۔

حضرت مولانا سید زاہد علی قادری نے اردو کی ابتدائی اور تجوید و قرأت کی تعلیم پیلی بھیت کی مرکزی جامع مسجد میں اپنے جد امجد مولانا حافظ سید شوکت علی، مولانا قاری عبدالحفیظ (خطیب سنہری جامع پیلی بھیت) اور قاری نوشہ علی سے حاصل کی۔

۱۹۵۰ء میں ہجرت کر کے سکھر (پاکستان) تشریف لائے اور ۱۹۵۳ء میں جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد میں داخل ہوئے۔ فارسی اور صرف کی ابتدائی کتابیں مولانا سید منظور حسین شاہ سے پڑھیں، جبکہ اصول الشاشی حضرت مولانا عبدالقادر سے، شرح ملا جامی مولانا حافظ احسان الحق سے، مختصر المعانی اور حسامی حضرت مولانا مفتی مختار احمد سے، ہدایہ مولانا مفتی محمد امین سے، مشکوٰۃ شریف، میر زاہد اور رسالہ قطبیہ حضرت مولانا مفتی نواب

Marfat.com

الدین سے، ہدیہ سعیدیہ ومیبذی حضرت مولانا علامہ ولی النبی سے اور توضیح تلویح، سراجی، شرح عقائد اور دورۂ حدیث (کتبِ احادیث) حضرت محدث اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے پڑھ کر ۱۹۶۲ء میں سند فراغت و دستار فضیلت حاصل کی۔

پنجاب یونیورسٹی سے عربی کا پہلا امتحان (ادیب عربی) بھی پاس کیا۔ فراغت سے لے کر تادم زیست آپ جامع مسجد بغدادی گلبرگ فیصل آباد میں فرائض خطابت سرانجام دیتے رہے۔

تدریس کا آغاز جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد سے کیا۔ ایک سال بعد حضرت محدث اعظم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے حکم سے جامع مسجد بغدادی میں ''دارالعلوم نوریہ رضویہ'' کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا جہاں آپ نے وقتاً فوقتاً درس نظامی کے تمام اسباق پڑھائے۔ اس وقت جامعہ ایک مرکزی حیثیت کا حامل ہے جہاں دس مدرسین اور ڈیڑھ سو طلباء درس نظامی، تجوید و قرأت اور حفظ قرآن کے شعبوں میں تعلیم و تعلم میں مصروف ہیں۔ دینی درس گاہ کے علاوہ آپ نے ایک پرائمری اسکول بھی قائم کیا جہاں قرب و جوار کے بچے اردو تعلیم حاصل کرتے ہیں۔

تبلیغ دین کے سلسلے میں آپ ملک کے تقریباً ہر حصے میں تشریف لے جاتے۔ کوئٹہ، کراچی اور پشاور تک آزاد کشمیر میں عباس پور، راولاکوٹ اور مظفر آباد میں آپ نے تبلیغی دورے کیے۔

تحریک ختم نبوت اور تحریک نظام مصطفےٰ میں آپ نے بھرپور حصہ لیا۔ سیاسی طور پر آپ کا تعلق سواد اعظم کی نمائندہ جماعت جمعیت علماء پاکستان سے تھا۔ ۱۹۷۰ء کے انتخابات کے موقعہ پر آپ جمعیت علماء پاکستان فیصل آباد شہر کے صدر تھے۔ انتخابی سرگرمیوں کے سلسلے میں جگہ جگہ تقاریر کر کے جمعیت کے منشور نظام مصطفےٰ کے نفاذ اور مقام مصطفےٰ (ﷺ) کے تحفظ سے

Marfat.com

عوام کو روشناس کرایا۔

آپ نے دینی و مذہبی کتب کی نشر و اشاعت کی خاطر مکتبہ نوریہ رضویہ قائم فرمایا۔ اس مکتبہ کے ذریعے ۱۹۶۸ء سے ۱۹۷۵ء تک اردو کتب کی طباعت ہوتی رہی اور اب ۱۹۷۵ء سے یہ مکتبہ نایاب عربی کتب کی طباعت کا اہتمام کر رہا ہے۔

الحمد للہ! حضرت مولانا سید زاہد علی کی شبانہ روز محنت سے بہت سی نایاب عربی کتب چھپنے سے اہل علم حضرات کے لیے اچھا خاصا علمی ذخیرہ مہیا ہو چکا ہے۔

آپ نے حضرت محدث اعظم مولانا محمد سردار احمد رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے دست حق پرست پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔ پھر ۱۹۶۱ء میں کسی دینی کام سے بریلی شریف حاضری ہوئی تو حضرت محدث اعظم کے حکم پر موقع کو غنیمت جانتے ہوئے شہزادۂ اعلیٰ حضرت، حضرت مفتی اعظم ہند دامت برکاتہم العالیہ سے نسبت روحانی حاصل کی۔ حضرت مفتی اعظم نے آپ کو تمام وظائف، اوراد و اعمال اعلیٰ حضرت وسلسلہ قادریہ کی اجازت وسند خلافت بھی عطاء فرمائی۔

الحمد للہ! آپ نے چار مرتبہ حج بیت اللہ شریف اور روضۂ رسول خدا علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کا شرف حاصل کیا۔

فروری ۱۹۷۸ء میں آپ جامعہ امجدیہ کراچی کی دعوت پر امام اہل سنت الشاہ احمد رضا خاں بریلوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے عرس مبارک میں شمولیت کی خاطر کراچی تشریف لے گئے، وہاں پہنچتے ہی دل کا دورہ پڑا اور آپ نے جان جانِ آفریں کے سپرد کی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے۔ آمین ۵۴

Marfat.com

الحاج مولانا ابو داؤد محمد صادق، مدظلہ گوجرانوالہ

قطب مدینہ :

"بڑے تقویٰ والا بزرگ ہے۔"

فقیر قادری

عالم باعمل، حق گو مبلغ الحاج مولانا ابوداؤد محمد صادق بن جناب شاہ محمد مرحوم ۱۳۵۰ھ / ۱۹۲۱ء میں کوٹلی لوہاراں (مشرقی) ضلع سیالکوٹ میں اعوان خاندان کے ایک باعظمت گھرانے میں پیدا ہوئے۔

قرآن مجید (ناظرہ) اور پرائمری تک اردو تعلیم حاصل کرنے کے بعد آپ نے علوم عربیہ کے منتخب نصاب درس نظامی کی کتب جامعہ رضویہ مظہر اسلام بریلی شریف، مدرسہ نقشبندیہ علی پور شریف اور جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد میں پڑھیں اور ۱۵ سند ۱۳۶۹ھ کو سند فراغت حاصل کی۔

آپ کے اساتذہ میں فقیہ اعظم مولانا محمد شریف کوٹلوی علیہ الرحمہ (م ۱۵ر جنوری ۱۹۵۱ء) مولانا حاجی عبدالغنی صاحب خطیب کوٹلی لوہاراں (مشرقی) قاری یوسف علی بریلوی علیہ الرحمۃ، مولانا محمد آل حسن سنبھلی، مولانا محمد عبدالرشید جھنگوی اور محدث اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ کے اسماء گرامی شامل ہیں۔

فراغت کے بعد آپ نے جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد سے تدریسی زندگی کا آغاز فرمایا۔ تدریس کے ساتھ ساتھ آپ جامع مسجد نانک پورہ فیصل آباد میں جمعہ کا خطبہ بھی ارشاد فرماتے رہے۔ ایک سال بعد گوجرانوالہ تشریف لائے۔ اس وقت سے اب تک زینت المساجد (جامع مسجد اہل سنت و جماعت) میں بڑی استقامت کے ساتھ خطابت کے فرائض ادا فرما رہے ہیں۔ ۱۴ سال ۱۳۷۴ھ میں آپ نے جامعہ حنفیہ رضویہ سراج

Marfat.com

العلوم کے نام سے ایک دینی ادارہ بھی قائم فرمایا، جہاں دیگر مدرسین کے علاوہ آپ خود بھی تدریس فرماتے ہیں۔ گوجرانوالہ میں اپنی نوعیت کا یہ مثالی ادارہ ہے۔

آپ نے گوجرانوالہ ہی میں تبلیغ واشاعتِ دین کے سلسلے میں جماعت رضائے مصطفےٰ قائم کی اور ماہنامہ ''رضائے مصطفےٰ'' کا اجرا فرمایا، جو ہر دور میں کلمہ حق بلند کرنے اور اہل باطل کی فتنہ انگیزیوں کا مسکت جواب دینے میں اپنا انفرادی مقام رکھتا ہے۔

آپ تحفظ ختم نبوت کے لئے ہر دو تحریکوں (۱۹۵۳ء، ۱۹۷۴ء) میں میدان عمل میں آئے۔ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختمِ نبوت میں آپ تین ماہ تک گوجرانوالہ اور ملتان میں پابند سلاسل رہے۔

۱۹۷۴ء کی تحریکِ ختمِ نبوت میں آپ مجلسِ عمل تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کے متفقہ صدر چنے گئے۔ اصلاح معاشرہ و درستگی عقائد کی خاطر آپ کی سعی پیہم ایک قابلِ تقلید مثال ہے۔

تحریک پاکستان کے موقعہ پر آپ نظریہ پاکستان سے گہری دلچسپی و وابستگی رکھتے ہوئے مسلم لیگ کے جلسوں اور جلوسوں میں شمولیت فرماتے رہے اور اب نظام مصطفےٰ کے نفاذ اور مقام مصطفےٰ کے تحفظ کی خاطر سوادِ اعظم کی نمائندہ جماعت، جمیعت علماء پاکستان سے وابستہ ہیں اور قائدِ اہل سنت مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی کی قیادت میں جمعیت کے منشور کے مطابق ملک پاکستان کو صحیح معنی میں اسلامی قلعہ بنانے میں بھرپور سعی کر رہے ہیں۔ آپ جمیعتِ علماء پاکستان گوجرانوالہ کے سرپرست ہیں۔ ۱۹۷۰ء میں آپ نے جمعیت کے ٹکٹ پر قومی اسمبلی کا الیکشن لڑا اور اٹھارہ ہزار ووٹ حاصل کیے۔

آپ محدث اعظم پاکستان حضرت مولانا محمد سردار احمد قدس سرہ کے دستِ حق پرست پر بیعت ہوئے اور تاجِ خلافت سے بھی مشرف ہوئے۔

آپ کے مریدین کی خاصی بڑی تعداد ہے، ایسے ہی معتقدین نے تحصیل شکر گڑھ میں ایک گاؤں کا نام صادق آباد آپ کے نام کی نسبت سے رکھا اور وہاں کی خوبصورت مسجد کے دروازہ پر بھی نام کی نسبت کا اظہار ہوتا ہے۔ ۵۵

Marfat.com

ابو داؤد محمد صادق

خطیب زینت المساجد

امیر جماعت رضائے مصطفیٰ دار السلام گوجرانوالہ

فقیر قادری کے نام مکتوب

Marfat.com

۱۸۶/۹۲

عزیز الحاج نصوں صاحب زید محبتہ

السلام علیکم — مزاج بخیر ہے —

فقیر نے آپ کی خدمت میں تصاویر کے متعلق تار

کی تھی — کہ انہیں دفن کر کے مجھے جلد اطلاع دیں

مدت کے روز انتظار کرنے کے باوجود آپ کی

کوئی اطلاع نہیں آئی — بہت تعجب و افسوس

ہے — اسی وجہ سے — کہ شاید وہ خط الجھنگ

جلد اطلاع دینے کہ ان تصاویر کے [illegible]

اور سب تصویریں دفن کر دی ہیں یا کچھ

باقی بھی رکھی ہیں — منتظر ہوں کہ شاید

انتظار ہے — اور دعوں محمد صادق غزالی زید فضلہ

فقیر قادری کے نام مکتوب

Marfat.com

Marfat.com

نام ..... کنور شکیل عارف صاحب صفوی

ঠিকানা ..... ۲ روشن دیپ سوسائٹی

..... نیا نرسنگ

ডাকঘর ..... ڈاکخانہ

জেলা ..... ضلع لاہور

منجانب ..... :ইতে

পোষ্ট ..... :কানা

مقرر جادو بیان مولانا الحاج محمد شریف نوری قصوری رحمتہ اللہ علیہ

قطب مدینہ :

''مولانا نوراللہ صاحب کے شاگردوں میں انہیں اللہ تعالیٰ نے بہت عظمت عطا فرمائی ہے۔ ان کی محبتِ حبیب ﷺ اور خوش الحانی وسوز وگداز نے مذہب وملت کی خوب خدمت کی۔ یہ منشا بھی انہی کا شاگرد ہے نعت تو اچھی پڑھتا ہے۔''

فقیر قادری

خطیب پاکستان مولانا الحاج محمد شریف نوری (رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ) ابن مولانا محمد دین مدظلہ العالی۔ ۱۳۵۳ھ/۱۹۳۵ء میں بمقام چکوڑی (ضلع گجرات) میں پیدا ہوئے کنجاہ (گجرات) میں میٹرک کا امتحان پاس کیا، اس کے بعد پاکستان کی عظیم دینی درس گاہ دارالعلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور (ضلع ساہیوال) میں تمام متداولہ کتب کی تحصیل وتکمیل کر کے فقیہ عصر مولانا ابوالخیر محمد نور اللہ نعیمی رحمتہ اللہ علیہ سے درس حدیث لیا اور ۱۳۷۳ھ/۱۹۵۳ء میں فراغت حاصل کی، اسی سال قصور میں خطیب مقرر ہوئے اور ۱۳۸۱ھ تک کمال خوبی سے فرائض خطابت انجام دیئے یہیں سے ان کی شہرت دور دراز تک پہنچی۔ آپ کی آواز میں بلا کا سوز تھا اور دوران تقریر مجمع پر چھا جایا کرتے تھے، بڑے سے بڑے مجمع کو کنٹرول کرنا ان کے لئے معمولی بات تھی۔ پاکستان کے سابق گورنر ملک امیر محمد خاں اپنے گھر پر منعقدہ مجلس میلاد کے لئے آپ کو دعوت دیا کرتے تھے۔ آپ نے ۱۹۷۰ء کے عام انتخابات میں جمعیت العلماء پاکستان کے ٹکٹ پر الیکشن میں حصہ لیا۔

Marfat.com

قصور کے قیام کی نسبت سے نوری قصوری کے نام سے عوام وخواص کے طبقے میں متعارف ہوئے۔ ۱۹۵۴ء میں پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل اور ۱۹۵۵ء میں ادیب فاضل کے امتحانات نمایاں کامیابی سے پاس کئے۔ ان کے سحر خطابت کا یہ کارنامہ ناقابل فراموش ہے کہ یکم مئی ۱۹۵۹ء کو کلارک آباد (مضافات رائے ونڈ) کے تقریباً دو ہزار عیسائی ان کی تبلیغ سے متاثر ہو کر حلقہ بگوشِ اسلام ہو گئے تھے۔

۱۳۸۱ھ/۱۹۶۱ء میں لاہور آ گئے۔ پہلے ایک عرصہ تک جامع مسجد سبیل والی شاہ عالم مارکیٹ میں، پھر کچھ عرصہ سرائے رتن چند میں خطیب رہے، بعد ازاں جامع مسجد محمدیہ (راوی روڈ) میں تشریف لے آئے، یہاں آپ نے جامعہ محمدیہ کی بنیاد رکھی، مسجد کا عظیم مینار آپ ہی کی مساعی سے پایۂ تکمیل کو پہنچا۔

۱۳۸۴ھ میں مقامات مقدسہ کی زیارات کے لئے بغداد شریف، کربلا معلےٰ، نجف اشرف اور بیت المقدس کا سفر کیا اور حج و زیارت سے مشرف ہوئے۔ ۱۳۹۱ھ میں کمال اشتیاق سے حرمین شریفین کی حاضری سے فیضیاب ہوئے۔ واپسی پر راستے ہی میں علالت نے آ لیا۔

مولانا نوری بلند اخلاق کے مالک تھے، دوستوں کے دوست تھے اور ملنے جلنے والوں کی بڑی فراخدلی سے تواضع کیا کرتے تھے، جمعیت العلماء پاکستان، پاک سنی تنظیم اور انجمن اصلاح المسلمین کے سرگرم رکن اور ممتاز عہدوں پر فائز رہے۔ ۱۳۹۰ھ میں جا بجا دورے کئے اور آئین اسلامی کے نفاذ کے حق میں پرزور تقریریں کیں اور عوام الناس کو آئین اسلامی کی تائید وحمایت کے لئے تیار کیا۔

مولانا نوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے دور کے مقبول ترین مقرر تھے، سامعین ان کی خوش نوائی کے اثر سے کیف وسرور میں ڈوب جاتے تھے، وہ

Marfat.com

جہاں ایک مرتبہ تقریر کر آتے تھے وہاں کے لوگ ہمیشہ ان کے مشتاق رہتے، تقریر اپنی مادری زبان پنجابی میں کیا کرتے۔ ان کے عقیدتمندوں کا حلقہ نہایت وسیع تھا، انہوں نے اپنے مواعظ کے ذریعے سنیت کا پیغام پاکستان کے گوشے گوشے تک پوری بیباکی سے پہنچایا اور عقائد باطلہ کی تردید پوری قوت سے کی، پرخطر راستوں سے گذرے۔ دھمکیاں سنیں مگر کبھی ان کا عزم متزلزل نہ ہوا۔

مولانا نوری نور اللہ مرقدہ نے وعظ وتقریر کے ساتھ تحریر کا سلسلہ بھی جاری رکھا، لاہور آنے کے بعد ماہنامہ الحبیب جاری کیا اس کے علاوہ آفتاب سنت، بارہ تقریریں، نشری تقریریں، مسئلہ گیارہویں، حرمت تعزیہ داری اور عرب کا مسافر ایسی مقبول عام تصانیف یادگار چھوڑیں۔

۲۸ ربیع الاول ۱۳ مئی (۱۳۹۲ھ/۱۹۷۲ء) جمعہ ہفتہ کی درمیانی شب میو ہسپتال میں تقریباً ۲ بجے آپ کا انتقال ہوا۔ نمازِ جنازہ مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا علامہ ابوالبرکات سید احمد دامت برکاتہم العالیہ نے پڑھائی۔

آپ اپنے والدگرامی کے اکلوتے فرزند تھے، خطیب پاکستان مولانا غلام الدین قدس سرہٗ آپ کے عم محترم تھے، مولانا نوری قدس سرہٗ کے ہاں نرینہ اولاد نہیں ہوئی، اس وقت چار بچیاں بقید حیات ہیں۔

جامع مسجد محمدیہ راوی روڈ پر آپ کا مزار زیر تعمیر ہے۔ [۵۶]

Marfat.com

حضرت پیر سید حیدر حسین شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

قطب مدینہ:

"اپنے نانا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی شبیہ ہیں۔ خوب انسان ہیں۔
معاملہ کے بڑے درست ہیں۔"

فقیر قادری

معین الملت پیر سید حیدر حسین بن سید اولاد حسین (ف ۱۹۸۴ء) بن سید صادق علی شاہ (ف ۱۹۲۴ء) بن سید کریم شاہ (ف ۱۹۰۲ھ) کی ولادت با سعادت ۷ رمئی ۱۹۱۸ء/ ۲۵ رجب ۱۳۳۶ھ بروز منگل علی پور سیداں میں ہوئی۔ صاحب دربار عظمت مادہ تاریخ ولادت ہے جس سے ۱۹۱۸ء کا سال برآمد ہوتا ہے۔ آپ حضرت امیر ملت قدس سرہٗ کی اکلوتی صاحبزادی سیدہ بنتِ رسول عرف بوجی صاحبہ (ف ۱۹۶۲ء) کے صاحبزادے تھے۔

آپ شکل وصورت میں اپنے نانا حضرت امیر ملت قدس سرہٗ سے بہت مشابہت رکھتے تھے۔ حضرت امیر ملت آپ سے بہت پیار کرتے تھے۔ آپ نے مدرسہ نقشبندیہ علی پور شریف سے قرآن مجید حفظ کیا اور تمام علوم عقلیہ ونقلیہ کی تحصیل کے بعد سند فراغت حاصل کی۔ ابتدا ہی سے پابندی شریعت اور اتباع سنت پر سختی سے کاربند تھے۔ تقویٰ پرہیزگاری، دریادلی، پاکیزگی اور خوش اخلاقی آپ کے اوصاف جمیلہ اور امتیازی صفات تھیں۔ سخاوت اور دریادلی میں بے مثال تھے۔ آپ نے کئی مساجد اور مدارس کا اجراء فرمایا جن میں جامع مسجد شاہ جماعت، دارالعلوم شاہِ جماعت محلہ جماعت پورہ نزد ریلوے اسٹیشن قصور اور جامع مسجد شاہ جماعت اور جامعہ جماعتیہ حیدریہ نارووال

Marfat.com

قابلِ ذکر ہیں۔

آپ نے اپنے نانا جان حضرت امیر ملت قدس سرہٗ کے دستِ حق پرست پر بیعت کر کے خلعتِ خلافت حاصل کی تھی۔ بے شمار لوگوں نے آپ کے دستِ حق پرست پر سعادت بیعت حاصل کی۔ ۱۶ مارچ ۱۹۵۳ء کو چورہ شریف میں الحاج پیر محمد شفیع چوراہی (ف ۱۹۶۶ء) نے بھی آپ کو اور صاحبزادہ نذر حسین علی پوری کو اجازت وخلافت سے نوازا۔ آپکو حضور سید عالم ﷺ کے شہر مدینہ پاک سے بے پناہ محبت تھی۔ آپ نے تقریباً ۲۸ مرتبہ زیارت بیت اللہ وحاضری روضہ رسول ﷺ کی سعادت حاصل کی۔

دین متین کی تبلیغ سے آپ کو کامل دلچسپی تھی۔ شروع ہی سے آپ دین کی تبلیغ کے لئے طویل سفر فرماتے رہتے تھے۔ پاکستان کے علاوہ ہندوستان میں حیدرآباد دکن، میسور، بنگلور، مدراس، بمبئی اور جنوبی ہند کے علاقے آپ سے مستفیض ہوتے رہتے تھے۔

کچھ عرصہ بریلی شریف میں حضرت حجتہ الاسلام علامہ حامد رضا خاں قادری رحمۃ اللہ علیہ سے اخذ علوم کرتے رہے۔ جب حضرت حجتہ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کے انگوٹھے کا آپریشن ہوا تھا، اس وقت پیر صاحب بریلی شریف میں موجود تھے، اور بڑی تفصیل سے یہ واقعہ بیان کیا کرتے تھے۔ (فقیر قادری)

۲۹ دسمبر ۱۹۸۶ء/ ۲۷ ربیع الثانی ۱۴۰۷ھ بروز پیر بوقت صبح صادق آپ نے رحلت فرمائی اور روضہ امیر ملت کے ملحقہ حجرہ میں آخری آرامگاہ بنی۔

جناب طارق سلطان پوری نے قطعہ تاریخ وفات کہا۔

اس کی دو تاریخ ہائے وصل طارق نے کہیں

"جلوہ بام فضیلت"، "اختر بُرج شرف"

۱۴۰۷ھ ۱۹۸۲ء

Marfat.com

سید حیدر حسین شاہ جماعتی

تمام وفا کریاز علی پرستیاں ضلع سیالکوٹ

2 — 7 = 73 ~~69~~

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

تیرے کرم سے بے یار کوئی شے ہی نہیں!
تیری ہی بیری تنگ ہے تیرے یہاں نہیں

خدا کرے کتاب کی سدا رہے گرم کہ جاری و ساری رہے گا
اگر چکھنے لگے نہ دریا ہو گا ۔ کوشش سے نہ ہو کیا

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

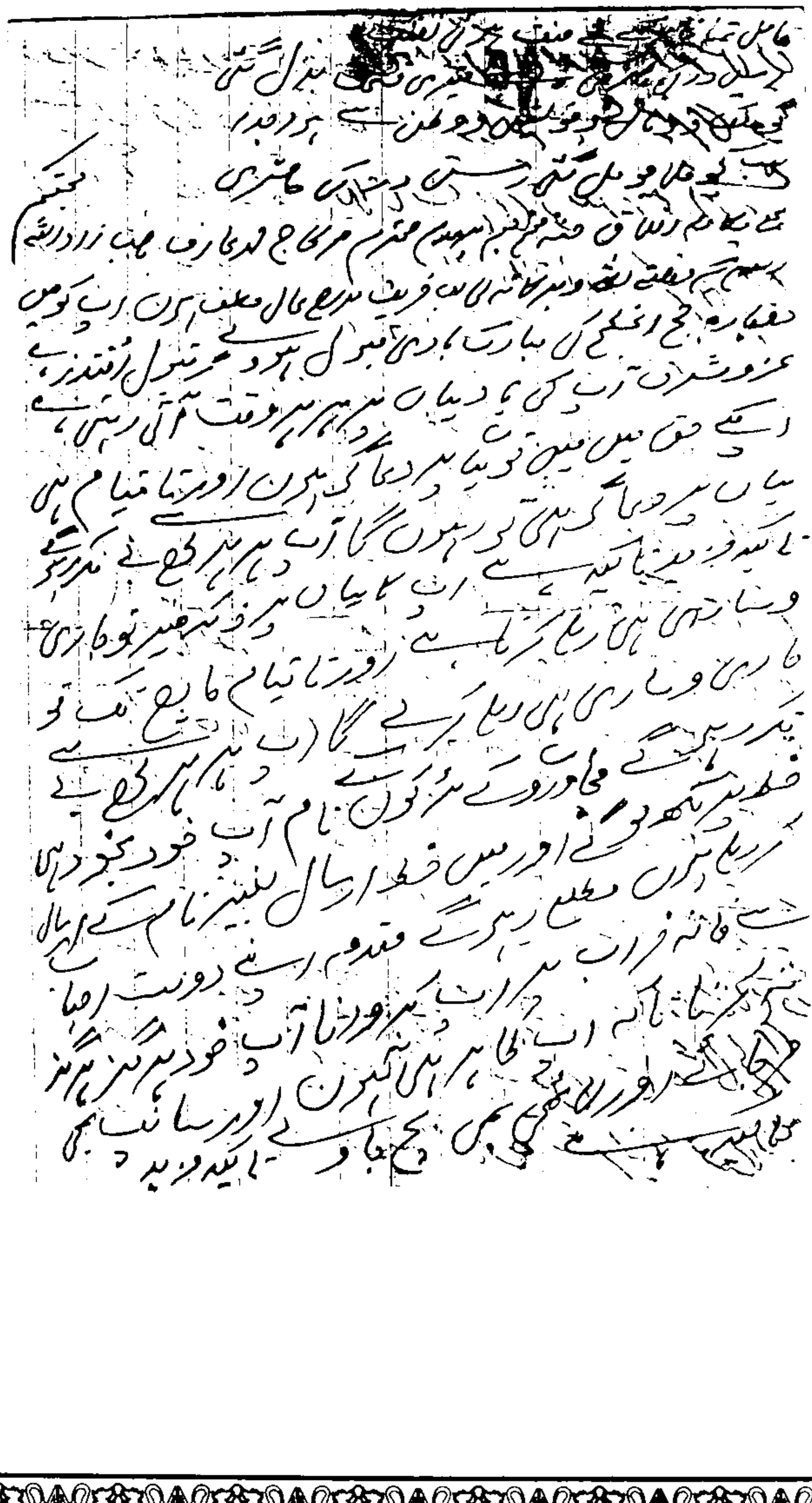

Marfat.com

Marfat.com

مفسر اعظم ہند علامہ محمد ابراہیم رضا خاں قادری ؒ

قطب مدینہ:

''امام الذاہدین، بڑے نوروالے شہزادے تھے۔ سیدنا اعلحضرت رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان میرا پوتا میری زبان ہوگا۔ بس یہ ہی کافی ہے۔''

فقیر قادری

دس ربیعین ۱۳۲۵ھ کا دن نہ صرف خانوادۂ امام احمد رضا بلکہ تمام متوسلین کے لئے بڑا یادگار دن تھا۔ جس میں نبیرۂ اکبر امام احمد رضا و صاحبزادۂ اکبر حجۃ الاسلام مولانا محمد ابراہیم رضا خاں جیلانی میاں کی ولادت باسعادت ہوئی۔ اس جشن مسرت میں امام احمد رضا بنفس نفیس شریک تھے۔ منظر اسلام کے طلبہ کے لئے ان کی خواہش کے مطابق خصوصی دعوت کا اہتمام کیا گیا۔

اس جشن مسرت میں شریک مولانا ظفر الدین فاضل بہاری رقمطراز ہیں:

حضرت حجۃ الاسلام مولانا شاہ محمد حامد رضا خانصاحب کے برابر لڑکیاں ہی پیدا ہوتیں اس لئے سب لوگوں کی دلی تمنا تھی کہ کوئی لڑکا پیدا ہوتا۔ تاکہ اس کے ذریعے اعلیٰ حضرت کے حسب و نسب وفضل وکمال کا سلسلہ جاری رہتا۔ خداوند عالم کی شان کہ ۱۳۲۵ھ میں مولوی محمد ابراہیم رضا خانصاحب قبلہ کی ولادت ہوئی۔ نہ صرف والدین اور اعلیٰ حضرت بلکہ جملہ

Marfat.com

متوسلین کو از حد خوشی ہوئی۔ اس خوشی میں منجملہ اور باتوں کے اعلیٰ حضرت نے جملہ طلبائے مدرسہ اہل سنت و جماعت منظر اسلام کی ان کی خواہش کے مطابق دعوت فرمائی۔ بنگالی طلباء سے فرمایا آپ لوگ کیا کھانا چاہتے ہیں؟ انہوں نے کہا ''مچھلی بھات'' چنانچہ روہو مچھلی بہت وافر طریقے پر منگائی گئی۔ اور ان لوگوں کی حسب خواہش دعوت ہوئی۔ بہاری طلباء سے فرمایا آپ لوگوں کی کیا خواہش ہے؟ ہم لوگوں نے کہا ''بریانی زردہ فیرنی کباب میٹھا ٹکرا وغیرہ'' بہاریوں کے لئے پر تکلف کھانا تیار کرایا گیا۔ پنجاب اور ولایتی طلبا کی خواہش ہوئی ''دنبہ کا خوب چرب گوشت اور تنور کی پکی گرم گرم روٹیاں'' غرض ان لوگوں کے لئے وافر طور پر اسی کا انتظام ہوا۔ اس وقت خاص عزیزوں مریدوں کے لئے جوڑا بھی تیار کیا گیا تھا۔ نہایت ہی مسرت سے لکھتا ہوں کہ میں بھی انہیں خاص لوگوں سے ہوں جن کے لئے جوڑا بھی تیار کرایا گیا تھا۔ ۵۷

استاد زمن حضرت مولانا حسن رضا خاں حسن بریلوی اس جشن مسرت میں شریک تھے اس موقعہ پر آپ نے بڑے یادگار اشعار کہے۔ ان میں سے مصرعہ ''علم و عمر اقبال و طالع دے خدا'' تو اتنا برجستہ تھا کہ تاریخ ولادت ۱۳۲۵ھ قرار پایا۔

حضرت جیلانی میاں کو یہ طرۂ امتیاز بھی حاصل رہا کہ امام احمد رضا نے خاندان اور بریلی کے معززین کی موجودگی میں ۱۴ شعبان بروز چہار شنبہ ۱۳۲۹ھ کو آپ کی بسم اللہ خوانی کرائی بیعت لی اور خلافت و اجازت سے سرفراز فرمایا۔

صرف یہ ہی نہیں بلکہ یہ فرما کر ''میرا پوتا میری زبان ہوگا'' جیلانی میاں کے جذبۂ احقاق حق و ابطال باطل کی عظیم بشارت بھی دیدی اور دین و ملت کی خدمات سے بھرپور شاندار مستقبل کی نشاندہی فرمادی۔

Marfat.com

حضرت مفسراعظم ہند جیلانی میاں کی زندگی کے یہ تین بڑے روشن نقوش تھے----

۱- منظر اسلام ان کے آباو اجداد کا شجر سدا بہار تھا۔ اس کی آبیاری اور گل وغنچہ و جڑ و پتی و شاخ کے سنوارنے میں زندگی بھر مصروف رہے۔ اس راہ میں بڑے صبر آزما مصائب سے آپ کو گذرنا پڑا تا آنکہ مدرسین کی بروقت تنخواہ کے لئے گھر کے زیورات تک رہن رکھ دیئے جاتے۔ یہ تھا وہ ایثار جس نے دارالعلوم منظر اسلام کو منظر اسلام بنائے رکھا۔ حضرت مفتی سید محمد افضل حسین صاحب (جو اس دور میں منظر اسلام کی خدمت تدریس سے وابستہ رہے) نے صحیح ارشاد فرمایا کہ ایسا نرالا مہتمم میری نگاہوں نے نہیں دیکھا۔

۲- درس و تدریس میں انہماک کا یہ عالم تھا کہ مسلم شریف و شفا شریف پڑھاتے ہوئے ان کی شروح پیش نظر ہوتیں اور ایسا معلوم ہوتا کہ صاحب مسلم، امام مسلم بن الحجاج قشیری اور صاحب شفا قاضی عیاض کی روحانیت جلوہ گر ہے۔ کبھی کبھی تو ایسا ہوتا کہ الفاظ سے گذر کر معانی میں پہنچ جاتے اور قال کو چھوڑ کر سراپا حال ہو جاتے اپنے اسلاف کرام کی طرح برکۃ المصطفی فی الہند شیخ محقق محدث دہلوی ؒ سے خاصا شغف رکھتے معتقدات میں ان کی تصانیف ازبر ہوتیں مسلک کے اثبات میں دلائل کے انبار لگادیتے۔ ان کی عبارتیں جھوم جھوم کر پڑھتے یہاں تک کہ ان کے مزار سے بھی استفادہ کرتے۔ ۵۸

مفسراعظم ہند حضرت جیلانی میاں اپنی آنے والی نسلوں اور سنیوں کے لئے علمی عملی، مسلکی، خانقاہی شاہراہ عمل اور طریقہ کار متعین کر

Marfat.com

کے ۱۱ صفر بروز ہفتہ ۱۳۸۵ھ/ ۱۲ جون ۱۹۶۵ء علی الصباح ۷ بجے اپنے رب کی بارگاہ میں حاضر ہوگئے۔ وصال پر ملال کی خبر سے زیارت اور نماز جنازہ میں شرکت کے لئے پورا شہر ٹوٹ پڑا۔ رات کو ۱۰ بجے غسل دیا گیا۔ دوسرے دن اسلامیہ کالج بریلی کے وسیع میدان میں مولانا مفتی سید محمد افضل حسین شاہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور ۹/۳۰ بجے نبیرۂ امام احمد رضا کو انہیں کے دائیں جانب آرام سے لٹا دیا گیا۔ [۵۹]

جانشین قطب مدینہ سیدی فضل الرحمٰن قادری مدظلہ ارشاد فرماتے ہیں:

''زبدۃ العارفین حضرت علامہ ابراہیم رضا قادری رحمۃ اللہ علیہ بڑے عابد و زاہد اور نہایت پاکیزہ صفات کے حامل تھے۔ آپ کی زبان مبارک پر ہمیشہ

اللہ رب محمد صلی اللہ علیہ وسلما نحن

عباد محمدٍ صلی اللہ علیہ وسلما

جاری رہتا تھا حتی کہ آپ سوتے ہوتے مگر زبان اسی ورد میں مشغول رہتی''۔

Marfat.com

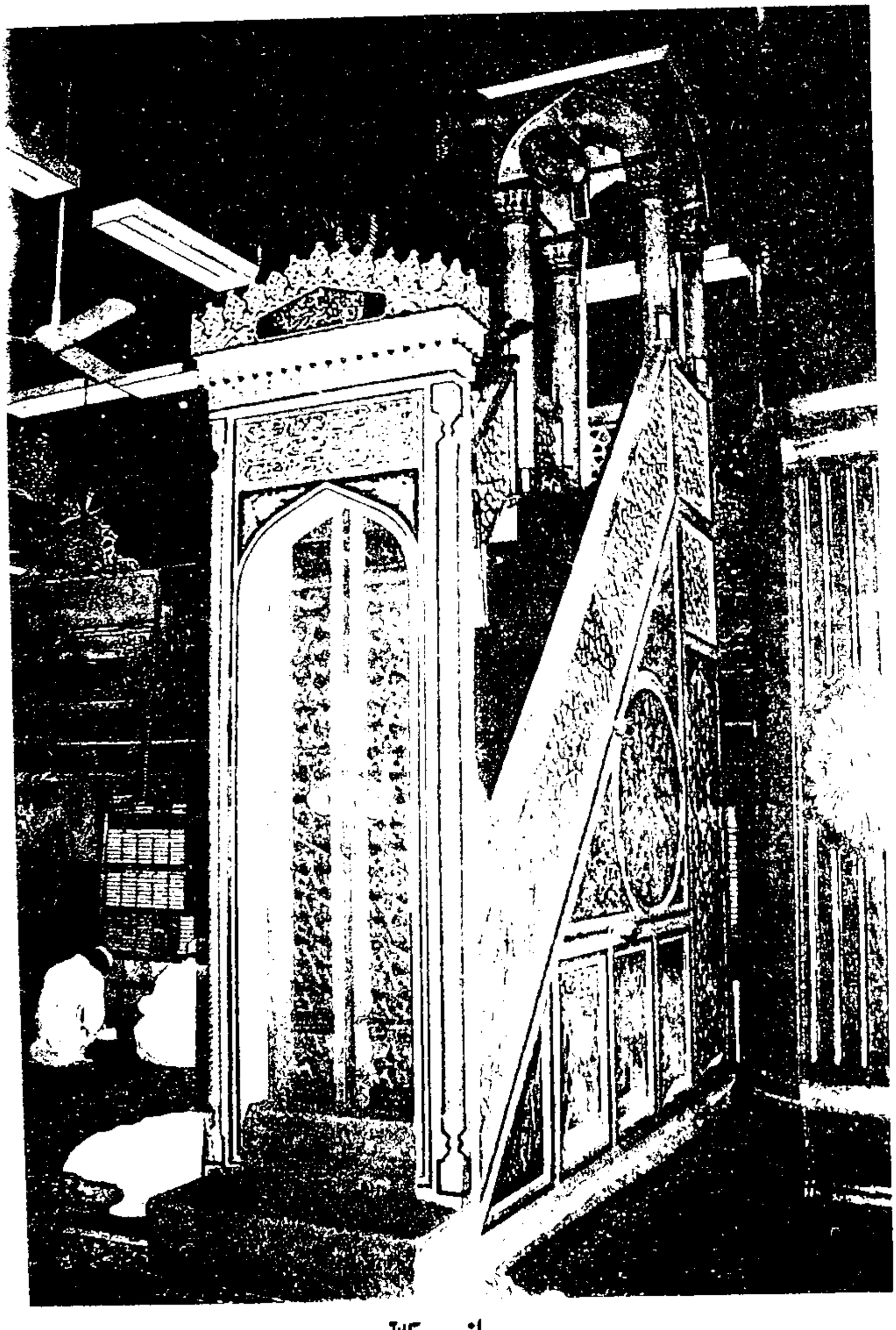

منبر النبی ﷺ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ھوالقادر

حضرت شیخ الشیوخ قطب مدینہ سیدی ضیاء الدین احمد
قدس سرہ العزیز

کے

خلفاء

Marfat.com

منظر غار حراء داخل ہونے کے بعد	GUA HIRA DARI DEKAT	HIRA MAGARASININ YAKIN GORUNTUSU	GHAR HERAA INTERANSE	منظر قریب	

حقوق الطبع محفوظة لـ صلاح الصاعدي
Copy Right for Salah Al-Saady
TEL 0506338945 P.O. BOX 3271

Marfat.com

خلفائے حضرت سیدی ومرشدی نوراللہ مرقدہ کی یہ فہرست نامکمل ہے۔احقر فقیر قادری عفی عنہ نے دوسو(۲۰۰) سے زائد خلفاء کی فہرست مرتب کی تھی۔ جوزمانہ آفات و بلیات کے ابتداء ہی میں احباب کی امانتوں و دیگر سامانِ ضروریاتِ زندگی، قیمتی اساساجات،علمی وروحانی خزانہ،قیمتی ونادرمخطوطات، نایاب وکم یاب کتب کا ذخیرہ اور مشاہیرعلماء ومشائخ کی یادگاروں کے ساتھ یہ فہرست بھی دین جدید کے جیالے پوجاریوں کے ہاتھوں لٹ گئی۔آپ احباب سے التماس ہے کہ اگرآپ حضرت سیدی قطب مدینہ قدس اللہ سرہ العزیز کے کسی ایسے خلیفہ سے متعارف ہوں جن کا نام اس نامکمل فہرست میں شامل نہیں ہے تو برائے کرم آگاہی فرما کرممنون فرمائیں۔

شکریہ

فقیرقادری عفی عنہ

Marfat.com

المملكة العربية السعودية

۱)	فضیلۃ الشیخ العلامہ الحافظ المفتی فضل الرحمٰن المدنی القادری مدظلہ العالی (خلف الرشید سیدی قطب مدینہ)	مدینہ منورہ
۲)	فضیلۃ الشیخ العلامہ محمد علوی بن عباس الحسنی المالکی زید مجدہ	مکہ مکرمہ
۳)	حضرت فضیلۃ الشیخ عباس بن علوی بن عباس الحسنی المالکی دامت برکاتہم	مکہ مکرمہ
۴)	حضرت فضیلۃ الشیخ مفتی محمد علی مراد مفتی اعظم شام رحمتہ اللہ علیہ مدفون بقیع شریف	مدینہ منورہ ۱۴۲۱ھ
۵)	حضرت فضیلۃ الشیخ احمد یاسین الخیاری المدنی رحمتہ اللہ علیہ شیخ الروضہ	مدینہ منورہ ۱۳۸۰ھ
۶)	حضرت فضیلۃ الشیخ العلامہ السید یاسین احمد الخیاری رحمتہ اللہ علیہ	مدینہ منورہ ـــ ھ
۷)	فضیلۃ الشیخ العلامہ صالح بلوا رحمتہ اللہ علیہ	مکہ معظمہ ۱۴۱۵ھ
۸)	شیخ طریقت حضرت زکریا بخاری زید مجدہ	مدینہ منورہ
۹)	شیخ طریقت حضرت علامہ عبداللہ ابوبکر ترکی رحمتہ اللہ علیہ	الاحساء ـــ ھ

Marfat.com

۱۰) حضرت علامہ محمد المصطفیٰ ابن الحاج المختار الشنقیطی — مدینہ منورہ ـــــ ھ

۱۱) عبدالمصطفیٰ محمد عارف قادری رضوی — مدینہ منورہ

عراق

۱۲) حضرت الشیخ العلامہ ابراھیم بن مصطفیٰ نورالدین محمد امین الواعظ — بغداد ۱۳۷۸ھ

۱۳) حضرت علامہ مفتی ابراھیم الدوبلی — بغداد ۱۳۷۹ھ

۱۴) حضرت شیخ طریقت علامہ احمد بن داؤد نقشبندی — بغداد ۱۳۶۷ھ

۱۵) حضرت شیخ علامہ کمال الدین عبدالحسن الطائی — بغداد ۱۳۹۷ھ

۱۶) حضرت فضیلۃ الشیخ علامہ عبدالکریم رحمۃ اللہ علیہ مدرس وخطیب حضرہ جیلانیہ — بغداد ۱۴۱۵ھ

۱۷) فضیلۃ الشیخ مفتی محمد صالح العفیر — بغداد ۱۴۱۴ھ

۱۸) حضرت علامہ نوری عبدالحمید الملاحویش — الکرخ ۱۴۰۰ھ

۱۹) حضرت علامہ سید محمد سعید الخطیب الھیتی — ھیت ۱۴۰۱ھ

Marfat.com

ترکیا

۲۰) حضرت سیدی قطب استنبول علامہ
محمد سامی افندی بن یحیٰ بن عبدالرحمٰن استنبول ۱۴۰۴ھ

۲۱) حضرت علامہ مفتی احمد محمد رمضان ۱۴۰۰ھ

سوریا

۲۲) فضیلۃ الشیخ العلامہ عبد الوھاب
الصلاحی حلبونی دمشق ـــ ھ

۲۳) حضرت علامہ مفتی محمد سعید بن
درویش الحمزاوی دمشق ۱۳۹۸ھ

۲۴) حضرت علامہ سید فخر الدین ابراھیم الحسینی دمشق ۱۴۰۷ھ

۲۵) فضیلۃ الشیخ علامہ محمد بدر الدین
ابراھیم العلابتی دمشق ۱۴۱۱ھ

۲۶) حضرت علامہ سیدی محمد بشیر احمد
حداد مدفون بقیع شریف حلب ۱۴۱۳ھ

۲۷) حضرت علامہ سید محمد صالح بن
عبداللہ الفرفور الکیلانی دمشق ۱۴۰۷ھ

۲۸) فضیلۃ الشیخ مفتی محمد غیاث بن احمد
عزالدین البیانوی حلب ۱۴۰۷ھ

Marfat.com

۲۹) حضرت شیخ الطریقت علامہ سید محمد
ھبۃ اللہ ابوالفرج بن عبدالقادر
الخطیب الکیلانی — دمشق — ۱۴۰۷ھ

۳۰) فضیلۃ الشیخ علامہ محمد ابویسر بن محمد
ابی الخیر عابدین — دمشق — ۱۴۰۱ھ

۳۱) حضرت علامہ مفتی محمود قاسم بعیون الزلکوی — دمشق — ۱۴۰۵ھ

۳۲) حضرت علامہ محی الدین خالد ابو یحی شافعی — ۱۴۰۴ھ

۳۳) حضرت علامہ مفتی حنابلہ سیدی احمد
صالح السامی الشاذلی — دمشق — ۱۴۱۴ھ

۳۴) حضرت علامہ حسن مرزوق جکتہ المیدانی — دمشق — ۱۳۹۸ھ

۳۵) حضرت علامہ رمضان عزا البوطی
الخطیب الاعظم شام — شام — ۱۴۱۳ھ

۳۶) حضرت علامہ خطیب احمد بن محمد علی الدھر — دمشق — ۱۳۹۰ھ

۳۷) حضرت علامہ انور محمد سلیم سلطان داغستانی — دمشق — ۱۴۰۱ھ

۳۸) حضرت علامہ مفتی داؤد بن محمد الحمصی نقشبندی — دمشق — ۱۴۰۷ھ

۳۹) حضرت محمد تیسیر بن توفیق المخزومی — دمشق

المغرب

۴۰) فضیلۃ الشیخ مفتی احمد بن طاہر الحسینی مالکی — ۱۳۷۰ھ

۴۱) شیخ الطریقہ مفتی احمد بن عیاشی الخزرجی التیجانی — ۱۳۷۳ھ

Marfat.com

قدس شریف

۴۲) حضرت علامہ مفتی سیدی سعید الدین العلمی قدس شریف ۱۴۱۳ھ

مصر

۴۳) حضرت علامہ محمد نجم الدین بن
محمد امین الکردی نقشبندی قاہرہ ۱۴۱۲ھ

۴۴) حافظ الحدیث علامہ محمد حافظ بن
عبداللطیف بن سالم التیجانی قاہرہ ـــ ھ

۴۵) حضرت علامہ محمد مفتی نجم الدین بن
محمد امین الکردی قاہرہ ۱۴۰۶ھ

ایران

۴۶) مجاہد فی سبیل اللہ شیخ محمد بن صالح ضیائی شہید فارس ۱۴۱۵ھ

افغانستان

۴۷) حضرت مولانا علامہ مفتی اعجاز حسین اسدی قندھار ۱۹۷۷ء

۴۸) حضرت شیخ الحدیث علامہ عبداللطیف قادری قندھار ۱۹۷۹ء

۴۹) حضرت علامہ مفتی حبیب اللہ حسنی قادری مزار شریف ۱۴۱۱ھ

Marfat.com

۵۰) حضرت علامہ عبدالالہ قادری ضیائی بغلان ۱۴۰۹ھ

بریطانیہ

۵۱) حضرت علامہ عبدالوھاب صدیقی کونٹری ۱۹۹۴ء

جنوبی افریقہ

۵۲) شیخ طریقت علامہ محمد ابراھیم خوشتر صدیقی ماریشس ۱۴۲۳ھ

ترکستان

۵۳) حضرت مفتی اعظم مبشر محمد الطرازی ۱۳۹۷ھ

لیبیا

۵۴) حضرت علامہ محمد ادریس ابن مہدی ابن محمد علی السنوسی ۱۴۰۳ھ

۵۵) حضرت علامہ مفتی ابراھیم باکیر طرابلس ۱۳۷۲ھ

۵۶) حضرت علامہ احمد بن مصطفیٰ العلوی الجزائری مستغانم ۱۳۵۳ھ

Marfat.com

یمن

۵۷) حضرت علامہ اسماعیل بن اسماعیل
الزین بالعمی ۱۴۱۴ھ

سوس

۵۸) حضرت علامہ حسن بن محمد ابن
بو جمعۃ البیصاوی ۱۳۶۸ھ

ہند

۵۹) ابوالمساکین حضرت علامہ ضیاء الدین
قادری رحمتہ اللہ علیہ پیلی بھیت ۱۳۶۴ھ

۶۰) شیر بیشہ اہل سنت حضرت علامہ حشمت
علی خان رضوی قدس سرہ لکھنوی ۱۳۸۰ھ

۶۱) نائب غوث اعظم مجاہد ملت علامہ محمد
حبیب الرحمٰن عباسی قادری قدس سرہ دھام نگر اڑیسہ ۱۹۸۱ء

۶۲) پیر طریقت حضرت مفتی رفاقت حسین ﷺ کانپور ۱۴۰۳ھ

۶۳) غازی ملت حضرت مولانا محبوب علی
رضوی رحمتہ اللہ علیہ لکھنوی ۱۳۸۵ھ

۶۴) حضرت علامہ مفتی محمد وجیہ الدین
رحمتہ اللہ علیہ غازی پوری پیلی بھیت ۱۴۰۴ھ

Marfat.com

۶۵)	حضرت پیر طریقت علامہ حافظ شجاع الدین قادری ضیائی	سمیر پور
۶۶)	حضرت پیرطریقت علامہ ظفر احمد بدایونی	داتا گنج
۶۷)	شیخ الاسلام علامہ سید محمد مدنی میاں اشرفی زید مجدہ	کچھوچھہ شریف
۶۸)	حضرت شیخ طریقت مولانا سید محمد ہاشمی میاں اشرفی مدظلہ	کچھوچھہ شریف
۶۹)	حضرت علامہ ارشد القادری	جمشید پور بہار ۲۰۰۲ء
۷۰)	حضرت علامہ عبدالحلیم رضوی اشرفی ضیائی	ناگپور
۷۱)	حضرت مولانا علامہ سید محمد عبدالحق اعظمی	اعظم گڑھ
۷۲)	حضرت مولانا حافظ قاری محمد احمد جہانگیر اعظمی	اعظم گڑھ
۷۳)	حضرت علامہ مفتی محمد طیب رضوی	بمبئی
۷۴)	حضرت مولانا مفتی محمد مشاہد رضا خاں	پیلی بھیت
۷۵)	حضرت مولانا محمد احمد کانپوری	اعظم گڑھ
۷۶)	حضرت قاری محمد امانت رسول رضوی	پیلی بھیت
۷۷)	حضرت مولانا غلام آسی پیا حسنی جہانگیری ضیائی	پوٹ ملک رامپور
۷۸)	حضرت مولانا محمود احمد قادری	کانپور
۷۹)	حضرت علامہ سید قادر محی الدین قادری	حیدرآباد دکن
۸۰)	حضرت علامہ زہیر احمد زیدی قادری	علی گڑھ
۸۱)	حضرت ابو الفقرا قمر رضا محمد عبدالسلام	فتح پوری

Marfat.com

پاکستان

۸۲) قائد اہل سنت حضرت علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی قادری ؒ — کراچی — ۲۰۰۳ء

۸۳) حضرت پروفیسر شاہ فرید الحق مدظلہ — کراچی

۸۴) حضرت شیخ الحدیث علامہ عبدالمصطفیٰ الازہری رحمتہ اللہ علیہ — کراچی — ۱۹۸۹ء

۸۵) شیخ القرآن علامہ غلام علی رحمتہ اللہ علیہ — اوکاڑہ — ۲۰۰۰ء

۸۶) حضرت علامہ محمد سعید شبلی قادری حامدی قدس سرہ — ساہیوال — ۱۹۸۲ء

۸۷) اشرف المشائخ حضرت علامہ غلام قادر اشرفی ؒ — لالہ موسیٰ — ۱۹۷۹ء

۸۸) شیخ طریقت حضرت علامہ قاری محمد مصلح الدین صدیقی ؒ — کراچی — ۱۹۸۳ء

۸۹) استاذ العلماء شیخ الحدیث مفتی تقدس علی خاں بریلوی ؒ — پیر جو گوٹھ — ۱۹۸۸ء

۹۰) حضرت علامہ شاہ تراب الحق قادری مدظلہ — کراچی

۹۱) حضرت نور المشائخ پیر سید محمد حسن جیلانی نوری مدظلہ العالی گجراتی — لاہور

۹۲) حضرت علامہ مفتی غلام قادر کشمیری — کراچی — ــــ

۹۳) قطب لاہور علامہ مفتی عزیز احمد قادری بدایونی — لاہور — ۱۴۰۶ھ

۹۴) خطیب اعظم حضرت علامہ الٰہی بخش

Marfat.com

	قادری ضیائی مدظلہ العالی	لاہور
۹۵)	خطیب اہل سنت حضرت مولانا محمد شفیع اوکاڑوی رحمتہ اللہ علیہ	کراچی ۱۹۸۴ء
۹۶)	پیر طریقت حضرت ابوالخیر محمد عبداللہ جان مجددی قادری	پشاور
۹۷)	عمدۃ المقررین مولانا علامہ محمد محفوظ الحق شاہ	بورے والہ
۹۸)	حضرت علامہ محمد عبدالخالق شاہ	بورے والہ
۹۹)	مجاہد ملت مولانا عبدالستار خاں نیازی رحمتہ اللہ علیہ	لاہور ۲۰۰۱ء
۱۰۰)	فاضل شہیر علامہ سید حسین الدین شاہ	راولپنڈی
۱۰۱)	حضرت علامہ مفتی سید زاہد علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ	فیصل آباد ۱۹۷۸ء
۱۰۲)	فاضل جلیل حضرت علامہ محمد منظور احمد فیضی اوچی	احمد پور شرقیہ
۱۰۳)	شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ محمد احسان الحق رحمتہ اللہ علیہ	فیصل آباد ــــ
۱۰۴)	حضرت مولانا علامہ الحاج لطیف احمد چشتی	کامونکی ۱۹۹۷ء
۱۰۵)	حضرت مولانا علامہ محمد علی شیخ الحدیث جامعہ رسولیہ شیرازیہ	لاہور ۱۹۹۶ء
۱۰۶)	جناب حکیم محمد موسیٰ امرتسری چشتی نظامی	لاہور ۱۹۹۹ء
۱۰۷)	حضرت علامہ مولانا حافظ غلام رضا علوی	راولپنڈی

Marfat.com

۱۰۸) حضرت صوفی شاہ محمد فاروق رحمانی قادری چشتی — کراچی ۱۹۸۳ء

۱۰۹) فاتح عیسایت حضرت مولانا ابوالنصر محمد منظور احمد شاہ — ساہیوال

۱۱۰) حضرت مولانا مفتی غلام سرور قادری — لاہور

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

صحابہ اکرام کی عقیدت

آنحضرت ﷺ جب بیٹھتے تو صحابہ آپ ﷺ کے گرد حلقہ بنا کر بیٹھتے۔

آنحضرت ﷺ جب بلغم نکالتے تو صحابہ اسے زمین پر نہ گرنے دیتے بلکہ وہ کسی نہ کسی صحابی کے ہاتھ پر پڑتی اور وہ اسے اپنے چہرے اور جسم پر مل لیتا۔

آنحضرت ﷺ وضو فرماتے تو وضو کے پانی کو حاصل کرنے کے لیے یوں لگتا جیسے صحابی آپس میں لڑ پڑیں گے۔

آنحضرت ﷺ کے پاس جب صحابہ بات کرتے تو بڑی دھیمی آواز سے کرتے اور تعظیم کی خاطر نظر بھر کے چہرہ اقدس (ﷺ) کو نہ دیکھتے۔

آنحضرت ﷺ صحابہ کو وعظ و نصیحت ناغے کے ساتھ فرماتے۔ (ناغہ کرنے میں حکمت یہ تھی کہ مسلسل وعظ و نصیحت سے اکتا نہ جائیں)

(وسائل الوصول الی شمائل الرسول ﷺ ۔ علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی۔ مترجم : پروفیسر سید ریاض حسین شاہ۔نوری کتب خانہ لاہور)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ھوالقادر

جانشینِ قطب مدینہ

حضرت سیدی حافظ فضل الرحمٰن
مدنی قادری مدظلہ العالیٰ

کے

مختصر حالاتِ زندگی

مدینہ طیبہ کی حاضری دائم رہے
فضلِ رحمان قادری با ضیاء کے واسطے

Marfat.com

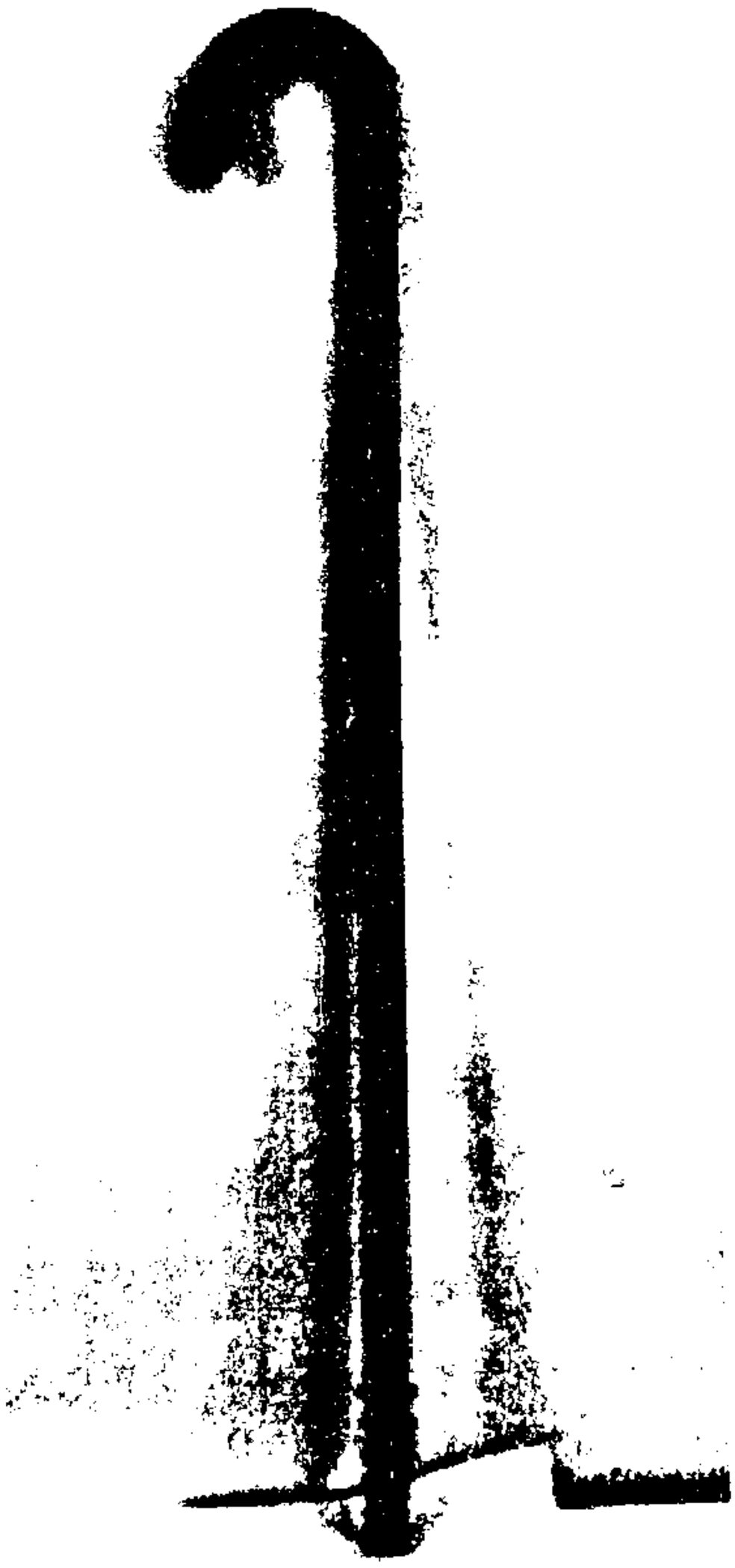

حضرت مولانا فضل الرحمٰن رحمتہ اللہ علیہ
کے زیر استعمال رہنے والا
عصا کا عکس

Marfat.com

حضرت اشرف المشائخ علامہ غلام قادر اشرفی رحمتہ اللہ علیہ:
حضور آپ نے شادی مدینہ شریف میں کی؟

فرمایا:

جی ہاں مدینہ شریف میں دو شادیاں کی تھیں۔ اولاد پہلی بیوی سے ہے۔ فضل الرحمٰن اور ایک میری بیٹی، چھ بچے فوت ہو گئے تھے۔ ان ہی میں خدا تعالیٰ نے برکت دی ہے۔ فضل الرحمٰن کے تین بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں۔ اور بیٹی میری بیچاری معذور ہے، لنگڑی ہے۔ اسے ناسور ہو گیا تھا، آٹھ دس برس بیچاری ناسور میں مبتلا رہی، ناسور اس کا بند ہی نہیں ہوتا تھا۔ بالکل دبلی ہو گئی تھی، بس ھڈیاں، ھڈیاں ہی تھیں۔ یہاں، اللہ تبارک و تعالیٰ ایک ڈاکٹر لے آیا، لبنان سے، اس کو دکھایا، اس نے کہا یہ اچھی تو ہو جائے گی، لیکن اس کی ٹانگ چھوٹی ہو جائے گی۔ کیونکہ یہ جو ھڈی ہے، نشوونما کے قابل نہیں۔ اس نے آپریشن کیا، تقریباً تین گھنٹے سے زیادہ وقت آپریشن میں لگایا۔ الحمد للہ تندرست تو ہو گئی ہے، لیکن بیچاری لنگڑی ہے، چلتی پھرتی ہے۔ حرم شریف تک تو چلی جاتی ہے، اور کہیں جانا ہوتا ہے، کسی رشتہ دار کے ہاں یا شادی بیاہ میں تو گاڑی پر چلی جاتی ہے، اور ایک بچی نے پالی ہوئی ہے بچپن سے، وہ بھی بیچاری معذور ہے، اس کی ٹانگیں چھوٹی ہیں، حمدہ اس کا نام ہے۔ وہ بھی بیچاری چلنے پھرنے سے عاجز ہے۔ وہ میری بیٹی سے بھی زیادہ عاجز ہے، چلنے پھرنے میں، وہ بھی حرم شریف تک تو چلی جاتی ہے، جب جانا ہوتا ہے۔ ۶۰

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فضیلۃ الشیخ حضرت علامہ حافظ مفتی فضل الرحمٰن قادری مدنی مدظلہ العالیٰ ربیع الثانی ۱۳۴۴ھ / دسمبر ۱۹۲۵ء میں مدینہ منورہ کے محلہ باب السلام، زقاق الزرندی میں صبح کی آذان کے وقت پیدا ہوئے۔ فضل الرحمٰن مدنی (''رحمان'' میم الف کے ساتھ) مادۂ تاریخ ولادت باسعادت نکلتا ہے۔ شیخ العرب والعجم سیدی ضیاء الدین احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کا نام حضرت ''شاہ فضل الرحمٰن'' محدث گنج مرادآبادی کے نام پر رکھا۔

حضرت شیخ الاسلام سیدی قطب مدینہ قدس سرہ العزیز نے فرمایا:

'' مدینہ شریف میں دو نعمتیں حاصل ہوتیں تھیں۔

ایک یہ کہ جب مدینہ طیبہ میں کوئی بچہ پیدا ہوتا تو چالیس دن پورے ہونے کے بعد، نومولود کو نہلا دھلا کر نئے کپڑے پہنا کر عطر لگاتے، بخور کرتے اور حرم شریف میں لے جاتے۔ حرم شریف میں جو اغوات ہوتے ان کے سپرد کر دیتے، آغا اس نومولود کو حجرہ مقدسہ کے اندر لے جاتا اور کچھ وقت تک حجرہ مبارکہ کے غلاف شریف کے نیچے لٹا دیتا، اور حجرہ شریف کی غبار مبارک اس کے منہ پر مل کر کے واپس باہر لے آتا۔

اور دوسری نعمت جو تھی وہ یہ کہ مدینہ شریف میں مرنے والے کی نماز جنازہ پڑھ کر اس کی میت کو حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی بارگاہ میں پیش کر دیتے۔ مواجھہ شریف میں اس کی چارپائی کو رکھ کر کے صلاۃ وسلام عرض کرتے۔ میت کے لئے شفاعت کی درخواست پیش کرتے، مغفرت کی دعا کے بعد میت کو بقیع شریف میں دفن کرنے کے لئے اٹھا کر لے جاتے۔ (الحمدللہ یہ نعمت سیدی قطب مدینہ قدس سرہ العزیز کو بھی نصیب ہوئی۔)

الحمدللہ فضل الرحمٰن ان خوش نصیبوں میں سے ہے جنہیں اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ نعمت عطا فرمائی۔ یہ وہ آخری بچہ ہے جسے حجرہ مقدسہ میں داخل کیا گیا۔ اس کے بعد نجدی نے اس نعمت سے محروم کر دیا۔ حکم ہو گیا کہ یہ بدعت ہے، شرک ہے اس کو ختم کر دو۔ دیکھو، اللہ تعالیٰ کب ان ظالموں پر زوال لاتا ہے۔ فقیر کو زندگی سے محبت نہیں، مگر دل چاہتا ہے کہ

Marfat.com

ایک دن نجدی کا زوال دیکھ کر مروں۔ [۶۱]

حضرت سیدی فضل الرحمٰن مدنی مدظلہ کی دو بہنیں اور چار بھائی، چھوٹی عمر ہی میں انتقال کر گئے تھے۔ ان میں سے آپ کے ایک بھائی کا نام بشیر تھا اور دوسرے کا نام احمد اور تیسرے کا نام ابراھیم اور چھوتھے کا نام قاسم تھا۔

حضرت سیدی قطب مدینہ قدس سرہ کی بیٹی سیدہ آمنہ مدظلہا کی پیدائش محلہ باب السلام زقاق صقیفۃ الرصاص میں ۱۳۵۷ھ میں ہوئی۔ اور سب سے چھوٹی بیٹی فضیلۃ جو کہ حضرت آمنہ مدظلہا سے ایک سال چھوٹی تھیں ۱۳۵۸ھ میں اسی مکان میں پیدا ہوئیں۔ اور باب المجیدی والے مکان زقاق الضروان میں انتقال فرما گئیں۔ یہ مکان اب حرم نبوی شریف میں شامل ہو چکا ہے۔

حضرت علامہ فضل الرحمن قادری مدظلہ قبلہ نے چار سال کی عمر میں اپنے والد [illegible] سے قرآن کریم حفظ کرنا شروع کیا اور سات برس کی عمر میں چوبیس سپارے حفظ کر [illegible] گلے کی بیماری کے سبب سلسلۂ تعلیم آگے نہ بڑھ سکا اور اپنے والد کریم کے ساتھ [illegible] غرض سے ۱۳۵۲ھ میں آٹھ سال کی عمر میں حیدرآباد دکن کا سفر کیا۔ شفایاب [illegible] تو دوبارہ قرآن مجید حفظ کرنا شروع کیا، نو سال کی عمر میں باقی چھ سپارے حفظ کر [illegible] قرآن مجید حفظ کر لیا۔ ان ہی ایام میں حضرت سیدی قطب مدینہ قدس سرہ العزیز [illegible] شرف بیعت حاصل ہوا۔

اپنے والد کریم سے سلسلہ تعلیم شروع کیا اور مدرسہ سیدنا مالک بن سنان (رضی اللہ عنہ) میں داخلہ لیا۔ آپ کے استاذ شیخ محمد علی السمان جو کہ مدرسہ کے مدیر تھے، آپ پر بہت مہربان تھے، خصوصی توجہ سے نوازتے رہے۔ السید احمد الخیاری شیخ الروضہ و مدیر المدرسہ و مدرس مدرسۃ القرات، خلیفۂ مجاز سیدی قطب مدینہ شیخ ضیاء الدین احمد قادری رضی اللہ عنہ سے عرصہ دراز تک فیض حاصل کیا۔ اساتذہ آپ کی ذھانت کے بے حد معترف تھے۔ نیز الاستاذ مصطفیٰ الحموی سے سلسلہ تعلیم رہا۔ شیخ القراء شیخ حسن شاعر رحمۃ اللہ علیہ کے حلقہ درس قرآن میں شامل رہے، القراءت السبع کی سند امتیازی حیثیت سے حاصل کی۔ تمام

Marfat.com

امتحانات میں ہمیشہ اول پوزیشن حاصل کرتے رہے۔ قائد اہل سنت حضرت علامہ شاہ احمد نورانی قبلہ قدس سرہ العزیز، سیدی فضل الرحمٰن مدظلہ کے ساتھ شیخ القراء کے حلقۂ درس میں شریک رہے۔

شیخ الاسلام سیدی ضیاء الدین احمد قادری قدس سرہ العزیز اور مبلغ اسلام حضرت علامہ شاہ عبدالعلیم صدیقی قادری رحمتہ اللہ علیہ خلیفہ مجاز حضرت مجدد اعظم اعلحضرت علامہ احمد رضا خاں قادری محدث بریلوی سے علوم کی تکمیل کی۔ حضرت مبلغ اسلام سے خصوصی طور پر ''ادب'' کی کتب کا درس لیا۔ اور فقہ کی تعلیم حضرت علامہ شاہ محمد علی حسین مدنی قادری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے حاصل کی اور امتیازی درجہ کی سند عنایت ہوئی۔

چھوٹی عمر میں والد کریم سے مجاز و ماذون ہوئے پھر تاجدار کچھوچھہ حضرت شاہ علی حسین اشرفی ؒ جب ۱۳۵۴ھ میں مدینہ طیبہ حاضر ہوئے، آپ کو گود میں لیتے ہوئے اپنے سر مبارک سے عمامہ مبارک (اشرفی تاج) اتار کر سیدی فضل الرحمٰن کے سر پر رکھتے ہوئے خلافت و اجازت سے نوازا اس وقت آپ کی عمر دس برس تھی۔

۱۳۶۴ھ میں شہزادہ اعلحضرت سیدی مفتی اعظم علامہ مصطفیٰ رضا خاں نوری رحمتہ اللہ علیہ کی قبل از حج مدینہ طیبہ میں حاضری ہوئی تو آپ کو سند حدیث و تمام سلاسل کی اجازت و خلافت سے سرفراز فرماتے ہوئے تمام اوراد و وظائف کی خصوصی اجازت عطا فرمائی۔ اور پھر مکہ مکرمہ میں میزاب رحمت کے نیچے کھڑے ہو کر خلافت و اجازت کے الفاظ کا اعادہ فرمایا۔

حضرت سیدی قطب مدینہ قدس سرہ العزیز نے فرمایا:

''۷/ رمضان بروز پیر ۱۳۶۴ھ / ۱۹۴۵ء کو جب ہلکی ہلکی بوندا باندی ہو رہی تھی۔ حضرت شہزادے میاں قبلہ رحمتہ اللہ علیہ نے علماء و مشائخ کی موجودگی میں فضل الرحمٰن کو میزاب رحمت کے نیچے اپنے ساتھ کھڑا کرتے ہوئے خلافت و اجازت کے الفاظ کا اعادہ فرمایا۔ ایک سجادہ اور ایک صدری اور گیارہ ریال عنایت فرمائے۔ اس وقت علماء و مشائخ میں سے یہ حضرات بھی موجود تھے۔ محدث اعظم حضرت مولانا سردار احمد صاحب، حضرت

Marfat.com

علامہ سید علوی عباس مالکی مکی۔ حضرت سید عمر رشید صاحب۔ حضرت قبلہ مولانا عبدالعلیم صدیقی۔ حضرت علامہ سید مصطفیٰ خلیل مکی، حضرت علامہ سیدی محمد عریس مدنی مالکی۔ حضرت مولانا سید ابوالحسنات قادری لاہوری۔ حضرت علامہ مفتی مظہر اللہ دھلوی۔ مجاہد ملت حضرت علامہ عبدالحامد بدایونی۔ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

حضرت! فضل الرحمٰن بڑا خوش بخت ہے۔ اسد ہے، اسد۔"

مبلغ اسلام حضرت علامہ شاہ عبدالعلیم صدیقی قادری رحمتہ اللہ علیہ نے ۱۳۶۵ھ میں جبکہ آپ کی عمر اکیس (۲۱) برس تھی۔ ۶۲ سند حدیث کے ساتھ جمیع سلاسل کی اجازت وخلافت عنایت فرمائی اور وہ تسبیح عنایت فرمائی جو سیدنا اعلیٰحضرت عظیم البرکت رحمۃ اللہ علیہ سے آپ کو عطا فرمائی تھی۔ اس دن آپ کے سب سے بڑے بیٹے حضرت حافظ حبیب الرحمٰن قادری رحمتہ اللہ علیہ کا عقیقہ تھا۔

حضرت مولانا علامہ شاہ محمد علی حسین قادری مدنی قدس سرہ العزیز نے ۱۳۶۶ھ میں اپنے تمام سلاسل کی اجازت وخلافت سے سرفراز فرمایا۔

حضرت ملک یوسف ہاشلی کبیر رحمتہ اللہ علیہ نے ۱۳۷۵ھ میں اپنے [illegible] کی سند سے سرفراز فرماتے ہوئے شیخ الدلائل کا سجادہ آپ کے سپرد کیا۔

۱۳۸۰ھ میں حضرت محدث کبیر علامہ سید علوی عباس مالکی مکی [illegible] فنون اور سند حدیث کے ساتھ جمیع سلاسل کی اجازت وخلافت سے نواز [illegible] خاص چادر سبز رنگ والی عنایت فرمائی۔

۱۳۹۰ھ میں قطب استنبول حضرت علامہ شیخ سامی افندی نے سند حدیث اور طریقہ قادریہ وشاذلہ ورفاعیہ اور سلسلہ نقشبندیہ کی خلافت واجازت سے نواز [illegible] فرمایا۔

۱۳۹۱ھ حافظ الحدیث علامہ محمد حافظ بن عبداللطیف بن سالم التجانی المصری نے سند حدیث عنایت فرمائی۔

۱۴۱۰ھ میں آپ بغداد شریف سیدنا غوث الثقلین قدس سرہ العزیز کی بارگاہ میں

Marfat.com

حاضر ہوئے تو حضرت شیخ عبدالکریم مدرس وخطیب حضرہ جیلانیہ نے سند حدیث اور سلسلہ عالیہ قادریہ ونقشبندیہ میں مجاز وماذون فرمایا۔

عقدِ نکاح

۱۳۶۲ھ میں آپ کا نکاح سیدہ حفصہ [۶۳] بنت عبدالرحمٰن محمد سعید ابوالطاہر رحمتہ اللہ علیہ سے ہوا۔ رسم نکاح شیخ القراء شیخ حسن شاعر رحمتہ اللہ علیہ نے ادا فرمائی۔ (نیز حضرت علامہ شاہ احمد نورانی قبلہ کا نکاح بھی حضرت شیخ القراء نے ہی پڑھایا تھا) حاضرین میں چھوارے تقسیم کیے گئے اور معزز مہمانوں کو ایک ایک پاؤ مصری اور ایک ایک شیشی عطرِ عود کا ھدیہ پیش کیا گیا۔ جب احقر نے یہ پڑھ کر سنایا تو سیدی قطب مدینہ کی صندقچی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا اسے کھولو۔ کھولنے پر ایک تھیلی کی طرف اشارہ فرمایا کہ یہ لے آو۔ اس میں سے مصری کا ایک ٹکڑا اور عطر کی شیشی احقر کو عنایت فرمائی۔ فرمایا یہ ان ہی میں سے بچی ہوئی ہیں سیدی والد صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے سنبھال رکھیں تھیں۔ احقر نے عرض کیا حضرت آپ کے نکاح کی محفل میں فقیر بھی شامل ہوگیا۔ مسکراتے ہوئے دعا فرمائی۔

اکابرین کی شرکت نے اس شادی کو تاریخی حیثیت دے دی ان میں سے چند ایک کے اسمائے گرامی مندرجہ ذیل ہیں۔

حضرت علامہ محمد یوسف بن محمد تاج الدین دمشقی، شیخ تقی الدین بن یوسف نبھانی، حضرت علامہ شاہ عبدالعلیم صدیقی قادری، حضرت علامہ شاہ علی حسین مدنی، سید مصطفیٰ خلیل مکی، عاشق النبی سید امین کتبی، حضرت علامہ نور سیف مکی، محدث کبیر علامہ سید علوی عباس مالکی مکی، قطب جدہ سید عبدالقادر سقاف، علامہ شیخ ابوبکر الاحساء، شیخ الدلائل ملک یوسف باشلی، سید یوسف عیوسہ موذن الحرم النبوی الشریف، سید احمد برزنجی، علامہ محمد عریس مدنی، حضرت سید عمر رشید، احمد یسین الخیاری شیخ الروضہ، محمد بن عبداللہ سراج مکی، سید احمد بن محمد بن عبداللہ رشیدی، عبدالوھاب الصلائی حلبونی، السید ھاشم مدنی، بلبل مدینہ السید محمد عبدالرحمٰن نجار، جمال خان لودھی، حکیم سید امجد حسین حیدرآبادی۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ نے آپ کو تین بیٹے اور تین بیٹیاں عطا فرمائیں۔

۱) حبیب الرحمٰن ۱۳۶۵ھ

۲) رضوان قادری ۱۳۷۳ھ

۳) خلیل الرحمٰن ۱۳۷۷ھ

عادات و خصائل :

آپ نہایت پاکیزہ اوصاف اور اعلیٰ اخلاق کے مالک ہیں۔ بے حد شفیق وملنسار، نہایت سخی وفراخ دل، بامروت و با اخلاق ہیں۔ مہمان نوازی و پردہ پوشی آپ کا شعار اور علماء ومشائخ کی تعظیم وتوقیر آپ کا شیوہ ہے۔ مساکین کے لئے دروازے کھلے رکھتے ہیں اور سائل کی حاجت برائی کے لئے کوشاں رہتے ہیں۔ ''الولد سر لابیہ'' کی شان کا مظہر ہیں۔

آپ تاجر کتب ہیں سب سے پہلے آپ نے باب جبریل (علیہ السلام) حارۃ الاغوات میں ''مکتبہ فضل الرحمٰن'' قائم کیا۔ پھر باب سیدنا عمر (عفی عنہ) پر منتقل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسی برکت عطا فرمائی ہوئی تھی کہ خریداروں کا ہمیشہ جھرمٹ رہتا تھا۔ پھر توسیع حرم کے سبب مکتبہ فندق الحرم کے نیچے منتقل کرنا پڑا، مکتبہ کے نام میں ''ابی حبیب'' کا اضافہ کیا۔ تعلق دار علماء ومشائخ کو کتب قیمت خرید پر ہی فروخت کرتے۔ اگر آپ محسوس فرماتے کہ خریدار عالم کی مالی حالت بہتر نہیں تو بہت کم قیمت وصول کرتے یا بطور ھدیہ پیش کردیتے۔ مکتبہ کے دوسری طرف قالینوں کی تجارت شروع کی۔

عادتِ مبارکہ یہ تھی کہ ہر آنے والے کو پہلے ناشتہ کرایا جاتا اور بعد میں بات چیت، صبح سے ظہر کی اذان تک یہ سلسلہ جاری رہتا۔

جن دنوں آپ کا مکتبہ باب عمر پر تھا ایک یمنی نوجوان آپ کے پاس ملازم تھا۔ ایک مرتبہ اس نے سولہ ہزار ریال کی گڑبڑ کی احقر آگاہ ہوا۔ رات حضرت مولانا مدظلہ تواتیہ میں تشریف رکھتے تھے۔ فقیر حاضر ہوا اور سارا واقعہ عرض کیا، آپ کا چہرہ متغیر ہوگیا۔

Marfat.com

فرمایا کیا تم سمجھتے ہو مجھے خبر نہیں؟ افسوس ہے کہ تم خدا کی مخلوق کے عیب تلاش کرتے ہو، یہ دیکھو میرے پاس بنک کی رسید کا عکس ہے جس کے ذریعہ اس نے یہ رقم یمن ارسال کی ہے، وہ ہمارے پاس کام کرتا ہے، ہمارے بچوں کی مانند ہے۔ یہ جو اس سے خطا ہوگئی ہے اگر ہم اس پر ستر نہیں کریں گے تو دوسرا کون کرے گا۔ ہر انسان سے خطا ہو سکتی ہے، اللہ تعالیٰ درگزر فرمانے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی اصلاح فرمائے اچھا بچہ ہے، خطا ہو ہی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ میری، آپ کی، اس کی اور ہم سب کی خطائیں معاف فرمائے۔ یہ راز اب تمہارے پاس امانت ہے خبردار اس کو کسی پر ہرگز ہرگز ظاہر مت کرنا۔ مجھے بہت خفت اٹھانی پڑی جو کہ میرے چہرے سے عیاں ہو رہی تھی، آپ نے محسوس کرتے ہوئے فرمایا آپ میرے بھائی ہو، میرے لئے رضوان کی مانند ہو آپ کی اصلاح میرے لئے واجب ہے۔ اگر میں ہی غافل رہوں تو کیا کوئی غیر یہ فریضہ انجام دے گا؟ پھر محبت بھرے انداز میں نصیحتیں فرماتے رہے اور مشروبات وفواکہ سے دلجوئی فرمائی۔

۱۹۷۴ء میں پاکستان تشریف لائے، لاہور سے قصور جا رہے تھے، حضرت پیر بہاالدین صاحب (مرید کے) کی گاڑی تھی۔ حضرت مولانا مدظلہ ڈرائیور کے ساتھ والی سیٹ پر تشریف رکھے ہوئے تھے، حضرت پیر سید حیدر حسین شاہ رحمتہ اللہ علیہ علی پوری اور یہ فقیر پچھلی سیٹ پر بیٹھے ہوئے تھے۔ ڈرائیور نے حضرت پیر بہاالدین صاحب کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔

"ایک مرتبہ پیر صاحب نے آٹھ سو روپے دے کر مجھے لاہور ٹریکٹر کے اسپیر پارٹس خریدنے کے لئے بھیجا۔ بس پر سوار ہوا، کسی نے میری جیب تراش لی خالی ہاتھ مرید کے واپس ہوا، پیر صاحب کو بتایا آپ نے کسی قسم کی ناراضگی کا اظہار نہ کیا مزید آٹھ سو روپے دیئے، میں دوبارہ لاہور گیا اور اسپیر پارٹس خرید کر لے آیا۔"

حضرت سیدی فضل الرحمٰن نے فرمایا:

"الحمدللہ ہماری تو کبھی چوری ہوئی ہی نہیں۔"

Marfat.com

حضرت پیر سید حیدر حسین شاہ رحمتہ اللہ علیہ نے کہا مولانا وہ جو ''فیصل آباد'' ابھی اتنا ہی کہہ پائے تھے۔آپ نے کہا پیر صاحب کچھ نہیں بولنا، آپ کو اللہ کی قسم ہے عارف کو نہ بتانا۔اور پھر ثوب (کرتا) تو میں نے اپنے ہاتھوں سے دیا تھا، اس نے چوری تو نہیں کیا تھا، اور میں نے تو معاف بھی کر دیا تھا۔پیر صاحب نے کہا مولانا آپ بھول گئے عارف تو اس وقت ہمارے ساتھ ہی تھا۔اس بارے میں یہ تو سب کچھ پہلے ہی سے جانتا ہے۔ حضرت نے احقر کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ بیٹا یہ کسی کو نہیں بتانا۔

واقعہ یوں ہوا کہ اس سے پہلے جب حضرت سیدی فضل الرحمٰن مدنی مدظلہ پاکستان آئے تو فیصل آباد بھی تشریف لے گئے، صاحب خانہ ہی کے ایک فرد نے آپ سے التجا کی کہ آپ کا کرتا میلا ہے مجھے عنایت فرمائیں میں دھو کر لے آتا ہوں۔آپ نے انکار کیا وہ شخص بضد رہا اور آپ کا کرتا لے گیا۔جیبیں اچھی طرح صاف کر دیں اور کرتا باہر پھینک کر چلا گیا۔آپ بیٹھے انتظار کرتے رہے بہت دیر ہونے کے بعد تلاش کرنے پر باہر ثوب مل گیا۔چونکہ اب آپ کے پاس کچھ رقم نہ تھی، حضرت پیر حیدر حسین رحمتہ اللہ علیہ نے بطور قرض بیس ہزار روپے آپ کو دیئے۔

ایک مرتبہ ایک پیر صاحب جن کا تعلق ضلع ہزارہ سے تھا، آپ کی گلی سے باہر نکل رہے تھے اور آپ داخل ہو رہے تھے۔آمنا سامنا ہوا سیدی فضل الرحمن آگے بڑھے سلام کیا اور گفتگو کے دوران کہا کہ:

'' حضرت آپ اور آپ کے ساتھی کل ظہر کا کھانا غریب خانہ
پر ہمارے ساتھ تناول فرمائیں ہمیں بڑی مسرت ہوگی۔''

پیر صاحب نے بڑی بے رخی کا مظاہر کرتے ہوئے انکار کر دیا۔یہ اس لئے تھا کہ وہ پیر صاحب سیدہ کا نکاح غیر سید کے ساتھ ناجائز سمجھتے تھے۔سیدی فضل الرحمٰن نے گھر پہنچنے پر سیدی قطب مدینہ سے گزارش کی۔

'' سیدی فلاں پیر صاحب سے ابھی گلی میں میری ملاقات ہوئی میں نے
ان کو کل بعد ظہر کھانے کی دعوت دی مگر انہوں نے انکار کر دیا۔ ''

Marfat.com

حضرت سیدی رحمتہ اللہ علیہ نے مسکراتے ہوئے فرمایا:

" ان کی فقیر کے ساتھ نہیں بنتی۔ "

چند دن کے بعد وہ پیر صاحب حضرت مولانا کے مکتبہ کے سامنے سے گزرے آپ نے سلام مسنون پیش کیا، مصافہ کیا اور مکتبہ میں بیٹھاتے ہوئے مشروبات سے تواضع فرمائی۔اس کے بعد بھی چند مرتبہ راہ چلتے آپ کی پیر صاحب سے ملاقات ہوئی، آپ سلام میں پہل کرتے اور بڑی محبت سے ملتے۔

ایک مرتبہ احقر راقم الحروف نے آپ سے ترکیا کی مطبوعہ دلائل الخیرات کے متعلق دریافت کیا کہ یہ کہاں سے حاصل ہوسکتی ہے؟ اسی وقت تین چار جگہ پر رابطہ کیا معلوم ہوا کہ مدینہ منورہ میں اس وقت مطلوبہ نسخہ کسی کے پاس موجود نہیں جدہ سے مل سکتا ہے۔ان دونوں حجاز مقدس میں شدید بارشیں ہورہیں تھیں، سڑکیں ٹوٹ گئیں، حاجیوں کی بسیں سیلاب میں بہہ گئیں۔راستے بند ہونے کی وجہ سے ہوائی جہاز میں بہت رش ہوگیا مگر آپ نے کوشش کر کے دوسرے دن صبح ۸ بجے کی فلائٹ میں سیٹ ریزرو کرالی اور دوسرے دن جدہ روانہ ہوگئے۔رات گئے واپسی ہوئی، گلی مین آمنا سامنا ہوا سلام عرض کیا آپ کے ہاتھ میں ایک بنڈل تھا فقیر نے اٹھالیا اور تواتیہ میں چلے گئے۔چونکہ آپ تھکے ہوئے تھے لیٹ گئے، بنڈل کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے کہا اسے کھولو، بنڈل کھولا اس میں کتابیں تھیں، ایک کتاب فقیر کو عنایت فرمائی، جب دیکھا تو حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی۔ یہ تو وہی دلائل خیرات تھی جو فقیر نے طلب کی تھی، بڑی خوشی سے کھول کر دیکھنا شروع کیا اس میں ایک ورق ٹیڑھا تھا میں بار بار اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔حضرت سیدی نے فرمایا کیا بات ہے؟ عرض کیا حضور خیر ہے، پھر دو تین بار استفسار کرنے کے بعد فرمایا، مجھے دکھاؤ، دلائل شریف آپ کو تھمادی جب آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ اس میں ورق ٹیڑھا ہے تو فرمایا۔ آپ نے کیوں نہیں بتایا؟ کیوں خاموش رہے؟ اور اس کے بدلے میں دوسری دلائل شریف عنایت فرمائی۔اب میں بار بار بنڈل کی طرف دیکھ رہا تھا، فرمایا اور چاہیے، عرض کیا جی حضور فرمایا لے لو، دوسرا نسخہ لے لیا مگر نظریں بنڈل پر ہی مرکوز رہیں۔پھر پوچھا کیا اور

Marfat.com

چاہتے ہو؟ نظریں نیچی کرتے ہوئے خاموش رہا، فرمایا جتنی چاہتے ہو لے لو، فقیر نے تیسری دلائل الخیرات شریف لے لی، فرمایا اور لے سکتے ہو احقر نے شکریہ ادا کرتے ہوئے عرض کیا سیدی تین ہی میرے لئے کافی ہیں۔ ان ایام میں اس مطبوعہ دلائل الخیرات کی قیمت ایک سو بیس ریال تھی۔ ایک نسخہ جناب میاں محمد فیاض قادری سجادہ نشین سیدنا علی ہجویری (رضی اللہ عنہ) اور دوسرا نسخہ حکیم محمد موسیٰ صاحب امرتسری کو بطور ہدیہ پیش کر دیا۔

حافظ صابر مداح اپنی جوبیتی سے معذور تھے، اکثر مدینہ طیبہ حاضر ہوتے اور نصب مدینہ سیدی ضیاء الدین احمد قادری رضی اللہ عنہ کی مجلس میں باقاعدگی سے شرکت کرتے، بڑے ذوق وشوق اور خوش الحانی سے نعت شریف پڑھتے۔

اکوڑہ خٹک سے نسبت رکھنے والے ایک خان صاحب جو کہ مدینہ طیبہ میں مقیم تھے نے حافظ صاحب پر پندرہ ہزار ریال کا قرضہ دیا۔ ان کا کہنا تھا کہ پچھلے برس حافظ صاحب کو میں نے پندرہ ہزار ریال کی رقم کا سوٹ دیا تھا کہ میرے گھر پہنچا دیں مگر انہوں نے نہیں پہنچایا۔ جبکہ حافظ صاحب کا بیان تھا کہ مذکورہ شخص نے مجھے ایک بیگ دیا کہ یہ میرے بیٹے آپ سے وصول کرے گا۔ میں نابینا انسان ہوں مجھے کچھ خبر نہیں تھی کہ اس بیگ میں کیا تھا ان کا بیٹا میرے پاس آیا اور بیگ لے گیا۔

مخلص مذکور نے حافظ صاحب کے مدینہ منورہ آنے سے پہلے ہی ان کی گرفتاری حاصل کر رکھی تھی۔ بایں جبیں پر حافظ صاحب کی ان خان صاحب کی ملاقات ہوئی گلے ملے، سلام ودعا کے بعد حافظ صاحب کا بیگ پہنچانے پر شکریہ ادا کرنے کے بعد اپنے کمرے میں لے گئے اور کہا حافظ صاحب آپ تشریف رکھیں میں آپ کے پیسے لے کر جوں لے کر آتا ہوں۔ دروازے کو قفل کرتے ہوئے چلے گئے تھوڑی دیر بعد پیسے لیتے ہوئے واپس ہوئے اور حافظ صاحب کو ان کے حوالے کر دیئے۔

جب حضرت سیدی قطب مدینہ قدس سرہ العزیز تک یہ خبر پہنچی تو آپ نے فرمایا فضل الرحمن کو بلاؤ، حضرت مولانا آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے فرمایا فضل! حافظ صاحب مداح النبی اور نابینا ہیں، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمان ہیں ان

Marfat.com

کوتھانہ میں رات نہ گزارنی پڑے، جیسے بھی ہوان کو لے آؤ، اللہ تبارک وتعالیٰ تم کو برکت دے گا، یہ بڑے اجر کا کام ہے۔

مذکورہ شخص کو بلایا ان سے بات چیت ہوئی مگر وہ رقم وصول کئے بغیر کسی بھی طرح حافظ صاحب کی خلاصی کرنے پر رضامند نہ ہوا۔ حضرت مولانا تھانے گئے اور اپنی ضمانت پر حافظ صاحب کو لے آئے اور حضرت سیدی قطب مدینہ رحمتہ اللہ علیہ کے سامنے لا بٹھایا۔ حضرت سیدی بہت خوش ہوئے اور آپ کو بہت دعاؤں سے نوازا۔ حافظ صاحب سے بڑی شفقت ومحبت سے گفتگو فرماتے ہوئے ان کی دلجوئی کرتے رہے۔

دوسری رات مدعی کو بلایا اور ان سے کچھ رقم کم کرنے کو کہا مگر وہ راضی نہ ہوئے۔ آپ نے اپنی جیب سے پندرہ ہزار ریال نکال کر اسے دیتے ہوئے سند تحریر کرالی۔ وہاں جو حضرات موجود تھے ان میں سے بعض حضرات نے بھی اس رقم میں کچھ حصہ شامل کیا۔

عادتِ کریمہ تھی کہ گودام سے کتب کے کارٹن مزدوروں سے اٹھواتے اگر ان میں کوئی عمر رسیدہ ہوتا تو اس سے وزن تو کم اٹھواتے مگر مزدوری زیادہ دیتے۔ نوجوان مزدور کو بھی زیادہ وزن اٹھانے کی اجازت نہ ہوتی، اگر کوئی مزدور زیادہ وزن اٹھانے کی کوشش کرتا تو اسے منع فرمادیتے کہتے اپنی قوت سے کم وزن اٹھاؤ تاکہ مسلسل کام کرسکو یہ تو نہیں کہ آج مشقت زیادہ اٹھاؤ اور دوسرے دن تھک کر آرام کرنے لگو۔ وزن اٹھانے کے لئے آپ نے تین پہیوں والی سائیکلیں بھی رکھی ہوئیں تھیں، جن کے آگے ٹرالی ہوتی۔ جب کبھی احقر کو فرماتے گودام سے کتب اٹھوالاؤ، فقیر سائیکل کی ٹرالی پر ایک دو کارٹن لاد کر لے آتا وزن تو کچھ زیادہ نہ ہوتا، مگر گرمی کی وجہ سے پسینہ خوب نکل آتا اگر آپ دکان پر تشریف رکھے ہوتے، تو دیکھتے ہی ناراضگی کا اظہار فرماتے۔ تم کیوں اٹھالائے؟ مزدور سے کیوں نہیں اٹھوایا؟ کس طرح پسینہ نکل رہا ہے! آئندہ تم گودام مت جانا، اپنے آپ کو تم بہت طاقتور خیال کرتے ہو، ہماری بات کی تو کوئی قدر نہیں۔ پھر تھوڑی ہی دیر بعد بڑے پیار ومحبت سے سمجھانا شروع کردیتے۔

ایک مرتبہ آپ اپنے مکتبہ میں تشریف فرما تھے۔ ایک مغربی نژاد آئے، آپ کے

Marfat.com

ہاتھ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا، یہ انگھوٹھی مجھے دکھاؤ، سیدی نے انگھوٹھی اتار کر دے دی۔ بغور ملاحظہ کرنے کے بعد بولے کیا فروخت کرو گے؟ آپ نے انکار کیا تو اس صاحب نے کہا، اگر بیچو تو میں پندرہ سو ریال میں خریدتا ہوں۔ سیدی نے فرمایا یہ انگھوٹھی مجھے ھدیہ میں ملی ہے، اس لئے اس کا فروخت کرنا مناسب نہیں۔ تو انہوں نے دو ہزار کی پیشکش کی آپ کے انکار پر وہ صاحب تین ہزار ریال تک پہنچ گئے۔ آپ نے ان کو مکتبہ کے اندر بلایا اور چائے سے ضیافت فرمائی۔ کہا جو آپ سمجھ رہے ہیں، وہ یہ نہیں۔ انہوں نے کہا آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟ فرمایا آپ اسے زمرد سمجھ رہے ہو مگر یہ تو عقیق ہے۔ شیخ صاحب کو یہ بات درست معلوم نہ ہوئی اس لئے ساڑھے تین ہزار قیمت لگا دی اور چل دیئے ابھی وہ چند قدم پر ہی تھے سیدی نے ان کو بلایا اور انگھوٹھی ان کے سپرد کر دی۔ شیخ صاحب نے ساڑھے تین ہزار ریال آپ کو پیش کئے۔ سیدی نے یہ کہتے ہوئے رقم واپس کر دی کہ یہ میری طرف سے ھدیہ ہے۔ شیخ صاحب کو آپ کی دیانت و امانت پر بہت تعجب ہوا اور وہ آپ کے گرویدہ ہو گئے۔

سیدی قطب مدینہ ؒ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے آپ کے معمولات کو جاری رکھنے کی کوشش میں رہے۔ روزانہ کی مجلس میلاد، مہمانوں کی آمد، مہمان نوازی اور لنگر کا سلسلہ جاری و ساری رہا۔ چونکہ محبت رسول (ﷺ) کا درس اپنی پوری تابانی سے جاری تھا۔ دینِ جدید والوں کے سینے جل اٹھے، آپ کو حضرت سیدی قطب مدینہ ؒ کی وفات کے چند ماہ بعد ۱۴۰۱ھ / ۱۹۸۱ء میں پابند سلاسل کر دیا، چار ماہ اور دو دن زندان کی مصیبتیں برداشت کیں، صبر و شکر کے کلمات زبان سے جاری رہے۔

یہ آفتاب شب پیر منزلت ۱۴۲۳ھ، ۳۰ دسمبر ۲۰۰۲ء کو غروب ہو گیا۔ رحمتہ اللہ علیہ

کل من علیھا فان ہ ویبقی وجہ ربک ذو الجلال و الاکرام ہ

انا للہ و انا الیہ راجعون

Marfat.com

سیدی حبیب الرحمٰن قادری رحمۃ اللہ علیہ

آپ ۱۳۶۵ھ میں مدینہ منورہ کے محلہ باب السلام زقاق صقیفۃ الرصاص میں پیدا ہوئے۔ کم عمری میں قرآنِ مجید حفظ کر لیا۔ ابتدائی سے ثانوی تعلیمی مراحل مدینہ طیبہ میں طے کئے۔ پھر ریاض یونیورسٹی میں داخلہ لیا اور انجینیر نگ کا ڈپلومہ حاصل کیا۔

حالت جذب طاری ہوئی۔ بلند اخلاق، طہارت وتقویٰ، عبادت وریاضت میں سلف صالحین کا نمونہ تھے۔ مہمان نوازی میں اپنے دادا سیدی قطب مدینہ قدس سرہ کے مظہر اور ادب واحترام میں اپنی مثال آپ تھے۔ ہمیشہ نفیس لباس پسند فرماتے اگر لباس پر معمولی سادھبہ محسوس فرماتے تو فوراً تبدیل فرما لیتے۔ اگر اکابر علماء کرام ومشائخ عظام میں سے کوئی تشریف لاتے تو ان کو سلام کرنے میں ہمیشہ پہل کرتے ان کے ہاتھ کا بوسہ لیتے۔ اپنا ہاتھ کبھی کسی کو چومنے نہ دیتے۔

ہمیشہ تلاوتِ قرآن کریم یا دلائل الخیرات شریف کے ورد میں مشغول رہتے۔ گھر سے بہت کم نکلتے۔ جنت البقیع شریف کی حاضری معمول تھا اور ہمیشہ پیدل حاضری کو جاتے اور گھنٹوں بقیع شریف پر کھڑے رہتے۔ اگر راستے میں چلتے ہوئے کوئی متعلقین میں سے آپ کو دیکھ لیتے اور اپنے ساتھ گاڑی میں بیٹھنے کے لئے کہتے تو آپ اشارے سے معذرت کر لیتے۔

سیدی قطب مدینہ ضیاء الدین احمد قادری ﷺ فرماتے:

"یہ بھی میری طرح مجذوب ہو گیا ہے دیکھیں کب اس حالت سے نکلتا ہے۔" [۶۴]

اڑتالیس برس کی عمر میں ۱۴۱۳ھ میں واصل بحق ہوئے۔ بقیع شریف میں مدفون ہیں۔ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ۔

Marfat.com

حضرت علامہ ڈاکٹر رضوان قادری زید مجدہ

سیدی ڈاکٹر علامہ رضوان ۱۳۷۳ھ میں مدینہ منورۃ، محلہ باب السلام، زقاق صقیفۃ الرصاص میں پیدا ہوئے۔ ۱۵ سال کی عمر تک تعلیم مدارس مدینہ منورہ میں طے پائے۔ ہمیشہ امتحان میں امتیازی پوزیشن حاصل ہوئی۔

۱۳۹۸ھ میں جامعہ الملک [illegible] کلیۃ التربیہ سے جغرافیہ میں بی۔اے کیا۔ ۱۹۸۳ء میں جامعہ [illegible] سے ایجوکیشن میں ایم۔اے کیا اور پھر اسی یونیورسٹی سے جون ۱۹۸۷ء میں ایجوکیشن میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔ آپ مختلف مقامات پر دینی لکچر دیتے رہے۔ آپ [illegible] ہوئے۔

فراغت کے بعد جامعہ [illegible] جامعہ اسلامیہ نیاگرا نیویارک کے [illegible]

کلیۃ التربیہ مدینہ منورہ میں [illegible] چکے ہیں۔ اور شعبہ طریق وتدریس کے [illegible] منصوبہ بندی اور ایجوکیشن ڈپلومہ کے [illegible] تحقیق کرنے والوں کی راہنمائی کرتے [illegible]

ہیں:

(۱) اکیڈمک رہنمائی۔ (۲) [illegible]

(۳) اکیڈمی کے انتظامی امور [illegible]

(۴) ایڈوائزر علوم ادبیہ [illegible]

آپ کا شمار مدینہ طیبہ کی اہم شخصیات میں ہوتا ہے [illegible] سیمیناروں میں شرکت، ریڈیو اور ٹیلیویژن کے [illegible] میں شرکت۔ متعدد کالجوں اور یونیورسٹیوں کی کمیٹی کے ممبر ہیں، ممتاز ماہر تعلیم ہیں۔ متعدد کتب کے مصنف ہیں۔

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

الى سعادة سيدى داكتور رضوان . حفظه الله تعالىٰ

السلام عليكم و رحمة الله و بركاته وبعد

قال تعالىٰ (كل من عليها فان ويبقى وجه ربک ذوالجلال و الا كرام) لقد وصلنى نباء وفات سيدى ومرشدى والمربى سماحة الشيخ فضل الرحمن القادرى رحمة الله تعالىٰ وتغمده بواسع رحمة انه هو الرحمن الرحيم وقد وصلنى الخبر قبل يومين و اصابنى حينما اشد الحزن والا لم ومرت هذه اليومين الثقل على من مدة السجن السنة و ثمان اشهر و لكن أسال الله ان يصبرنى و يصبركم على ماحدث . ولقد اصبحت المريدين اليتم بعد وفاة المرشدى رحمة الله انى الان اتمنى منكم السير على نفس خطا ابيک رحمة الله . وانا الان اجد الماً فى قلبى بسبب اختى سلمى الى هى فى الحقيقة مظلومة و مسكينه و ايضاً تعزية ستى آمنه و ستى حمدة و سيدى خليل الرحمن و اختى عزه و اختى بدور واتمنى ان تو صلو التعزيتى لبقية اصحاب واصدقاء حلقه الضيائيه و لكل اهلة و ذوية.

واتمنى لكم من الله تعالىٰ جزيل الشكر و الاجر العظيم .

وتغمد الله الفضيلة بواسع رحمة واسكنه فسيح جناته.

والله يوفقكم و يسد د خطاكم.

خادمكم

محمد عارف القادرى

٥ ١٤٢٣/١٠/٢٩

Marfat.com

سیدی ڈاکٹر خلیل الرحمٰن زید مجدہ

آپ مدینہ منورہ میں ۱۳۷۷ھ میں باب المجیدی زقاق الضراوان میں پیدا ہوئے ثانوی تک تعلیمی مراحل مدینہ طیبہ میں طے کیے۔ اورایم۔بی۔بی۔ایس کی تعلیم پاکستان میں کراچی کے ڈاؤ میڈیکل کالج (DMC) سے حاصل کی۔ واپس مدینہ طیبہ گئے اور تبوک فوجی اسپتال میں تعین ہوئے۔ پھر المانیہ گئے اور آٹھ سال تعلیم حاصل کرنے کے بعد ای۔این۔ٹی۔(ENT) اسپشیلسٹ کی ڈگری حاصل کی اور تا حال مذکورہ ہسپتال میں تعین ہیں۔

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

نگاہ مبارک (ﷺ) کا اعجاز

رسول اللہ ﷺ جس طرح دن کی روشنی میں دیکھتے تھے اسی طرح رات کے اندھیرے میں بھی دیکھ لیتے تھے۔

آنحضرت ﷺ جس طرح سامنے دیکھتے تھے اسی طرح پیچھے کھڑے شخص کو ملاحظہ بھی فرما لیتے تھے۔

آنحضرت ﷺ ثریا میں گیارہ تارے دیکھتے تھے۔

آنحضرت ﷺ اندھیرے کمرے میں چراغ جلائے بغیر نہ بیٹھتے تھے۔

آنحضرت ﷺ کو جاری پانی اور سبزہ کو دیکھنا بہت پسند تھا۔

آنحضرت ﷺ کو لیموں اور سرخ کبوتر دیکھنا بہت پسند تھا۔

(وسائل الوصول الی شمائل الرسول ﷺ۔ علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی۔ مترجم: پروفیسر سید ریاض حسین شاہ۔نوری کتب خانہ لاہور)

Marfat.com

Marfat.com

Copy Right for Salah Al-Saady
181 0606335945 P O BOX 3271

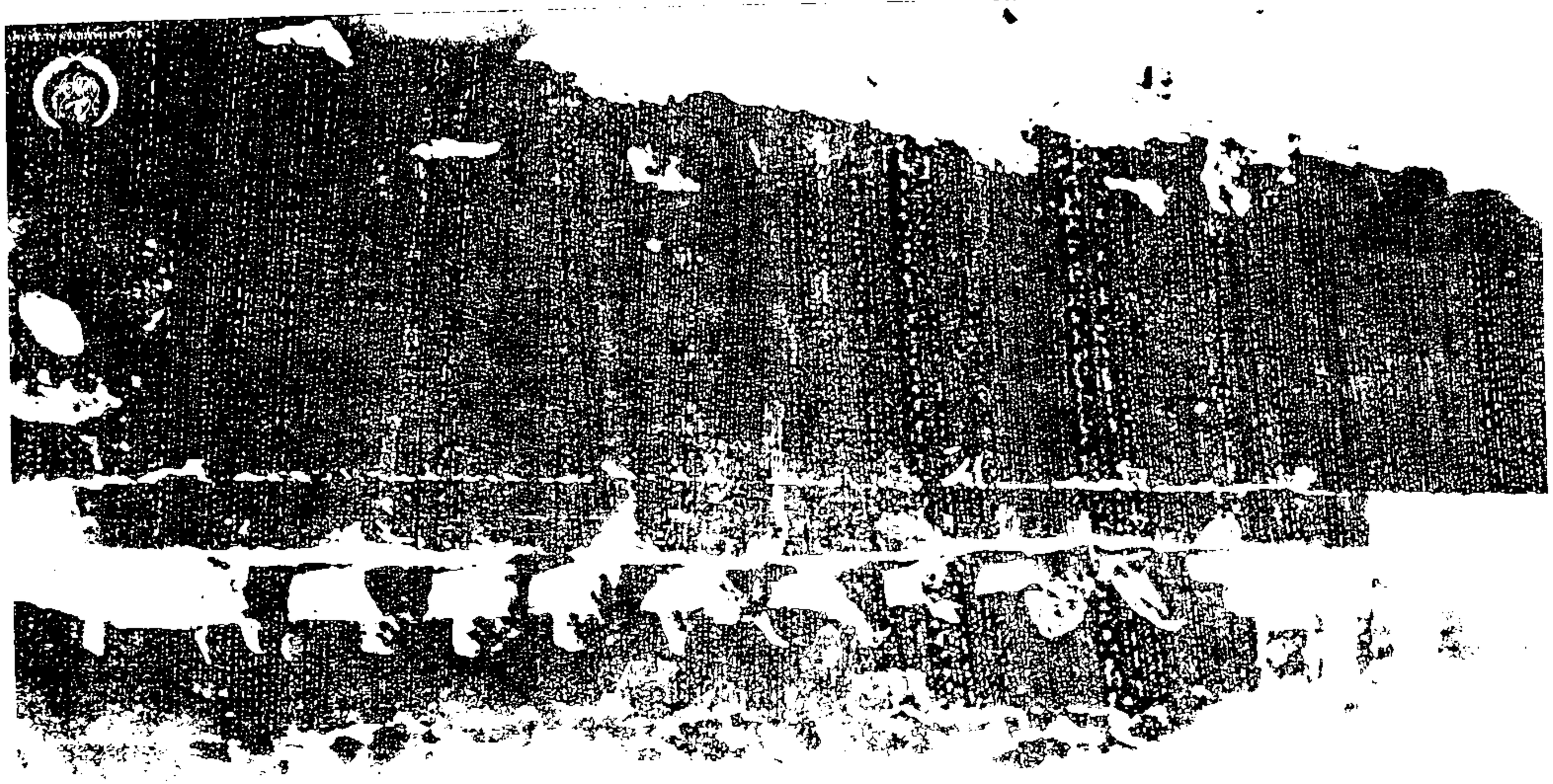

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ضوالقادر

جانشین قطب مدینہ

حضرت سیدی حافظ فضل الرحمن

مدنی قادری مدظلہ

مشاہیر کی نظر میں

Marfat.com

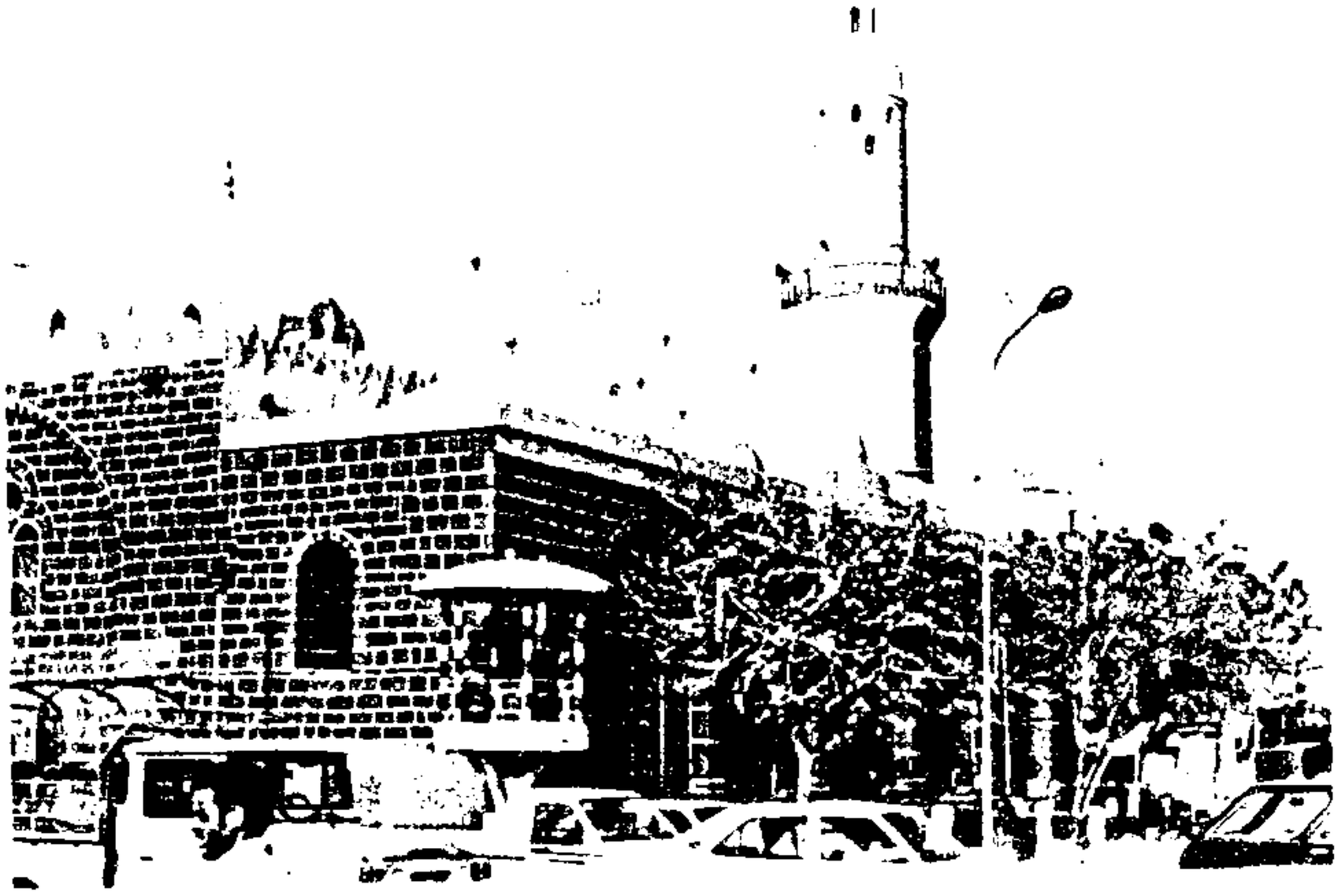

مسجد المصلى (الغمامة)

مسجد سيدنا أبي بكر الصديق

Marfat.com

۱) سیدی قطب مدینہ قدس سرہ العزیز

۱) فضل الرحمٰن اللہ کا شیر ہے۔اس کی بیعت میری بیعت ہے۔
۲) فضل الرحمٰن میرے ہاتھ پاؤں ہے۔
۳) جس نے فضل الرحمٰن کا بازو پکڑ لیا اس کا کام ہو گیا۔

۲) شہزادۂ اعلحضرت سیدی مصطفیٰ رضا خاں نوری ؒ

﴿ حضرت مولانا فضل الرحمٰن بڑا مؤدب اور سخی ہے۔میرے دل کا سکون ہے۔ شیر کا بچہ ہے نا۔ ﴾

۳) جنابہ آمنہ مدظلہا

سیدی قطب مدینہ ؒ کی صاحبزادی فرماتی ہیں۔ جب بھائی صاحب چھوٹے تھے۔ حضرت والد صاحب قبلہ کے کمرے میں داخل ہوتے تو آپ فریاد کرتے۔

﴿ فہد آ گیا۔فہد آ گیا۔ ﴾

۴) حضرت مجاہد اعظم سیدی محمد حبیب الرحمٰن عباسی قادری

﴿ ہمارا بھائی (سیدی فضل الرحمٰن) نیم مجذوب ہے۔ ﴾

Marfat.com

۵) حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی ؒ

﴿ حضرت مولانا فضل الرحمٰن مدنی قبلہ مدظلہ العالی میری آنکھوں کا نور ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس آستانہ مبارکہ کی رونقیں قائم رکھے۔ ﴾

۶) حضرت علامہ غلام قادر اشرفی قدس سرہ العزیز

﴿ حضرت مولانا فضل الرحمٰن قبلہ غریب نواز سخاوت کا بحر مواج بیکراں ہیں۔ دنیا سے بیزار اور آپ کا دل مدینہ ہے۔ ﴾

۷) حضرت علامہ ابوالبرکات سید احمد قادری ؒ مفتی اعظم پاکستان

﴿ آپ کی (سیدی فضل الرحمٰن) بارگاہ میں نذر پیش کرنا فقیر کے لئے سرمایۂ آخرت ہے۔ ﴾

۸) مجاہد ملت عبدالستار خاں نیازی رحمۃ اللہ علیہ

﴿ آپ کا وجود گرامی نعمت ہے۔ الولد سر لابیہ ﴾

۹) حضرت پیر سید حیدر حسین علی پوری رحمۃ اللہ علیہ

﴿ اس وقت مدینہ طیبہ میں حضرت علامہ فضل الرحمٰن صاحب سے بڑھ کر کوئی اور دوسرا اپنے مسلک کا اتنا پابند نہیں۔ گویا کہ ہمہ وقت تلوار پر چل رہا ہے۔ ﴾

Marfat.com

۱۰) حضرت علامہ غلام علی اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ

﴿ حضرت مولانا فضل الرحمٰن پیکر علم وعمل، صوفی باصفا، عاشق رسول (ﷺ) اور مہر ومحبت کا سمندر ہیں۔ ﴾

۱۱) حضرت علامہ پیر شریف احمد شرافت نوشاہی رحمۃ اللہ علیہ

﴿ حضرت مولانا فضل الرحمٰن کے بارے میں کیا عرض کروں آپ پاک مسلک، پاک ذات اور پاک صفات ہیں۔ کمزوروں کا سہارا ہیں۔ ﴾

۱۲) حضرت حافظ خیر محمد سندھی مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ

﴿ سیدی فضل لمبے ہاتھوں والا ہے، ساتھیوں پر خوب خرچ کرتا ہے۔ ﴾

۱۳) حضرت شیخ ذکریا بخاری مدنی ﴿

﴿ شیخ فضل الرحمٰن نور عینی۔ ہمارا حبیب ہے۔ ﴾

۱۴) سید سلیمان الواعظ نقیب حضرۃ قادریہ ﴿

﴿ حبیبی فضل کریم ابن کریم ہے اور ستار ومعین ہے۔ ﴾

Marfat.com

۱۵) حضرت علامہ مفتی محمد حسین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ

﴿ آپ (فضل الرحمٰن قادری) سخیوں کے قافلے کے سردار ہیں۔ ﴾

۱۶) حضرت مفتی تقدس علی خاں قادری ﷺ

﴿ حاتم طائی کی باتیں سنی تھیں عملی طور پر حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب قبلہ میں دیکھیں ۔ ﴾

۱۷) زبدۃ الحکماء سیدی محمد عظیم قاسمی قادری ﷺ

آپ نے ایک مکتوب بنام راقم الحروف میں تحریر فرمایا:

﴿ حضرت صاحب سیدی وسندی فضیلت مآب، قبلۂ عالم، جنید زماں، شیخ المشائخ موحد ربانی مولانا فضل الرحمٰن مدظلہ العالی کو مودبانہ سلام عرض کریں۔ ﴾

Marfat.com

۱۸) حضرت علامہ ڈاکٹر مسعود احمد مجددی مدظلہ عالی

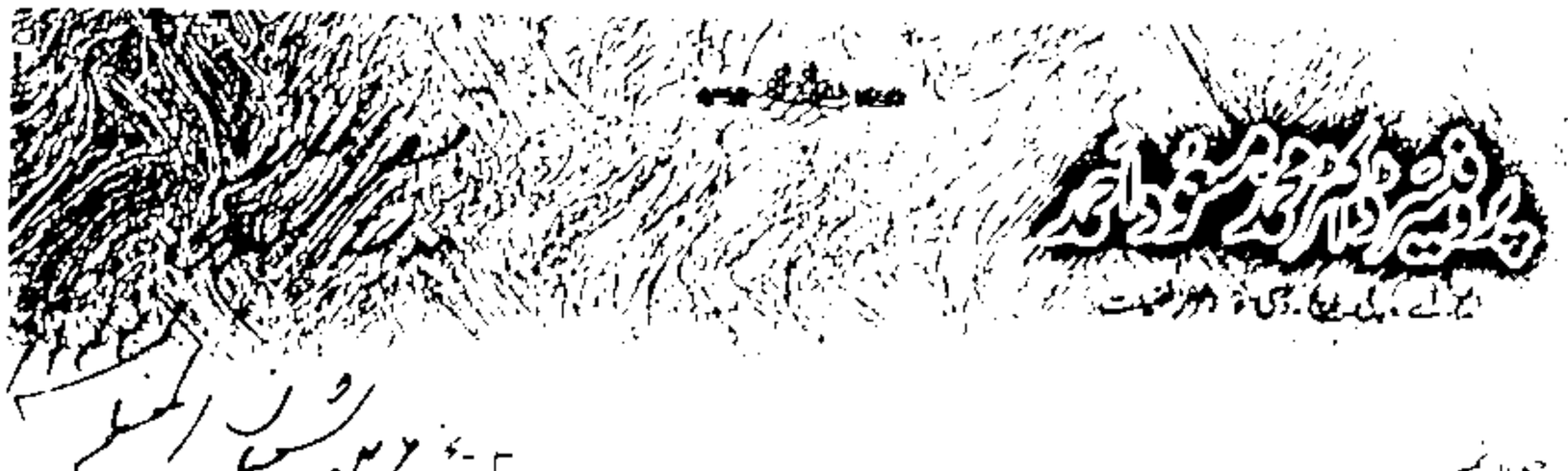

۱۹) حضرت علامہ افتخار احمد قادری مدظلہ عالی

Iftikhar Ahmad Qadri
Darul Uloom Qadria Ghareeb Nawaaz
P.O.Box: 3727
Ladysmith, 3370
South Africa
Cell: 0731576199
Tel: 063 635 7863 Fax: 063 637 8633
Email: info@darululoom.co.za

افتخار أحمد قادري
المدينة المنورة ، الحوالي
ت : ٠٤ ٨٣٤٤١٥٠ .
جوال : ٠٥٦٧٧٢٩٦٣٦ .
ص . ب : ٢٥٥٠٩
E-mail: Iftekhar_qadri@hotmail.com

قدوۃ السلف فضیلۃ الشیخ العلامۃ الحافظ فضل الرحمن
علیہ الرحمۃ والرضوان

حضرت شیخ فضل الرحمن القادری ثم المدنی رحمۃ اللہ علیہ سے میرا تعلق اور سابقہ پورے تیس سال (۱۹۸۲ تا ۲۰۰۲ء) رہا، اس طویل عرصہ میں میں نے ان کے ساتھ متعدد معاملے کئے، نہایت وثوق کے ساتھ میں وضاحت کرتا ہوں کہ ہمیشہ میں نے ان کو معاملات میں سو فیصد صحیح، امین اور قوی پایا۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

الدین المعاملۃ ۔ صحیح معاملہ کرنا ہی دین ہے صحیح معاملہ دین کا روح ہے، حضرت میں یہ روح ہمیشہ جلوہ بار رہتی تھی۔

علالت کے آخری ایام میں جب لکھنے پڑھنے سے معذور ہوگئے تھے، دنیا بھر سے آنے والے خطوط کے بارے میں مجھے حکم دیتے، میں پڑھکر سناتا، اگر بعض خطوط کے جوابات دینا مناسب سمجھتے تو مجھے حکم دیتے میں ان کے جوابات لکھتا پھر ان کو سناتا پھر آپ دستخط فرماتے۔

مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ جوابات کے القاب میں اگر کوئی کمی محسوس کرتے تو مجھ سے فرماتے یہ لفظ بڑھا دیجئے، علماء واکابر کے لئے ان کے القاب کا پورا خیال اور اہتمام فرماتے اور علماء کے لئے بالکل مناسب الفاظ لکھنے کا حکم دیتے۔ حضرت قطب مدینہ پر لکھی جانے والی کتاب جسے صدیق مکرم جناب عارف ضیائی صاحب نے ترتیب دیا ہے اسکا بیشتر حصہ میں حضرت شیخ فضل الرحمن علیہ الرحمۃ والرضوان کو میں نے سنایا اور مولف بھی ساتھ میں تشریف رکھتے تھے، کئی ایک مقامات پر حضرت نے بعض الفاظ کا اضافہ بھی فرمایا اس طرح اس کتاب کے مستند اور ثقہ ہونے کی تصدیق بھی فرمادی۔

Marfat.com

Iftikhar Ahmad Qadri
Darul Uloom Qadria Ghareeb Nawaz
P O Box 377
Ladysmith, 3370
South Africa
Cell: 0731576199
Tel: 063 635 7863 Fax: 063 637 8633
E-mail: info@darululoom.co.za

افتخار أحمد قادري
المدينة المنورة - الحي الي
ت : ٠٤٨٢٤١١٥
جوال : ٠٥٧٧٢٩٩٣٦
ص . ب : ٢٥٥٠٩
E-mail: Iftekhar_qadri@hotmail.com

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۲۰) عبدالرؤف عثمان قادری

الحمدللہ مجھے سیدی قطب مدینہ قدس سرہ العزیز پر کتاب جس کے مولف جناب سیدی محمد عارف قادری ضیائی ہیں، کی کمپوزنگ کا شرف حاصل ہے۔ فقیر سات برس مدینہ طیبہ الف الف الصلاۃ والسلام علی ساکنھا ومنورھا کی حاضری سے بہرہ ور رہا۔ جانشین قطب مدینہ قدوۃ الساکین حضرت علامہ سیدی فضل الرحمٰن قادری نوراللہ مرقدہ کی بارگاہ میں تسلسل سے حاضری ہوتی رہی۔ آپ کریم النفس اور انتہائی متواضع ومنکسر المزاج بزرگ تھے۔ اخلاقِ حسنہ کے مجسم پیکر اور مہمان نوازی وسخاوت میں اپنی مثال آپ تھے۔ ہر آنے والے کا بڑی محبت وشفقت سے استقبال فرماتے، اگر کوئی نعت پڑھنے والا ہوتا تو اس سے نعت کی فرمائش کرتے اور جانے والے کو محبت بھرے انداز میں الوداع کہتے۔

مولف کتاب ھذا پر خصوصی طور پر مہربان تھے۔ ایسا بھی ہوا کہ آپ کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے۔

"بھائی عارف آپ کا اور ہمارا مقام برابر ہے۔ آپ بھی سیدی والد صاحب قبلہ کے خلیفہ ہو اور میں بھی۔"

آپ کی زبانِ مبارک سے یہ بھی سنا گیا۔

"اللہ تعالیٰ مجھے یہ کتاب، مطبوعہ دیکھنی نصیب فرمائے۔"

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ھوالقادر

جانشینِ قطبِ مدینہ

حضرت سیدی حافظ فضل الرحمٰن

مدنی قادری مدظلہ

کے

خلفاء

Marfat.com

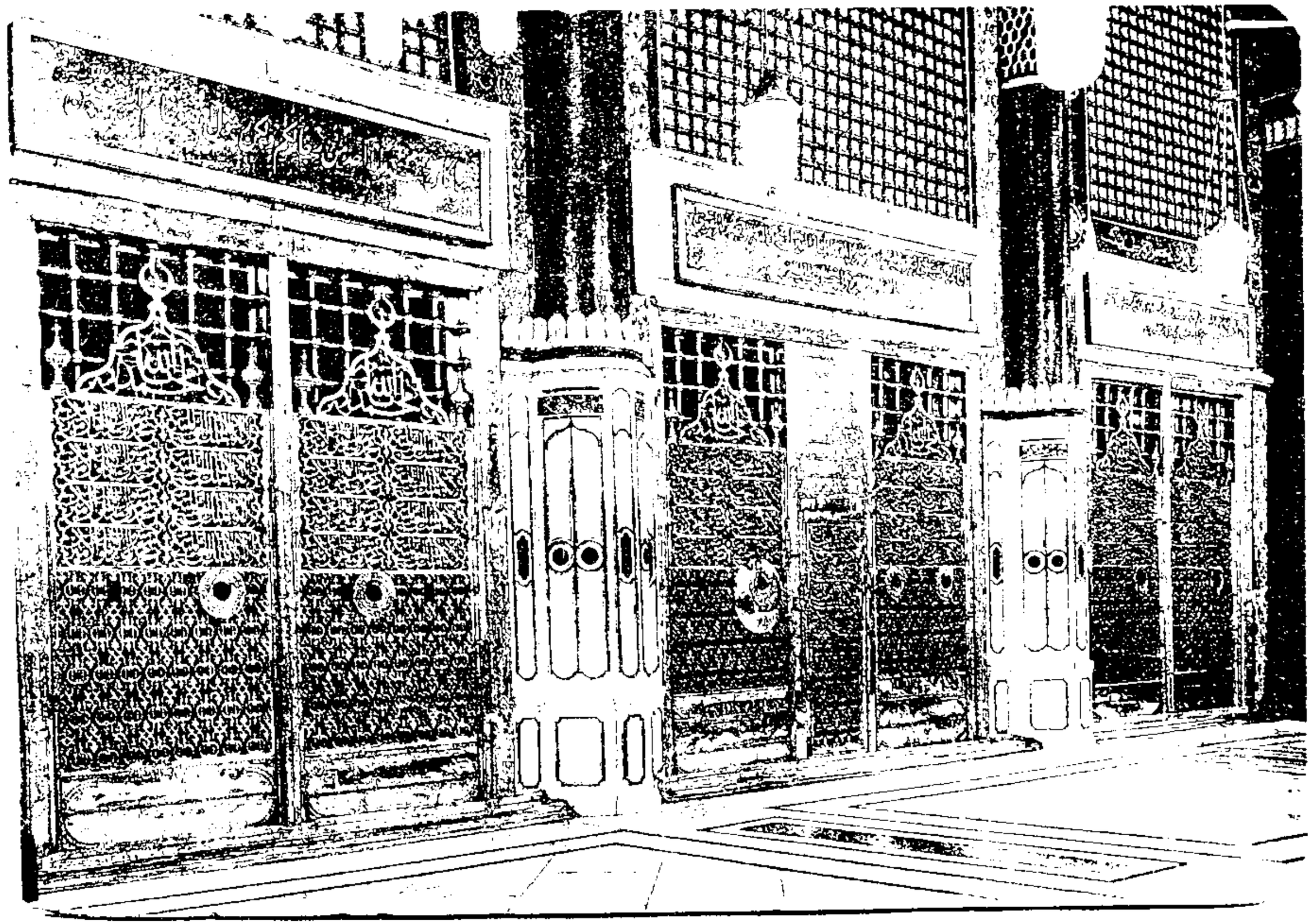

Marfat.com

(۱)	حضرت سیدی ڈاکٹر رضوان قادری مدظلہ العالی خلف الصدق و جانشین سیدی فضل الرحمٰن قادری	مدینہ منورہ
(۲)	حضرت سیدی ڈاکٹر خلیل الرحمٰن قادری خلف الرشید سیدی فضل الرحمٰن قادری	مدینہ منورہ
(۳)	حضرت عبدالقادر بن سید محمد المعروف باپو شریف بانی رکن دعوت اسلامی	کراچی
(۴)	مولانا علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری زید مجدہ	لاہور
(۵)	حضرت علامہ شاہ تراب الحق قادری مدظلہ العالی	کراچی
(۶)	حضرت علامہ مفتی شاہ محمد مجیب اشرف مدظلہ العالی	ہند
(۷)	حضرت علامہ قاری محمد خالد چشتی زید عنایۃ	لاہور
(۸)	حضرت علامہ افتخار احمد قادری مدظلہ	ہند
(۹)	حضرت علامہ سید محمد حسینی اشرفی	ہند
(۱۰)	مولانا محمد الیاس عطار امیر دعوت اسلامی	کراچی
(۱۱)	حضرت علامہ مفتی عبدالعزیز حنفی قادری	کراچی
(۱۲)	حضرت مولانا عبدالعزیز خان قادری ضیائی	لاہور
(۱۳)	حضرت حافظ محمد فیاض احمد قادری	لاہور
(۱۴)	حضرت صاحبزادہ محمد فیاض قادری سجادہ نشین سیدنا علی ہجویری	لاہور
(۱۵)	حضرت علامہ محمد عبد الحکیم اختر شاہجہانپوری	لاہور
(۱۵)	سیدی برکات محمد حبیب الرحمٰن قادری	مدینہ منورہ
(۱۶)	سیدی جیلانی محمد عبدالقادر قادری	مدینہ منورہ
(۱۷)	عبدالمصطفیٰ محمد عارف قادری رضوی	مدینہ منورہ
(۱۸)	سیدی محمد تیسیر بن توفیق المخزومی	دمشق

Marfat.com

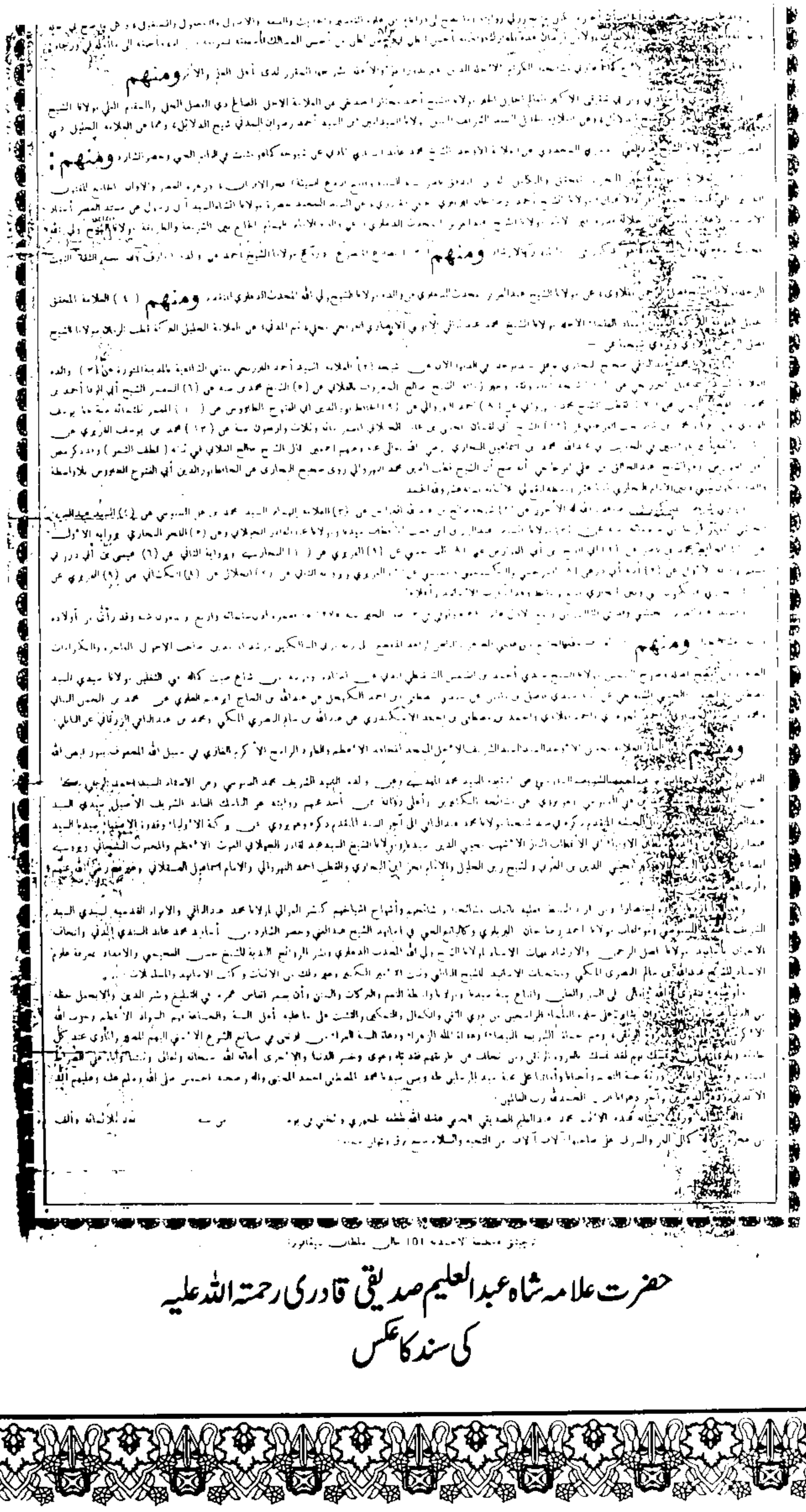

حضرت علامہ شاہ عبدالعلیم صدیقی قادری رحمۃ اللہ علیہ
کی سند کا عکس

Marfat.com

(بسم الله الرحمن الرحيم)

إجازة بمرويات السنة المحمدية

المسلسلة وعلومها ، وتراث علماء الحديث العربي

الحمد لله، وصلى الله على سيدنا محمد النبي الخاتم وعلى آله وصحبه

وبعد

فإن ... الحسن المعروف بمحمد الحافظ التجاني بن عبد اللطيف بن سالم الحسني

الحسني ، يروي موطأ الإمام مالك وإلمام دار الهجرة ، رضي الله عنه وعن إمام الحديث

الرحالة النبيه محدث العصر السيد محمد عبد الحي بن السيد عبد الكبير الكتاني ، وعن العلامة

أحمد بن الضياء سالم السويدي البغدادي الشافعي ، وعن السيد مرتضى الزبيدي

الحسيني ، عن المعمر محمد بن ناصر الدرعي السلفي الحاتمي ، عن الشيخ أبي

عبد الله محمد بن أركماش ، وعن الحافظ أبي الطاهر محمد بن أحمد السنوسي ، عن المعمر حسين بن

عبد الله العجيمي المراغي ، عن عز الدين أحمد بن إبراهيم بن عمر بقاعي ، عن أبي الخير

ابن يحيى الحافظ المكناسي ، عن أبي عبد الله محمد بن سعيد بن أحمد بن

ابن قزقن ، عن أبي عبد الله أحمد بن محمد بن عيسى بن ... عن أبي

ابن أحمد الفهاسي ، عن أبي عيسى يحيى بن عبد الله ... السجلماسي

ابن يحيى عن يحيى ، عن أبيه يحيى بن ... صاحب الموطأ

رضي الله عنه آمين .

وبين ... و ...

من السيدة الصالحة ، أمة الله ... بنت ... الشنقيطي ...

وأسانيد ، مسلسلة ... إلى ... صلى الله عليه وسلم ...

حافظ الحدیث علامہ محمد الحافظ بن عبد اللطیف بن سالم التجانی
کی سند کا عکس

Marfat.com

(٢)

عن إمام الحديث بدار الهجرة ، السيد محمد عابد الأنصاري السندي المدني • وهـــو عن المعمر صالح بن محمد الفلاني المالكي • عن المعمر محمد يحيى منه الفلاني •

طريق آخـــر :-

عن العلامة محمد عبد الباقي الأنصاري السندي ، المتوفى بالمدينة المنورة ، وعن شيخنا العلامة الفاداني المتوفى بالمدينة المنورة سنة ١٣٤٠ هجرية • كلاهما عن الشيخ صالح الطاهري المالكي المدني • عن الشيخ محمد بن علي الخطابي المالكي • عن أبي حفص عمر بن عبد الكريم السيد الرسول المكي • عن الشيخ المعمر صالح بن محمد الفلاني المالكي • •

وسروى العلوم الدينية — ومصدرها كتاب الله عز وجل والسنة المحمدية والفقه والتفسير وما يتعلق بذلك — عن حافظ المغرب أبي الإتقان السيد محمد عبد الحي بن عبد الكبير الكتاني ، وعن الشيخ محمد السماعيل الرياحي التونسي حفيد شيخ الإسلام سيدي إبراهيم الرياحي • كلاهما عن العلامة أبي الفيض الطيب العربي التونسي • عن العلامة الشيخ الطاهر الدارموري المتوفى قرب المدينة المنورة • وعن شيخنا سيدي أحمد بن محمد التجاني الشريف الحسني رضي الله عنه — وقد سافر الشيخ الطاهر من الدارموري إلى المغرب ليأخذ عن الشيخ وقد أخذ عنه العلم والطريق — وأجاز السيد سيدي أحمد التجاني الإجازة العامة عن الشيخ سيدي محمود الكردي المدني بالقاهرة عن شيخ الإسلام الشيخ محمد بن سالم الحفني عند نقله إلى حفنا بمحافظة الشرقية بمصـــر

وروى عن الشيخ الحفني بسنده العالي • عن السيد بدر الدين الزهيري الخلوتي المتوفى بطنطا سنة ١٢١٣ هجرية عن عمر عمره ثمانية وستون عاما أيام الدعوة والد، الشيخ بـــدر عن شيخ الإسلام الشيخ عبد الله الشرقاوي المصري الشهير بالقليوبي الشافعي

حافظ الحدیث علامہ محمد الحافظ بن عبد اللطیف بن سالم التیجانی
کی سند کا عکس

Marfat.com

Marfat.com

(٤)

وسلسلنا فی صحیح البخاری ومن طریق شیخنا الشیخ محمد عبدالحی الکتانی عن المعمر الشیخ احمد بن العلا صالح السویدی البغدادی الشافعی عن قادرة المتاخرین السید محمد مرتضی الزبیدی الحسینی . وهو عن المعمر بن سنة الفلانی المالکی . وهو عن الشیخ محمد بن العجیل الیمنی (بفتح العین المهملة وکسر الجیم) . وهو عن مفتی مکة القطب النهروالی . وهو عن الشیخ احمد بن عبدالله بن ابن الفتح الطاووسی عن المعمر بابا یوسف الهروی ، عن محمد بن سلیمان الفارسی الفرغانی ، عن یحیی بن عمار بن عصیل بن مقبل بن شاهان الختلانی ، عن محمد بن یوسف الفربری عن الإمام محمد بن إسماعیل البخاری رضی الله عنه ، صاحب الجامع الصحیح . قال :

حدثنا مکی بن إبراهیم ، قال حدثنا یزید بن ابی عبید ، عن سلمة بن الأکوع رضی الله عنه ، قال : سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول : " من یقل علی مالم اقله فلیتبوأ مقعده من النار " .

حدثنا محمد بن المثنی ، حدثنا الولید بن مسلم ، حدثنا ابن جابر ، حدثنی بسر بن عبدالله الحضرمی ، انه سمع ابا إدریس الخولانی ، انه سمع حذیفة بن الیمان یقول : کان الناس یسألون رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الخیر ، وکنت اسأله عن الشر مخافة ان یدرکنی . فقلت : یارسول الله ، إنا کنا فی جاهلیة وشر ، فجاءنا الله بهذا الخیر ، فهل بعد هذا الخیر من شر ؟ قال : نعم . قلت : وهل بعد ذلک الشر من خیر ؟ قال : نعم وفیه دخن . قلت : وما دخنه ؟ قال : قوم یهدون بغیر هدیی ، تعرف منهم وتنکر . قلت : وهل بعد ذلک الخیر من شر ؟ قال : نعم ، دعاة علی ابواب جهنم ، من اجابهم الیها قذفوه فیها . قلت یارسول الله ، صفهم لنا . قال : هم من جلدتنا ، ویتکلمون بالسنتنا

حافظ الحدیث علامہ محمد الحافظ بن عبداللطیف بن سالم التیجانی
کی سند کا عکس

Marfat.com

(٥)

[illegible] تأمرنا إذا أدركنا ذلك ؟ قال : « تلزم جماعة المسلمين » . قلت : فإن لم يكن جماعة ولا إمام ؟ قال : « فاعتزل تلك الفرق كلها ، ولو أن تعض بأصل شجرة حتى يدركك الموت وأنت على ذلك » اهـ .

وإني قد أجزت الأخ الشيخ فضل الرحمن بن الشيخ ضياء الدين [illegible] وعلومها وقراءة كتاب الله العزيز بأسانيدنا إلى المصطفى صلى الله عليه وسلم . وأسأل الله لنا وله كمال المتابعة ، وأن يدخلنا فيمن نصر الله وجهه فبلغ عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ، فكان له شرف حمل رسالة المصطفى صلى الله عليه وسلم إلى من بعده من أمته ، وكان له نصيب من تراث هذا السيد الأعظم صلى الله عليه وسلم .

والحمد لله أولا وآخرا وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه وسلم .

~~القاهرة ٢٥ المحرم ١٣٩٤ هـ~~

إصدار

محمد الحافظ بن عبد اللطيف بن سالم التيجاني

لطف الله به آمين

المدينة المنورة

غرة المحرم ١٣٩٦

محمد الحافظ بن عبد اللطيف بن سالم التيجاني

لطف الله به آمين

حافظ الحدیث علامہ محمد الحافظ بن عبد اللطیف بن سالم التیجانی
کی سند کا عکس

Marfat.com

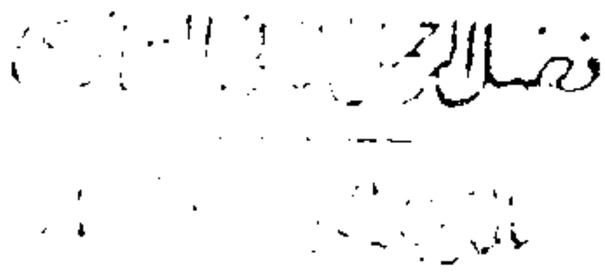

فضل الرحمٰن

عفی اللہ عنہ عنتہ وکرمہ
وبجاہ حبیبہ صلی اللہ علیہ وسلم

MOLANA FADLURREHMAN QADRI
P O BOX 2
MADINA MUNAWWARAH (S.A.)

حضرت مولانا فضل الرحمٰن کے دستخط اور مواہیر

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ھو القادر

جانشینِ قطبِ مدینہ علیہ الرحمۃ

فضیلۃ الشیخ مولانا فضل الرحمٰن مدنی مدظلہ

کے

دو تاریخی خطبات

Marfat.com

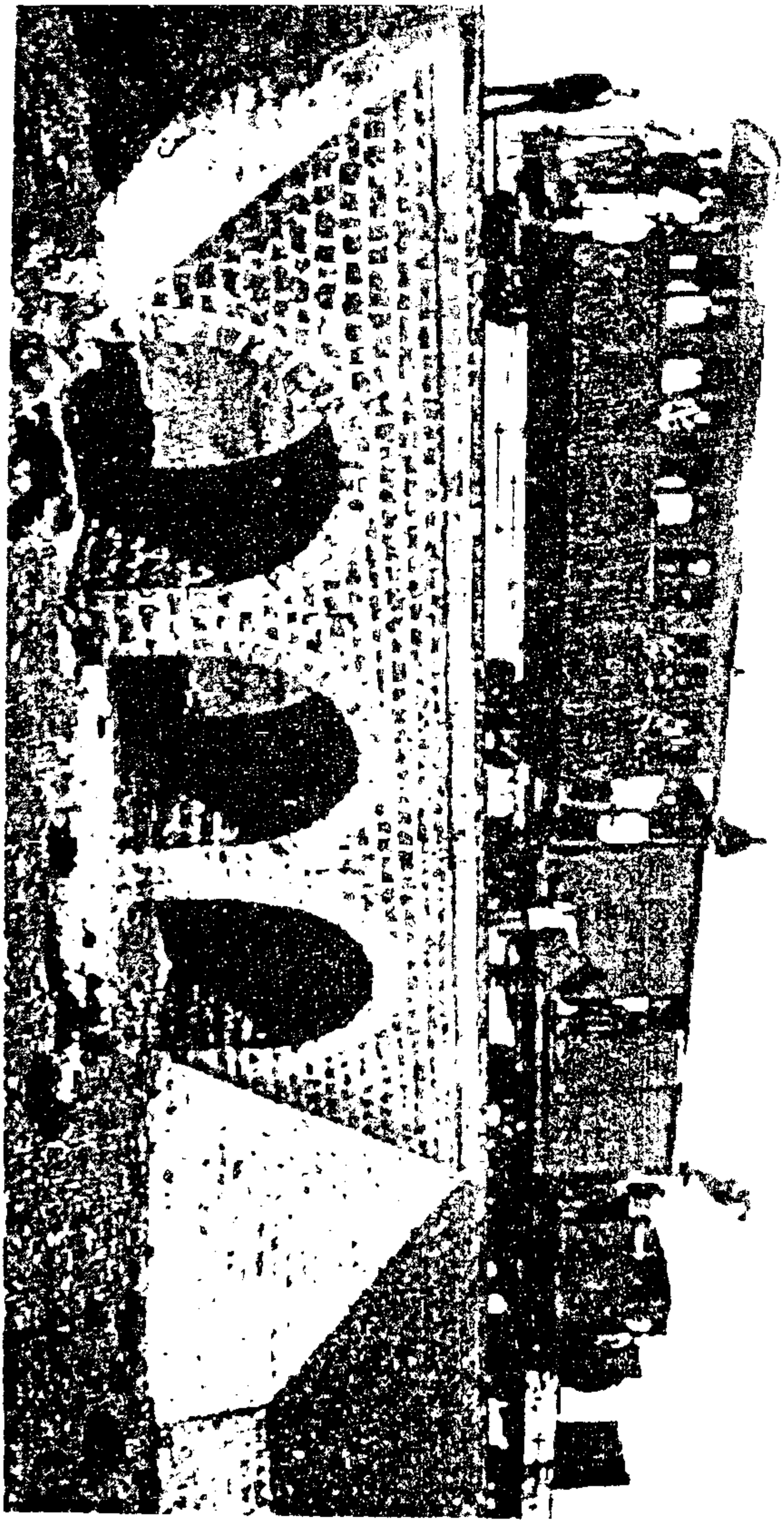

قطار الحجاز في العشرينات الهجرية

Marfat.com

خطابات

(۱) پیش لفظ:

حضرت مولانا لطیف احمد چشتی کامونکی

(۲) خطبہ صدارت:

اجلاس عام ''مرید کے'' ۱۰/اگست ۱۹۷۰ء

(۳) پیغام بنام:

سنی کانفرنس ''مرید کے'' ۱۹/اگست ۱۹۷۰ء

(۴) دعا:

۱۹۷۴ء میں کھوڑی گارڈن میں بزم رضا کی جانب سے ایک جلسہ حضرت علامہ فضل الرحمٰن مدنی قادری کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ جب کہ جلسہ کی سرپرستی حضرت علامہ قاری مصلح الدین صدیقی قادری رحمتہ اللہ علیہ نے کی۔
اس جلسہ کے آخر میں حضرت مولانا فضل الرحمٰن نے جو دعا فرمائی وہ پیش خدمت ہے۔

Marfat.com

پیشِ لفظ

حضراتِ گرامی!

پاکستان کے قیام کے ساتھ ہی پاکستان میں اسلامی دستور کا نفاذ کر دیا جاتا تو آج ملک میں موجود افراتفری پیدا نہ ہوتی۔ پاکستانی پود کو اسلامی کردار و اخلاق، نیز دینی تعلیم و تربیت دینے کی بجائے بے دینی اور آوارگی کا بیہودہ راستہ دکھایا گیا۔ نتیجۃً آج اغیار نے ان حالات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ملک کو اپنے اساسی نظریہ اسلام کی بجائے غیر ملکی نظریۂ ''سوشلزم'' کی دعوت سے دو چار کر دیا ہے جمعیۃ العلمائے پاکستان نے اس دینی اور ملکی فتنے کو چیلنج کیا۔ اور وہ بھولے بھالے پاکستانی مسلمان جو اپنی نادانی کی وجہ سے سوشلزم یا اسلامی سوشلزم کے نعرے کے فریب میں پھنس گئے ہیں ان کو اس فتنہ سے بچانے کے لئے کمر ہمت باندھی۔ ایک سو تیرہ پاکستانی علماء کے فتوے کے بعد مکہ المکرمہ اور مدینہ منورہ کے باسٹھ علماء کی طرف سے سوشلزم پر کفر کا فتویٰ عوام کے سامنے آچکا ہے۔ اب اعلیحضرت عظیم البرکت مجدد مائۃ حاضرہ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ مجاز حضرت مولانا ضیاء الدین صاحب مدنی مدظلہ العالیہ کے فرزند ارجمند مفتیٔ مدینہ حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب مدظلہ العالی کا سنی کانفرنس کا مونگی منعقدہ ۱۹-۸-۷۰ پر مرسلہ پیغام حاضر خدمت ہے۔ نیز حضرت موصوف نے جو خطبۂ صدارت اجلاس عام منعقدہ مورخہ ۱۰-۸-۷۰ بمقام ''مرید کے'' پڑھا وہ بھی ساتھ ہی پیش خدمت ہے۔ ملاحظہ فرمائیں اور فیصلہ کریں کہ مسلمانان پاکستان مدینہ منورہ کے ایسے معزز بزرگ، معتمد و متبحر عالم دین کے مدلل خیالات کو مسترد کر کے آخرت میں رسول عربی علیہ السلام کو کیا منہ دکھائیں گے۔ اب بھی وقت ہے کہ محبان رسول علیہ السلام اس فتنہ سے اپنی ایمان کو

Marfat.com

بچائیں اور سوشلزم کے تصورات سے تائب ہو کر اپنی نجات کے راستہ پر گامزن ہوں۔

وما علینا الا البلاغ

لطیف احمد چشتی

جمعیت العمائے پاکستان کامونکی

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

جبہ قبا اور فرجی

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے تنگ آستینوں والا رومی جبہ پہنا۔

آنحضرت ﷺ کی آستینیں پنجوں تک ہوتی تھیں آپ ﷺ نے قبا اور فرجی بھی پہنیں اور تنگ آستینوں والا جبہ بھی زیب تن فرمایا۔

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں روایت ہے کہ انہوں نے ایک کالی چادروں کا کسروانی جبہ نکالا جس کا گریبان دیبا کا تھا اور اس کے گریبان پر کام بنا ہوا تھا اور فرمایا کہ یہ رسول اللہ ﷺ کا جبہ ہے جو عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تھا۔ ان کے انتقال کے بعد میں نے اسے اپنے قبضہ میں لے لیا۔ نبی ﷺ اسے پہنا کرتے تھے اور ہم اسے پانی میں بھگو کر مریضوں کو پلا کر شفا حاصل کرتے ہیں۔

(وسائل الوصول الی شمائل الرسول ﷺ ۔ علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی۔ مترجم : پروفیسر سید ریاض حسین شاہ۔ نوری کتب خانہ لاہور)

Marfat.com

باسم الله وبحمده تعالیٰ ابتدانی القاء کلمتی هذا مصلیاو مسلما علی افضل الخلق سیدنا محمد ﷺ.

حضرات الا فاضل المشائخ العظام والعلماء الکرام وجمهور الکریم وفقهم الله لخیر العمل ، السلام علیکم ورحمة الله وبرکاتهٗ.

ان العالم الاسلامی الیوم فی حالة تدعُوُ الی الله شفاق البکاء من لحظر الفارح والأمر الخطیرالأدهی الشیوعیه التی مدت تفشی فی اکثر البلدان العربیة والاسلامیة وان تفشی هذا المرض الفتاک فی هذه البلاد الاسلامیه باکستان الحبوبة اصبح تیزاید کثیراً علماً بان الشیوعیة هی اشد الطبقات فی العالم الا سلامی عداوة وما یجری من الاستعداد الحدیدی اُصبح معروف الیٰ حِدّ ما ویظهر لنا فی البلدان الاشتراکیه بانهالم تترک للجماهیں فیها ایّ اثر من الحربه مطلقاً اومن قدسیة الانان وحقة فی الحیاه بل نعانی کبتاً و اضطهادًا فی العالم الیوم والبلدان الشیوعیه الاسجنا کبیراً هذا یجب بأن لانثق ولا نعمة علی اعداء الا سلام الذین لا یرقبون فی مؤمن الا و ذمة هولاء لیس لهم عاطفة ولا عهد ولا میثاق ولا صله ینخدو نارسیه لا طحاعهم المادیة وینظاهرون بمظاهر الماعده والا حسان ویفکرون فی تقویة دعا ئم الضاء علی الاسلام والمسلمین لیل ونهار و صبح ماء ایها المسلمون ان ای بلد دخلت علیه الشیوعیه فی سوء حال ان الا شتراکیة والشیوعیة المنتشره فی هذا الایام انها الا یام انها من الاسلام ما هی الامکر وخداع، للمسلمین یقصدون القضاء علی الاسلام ان الاسلام دستور متکامل لا یحتاج الی تعدیل او

Marfat.com

نظام او قانون انزل الله القرآن وعلى سيدالمرسلين تبيانا لكل شيء فاذا تمسكنابه ولسنة نبيه ﷺ بلغنا العلىٰ ولنلقى نظرة الى التاريخ الاسلامى المجيد ينضح جلياً ان الاسلام انتشرَ كثيراً فى عهد الخلفاء الراشدين رضوان الله عليهم اجمعين حتى فى زمن الخليفة الزاهد عمر بن عبدالعزيز كان يبحث عن احد يأ خذ الزكاة فلا يجد مستحق لها فيه خلهافى بيت مال المسلمين ولم يبقى فقيراً واحد لسيره على الدستور الاسلام ايها السملون ان ذهاب المسجد الا قصىٰ ثالث الحرمين و اولى القبلتين ما الا نتحبة لتفشى الشيوعية فى الممالک العربية وقد نزل بالمسلمين مانرىٰ اليوم فى احتلال فلسطين الطاهره ارض الانبياء ثم سقوط القدس الشريف و حريقها واقدم اليهود الملعونين على تمزيق المسلمين وارتكا بهم الفضنائع نتجبة للسير على الشيوعيه فيها ايها المسلمون انا شدكمُ بالله ان تنأ زروا وتوحدوا صفوكم وتمسكو ابدينكم ودستوركم انما مثل المؤمن للمؤمن كالبينان يشد بعضه بعضاًفيجب علينا الاتحاد فان فى الاتحاد قوة لنصر المومنين بقول الله عزوجل ان تنصر و الله ينصركم وَيثبت اقدامكم فلا شيوعيه واشتراكيه فى الاسلام فلنستعد لا علاء كلمة بكل ما اوتينا من قوة وستكون كلمة الذين كفر السلفى و كلمة الله هى العلياء.

واسلام عليكم ورَحمة الله وبركاته

Marfat.com

ترجمہ :

اللہ تعالیٰ کے نام اور اس کی تعریف کے ساتھ افضل الخلائق سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر درود بھیجتے ہوئے اپنی اس تقریر کا آغاز کرتا ہوں۔

حضرات! افاضل، مشائخ عظام، علمائے کرام اور معزز حاضرین اللہ تعالیٰ آپکو بہتر کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بے شک آج عالم اسلام ایسی حالت میں ہے۔ جو رُلا دینے والے خوف، بھیانک خطرے اور عظیم فتنے کی خبر دے رہی ہے۔ خبردار ہو کر سن لیجئے کہ وہ عظیم خطرہ سوشلزم ہے جو کہ اکثر عربی اور اسلامی ممالک میں پھیلتا جارہا ہے اور اگر یہ مہلک مرض میرے محبوب اسلامی ملک پاکستان میں بھی پیدا ہوگیا تو یہ زیادہ ہی بڑھتا چلا جائے گا کیونکہ اس سوشلزم نے پہلے ہی عالم اسلام میں شدید طبقاتی دشمنی پیدا کردی ہے اور اس آہنی پردے کے پیچھے یہ فتنہ بڑی سرعت کے ساتھ دور تک مقبول ہو چکا ہے۔ اشتراکی ممالک میں ہم پر اس کے اثرات آشکارا ہو چکے ہیں کہ اس نے ان علاقوں میں عوام میں ذرہ بھر بھی جذبہ آزادی انسانیت کا احترام اور عوام کا زندگی بسر کرنے کا حق تک باقی نہیں رہنے دیا۔ بلکہ آج کی دنیا میں پریشانی اور اضطراب کو بہت بڑھا دیا ہے۔ اور اشتراکی ممالک بہت بڑے قید خانوں کی شکل اختیار کر چکے ہیں۔ اس لئے ضروری ہوگیا ہے کہ ہم اسلام کے دشمنوں پر اعتماد و اعتبار نہ کریں۔ (جو کسی مومن کے بارے میں بھی کسی قسم کی رواداری اور وعدہ کی پرواہ نہیں کرتے) پس یہ وہ لوگ ہیں جن کی نظر میں ہمدردی، وعدہ معاہدہ اور صلہ کی کوئی چیز نہیں یہ تو اپنے مادی لالچوں کی خاطر ہمیں آلہ کار بناتے رہتے ہیں۔ اور ظاہراً

Marfat.com

احسان ومروت کا اظہار کرتے رہتے ہیں۔لیکن باطناً وہ رات دن اور صبح وشام مسلمانوں کے خلاف اپنے منصوبوں کوقوی کرنے کے متعلق ہی سوچتے رہتے ہیں۔

اے مسلمانو! جن ممالک میں سوشلزم آیا وہ بہت بری حالت میں ہیں۔سوشلزم اور کمیونزم جن کو آج اسلام کا نام دیا جارہا ہے یہ مسلمانوں کے خلاف ایک گہری سازش اور مکروفریب کا جال ہے۔اسلام ایک کامل دستور ہے ایک غیر متبدل نظام ہے۔ایک ایسا قانون ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے سید المرسلین ﷺ پر قرآن کی صورت میں نازل فرمایا جو ہر چیز کی وضاحت کرنے والا ہے جب ہم اس قرآن کو اور اللہ کے نبی کی سنت کو مضبوطی سے تھام لیں گے تو ہم ترقی حاصل کرلیں گے۔ہم اگر اسلامی تاریخ میں نگاہ ڈالیں تو ہم پر یہ واضح ہوجائے گا کہ خلفائے راشدین کے زمانے میں اسلام بہت زیادہ پھیلا یہاں تک کہ خلیفہ راشد حضرت عمر بن عبدالعزیز کے دور خلافت میں لوگ زکوٰۃ لیکر کسی مستحق کی تلاش میں پھرتے تھے اور کوئی زکوٰۃ لینے والا نہ پاکر بیت المال میں داخل کردیتے تھے۔ اور دستور اسلامی کی برکات تھیں کہ اس دور میں کوئی فقیر نہ رہا۔

اے مسلمانوں! بلادِ عربیہ میں سوشلزم آنے ہی کا نتیجہ ہے کہ ہمارے ہاتھوں سے مسجد اقصیٰ جو تیسرا حرم اور قبلہ اول ہے چھن چکا ہے۔مسلمانوں پر آج جو مصائب نازل ہورہے ہیں اور جنہیں ہم دیکھ رہے ہیں یعنی انبیاء کی سرزمین مقدس فلسطین پر یہودیوں کا غاصبانہ قبضہ بیت المقدس کا سقوط اور اس کے جلائے جانے کا سانحہ۔مسلمانوں کا قلع قمع کرنے کے صیہونی اقدامات اور ان کی ذلت اور رسوائی کے سامان یہ سب سوشلزم پر گامزن ہونے کا ہی نتیجہ تو ہیں۔

پس اے مسلمانو!

میں تمہیں خدا کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ تم کندھے سے کندھا ملا کر باہمی تعاون کی فضا پیدا کرتے ہوئے اپنی صفوں کو متحد کرلو۔اور اپنے دین اور دستور حیات کو مضبوطی سے پکڑلو۔اور آپس میں کینے اور بغض کو ختم کردو اور آپس کے اختلافات چھوڑ دو، یقیناً مومن دوسرے مومن کے لئے ایک دیوار کی طرح ہے جس کا ایک حصہ دوسرے کو قوت دیتا

Marfat.com

ہے۔ پس ہم پر متحد ہوجانا واجب ہے کیونکہ اتحاد ہی میں مسلمانوں کی نصرت کے لئے طاقت ہے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ اگر تم اللہ کے دین کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد فرمائے گا اور تمہیں ثابت قدمی بخشے گا۔ پس سوشلزم اور اشتراکیت کی اسلام میں کوئی گنجائش نہیں۔ اس لئے ہمیں اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے پوری طاقت اور تمام وسائل کے ساتھ تیار ہوجانا چاہئے اور ان شاء اللہ عنقریب کلمۂ کفر ذلیل ہوجائے گا اور اللہ کا کلمہ بلند ہوجائے گا۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

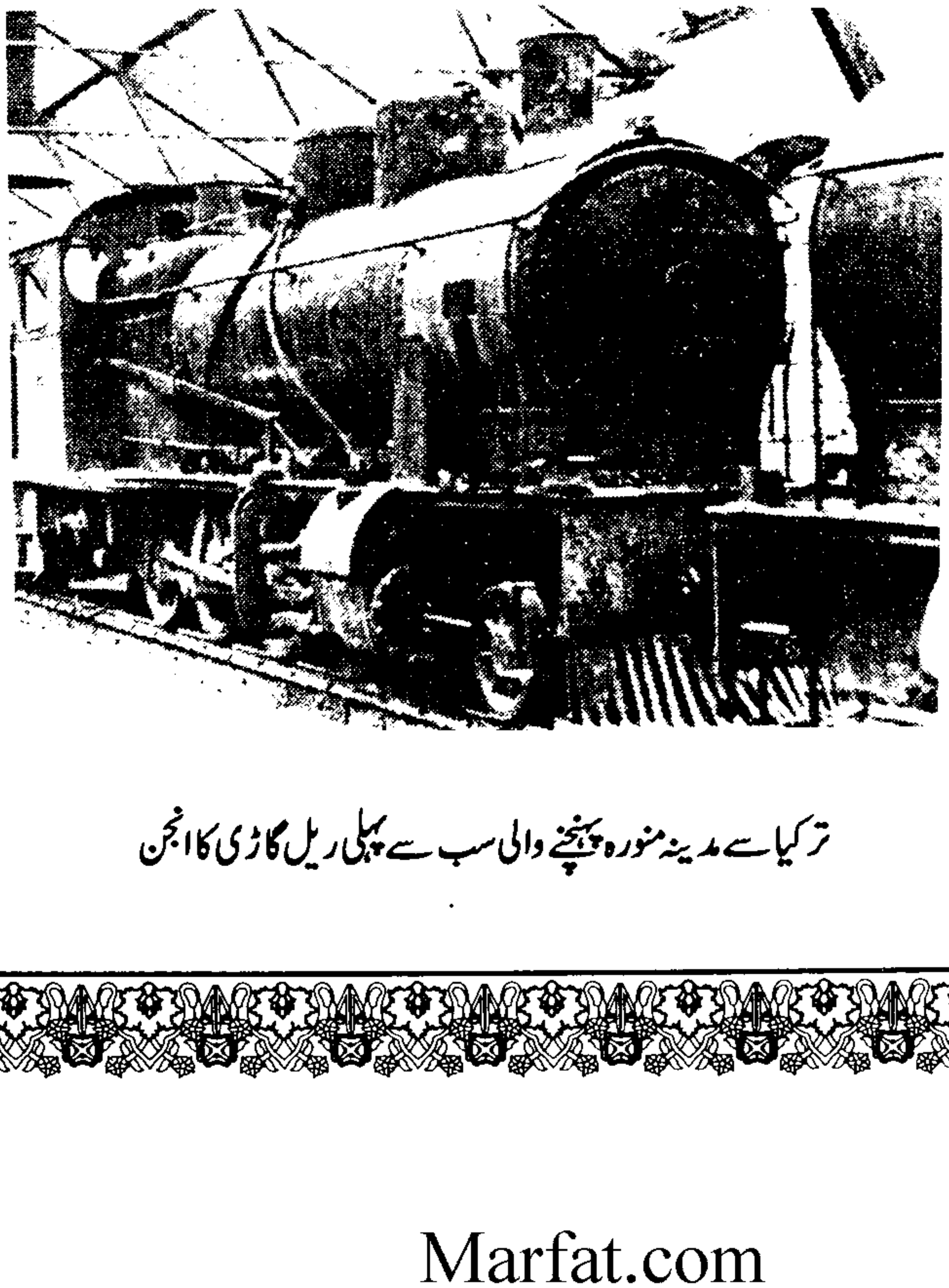

ترکیا سے مدینہ منورہ پہنچنے والی سب سے پہلی ریل گاڑی کا انجن

Marfat.com

الحمد لله الذى جعلنا من امةِ سيدنا محمد ﷺ، وامرنا باتباعه صلوات الله وسلامه عليه وعلى اله واصحابه وسلم تسليماً، اما بعد ايهاالساده حضرات الافاضل العلماء والمشائخ الفضلاء والحاضرين الكرام ! اسلام عليكم ورحمة الله وبركاته و بعد ايها المسلمون نحمد الله سبحانه ان جعلنا من خير اُمة اخرجت للناس تأمر بالمعروف و تنهى عن المنكر فالواجب اليوم علىٰ كل مسلم محاربة الشيوعيه والصهيونية لانها ليست من الاسلام فلا شيوعية ولا صهيونيه فى الاسلام وان الاسلام برئ عنها ولو تمعنا بالحقيقة فيها لوجدنا بيحنُ للمومن إذ لا يكون الانسان حُرّافى تصر فاته الشوعيه بل يكون مقيدًا بتعاليمهم الباطله المزيّفَه ان دين الاسلام هو دين العقيدة ان دين الاسلام هو دين التسامح والتاخى والتاذر ويد عونا الى ان يكون يدًا واحدة ضدا لكفار الشيوعية والصهيونية والملحدون مثل المؤمن للمومن كا لبنيان يشدُّ بعضه بمعضاً لا خلاف بعد اليوم بين المسلمين الا اذا خرج عن الشريعة السمحاء فيحب له نصحة والكامه باللتى هى احسن متجنبا الانانية والتباغض والتحاسد فان قبل فيها ونعمت والاّفتركه لله لان الحب لله والبغض لله.

ايها المسلمون يجب علينا ان نوحد صفوفنا ونجمع بين كلمتنا وان نتمشى بتعاليم الدين الاسلامى وان يكون دستور ناهُو كتاب الله ﷻ وسنةَ نبيه ﷺ و التقيد باحد المذاهب الاربعة الحقه أسوة باسلافنا وان نحتفظ بآداب النبى الكريم ﷺ ونتحلى باخلاقه الشريفه ﷺ ايها الاخوان المسلمون هل ترون دستور يعلوا علىٰ كتابش ل الذى لايأتيه الباطل من بين يديه ولامن خلفه وسُنّة نبينا سيدنا محمد الصادق المصدوق ﷺ حاشا لله لا يعلواى دستور اونظام على كتاب الله ﷻ

Marfat.com

وسُنّة رسول الله ﷺ رفقنا اللّٰہ ﷻ لاتباعه ﷺ وانی اقدم شکری لجمیع الحاضرین فی هذا الاجتماع فی الکامونکی العظیم وانی قد انبت بکلمتی هذا لتکون معتبرة عن بعض شعوری نحو جمعیة علماء پاکستان الافاضل وفقهم اللّٰہ ﷻ لخیر العمل واعانهم للقیام بخدمة الاسلام والمسلمین وانی اسّال اللّٰہ الکریم ان یحفظ الجمیع وان یحفظ لناشیخ الاسلام حضرت العلامةالبرکه المجاهد الکبیر محب الفقراء والمساکین صاحب الفضیلة والارشاد عمدة العارفین مربی المریدین حضرت خواجه محمد قمر الدین حفظ الله و ابقاه ومتع المسلمین بطول حیاته لکی یرشد الناس والمسلمین.

واسلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

قاله بفمهٖ و حَررهٗ بنانهٖ فضل الرحمن القادری المدنی

اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ

تیل کا استعمال

آنحضرت ﷺ سر مبارک میں تیل کا استعمال کثرت سے فرماتے اسی طرح داڑھی مبارک میں کنگھی اور سرانور پر قناع کا استعمال بھی کثرت سے فرماتے۔

قناع وہ کپڑا جو تیل لگانے کے بعد سر پر رکھا جاتا ہے تا کہ کپڑے اور عمامہ خراب نہ ہو۔

آنحضرت ﷺ جب تیل لگانے کا ارادہ فرماتے تو بائیں ہتھیلی پر تیل انڈیلتے ابتداء بھنوؤں سے ہوتی پھر آنکھوں کی باری آتی اور پھر سر پر تیل لگاتے۔

(وسائل الوصول الی شمائل الرسول ﷺ ۔ علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی۔ مترجم : پروفیسر سید ریاض حسین شاہ۔نوری کتب خانہ لاہور)

Marfat.com

ترجمہ:

اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ شروع کرتا ہوں جو بے حد مہربان بہت رحم کرنے والا ہے۔ سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے ہمیں ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی امت میں سے بنایا اور ہمیں آپ کی پیروی کرنے کا حکم فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور سلام آپ پر ہوں اور آپ کی آل و اصحاب پر ہوں اور اللہ تعالیٰ سب پر صحیح طور پر سلامتی رکھے۔ اس کے بعد مدعا یہ ہے:

اے سردارو، عالمو، فاضلو، بزرگو اور حاضرین کرام! آپ پر اللہ تعالیٰ کی سلامتی ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکتیں ہوں اور اے جمیع مسلمانو! ہم خدائے پاک کی تعریف کرتے ہیں کہ اس نے ہمیں بہترین امت میں سے بنایا جو لوگوں کو فائدہ پہنچانے کے لئے تیار کی گئی جو نیکی کا حکم دیتی ہے اور برائی سے منع کرتی ہے۔ پس آج ہر مسلمان پر ضروری ہے کہ وہ سوشلزم اور یہودیت کا مقابلہ کرے۔ کیونکہ اسلام میں ان کا کوئی وجود نہیں۔ نہ تو اسلام میں کوئی سوشلزم ہے اور نہ یہودیت ہے اور یقیناً اسلام ان چیزوں سے بری الذمہ ہے۔ اور اگر ہم صحیح طور پر اس میں فائدہ بھی حاصل کر لیتے ہیں تو ہم ضرور اسے مؤمنین کے لئے ایک قید خانہ کی مثال ہی سمجھیں گے۔ کیونکہ انسان اس نظام میں اپنے شرعی تصرفات میں آزاد نہیں رہتا۔ بلکہ ان کے باطل اور ملمع شدہ نظام کی پیروی کا مقید ہو جاتا ہے۔ بے شک دین اسلام ہی صحیح العقیدہ دین ہے اور دین اسلام ہی درگزر، اخوت اور رواداری کا مذہب ہے اور وہ ہمیں اس بات کی دعوت دیتا ہے کہ سوشلزم یہودیت اور ملحدوں کی ملت کے مقابلے میں ایک متحدہ طاقت ہونی چاہئے۔ مومن کی مثال اس بنیاد کی طرح ہے جس کا ایک حصہ دوسرے حصے کو مضبوط کر جاتا ہے۔ آج کے بعد مسلمانوں کے درمیان کوئی اختلاف نہ ہونا چاہئے سوائے اس کے کہ کوئی اس کشادہ دامن شریعت سے ہی نکل جائے۔ تو اس صورت میں اسے نصیحت کرنا اور احسن طریقہ سے سمجھانا ضروری ہے۔ اس حالت میں کہ سمجھانے والا تکبر بغض اور حسد سے ماوراء ہو۔ پس اگر وہ خیال کرے تو اچھی بات

Marfat.com

ہے اور اس کے لئے بہتر ہے ورنہ اس کو خدا کی رضا کے لئے چھوڑ دینا چاہئے کیونکہ محبت اور عداوت خدا کی رضا کے لئے ہونی چاہئے۔

اے مسلمانو! ہم پر واجب ہے کہ ہم اپنی صفوں کو منظم کرلیں اور ہم اپنی آواز کو متحدہ کرلیں اور دین اسلام کی تعلیمات کے مطابق اپنی زندگی بسر کریں اور ہمارا دستور العمل اللہ عزوجل کی کتاب اور اس کے نبی ﷺ کی سنت مطہرہ اور ائمہ اربعہ حقہ میں سے کسی ایک کی پیروی اپنے بزرگوں کے نمونے کے مطابق ہونا چاہئے اور یہ بھی کہ ہم نبی پاک ﷺ کے احکام کی پیروی کریں اور آپ کے شرعی اخلاق سے آراستہ رہیں۔

اے مسلمان بھائیو!

کیا تم ایسے دستور کا تصور بھی کرسکتے ہو جو اللہ کی کتاب سے بڑھ کر ہو۔ جس کے مقابلے میں باطل کسی طور پر نہیں ٹھہر سکتا یا ایسے دستور کا تصور کرسکتے ہو جو ہمارے آقا و مولا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی سنت سے بڑھ کر ہو جنہیں صادق و مصدوق تسلیم کیا گیا؟ ہرگز نہیں، کوئی دستور یا نظام اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس کے رسول اللہ ﷺ کی سنت سے ہرگز بڑھ کر نہیں ہوسکتا۔ اور اللہ تعالیٰ ہمیں نبی کریم ﷺ کی اتباع کی توفیق عطا فرمائے اور بے شک میں سب سے پہلے کامونکی کے اس اجتماع میں تمام حاضرین کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور میں نے اپنی اس تقریر کے ذریعے جناب کو خبردار کردیا ہے کہ میری تقریر سے فاضل علماء جمعیت علمائے پاکستان کے بارے میں میرے بعض جذبات کا اظہار ہوجائے اللہ تعالیٰ ان علمائے حق کو بہتر عمل کی توفیق عطا فرمائے اور خدمت اسلام اور امت مسلمہ کے لئے ڈٹ جانے میں ان کی مدد فرمائے اور میں اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ وہ ہم سب کی قیادت کے لئے شیخ الاسلام حضرت علامہ مجاہد کبیر صدر جمعیت العلمائے پاکستان، محب الفقراء والمساکین صاحب فضیلت والا رشاد، عمدۃ العارفین، مربی المریدین حضرت خواجہ محمد قمر الدین صاحب کی حفاظت فرمائے اور مسلمانوں کو ان کی عمر دراز سے ہدایت پہنچائے تاکہ وہ تمام لوگوں اور مسلمانوں کو فائدہ پہنچاتے رہیں۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سیدی فضل الرحمٰن مدنی

کی

دعا

ربنا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَمِیْعُ العلیمُ وتُبْ علینا یا مَوْلانا انک انت التواب الرحیم وجُدْ علینایامولانا انک اَنْتَ الجَوَّادُ الکَرِیْمُ وبفَضْلِکَ اللّٰھم عامِلْنَا بما انت اَھْلُهُ ولاتُعَامِلْنَا بما نحن اَھْلُه فانک اھل التقوی و اھل المغفرۃ وَجَعِلَ اللهُ مَجْمَعَنَا ھذاجمعاًمغفوراًمرحوماً مقبولاً بِفَضْلِکَ و مَنِّکَ وکَرَمِکَ یا اکرم الاکرمین ویاارحم الراحمین اللّٰھم اِن مغفرتک عن ذُنُوْبِنَا وَتجاوُزُک عَلیٰ سیاتنا وسِتْرُک عَلیٰ قَبیحِ اَعْمَالِنَا یَطْمَعُنَا اَنْ نَسْئَلَکَ مَالاَ لَسْتَوْجِبُ منکَ مِمَّا قَدَّرْنا به فَصِرْنا نَدْعُوْکَ آمین وَنَسْئَلُکَ مسْتَانِسِینَ فاِنَّکَ انت المحسن الینا یَاربّی ونحن مُجِیئُوْنَ الی اَنْفُسِنَا

Marfat.com

تتوَدّدُ الينا بالنِعَمِ ونَتوَ غَّدُ اليک بالمعاصِیُ فَلَمْ نَجدُ کریماًاعتق منک علی اَجُلِدَةِ ضُعَفآءِ مِثْلِناَولکن اعتقادی بفضلک حملتناعلی البحراة علیه فللّٰه اللّٰهم علینا بِفَضْلِکَ وجودک وکرمک واحسانک وبجاه حبیبِک الاَعْظَمِ صلی اللہ علیہ وسلم

الهی نَجِّنا مِنْ کل ضِیْقٍ بجاه مصطفیٰ مولیٰ الجمیع
الهی نجّنا من کل ضیق بجاه مصطفیٰ مولی الجمیع
الهی نجّنا من کل ضیق بجاه المصطفیٰ مولی الجمیع

وهَبْ لنا فی مَدِیْنَتِهٖ قراراً
وهب لنا فی مَدِیْنَتِهٖ قرارا
وهب لنا فی مَدِیْنَتِهٖ قرارا بِاِیْمَانٍ و دفنٍ بالبقیع.

اللّٰهم اغفرللمومنین والمومنات والمسلمین والمسلمات الا حیآءِ منهم والاَموَات انک یا مولانا سمیع کریم مجیب الدعوات قاضی الحاجات . اللهمَّ صلِّ علی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِنْ نُور الذاتِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِنْ نُورِ الذاتِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِنْ نُور الذاتِ وَعَلی سَیِّدِیْ فِیْ سائِرِ الأسماءِ والصفاتِ وَعَلی آلِه وَصَحْبِهٖ وَابْنِهٖ مَحْبُوبِکَ غَوْثِ الأعْظَمِ وَسَلِّم تَسْلِیماً.

اللهمَّ صلِّ علی سَیِّدِنَا وَمولانامُحَمَّدٍطِبّ القُلُوبِ

Marfat.com

وَدَوَائِهَا وَعَافِيَةِ الْأَبْدَانِ وَشِفَائِهَاوَنُورِ الْأَبْصَارِ وَضِيَائِهَا وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَابْنِهِ مَحْبُوبِکَ سَيِّدنا غَوْثُ الْأَعْظَمِ الْجِيْلِى وَبَارِکْ وَسَلِّم،اللهُمَّ صَلِّ وَسَلِّم عَلى سَيِّدِنا مُحَمَّدٍ صَلاةً تُنْجِيْنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْأَهْوَالِ وَالآفَاتِ وَتَفْضِىْ لَنَا بِهَا جَمِيعَ الحاجاتِ وَتُطَهِرُنا بها مِنْ جَمِيعِ السَّيِّئَاتِ وَتَرْفَعُنا بها عِنْدَکَ يارَبَّنا أَعْلَى الدَّرَجاتِ وَتُبَلِّغُنا بها أَقْصَى الغَايَات مِنْ جَمِيعِ الخَيْرَاتِ فِى الحياةِ وَبَعْدَ الممَاتِ يا مُجِيْبَ الدَّعَوَاتِ اِنَّکَ عَلى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْر وَعَلَى آلِه وَصَحْبِهِ وَابْنِهِ مَحْبُوبِکَ غَوْثِ الْأَعْظَمِ عَبْدُ القَادرُ الجِيْلِى وَسَلِّم تسْلِيماً.

اللهمَّ صلِّ صَلاةً كامِلَةً وَسَلِّمْ سَلامَاً تاماً عَلى سَيِّدِنا وَمَوْلانا مُحَمَّد الذىْ تَنْحَلُ بِهِ العُقَدُ و تَنْفَرِجُ بِهِ الكُرَبُ وَتُفْضَى بِهِ الحَوَائِجُ وَتُنَالِ بِهِ الرَّغائِبُ وَحُسْنُ الخَوَاتِيمِ وَيُسْتَسْقَى الغَمَامُ بِوجْهِهِ الكَرِيْمِ وَعَلَى آلِه وَصَحْبِهِ وَابْنِهِ مَحْبُوبِکَ غَوْثِ الْأَعْظَمِ سَيِّدِنا عَبْدُ القَادرُ الجِيْلِى فِى كُلِّ لَمْحَةٍ وَنَفس بِعَدَدَ كُلِّ مَعْلُومٍ لَکَ يااللّٰه، اللهُمَّ اغفِرْ لامَّةِ سَيدِنا مُحَمَّدٍ صَلَى اللّٰهُ تَعَلى عَلَيْهِ وَسَلَمْ، اللهُمَّ استُرْاُمَّةِ سَيدِنا مُحَمَّدٍ صَلَى اللّٰهُ تَعَلى عَلَيْهِ وَسَلَمْ،اللهُمَّ فَرِّجْ عَنْ اُمَّةِ سَيدِنا مُحَمَّدٍ صَلَى اللّٰهُ تَعَلى

Marfat.com

عَـلَيْهِ وَسَلَمْ،اللهُمَّ تَجاوَزْ عَنْ اُمَّةِ سَيدِنا مُحَمَّدٍ صَلَى اللّٰهُ تَـعَلى عَلَيْهِ وَسَلَمْ،اللهُمَّ اَرْحَمْ اُمَّةِ سَيدِنا مُحَمَّدٍ صَلَى اللّٰهُ تَـعَـلـى عَلَيْهِ وَسَلَمْ اللّٰهم انصُرْ امة سيدنا محمدٍ صَلَى اللّٰهُ تعَلى عَلَيْهِ وَسَلَمْ اللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالاها، اللّٰهُمَّ عادِ مَنْ عَـادَاهـا، رَبَّـنـا اغْفِرْلنا وَلِوَ الدِينا ووالِدِو الِدِينا فِى الدّين والـدُنيَـا ولِـمَشَـائِـخِـنَـا وَ لِمَشَائِخِ مَشَائِخِنا وَلأ سْاتيذنَا ولأسْـاتِذى أساتِيذِنا ولِمَنْ أوْصَانا وَاسْتَوْصَانا وَجُدْ عَلَيْنَا اِنَّکَ اَنْتَ الجَوَادُ الكَرِيمُ، رَبَّنَا آتِنَا فِىْ الدُّنيا حَسَنَةً وَفِى الآخِرَةِ حَسَـنَةً وَقِـنَـا عَـذَابَ النَّارِ، اللهُمَّ يا رَبَّنَا حُلَّ هَذِهِ العُقْدَة وَأزِلْ هَذِهِ العُسْرَةِ وَلَقِّنَا حُسْنَ المَيْسُورِ وقِنَا سُوءَ الـمَـقْـدُورِ وازْزُقْـنَـا حُسْنَ الطَلَبِ و اكْفِنَا سُوءَ المُنْقَلَب بِـجَـاهِ حَبِيْبِکَ الأعْـظَـمِ سَيِّـدِ العَجَمِ وَالعُرْبِ صَلَى اللّٰهُ تَـعَـلى عَلَيْهِ وَسَلَمْ، اللَّهُمَّ حُجَّتِىْ وَ عُدَّتِى فَاقَتِىْ وَوَسِيْلَتِى اَنْـقَـطَـع حِيْـلَتِـىْ وَرَأسَ الـمَـالِ وَعَدَمَ احْتِيَـالِى وَكَنْزِىْ وَعَـجْـزِىْ وَبِـحَبِيْبِکَ الأعْـظَـمْ سَيِّدِنا مُحَمَّدٍ صَلَى اللّٰهُ تَـعَلى عَلَيْهِ وَسَلَمْ شَفِيْعِى فِى يَوْمِىْ وَغَدِىْ،اِلهِى قَطرَةً مِنْ بِـحَـارِجُـودَکَ تُغْنِينَا وَذَرَّةً مِنْ تَيَّارِ عَفْوِکَ تَكْفِيْنَا، رَبِّ هَـبْ لِـى مَـا لا يَـنْفَعُکَ، وَاغْفِرْ لِى مَالا يَضُرُّکَ، يَا رَبِّ يَـا كَـافِـى، يَـارَبِّ يَـا كَـافِـى، يَـارَبِّ يَا كَافِى اِنَّ رَبِّى سَمِيع

Marfat.com

قَرِیْب مُجِیْبُ، اِنَّ رَبّی سَمِیع قَرِیْب مُجِیْبُ، اِنَّ رَبّی سَمِیع قَرِیْب مُجِیْبُ، رَبَّنَا تَقَبَّلَ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیعُ الْعَلِیْمُ وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ، رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا بِبَرَکَةِ نَبِیِّنَا و سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَی اللّٰهُ تَعَلٰی عَلَیْهِ وَسَلَم وَبِحُرْمَةِ سُوْرَةِ الْفَاتِحَةِ الشَرِیْفَةِ ... وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلقِهِ وَنُوْرِ عَرْشِهِ وَقَاسِمِ رِزْقِهِ سَیِّدِنَا وَمَوْلانَا وَوَلِیِّ نِعْمَتِنَا وَحَبِیْبِ رَبِّنَا سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِه وَصَحْبِهِ وَابْنِهِ مَحْبُوبکَ غَوْثِ الأعْظَمِ سَیِّدنا عَبدِ القَادِرِ الْمُحْیِ الدِّیْنِ وَجَمِیْعِ الصَّالِحِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ وَالْحَمْدُ للّٰه رَبِّ العَالَمِیْنَ.ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفرلنا وترحمنا لنکونن من الخاسرین، غُفْرَانَکَ ربنا والیکَ الْمَصِیر ولاحِوْلَ ولاقوةَ الاباللهِ العلی العظِیمُ وصلی الله وبارک وسلم علی سیدنا ونبینا ومولانا محمد وعلی آله وصحبه وبارک وسلم تسلیماً کثیراً والحمد لله رب العالمین سبحان ربک رب العزة عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد لله رب العالمین.

بِحَقِّ لاَ اِلٰهَ الاَ اللّٰه مُحَمَّد رَسُولُ اللّٰه صَلَی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَمْ.

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ھوالقادر

(۱) حضرت سیدی فضل الرحمٰن قادری مدظلہ العالیٰ کے محبت نامے

(۲) حضرت سیدی فضل الرحمٰن قادری مدظلہ العالیٰ کے نام خطوط

(۳) حضرت سیدی فضل الرحمٰن قادری مدظلہ العالیٰ کے نام تعزیت نامے

Marfat.com

Marfat.com

فاضل جليل حضرت مولانا الشاه فضل الرحمن القادرى دام
مجدهم المدينته المنوره
خلف الرشيد حضرت العلام مولانا الشاه ضياء الدين احمد قادرى
رضوى مهاجر مدنى مدظله العالى

مدينه منوره
۱۶/ ذلقعدة ۱۳۹۳ھ
۱۰/ دسمبر ۱۹۷۳ء

بسم اللـه الرحمن الرحيم الحمد للهِ وكفىٰ والصلوٰة والسلام علىٰ سيدنا محمد المصطفىٰ و علىٰ آله و صحبه وسلم انما كتبه فضيلة سيد الوالد حفظه فيه الكفاية لمن نور الله قلبه ولا سيما ماحرره البر وفيسر محمد مسعود احمد ايده الله بروح منه وان علماء الحجاز قد قر ظوا على ماكتبه فريد العصر محى السنة العلامة الكبير مولانا الشيخ احمد رضا خان نور الله مرقده واثاب المؤلف الاجر العظيم و صلى الله على سيدنا محمد وعلىٰ آله و صحبه وسلم

حرره من المدينة المنورة
فضل الرحمن القادرى

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از مدینہ منورہ علی ساکنہا
وسورہا الف الف الصلاۃ
والسلام

من

فضیلۃ الشیخ محمد حبیب الرحمن الشیخ الامین القادری

مکۃ العربیۃ السعودیۃ ص ب ۹۰ مدینہ منورہ

آمین

صاحب فضیلت والا ارشاد ڈاکٹر پیر، پیر علامہ محمد مسعود احمد صاحب دامت برکاتہم وفیوضاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ الحمد للہ میں کوجال طالب فیریت خریت ہے ۔ آپ کا خط پہنچا

محترم الشیخ حبیب الرحمن قاضی قیاں رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہوا ۔ ۔ ۔ آپ کا شکر وممنون ہے

کہ آپ ہمارے شریک غم ہیں ۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ کا عمر مبارک زیادہ سے زیادہ

صحت وعافیت کے ساتھ مقدر کرے تاکہ سنی اور سنیوں کا نفع آپ کے ذریعے سے رکھے ۔ وفقہ

آپ سنیوں کے لئے یہ بہترہ اہلسنت الشمس ہے ۔ اللہ تعالیٰ آپ کو سلامت رکھے اور مزید

علیہ علیہ اور بلند مقامات نصیب فرمائے ۔ ماہنامہ رسالت میں آپ کا افتتاحیہ والد

بنیں کر دیا ہے ۔ مگر ۔ ۔ ۔ قبول افتاد زہے عز وشرف

تمام علماء مشائخ اور تمام مسلمانوں کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جانب سے پیش کریں ۔ آپکے حق میں ہر کوئی دعائے خیر ہی کرے گا

اردو بول چال میں کمزور ہے لہذا اگر مقدم یہ خطرات ہوں میں پیشگی معافی

آپکے تو معاف فرما کر ہمیں ورمرحومہ کو بخشش فرمائیں ۔ یہ خط میری ہمشیرہ

ضیائی بھائی محمد عارف سے لکھوا رہا ہوں ۔ ۔ ۔ آپکو تکلیف دینا

میں ورثے ہیں باقی مسئلہ ۔ ۔ ۔

باقی عند التلاقی

والتحیۃ ۔ ۔ ۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الفقیر الی اللہ تعالیٰ

فضل الرحمن

Marfat.com

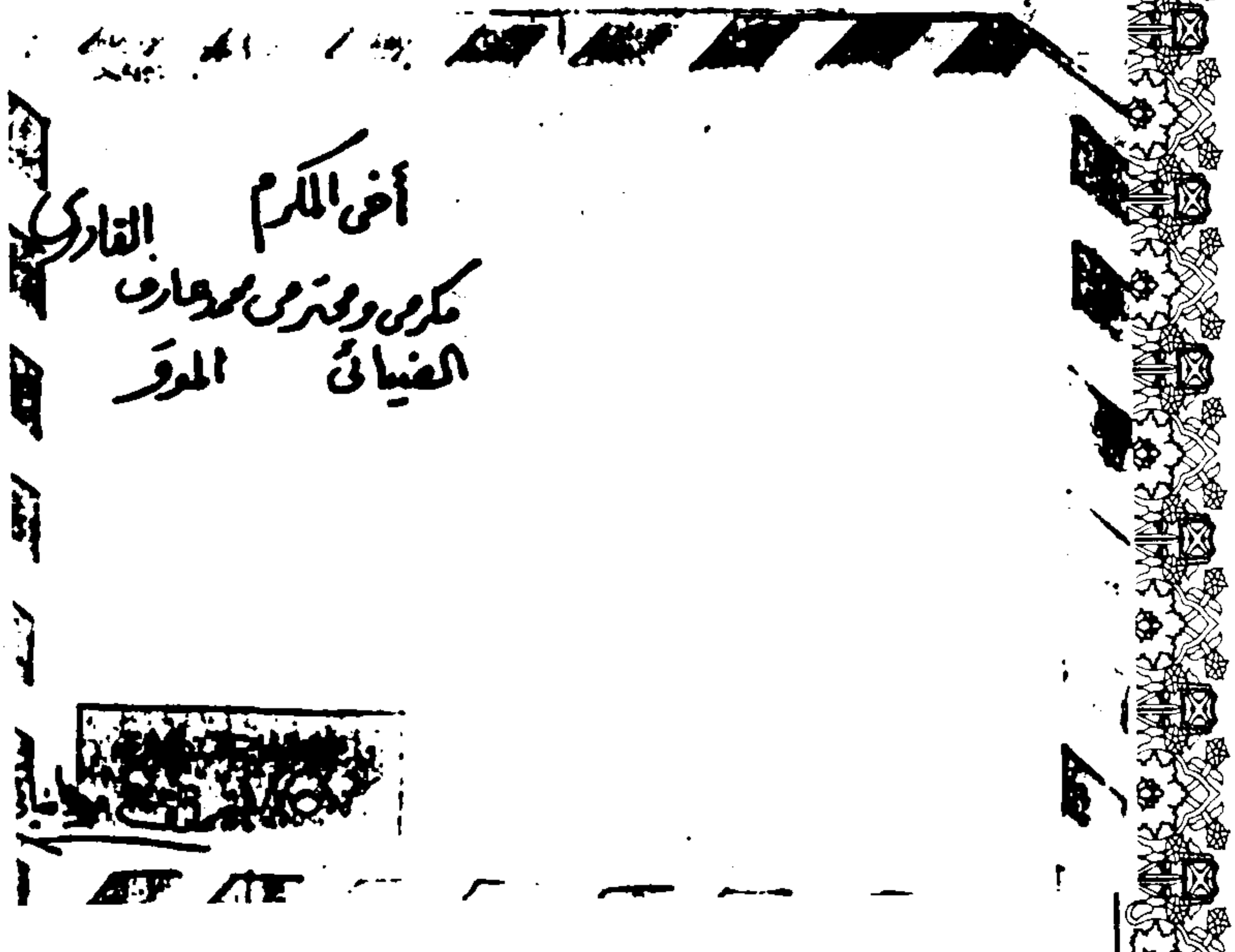

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

جوتا پہننے اور اتارنے کا طریقہ

حضرت ابوھریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی جوتا پہنے تو پہلے دایاں پہنے اور پھر بایاں اور جب اتارے تو پہلے بایاں پاؤں باہر نکالے اس طرح دایاں پاؤں پہننے میں اول اور اتارنے میں آخر ہو۔

آنحضرت ﷺ جب بات چیت کے لیے بیٹھتے تو جوتا اتار دیتے تھے۔

(وسائل الوصول الی شمائل الرسول ﷺ ۔ علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی۔ مترجم : پروفیسر سید ریاض حسین شاہ۔نوری کتب خانہ لاہور)

Marfat.com

رب العالمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا رحمٰن للعالمین

ہون دل دیکر لکھاریں گے فان رسالت مآب
ہم نے لفظ ناموس رسالت کی قسم کھائی ہے

مقام المدینۃ المنورۃ
تاریخ ۲۴/۱۲/۱۴۰۱ھ

مخلص :
فضل الرحمٰن قادری
بن شیخ سبحان الدین رحمانی قادری رضوی

مکرمی و محترمی بھائی محمد عارف قادری صاحب اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپکا تار ملا تعریف و دلجوئی کا شکریہ

سراکرم آپ کو ۔۔۔ وسلم رکھے ادیم کو، آپ کو حضرت مرحوم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے

اور

ہمیں آپکو اور سب کو فقید الامت کے غموں پر صبر جمیل عطا فرمائے ۔

انا للہ وانا الیہ راجعون حسبنا اللہ ونعم الوکیل ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ۔

سرکار کریم رئوف رحیم حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں، آپ کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحوم مغفرت سند والدات

کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے ۔

ہمارے آپ کے غم میں شریک ہونے کو مضمون واحد ہے ۔

جامعہ ہٰذا کی مجلس ، منتظمہ کی جانب سے سلام مسنون قبول ہو اور مضمون واحد ہے

فقط والسلام

مخلص :
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
رضی اللہ عنہ وارضاہ وکرم
ومحاہ حبیبہ صلی اللہ علیہ وسلم
MOLANA FADLURREHMAN QADRI
P O BOX ?
MADINA MUNAWWARAH (S.A.)

Marfat.com

بسم اللہ وبحمدہ

ملزمی و محرمی بھائی عارف صاحب

سلام و مسنون دعاؤں کے بعد عرض ہے

اگر امکان ہو تو برائے نرم حامل

رقعہ کے ساتھ تشریف لائیں تو ممنون

ہوں گا اور ظہرانہ کا طعام ساتھ ہو

گا اگر کہر والی سا ہو تو اور اچھا ہے

فقط السلام آپکا بھائی

۱۳/۸/۶۴ فضل عمر

اگر کہر والی سیاہ کھولے میں

دیر لگتی ہے تو بھر بچھے کے ساتھ

دوبارہ لے آنا — اصل مسئلہ کتابوں کا ہے

اگر امکان میں ہمیں ہے تو بھر لیتی

Marfat.com

رساله
من مراسلونا فى المدينة المنورة

بسم الله الرحمن الرحيم

كلمة الشكر

" يايتها النفس المطمنة ارجعى الى ربک راضية مرضية فادخلى فى عبادى وادخلى جنتى " صدق الله العظيم

انتقل الى رحمة الله سيدى الوالد صاحب الفضيلة والارشاد الشيخ ضياء الدين احمد القادرى المدنى ظهر يوم الجمعه الرابع من ذى الحجه ١٤٠١هـ فى المدينه المنوره.

فنقدم خالص الشكر بواسطه مجلد الدعوه الاسلاميه لكل من واسانا وقدم التعازى سواء شخصيا او برقيا او تلفونيا بهذه المناسبه ونخص بالشكر كل من سادانا العلماء و المشائخ والمجبين والمريدين وادارت الجمعيات الاسلاميه.

وسال الله عز وجل ان ينغمد الفقيد بواسع رحمته ويسكنه فسيح جناته وان لا يريهم مكروه فى عزيز لديهم و انا لله وانا اليه لراجعون

طالب الدعاء و الداعى لكم

فضل الرحمن ضياء الدين القادرى المدينه المنوره ٦٥.

Marfat.com

مکتوب حضرت شیخ الفضیلت علامہ محمد فضل الرحمٰن مدنی مدظلہ العالی

بنام

مولانا محمد مظفر اقبال مصطفوی لاہور

از مدینۃ المنورہ

۱۴۰۲ھ

الیٰ حضرۃ المحترم الفاضل الکامل مولانا محمد مظفر اقبال مصطفوی صاحب

اسلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ،

جناب والدِ محترم کے سانحہ ارتحال پر آپکا تعزیتی خط ملا۔ جس کے لیے میں آپ کا بیحد مشکور وممنون ہوں، خدا تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

حقیقت یہ ہے کہ جناب والد صاحب کا سایہ کرم ہمارے سروں سے اُٹھ جانے پر ہم یتیم ہو گئے ہیں۔ آپ سب مزید دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس صدمہ کے تحمل کی قوت عطا فرمائے۔ اوران کے روحانی فیوض وبرکات سے متمتع فرمائے۔ آمین۔

المرسل الداعی لکم بالخیر

فضل الرحمٰن القادری

Marfat.com

مولانا فضل الرحمن قادری

مکتبہ فضل الرحمن واولادہ

متصل — فندق الحرم المدنی منورہ

۱۲/ جمادی الاولیٰ ۹۹ھ

سیدی السلام علیکم

الحمدللہ ہم سب بخیریت ہیں - بچے اندگو ہیں سب آپ حضرات کو یاد کرتے ہیں - اخوی خلیل الرحمن حفظہ اللہ الحمدللہ بخیریت ہیں - آج کل ان کے کالج کی چھٹیاں ہیں - مکان ان کا بہت اچھا بنگلہ ہے - میں آج کل کراچی میں ہوں - [illegible] میرے دوست خواجہ عبدالقیوم صاحب [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

یا اللہ جل جلالہ　　بسم اللہ الرحمن الرحیم　　یا رسول اللہ ﷺ

دار العلوم معینیہ جارسو لوشیرازیہ رضویہ (رجسٹرڈ)

امیر روڈ، بلال گنج، عقب حضرت آقا صاحب لاہور

۸۶/۹۳

محبت مآب واجب الاحترام محترم　　مکرمی و لطفی مسعود صاحبان

حضرت علامہ مولانا واصل الرحمٰن حلوائی سید محمد الشہیر بہ مولانا ضیاء الدین رحمۃ اللہ علیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

[illegible]

یا اللہ جل جلالہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

دارالعلوم معہ جامعہ رسولیہ شیرازیہ رضویہ (رجسٹرڈ)

امیر روڈ، بلال گنج، عقب حضرت داتا صاحب لاہور

اور اگر کوئی معتمد آدمی آپ کے خدام میں سے مجھے مل گیا تو میں اپنی نئی چھپنے والی مطبوعات اس کے ہاتھ ارسال کر دوں گا۔

مجھے پتہ چلا ہے کہ حکومت نے آپکا پرانا مکان شہید کر دیا ہے۔ کیا حکومت نے اس کا معاوضہ بھی دیا ہے یا نہیں؟ آپ چونکہ شوگر کے مریض ہیں اس کا بڑا فکر ہوتا ہے اس لیے آپ فکر کو جواب عنایت فرمائیں اور لکھیں کہ اب طبیعت کیسی ہے۔ اور مجھے جو شوگر کی تکلیف ہوئی تھی اب اس سے محفوظ ہوں۔

میری صحت کیلئے بھی دعا فرمائیں۔

اور سب دوستوں کو سلام عرض کریں۔

والسلام

محمد علی عفا اللہ عنہ

جامعہ رسولیہ شیرازیہ بلال گنج لاہور

نوٹ: پاکستان سے کوئی چیز منگوانا ہو تو ارشاد فرمائیں خاکسار حاضر ہے۔

Marfat.com

بحمدہ وصلی علی رسولہ الکریم

الالفان من لا محبتہ لہ

محمد مسعود احمد

۲۰۱، ۱۰ سی،
بلی ایچ سی ایچ سوسائٹی، کراچی ۷۵۲۰۰
ٹیلیفون: ۴۵۵۲۴۶۸
فیکس: ۹۲-۲۱-۲۵۶۱۵۷۴

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ صحیفہ حال ہی موصول ہوا۔ مناسب وقت کی عنایت ہے۔
ہر سب کی دعائیں فقیر کے لیے نعمت بے بہا ہیں۔ فقیر دعاؤں کا محتاج ہے۔
مولیٰ تعالیٰ ہر ایک کے احوال بہتر فرمائے، برکات کی جاری و ساری رکھے۔ آمین!
فقیر نے ہر ایک کی خدمت میں کچھ لکھا ہے ارسال کی تھیں۔ نہیں معلوم کہ
سب کو پہنچ گئی یا نہیں۔ مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔
فقیر عرض کر چکا ہے۔ آپ عربی میں جواب مناسب فرمایا کریں۔
آپ کو یاد فقیر کے لیے باعث تسکین و اطمینان ہے۔

دعا ہے کہ مولیٰ کریم اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں ہمارے
فقیر حسن خاتمہ کے لیے دعا فرمائیں۔ مولیٰ تعالیٰ اپنے کرم سے حاکموں کی
سعادت عطا فرمائے۔ آمین!
اہل خانہ سلام عرض کرتے ہیں۔ فقیر کی طرف سے نیز ارادت
مند اہل محلہ کو سلام پہنچائیں۔ فقط والسلام

محمد مسعود احمد

فون نمبر ۴۵۵۲۴۶۸ فیکس نمبر ۹۲-۲۱-۲۵۶۱۵۷۴

الشیخ فضل الرحمٰن الانصاری

Marfat.com

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد
ایم۔ اے (گولڈ میڈلسٹ)
پی۔ ایچ۔ ڈی

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

الا الی ربنا لا الی محبتہ لہ

تاریخ

پرنسپل

گورنمنٹ ڈگری کالج سکھر

کوڈ نمبر ۶۵۲۰۰

سندھ

(اسلامیہ جمہوریہ پاکستان)

فون نمبر:

سکھر ۰۷۱-۶۰۱۰۹

حیدرآباد سندھ ۰۲۲۱-۳۰۱۶۱

کراچی ۰۲۱-۴۴۹۰۲۸

ٹیلیکس PK-۲۸۸۱۵ ۲۴۷۴۱

ٹیلیفیکس PK-۸۷۸۶ ۲۴۱۳۵۲۴

Marfat.com

بسم اللہ وصلی علی رسولہ الکریم

الالفاظ من لا محبۃ لہ

محمد مسعود احمد

۱۸/۲ سی،
ملی ایاسی ایکا سوسائٹی، کراچی (سندھ)
کوڈ نمبر ۷۵۲۰۰

محترمی و مسلامی دامت برکاتہم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ امید ہے کہ مزاج اقدس بخیر و عافیت ہوں گے۔ الحمد للہ مولانا محمد علی الکلیم شرف قادری (شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور) نے "مناقب سیدنا الشیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ" کا اردو میں ترجمہ مکمل کر لیا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ آپ کے ارشاد گرامی کی تعمیل ہو گی ——— اگر اللہ تعالیٰ کے لیے کوشش کی جائے گی ——— جو حضرات تعاون فرمانا چاہیں تعاون کر سکتے ہیں ———

فقیر دعاؤں کا محتاج ہے۔ دعاؤں میں یاد رکھیں۔ ارحم الراحمین کو اگر منظور ان کی خدمت ہو تو فقیر کے نام منی آرڈر ارسال کر دیں ——— جواب سے محروم نہ رکھیں۔ فقیر کی طرف سے سلام کہہ دیں۔ سب اہل خانہ کو اہل خانہ کی طرف سے سلام ——— فقط والسلام

محمد مسعود احمد

فون نمبر ۴۵۵۲۴۶۸ فیکس نمبر ۲۵۶۱۵۷۴ - ۲۱ - ۹۲

شیخ فضل الرحمٰن قادری
سرپرست فیصل

Marfat.com

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

الایمان بمن لا یحبہ لہ

محمد مسعود احمد

۱۴۰۲ سی،
پی ای سی ایچ سوسائٹی، کراچی (سندھ)
فون ۵۳۰۰۰۰
تاریخ ۲۳ دسمبر

مرکزی مسلمان لیگ اسلام آباد

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ۔۔۔ راہ گزرِ ملت بلند آوازہ ۔۔۔ عالم کی خبر ہے
۔۔۔ علم بلکہ ہے۔ ۔۔۔ ہے ۔۔۔ ہر ایک کو ۔۔۔ تعلق ۔۔۔ ہے ۔۔۔
آمین ثم آمین!

تمہارا کہ آزمائش ہے ۔۔۔ ہے ۔۔۔ ہے ۔۔۔ ہے ۔۔۔
رحمت ہے ۔۔۔ ہے ۔۔۔ ہے ۔۔۔ ہے ۔۔۔ ہے ۔۔۔
ہے ۔۔۔ ہے ۔۔۔ ہے ۔۔۔ ہے ۔۔۔ ہے ۔۔۔
۔۔۔ ہے ۔۔۔ ہے ۔۔۔ ہے ۔۔۔ ہے ۔۔۔
۔۔۔ ہے ۔۔۔ ہے ۔۔۔ ہے ۔۔۔ ہے ۔۔۔
۔۔۔ ہے ۔۔۔ ہے ۔۔۔ ہے ۔۔۔ ہے ۔۔۔
۔۔۔ ہے ۔۔۔ ہے ۔۔۔ ہے ۔۔۔ ہے ۔۔۔

نمبر ۱ کراچی ۔ ۴۵۵۲۴۶۸ حیدرآباد ۲۱۰۰ ۔ ٹیلیکس ۲۸۶۵ PK ۲۴-۲۱ فیکس PK ۲۸ ۲۵۲۳ ۲۲۵۰

Marfat.com

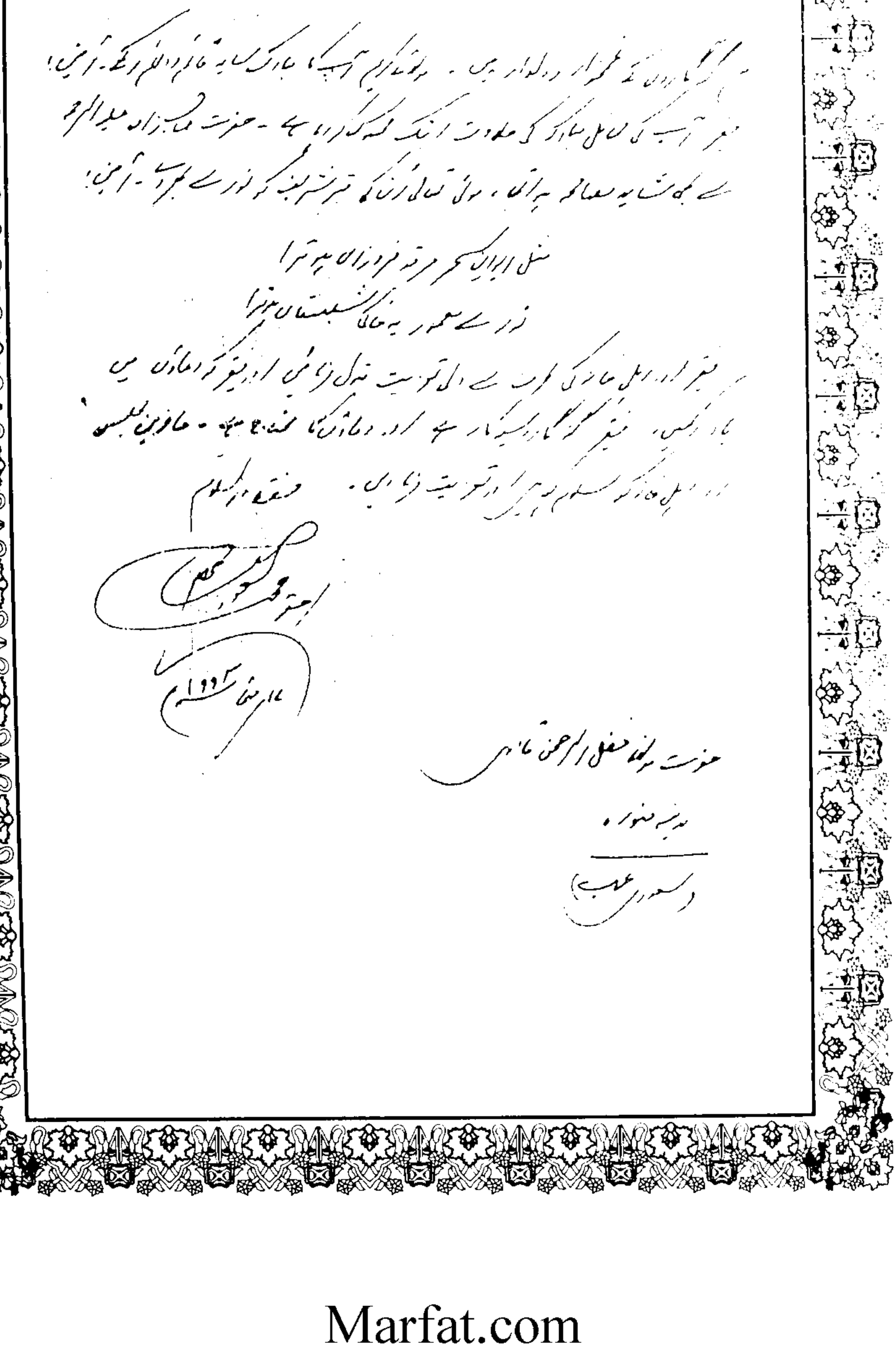

Marfat.com

محمد مسعود احمد

Marfat.com

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

الالفاظ من لا محتملہ

وانہ ھو اضحک وابکی وانہ ھو امات واحیاہ

محمد مسعود احمد
۱۶/۲-سی
ملت ای سی ایچ سوسائٹی کراچی ۲۹
فون ۴۵۳۰۰۰
۱۹۹۲ء

۲۳ ذوالحجہ ۱۴۱۲ھ

فخر دو عالم ﷺ کی بارگاہ میں

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ حضرت فخر دو عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں ہدیۂ سلام عرض ہے ۔ آپ کی سنت مطہرہ ہے ۔ آپ اللہ والوں کو اللہ کے سپرد فرماتے ہیں ۔ اللہ والے اللہ کو پیارے ہوتے ہیں ۔ مولیٰ تعالیٰ حضرت مرحوم کی مغفرت فرمائے اور اپنے جوار قرب میں درجات عالیہ عطا فرمائے ۔ آمین ثم آمین ! اللہ کرے آپ اس دیار مقدسہ میں ہیں جہاں آغوش رحمت میں کوئی غم ، غم ہی معلوم نہیں ہوتا ۔ سب غم ہمارے لئے ہیں جن انفس کی یاد سے دل آباد رہتا ہے جن کی یاد بیقرار دلوں کا قرار اور بے چین روحوں کا چین ہے ——

حقیقت یہ ہے کہ انکی ذات قرب الٰہی کی علامت ہے ۔ سب کا غم چھوڑ کر گئے مگر غم یہ ہے کہ ان کا غم رہ گیا ، خود فرماتے ہیں "نہ غم ہو تو کسی کا ہے نہ جہاں کہیں کسی کا ہو" —— سبحان اللہ فرشتہ اجل سے اپنے محبوب بندوں کو تنہا نہیں رکھا ۔ اپنی معیت کی خوشخبری سنا کر خلعت کرامت عطا فرما کر اور قرآن کو دعا کی دولت سے مالا مال کر دیا —— مولیٰ تعالیٰ غم و آلام کی ظلمتوں کو اپنی اور اپنے حبیب کریم ﷺ کی محبت کے نور سے مٹا دے اور ہر غم کو اپنا غم سمجھ کر متوجہ رحمت رکھے ۔ آمین ! سب اہل خانہ کو السلام مسنون تعزیت پیش کرتے ہیں ۔ فقیر سب کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں ۔ حاضری قبول فرمائیں ۔ والسلام

فون نمبر ۴۵۵۲۴۶۸ فیکس نمبر ۲۵۶۱۵۷۴ - ۲۱ - ۹۲

شیخ فضل الرحمٰن غازی صلاح الدین

مدینہ منورہ

Marfat.com

مکتبہ قادریہ

جامعہ نظامیہ رضویہ لوہاری منڈی لاہور

حوالہ نمبر ۷۸۶/۹۲ تاریخ ۹-۸-۱۹

محترم و مکرم حضرت فضیلۃ الشیخ سید فضل الرحمٰن المدنی حفظہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ!

معراج شریف

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب مدظلہ نے عمدہ سندھی ترجمہ سیدالشہداء کے لئے راقم کو دیا بحمدہٖ تعالیٰ ترجمہ ان کی خدمت میں پیش کر دیا اس کا انتظام یہ ہوا کہ آپ کی طرف سے مولانا خالد حسن مجددی صاحب نے اس رسالہ مبارکہ کی اصل کاپی اور آپ کے فرزند ارجمند ڈاکٹر رضوان صاحب کا معراج شریف کے موضوع پر وقیع اور قابل قدر رسالہ موصول ہوا جس کے لئے راقم سراپا تشکر ہے۔ رسالے کے آخر میں دعائیہ کی رقت انگیز ہے فقیر کی طرف سے ان کی خدمت میں ہدیۂ تبریک اور دعائے مستمر پیش فرمائیں۔

فقیر کو دعائے صالحہ میں یاد رکھیں مولائے کریم جل مجدہ اپنی رحمت میں غفران فرمادے اور اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سچا غلام اور پیروکار بنادے مع اہل وعیال حاضری نصیب فرمائے اور خاتمہ بالخیر فرمائے آمین

والسلام

نیازکیش: محمد عبدالحکیم شرف قادری

Marfat.com

فون: ۴۴۳۵۴

محمد عبدالمصطفیٰ الازہری (فاضل جامعہ ازہر مصر)

شیخ الحدیث دارالعلوم امجدیہ عالمگیر روڈ۔ کراچی نمبر ۵ پاکستان

رہائش: قادری منزل، ایس ۹۸-۹۹
سعود آباد۔ کراچی

مورخہ _____

بخدمت محترم ومکرما فضل الرحمن صاحب
دام اللہ تعالیٰ برکاتہ وعمیم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

آج ہی آپ کا گرامی نامہ تشریف لایا اور حضرت سیدی اور آپ کی تشویش سے دلی دکھ ہوا۔ آپ حضرات کی دعا کی توجہ ہمیشہ درکار ہے حضرت کی خدمت میں باادب سلام مسنون عرض ہے۔ اور حضرت قبلہ مرزا صاحب کی خدمت میں بھی آداب عرض کر دیں۔ آپ کے خط کے ساتھ ساتھ تار الباب کی مسلسل مشکور ہے

عرض والسلام

جناب حاجی محمد مشتاق صاحب تبریز

Marfat.com

"الفاروق"
چناگیر روڈ کراچی ۴

۱۴ دسمبر ۱۹۸۰ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم
حق حق حق

محب علمی و روحی عالم ربانی فاضل حقانی مولانا شاہ فضل الرحمٰن صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اللہ جل شانہ آپکو و جملہ متعلقین و محبین بمعاصبین متوسلین کے سایہ میں رکھے۔ عزت و دوجہاں بخشے۔ امید ہے کہ فقیر کا خط مورخہ ۳۰ نومبر ۱۹۸۰ء کا تحریر کردہ مل گیا ہوگا سندھ نے تو اعلانات ہر قسم سننے ہی دعاؤں کا خصوصی سلسلہ شروع کر دیا تھا اللہ تمام جلسوں میں ہزاروں کا مجمع رہا کیلئے دعائے صحت کا سلسلہ عاجلہ دائمہ کی گئی اور اس دعا کے بعد یہاں ہر رکعت میں قنوت نازلہ پڑھی جاتی رہی شہادت سید الشہداء امام حسین رضی اللہ عنہ کی مناسبت سے ۴ دسمبر کو ادارہ علامہ مولانا صاحب اور کراچی خطیب پاکستان نے دکر شہادت بیان کیا۔ آپ کی علالت کیلئے دعا حضور سے ہوئی۔ یہاں محمد طیب رحمانی صاحب کے خط سے معلوم ہوا کہ آپ کی علالت والا حساب رد صحت میں جیسا کہ اخبارات میں خبر آئی ہے۔ اگرچہ نقاہت باقی ہے اور ڈیوٹی پوری دے رہے ہیں اللہ تعالیٰ جسمانی قوت آہستہ آہستہ عطا فرما زیادہ تر اہلحضرت کی علالت کی ہے اور صحت کی دعا جاری ہے امید واثق ہے کہ عنقریب رحمت للعالمین میں حاضری نصیب ہوگی۔ محمد اکبر صاحب ہریانوی اور شیخ ملا بخش بدھ روز ہیں۔ کی ضرورت ہو تو بلا تاخیر لکھیں فقیر کی ہر خدمت کو سعادت عظمیٰ سمجھتا ہے۔ اہلحضرت کیلئے دعا مکمل صحت کی دعا کرتے رہیں۔ فقیر دعا گو بھی ہے دعا گو بھی۔ اہل محفل کو سلام دعا مراحت سلام، دعا۔ بچوں کو پیار۔ خواجہ حضرت قبلہ فقیر کی دعا بیان کو آپ بھی اکثر بھی پیر سلام اہل حلقہ اور رحمانی حجاج بہت بہت سلام کہتے ہیں۔ محمد طیب رحمانی کو دعا کہنا۔

دعا گو محمد فاروق رحمانی عفی عنہ

بقلم عاجز نذر محمد [illegible]

Marfat.com

jm22/97
Lanore 33 3/6/70 20.5

الشیخ فضل الرحمن لقادری المدینہ

amslm

lt
sp~~atma~~—faolurranman alqaori baoul majeeot madina

maulana aboulbarakat and all sunni ulema redjesg younte preside
ulema conferance lyallpure on 13 14 june and inform arrival noorani
karachi

مولانا ابوالبرکات وجمیع علماء السنیہ یرجوامنکم ان تترأسوا
مؤتمر العلماء فی لایلپور فی تاریخ ۱۳/ ۱۴ یونیہ و أخبروا نورانی بوصولکم کراچی

shahmad noorani nazboulamnaf lahore

المرسل شاہ احمد نورانی مزار الحنف
لاہور

col/ 13 14 noorani

المملکۃ العربیۃ السعودیۃ
[illegible]
[illegible]

الله الله الله

حضرت سیدی مفتی فضل الرحمٰن قادری مدنی زید مجدہ کے محترم چچا جناب حضرت الحاج مقبول احمد رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی وفات حسرت آیات پر حضرت پیر سید حیدر حسین شاہ علی پوری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا تعزیتی پیغام۔

یا نبی سلام علیک یا حبیب سلام علیک یا رسول سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

حضرت المعظم ذوالمجد والفضل اخی المحترم والمکرم ادام اللہ فیوضکم

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

آپ کے کرامت نامہ سے آپ کے مکرمی ومحترمی ومخدومی چچا الحاج مقبول احمد صاحب (محلہ اراضی یعقوب۔سیالکوٹ) کی وفات حسرت آیات کا پڑھ کر جو جو میرے دل کو صدمہ عظیمہ پہنچا ہے وہ احاطۂ تحریر وتقریر سے خارج ہے، گو ہم اس صدمہ عظیمہ کی برداشت کے لائق تو نہیں ہیں مگر رضائے ربی کے سامنے تو اظہار بے بسی ہے سو لاکریم کے حضور میں دعا ہے کہ مرحوم کو تو بے حساب جنت الفردوس میں جگہ عطاء فرماوے اور آپ تمام کے تمام پسماندگان کو صبر جمیل عطاء فرماوے آمین ثم آمین بجاہ سیدنا طہ ویسن ﷺ میں ان کی روح پرفتوح کو ایصال ثواب کے لئے ایک بڑی مجلس قائم کر رہا ہوں۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

فی الحال واللہ تاللہ باللہ اپنی اس بیماری کی وجہ سے چلنے پھرنے سے معذور ومجبور اور لاچار ہوں، سخت بیمار ہوں بستر پر پڑے پڑے یہ چند حروف پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں مطلع رہوگے۔ اگر میں سردیوں تک زندہ رہا تو ضرور ہی ضرور حاضر ہوں گا۔ انشاء اللہ العزیز، کیونکہ میں آپ کی خدمت اقدس میں حاضری کے لیے اور حضرت سیدی قبلہ قطب مدینہ کی خاطر تو ماہی بے آب کی طرح تڑپ رہا ہوں گو میں نظروں سے

Marfat.com

ہزاروں میل دور ہوں مگر دل و جان سے آپ کے بہت ہی زیادہ قریب ہوں۔

آپ میری طرف سے اپنے تمام کے تمام خاندان عالیہ کے ہر ہر فرد سے میری طرف سے اظہار افسوس فرمائیں۔

شریک غم

سید حیدر حسین شاہ علی پوری

علی پور سیداں ضلع سیالکوٹ

پاکستان

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

انگوٹھی اور اس کا نگینہ

آنحضرت ﷺ کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس کا نگینہ حبشی تھا۔ حبشی حبشہ کی طرف نسبت کی وجہ سے ہے۔ یہ نگینہ سنگ سلیمانی کا تھا جو کہ ایک قیمتی پتھر ہوتا ہے اور اس میں سفیدی و سیاہی ہوتی ہے یا یہ عقیق تھا ان دونوں کی کانیں حبشہ میں ہیں۔ نبی ﷺ کا ایسی انگوٹھی پہننا جو ساری عقیق کی ہو ثابت نہیں ہے۔

(وسائل الوصول الی شمائل الرسول ﷺ ۔ علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی۔ مترجم : پروفیسر سید ریاض حسین شاہ۔نوری کتب خانہ لاہور)

Marfat.com

فرزند ارجمند حضرت حبیب الرحمٰن قادری کے سانحۂ ارتحال پر حضرت علامہ محمد سبحان رضا خان قادری زیب سجادہ خانقاہ عالیہ قادریہ رضویہ کا تعزیتی پیغام۔

وصال پر ملال

یہ روح فرسا خبر تمام مسلمانان عالم کے لئے غم ناک ثابت ہوئی کہ صوفی حبیب الرحمٰن صاحب کا ۱۷ ذی قعدہ بروز پیر ۱۴۱۳ھ مطابق ۱۰ مئی ۱۹۹۳ء کو اچانک وصال ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کا تعلق خاندان اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت سے بہت گہرا تھا آپ کے جد امجد حضرت قطب مدینہ علامہ ضیاء الدین مدنی علیہ الرحمہ اعلیٰ حضرت ﷺ کے خلیفۂ برحق تھے۔ اور جانشین قطب مدینہ حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب، مرحوم ومغفور کے والد محترم ہیں۔ اللہ تعالیٰ کسی بھی باپ کو ضعیفی کے ایام میں اولاد کے غم سے دوچار نہ کرے آمین۔ حضرت صوفی حبیب الرحمٰن صاحب ایک مجذوب صفت انسان تھے۔ آپ سے متعدد کرامات کا صدور ہوا۔ مدینہ منورہ دیار حبیب علیہ التحیۃ والثناء (ﷺ) میں آپ اپنے والد بزرگوار کے ساتھ رہتے تھے۔ آپ کے خاندان کو خاندان اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی ﷺ سے دلی عقیدت ومحبت ہے آپ کے دولت کدہ پر اکثر وبیشتر محفل میلاد میں اعلیٰ حضرت ﷺ کا کلام پڑھا جاتا ہے۔ حضرت صوفی صاحب مرحوم نیک دل رکھنے کے ساتھ نہایت عابد ومتقی تھے۔

ادراہ اعلیٰ حضرت وتمام اراکین حضرت مولانا علامہ فضل الرحمٰن صاحب کے ساتھ اس غم میں برابر کے شریک ہیں اور مرحوم کے لئے دعاء کرتے ہیں کہ مولیٰ تعالیٰ جنت الفردوس میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطاء فرمائے۔

امین بجاہ سید المرسلین۔ اللھم برد مضجعه و نور قبره .

شریک غم فقیر قادری محمد سبحان رضا خان سبحانی غفرلہ

Marfat.com

۱۲۰۷۸۷

حضرت سیدی سندی مولای والدی
بعد سلام مسنون
راقم الحروف خیر اندیش خیر اندیش محمد امجد اعظم عفی عنہ خوشتر صدیق کو۔
سنہ ۱۴۵۱۳

محمد حبیب الرحمٰن مدنی بہشت نصیب - غفر الہیں - فردوس آشیاں اثر
۱۳ ھ ۱۴ - ۱۴۵۱۳ - ۱۳ ۱۴ ھ

رسول ہوں۔ رب کریم اپنے رسول کریم علیہ التحیۃ والثناء کے صدقے مرحوم کو بغفور وارقی
۱۳ ۱۴ ھ

فرمائے اور آپ کو۔ افراد خانہ۔ ہمشیرگان۔ برادران متعلقین کو صبر جمیل مرحمت جزیل عطا
فرمائے۔ آپ کا گداسے در خوشتر مع اہل خانہ پسر و دختر لغزشیں تمام بحرمۃ سید الانام مع الاکرام

احقر بندہ قادری رضوی
۱۳ ۱۴ ھ

لقمہ خوشتر قادری - سگ فرح قادری
۱۳ ۱۴ ھ
۱۹۹۳ء

۳ جون یوم الخمیس ۱۹۹۳
۱۷ ذی الحج ۱۴۱۳ھ

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

عرض: حضور بزرگان دین کے اعراس میں جو افعال ناجائز ہوتے ہیں ان سے ان حضرات کو تکلیف ہوتی ہے؟

ارشاد: بلاشبہ اور یہی وجہ ہے کہ ان حضرات نے بھی توجہ کم فرمادی ورنہ پہلے جس قدر فیوض ہوتے تھے وہ اب کہاں۔

(ملفوظات۔ امام احمد رضا خاں قادری)

Marfat.com

شیخ محمد عارف قادری ضیائی، مدینہ منورہ سے، مخدومی حضرت شیخ فضل الرحمٰن قادری مدظلہ کی اہلیہ کے وصال پر اظہارِ غم:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

اشکِ غم کا درِ اقدس پہ دعا ہو جانا
میں نے دیکھا ہے خموشی کا صدا ہو جانا

۱۷/۲۔ سی
پی۔ ای۔ سی۔ ایچ سوسائٹی، کراچی
۵/ جون ۱۹۹۴ء

اخی المکرم دام لطفکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

اخبار ''جنگ'' میں مخدومی حضرت شیخ فضل الرحمٰن قادری مدظلہ العالی کی اہلیہ محترمہ کے وصال کی خبر پڑھ کر شدید صدمہ ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! ہر آنے والا، جانے کے لیے آیا ہے، سب غریب الوطن ہیں۔ وطن وہی ہے جہاں جانا ہے۔ اس طویل سفر میں مولائے کریم نے اپنی رفاقت کا مژدہ سنایا۔ جب وہ رفیق سفر ہو تو انشاء اللہ پہنچنے والے منزل تک ضرور پہنچیں گے۔ مولائے کریم حضرت مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور سب

Marfat.com

متعلقین کو صبر و استقامت عطا فرمائے۔ آمین! حضرت مدظلہ العالی کی خدمت میں تعزیت نامہ پیش کر دیا ہے۔

آپ کی خدمت میں کئی خطوط ارسال فرمائے مگر جواب نہ آیا جس سے تشویش بڑھ گئی۔ ایک صاحب نے بتایا کہ آپ لکڑی کے سہارے چل رہے تھے۔ یہ سن کر فکر میں اضافہ ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت و عافیت کے ساتھ سلامت رکھے۔ بھابی صاحبہ اور بچے بھی خوش و خرم رہیں۔ آپ کی بھابی بھی آپ سب کی طرف سے متفکر ہیں۔ خیریت سے مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔

کبھی کبھی مدینہ شریف کی یاد بڑی شدت سے آتی ہے۔ مولائے کریم اس دیار مقدس کی زیارت کی سعادت سے پھر بہرہ ور فرمائے۔ آمین! جب حاضر ہوں تو فقیر کی حسن عاقبت کے لیے دعا فرمائیں۔

اہل خانہ سلام عرض کرتے ہیں۔ بھابی صاحبہ کو سب کی طرف سے سلام کہہ دیں۔ صاحبزادی سلمیٰ اور صاحبزادہ سلمہ کو بہت بہت پیار اور دعائیں۔ احباب خاص اور حاضرینِ مجلس کو فقیر کا سلام عرض کریں۔

فقط و السلام

احقر محمد مسعود احمد

Marfat.com

محترم المقام لائق صد احترام

جناب الحاج محمد عارف صاحب قادری اعوی ضیائی جبلی

السلام علیکم بعد از خیریت طرفین مطلوب الفؤ

الرام آنکہ آپ جناب نے طویل عرصہ سے شرف ملاقات

نہ بخشا تو ہم سے کوئی گستاخی ہوگئی ہوگی۔ امید کرتا ہوں

کہ آپ کرم فرمائیں گے۔ حافظ خیر محمد صاحب مدظلہ العالی کی

خدمت میں جب بھی حاضر ہوتا ہوں آپ کے خط اور حالات سے

متعلق سوال ہوتا ہے اور یہی دل موہ ما فضل الرحمان صاحب دامت برکاتہ

کا ہے تو جواب نہ ہونے کی وجہ نبدہ حاضری میں تاخیر کرتا ہے

لیکن وہ تو شت سُدھ لیتے ہی نہیں۔ امید کرتا ہوں کہ صاحب

بندہ کے لیے نہیں تو ان بزرگ ہستیوں کے لیے کچھ لکھ دیا کریں

جناب میاں ضیاء صاحب سے ٹیلیفون پر بات کرتے وقت جناب

کے حالات کی بہتری کا سن کر بہت خوشی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اپنے

محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے سے مزید سے مزید تر بہتری فرمائے

آمین ثم آمین

تابعدار

محمد نعیم طاہر

Marfat.com

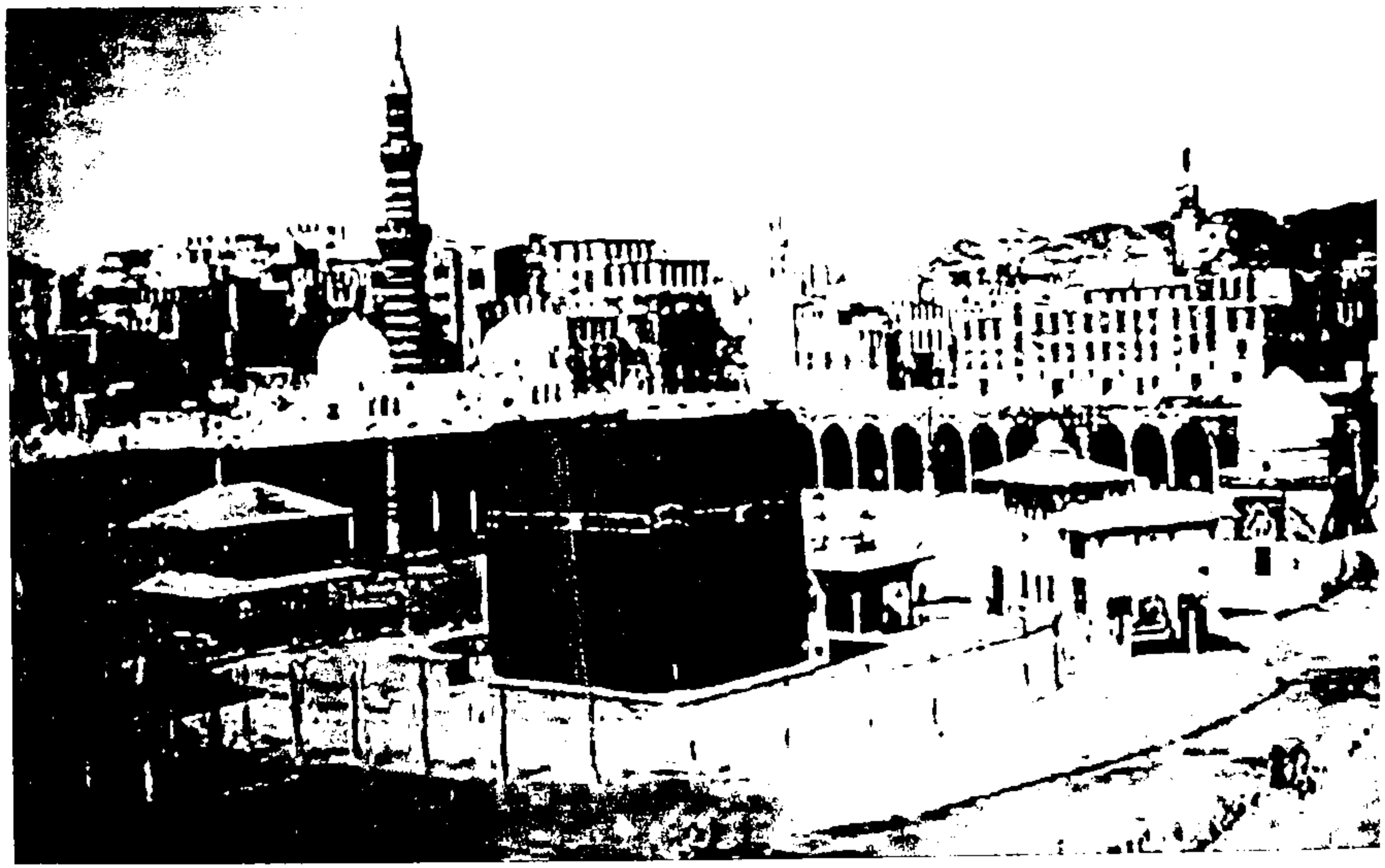

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

هوالقادر

مرکزی مجلس رضا

لاہور

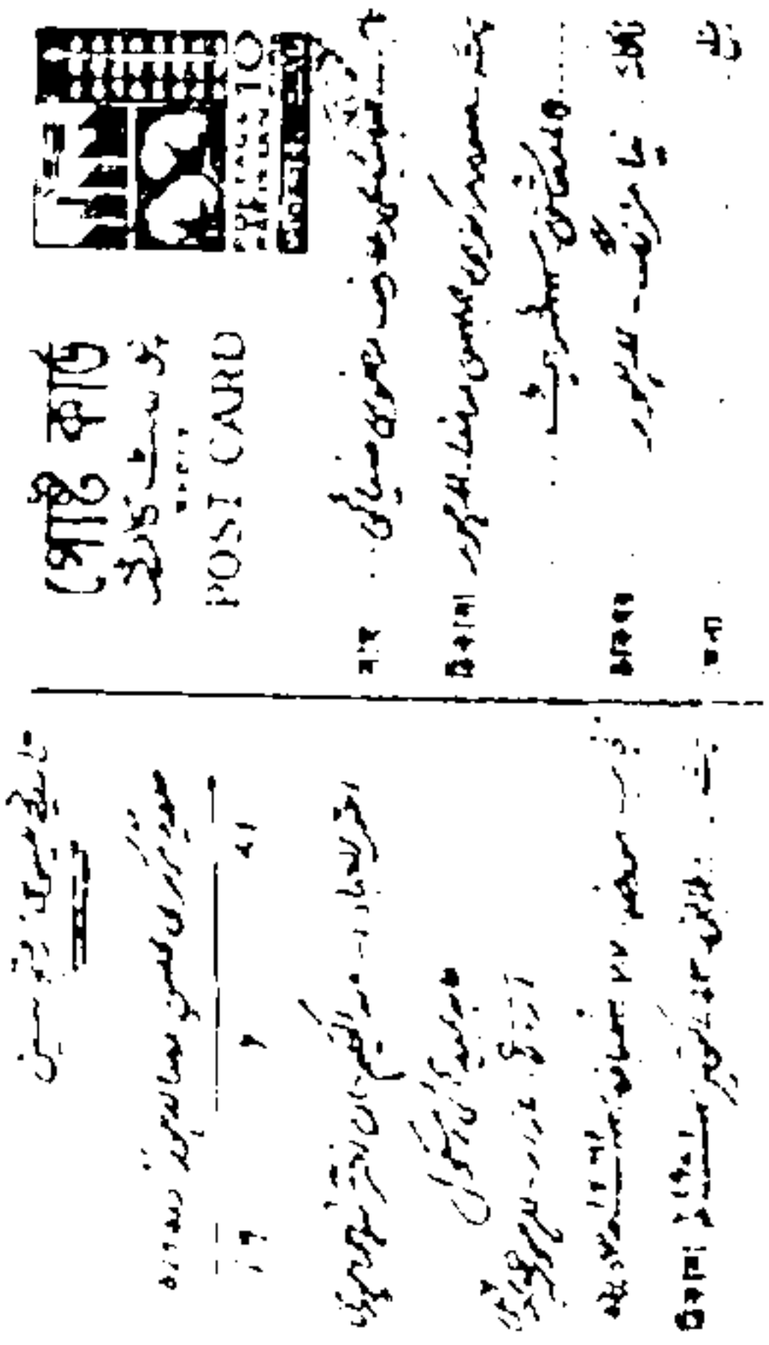

۴۹۵
۹۲

جناب صدر گرامی قدر!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج گرامی! مکتوب مورخہ ۱۲/۱۱/۶۱ کو جناب حکیم محمد موسیٰ صاحب امرتسری کی زبانی معلوم ہوا کہ فضیلت ایجنسی کمیٹی نے ایک جلسہ میں جناب کو صدر منتخب کر کے مرکزی مجلس رضا لاہور کو ادبا ترقی کرنے کی صدر شش جہات تحریک پیکار میں قوت بہم پہنچانے، مسلک پر اشتقامت اور کردار صحابہ سے مزین ہر میں نیک منشائی رضویہ بھائی کو ملی مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ عوام نے بصیرت کے ساتھ ان خدمتوں کے لئے انہیں کو منتخب کیا جو ہمیشہ عقائد حقہ پر مجاہد کرتے رہے۔ شاد باش، شاد زی، مبارک، مبارک، مبارک ہو۔ فقط والسلام

ع جو چاہو ذوق یقیں پیدا ترک ماں کیں نہ کریں

Marfat.com

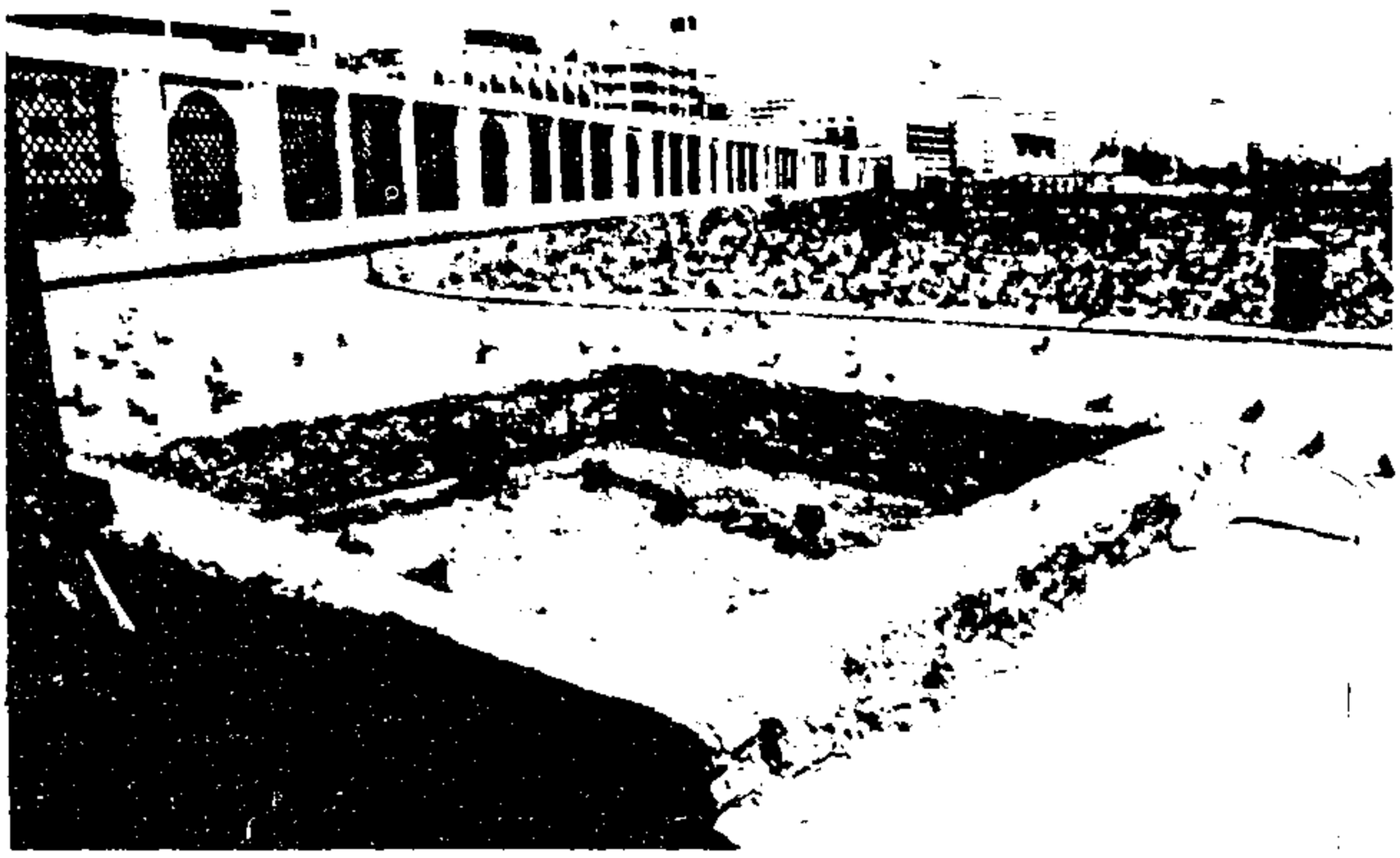

قبر العمات (صفيه وعاتكه) عمتا رسول الله ﷺ

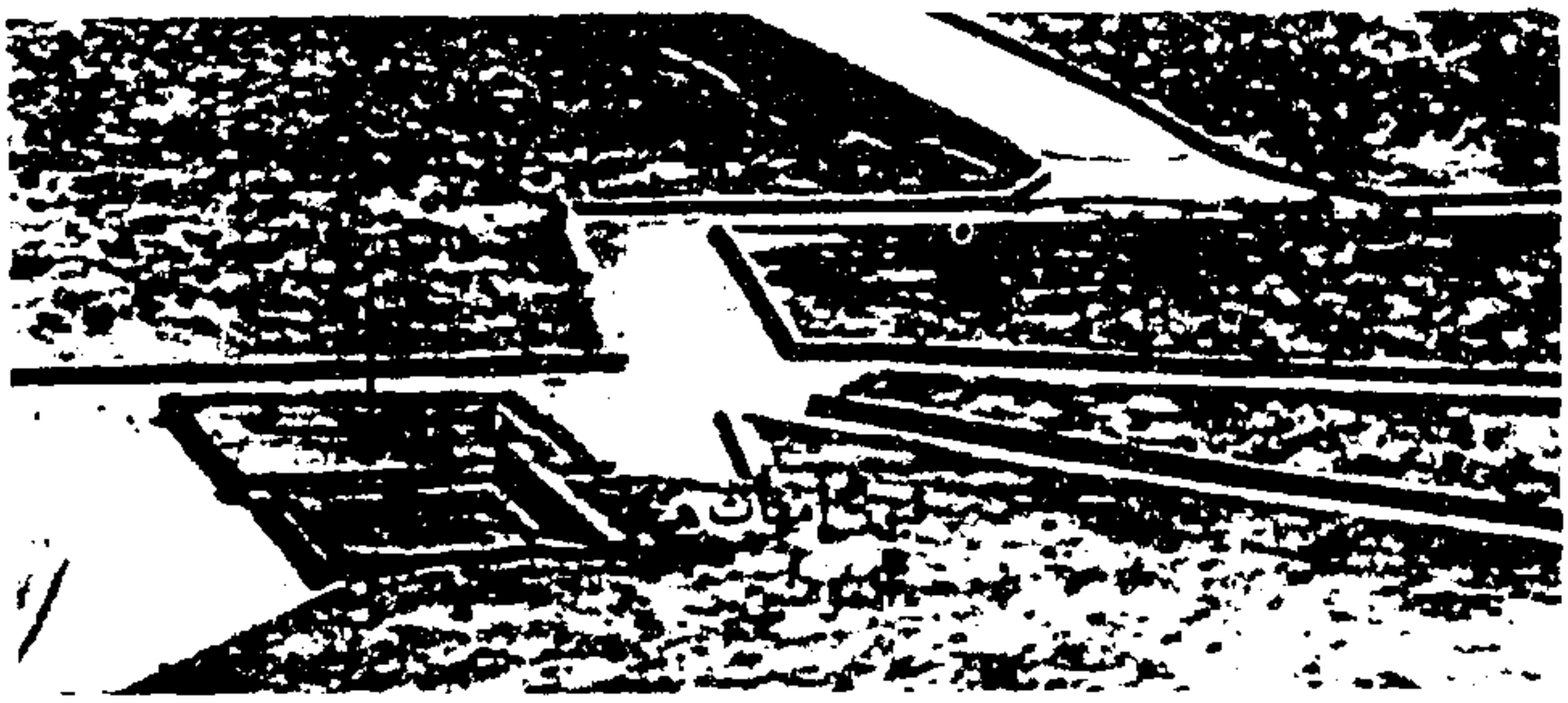

Marfat.com

ھوالقادر

اراکین مجلس رضا

اراکین مجلس رضا پر حضرت ضیاء الملت والدین مدنی مدظلہ العالی کی خاص الخاص نگاہ کرم ہے۔ گویا اس مجلس کی حقیقی روح حضرت موصوف کا فیضان نظر ہے۔

حکیم محمد موسیٰ امرتسری

حضرت سیدی قطب مدینہ ؒ مرکزی مجلس رضا کی مالی اعانت بھی کیا کرتے تھے۔

فقیر قادری عفی عنہ

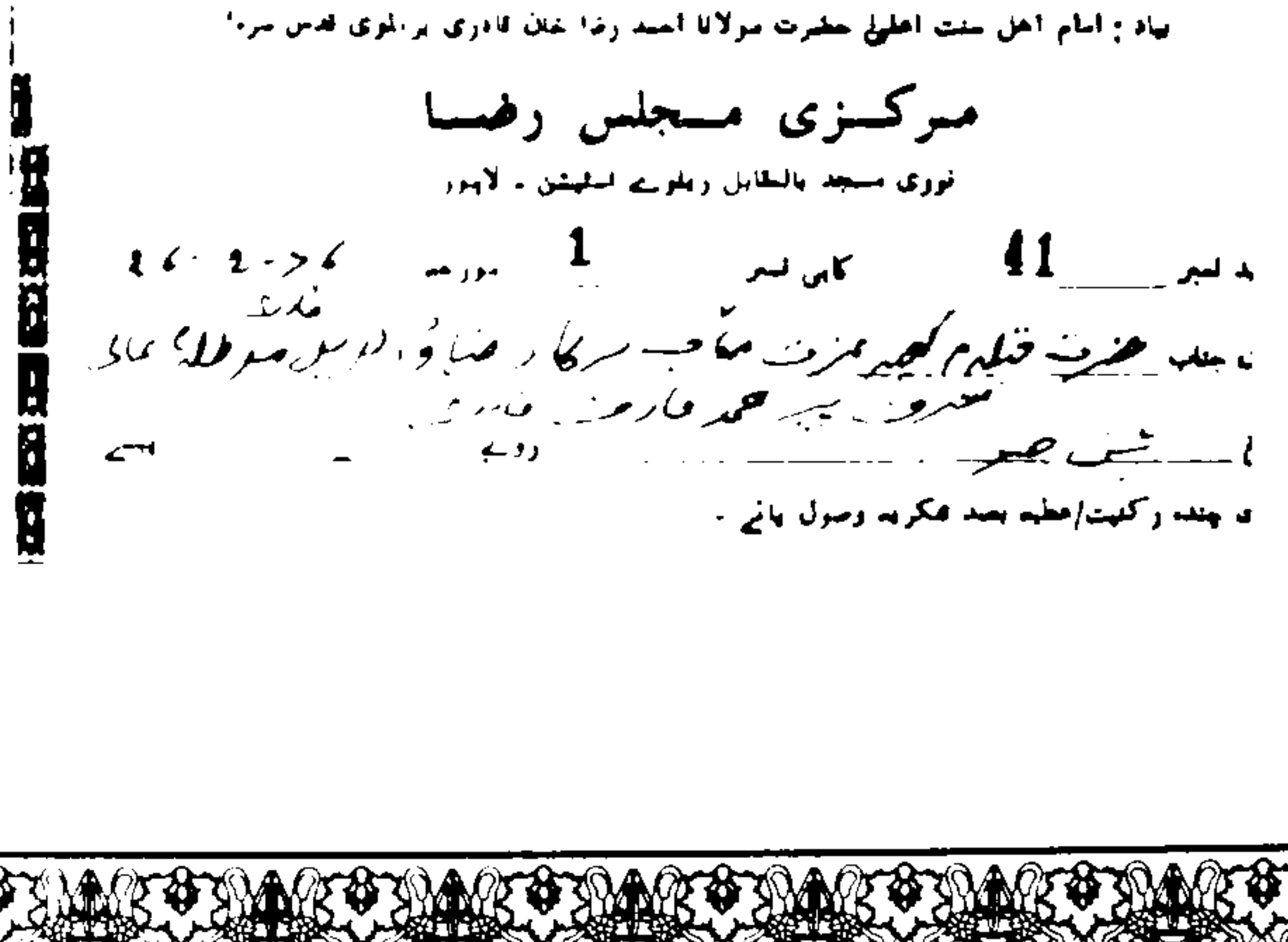

یاد : امام اہل سنت اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان قادری بریلوی قدس سرہٗ

مرکزی مجلس رضا

نوری مسجد بالمقابل ریلوے اسٹیشن - لاہور

رسید نمبر 41 کاپی نمبر 1 مورخہ ۲۷-۲-۷۶

وصول شدہ

جناب حضرت قبلہ عالم صاحب مدظلہ مبلغ سرکار صاحب (الف صد روپے) بمد

بصورت چیک حسب

ہذا چندہ رکنیت/عطیہ بصد شکریہ وصول پائے۔

Marfat.com

الھام

مالک ومسعول : مسعود حسن شہاب دھلوی

مشیرادارہ : ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی

حکیم محمد موسیٰ امرتسری سے ایک انٹرویو

از:۔ محمد رضا المصطفیٰ چشتی نظامی کوٹلی لوہاری مغربی

قسط:اول

جلد:۳۴ شمارہ:۱۵

۲۱/اپریل ۱۹۷۵ء مطابق ۸/ربیع الثانی ۱۳۹۵ھ

قسط:دوم

جلد: ۳۵ شمارہ:۱۶

۲۹/اپریل ۱۹۷۵ء مطابق ۱۸/ربیع الثانی ۱۳۹۵ھ

قسط:سوم

جلد:۳۶ شمارہ:۱۷

۵/مئی ۱۹۷۵ء مطابق ۲۲/ربیع الثانی ۱۳۹۵ھ

Marfat.com

هوالقادر

شہزادہ اعلحضرت حضور مفتی اعظم ﷺ

فقیر حقیر محمد عارف قادری عفی عنہ ۱۹۷۰ء/ ۱۳۹۰ھ میں شہزادہ اعلحضرت مفتی اعظم حضرت سیدی مصطفیٰ رضا خان قادری نوری قبلہ اور سیدی فضیلتہ الشیخ فضل الرحمٰن قادری مدنی جانشین قطب مدینہ منورہ رحمۃ اللہ علیہما کی معیت میں فریضہ حج ادا کرنے کی سعادت سے بہرہ ور ہونے کے بعد مدینہ طیبہ زادھا اللہ شرفا وتعظیما کی حاضری سے مشرف ہوا۔ حضرت سیدی مفتی اعظم بھی چند دن بعد مدینہ منورہ حاضر ہوگئے۔ حضرت قطب مدینہ ﷺ نے اپنے مکان کے سامنے ہی حضرت کی رہائش کا بندوبست فرمایا تھا۔

حضرت سیدی مفتی اعظم ﷺ کی زیارت کیلئے آنے والے مہمانان رسول مقبول (ﷺ) اور علماء عرب وعجم کا تانتا بندھا رہتا تھا۔ یہاں تک کہ آپ وقت مقررہ پر کھانا بھی تناول نہ فرما سکتے تھے۔

ہمارے قافلے کی روانگی کے لئے ۳ر مُحَرَّمْ کے دن بعد نماز عشاء کا وقت مقرر ہوا۔ پروگرام کے تحت ۱۰ر مُحَرَّمْ کربلا معلّٰی کی حاضری تھی۔ احقر نے ۲ر مُحَرَّمْ کو حضرت سیدی مفتی اعظم ﷺ کی بارگاہ میں مرکزی مجلس رضا کا تفصیلاً تعارف کراتے ہوئے تحریری پیغام کی درخواست پیش کی۔ ۳ر مُحَرَّمْ کی رات کو حضرت مفتی اعظم پیغام ارشاد فرماتے گئے اور

Marfat.com

حضرت علامہ مفتی محمد حسین قادری رحمتہ اللہ علیہ (سکھر) تحریر فرماتے گئے۔ آخر میں حضرت نے خود ملاحظہ فرمایا اور تصحیح فرماتے ہوئے دستخط فرما کر احقر کو عنایت فرمایا۔

۳ر محرم بعد نماز عصر حضرت سیدی و مرشدی قطب مدینہ ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا۔ چونکہ ایام حج تھے اور ان دنوں میں مدینہ شریف میں مہمانانِ رسول مقبول (ﷺ) کی کثرت ہوتی ہے۔ دنیا بھر سے آئے ہوئے حجاج حضرت سیدی ضیاء الملت والدین ﷺ کی بارگاہ میں فیوض و برکات حاصل کرنے کیلئے حاضر رہتے تھے۔ حضرت سیدی کے لئے ان ایام میں چند سطریں احاطہ تحریر میں لانا ممکن نہ تھا۔

احقر نے حضرت مرشدی ﷺ کو سیدی مفتی اعظم کا پیغام سناتے ہوئے عرض کیا کہ قبلہ آپ بھی کرم فرماتے ہوئے چند سطریں قلمبند فرمادیں تو ہمارے لئے باعث برکت ہوگا۔ آپ خاموش رہے۔ دوبارہ عرض کرنے پر فرمایا حالات آپ کے سامنے ہیں، فرصت تو بالکل نہیں ہے۔ اگر کوئی ذمہ داری اٹھائے اور فرصت کے ایام میں آجائے تو فقیر ضرور تحریر کردے گا۔ احقر نے عرض کیا سیدی ہماری تو آج عشاء کے بعد روانگی ہے۔ آپ یہ کام حضرت مولانا فضل الرحمٰن کے ذمہ لگائیں۔ فرمایا، بیٹا فضل الرحمٰن تو میرے ہاتھ پاؤں ہے۔ مگر اس کا معاملہ تو یہ ہے جو اس کو بازو سے پکڑ لے وہ اسی کے ساتھ چل دیتا ہے اس کا کام تو ہو جاتا ہے۔ اس کو بھی تو کوئی پکڑ کر لے آئے تو کام ہوگا عرض کیا سرکار آپ نے حضرت مفتی اعظم کا پیغام تو سن لیا ہے۔ اور سنتے ہوئے ماشاء اللہ سبحان اللہ اور اعلیٰ حضرت کا کیا مقام ہے، فرماتے رہے۔ ممکن ہو تو اسی پر دستخط فرمادیں تو آپ نے فرمایا ''قلم دو'' احقر نے قلم پیش کیا تو دستخط فرمادیئے۔ نماز مغرب کے بعد حضرت سیدی فضل الرحمٰن قادری مدنی کی بارگاہ میں آپ کے مکتبہ پر حاضر ہوا اور مدعا عرض کیا آپ نے بھی کرم فرماتے ہوئے دستخط فرمادیئے۔ الحمدللہ

(آئندہ صفحہ پر سیدی مفتی اعظم ﷺ کے پیغام کا عکس ملاحظ فرمائیں)

Marfat.com

۹۲/۱۷

الحمد للہ رب العلمین والصلاۃ والسلام علی سید المرسلین وعلی الہ
وصحبہ اجمعین اما بعد۔ اعلیحضرت عظیم البرکت امام اہل سنت مجدد دین وملت
وحید عصر فرید دہر امام علامہ شاہ عبد المصطفیٰ محمد احمد رضا خاں قادری برکاتی بریلوی
قدس سرہ العزیز۔ اس صدی کے مجدد برحق حقیقی معنوں میں اسلام کے ستون اور شریعت
سیدنا اعلیحضرت عظیم البرکت رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ اپنے اوصاف دینی۔ خدمات علمی اور
عظیم الشان تجدیدی کارناموں کے سبب اپنے عصر کے منفرد بطل جلیل تھے۔ اسلام اور مسلمین
کی تقاد تحفظ میں اعلیحضرت نے جس عزم و استقلال سے کام لیا ہے اس کا تقاضا تھا کہ آپ کی خدمات
کو اجاگر کرنے کیلئے مجالس اور یادگاریں قائم کی جائیں یہ بات بصد مسرت لکھی جارہی ہے
کہ خوشی حاصل ہوئی کہ اہل لاہور نے مرکزی مجلس رضا کے نام سے یادگار مجلس قائم کرکے
امام اہل سنت قدس سرہ کی حیات طیبہ پر مضامین کے علاوہ اعلیحضرت کی تصنیفات کو
سنت شائع کرنے کا اہتمام کیا ہے۔ مولیٰ عزوجل اپنے حبیب پاک صاحب لولاک
علیہ الصلاۃ والسلام کے وسیلہ جلیلہ سے مجلس کے اراکین خصوصاً صالح جوان اخلاص و ظرف
رضوی ابقہ سلمہ المولیٰ تعالیٰ کی ہمتوں میں برکت عطا فرمائے اور علم نافع۔ عمل صالح اور
اسلام کی بیش از بیش خدمت کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین یارب العالمین بجاہ نبیک
وحبیبک سید المرسلین صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین

فقیر مصطفیٰ رضا غفرلہ
خادم العلماء والمشائخ سنی
مدینہ منورہ

فقیر احمد رضا عفی عنہ
مرتب
بالمدینۃ المنورہ ۳ محرم الحرام

Marfat.com

هوالقادر

حضرت مجاہد اعظم علامہ محمد حبیب الرحمٰن قادری عباسی ؒ رئیس اعظم اڑیسہ

۱۳۹۳ھ میں مدینہ منورہ کی حاضری کی نعمت نصیب ہوئی۔

حضرت مجاہد اعظم علامہ محمد حبیب الرحمٰن عباسی قادری ؒ رئیس اعظم اڑیسہ کی صحبت با برکات سے مستفید ہوا۔اس دوران سیدی مجاہد ملت ؒ سے مرکزی مجلس رضا کیلئے پیغام تحریر کرنے کیلئے گذارش کی گئی کریمانہ کرم فرماتے ہوئے پیغام تحریر فرمایا۔جب احقر نے طلب کیا تو وہ کہیں کتب میں گھو گیا۔حضرت نے دوبارہ تحریر فرمایا اور بہت دعاؤں سے نوازتے ہوئے احقر کو عنایت فرمایا۔ابھی میں حضرت قبلہ رحمتہ اللہ علیہ کی بارگاہ میں ہی حاضر تھا کہ وہ پہلے والا پیغام بھی مل گیا۔وہ بھی عنایت فرما دیا۔

(آئندہ صفحہ پر پیغام کا عکس ملاحظ فرمائیں)

Marfat.com

MOALLIM
Syed Ahmed Shaki
BABUL UMRAH SHUBEKAH
Mecca Phon No - 28291
POST BOX 81

معلم
سيد احمد شيخ
مكة المكرمة بوسطه بكس نمبر ٨١
باب العمرة - الشبيكة ☎ نمبر ٢٨٢٩٧

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

معلم
سید احمد شیخ
مکة المکرمة بوسطه بکس نمبر ٨١
باب العمرة – الشبیکة ☎ نمبر ٢٨٢٩٧

MOALLIM
Syed Ahmed Shaki
BABUL UMRAH SHUBEKAH
Mecca Phon No - 28297
POST BOX 81

بسم الله الرحمن الرحيم

Marfat.com

هوالقادر

حضرت اشرف المشائخ حضرت علامہ **غلام قادر** اشرفی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت اشرف المشائخ علامہ غلام قادر اشرفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ صدر ۱۳۹۴ھ کو مرکزی مجلس رضا کے منعقد کردہ "یوم رضا" کے جلسہ میں تشریف لے گئے۔ واپسی پر فقیر راقم الحروف کو نامہ مبارک تحریر فرمایا۔

خط کا عکس اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

بازار سے سامان

آنحضرت ﷺ اونٹ کو خود باندھ لیتے اور جانوروں کے آگے چارہ خود ڈال لیتے۔ خادم کے ساتھ کھانا کھا لیتے، آٹا گوندھنے میں اس کی مدد فرما دیتے اور اپنا سامان خود بازار سے اٹھا لاتے۔

حضرت ابوھریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بازار گیا آپ ﷺ نے پاجامہ خریدا اور اسے اٹھا لیا میں آگے بڑھا تاکہ اسے اٹھالوں فرمایا: جس کی چیز ہو وہ اسے اٹھانے کا زیادہ حق دار ہے۔

(وسائل الوصول الی شمائل الرسول ﷺ ۔ علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی۔ مترجم : پروفیسر سید ریاض حسین شاہ۔نوری کتب خانہ لاہور)

Marfat.com

Marfat.com

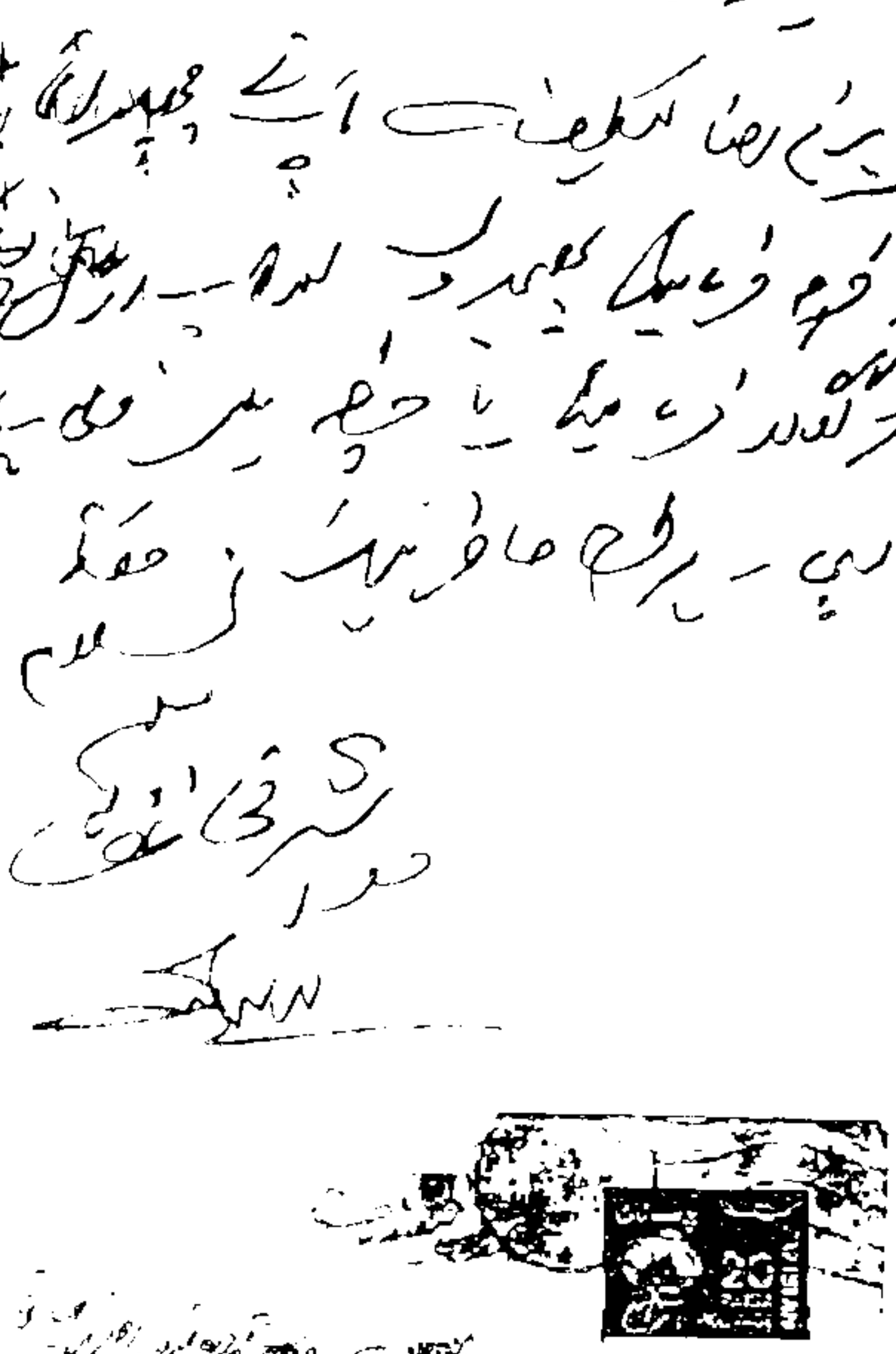

Marfat.com

حضرت علامہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مجددی مدظلہ کا ارشاد گرامی:

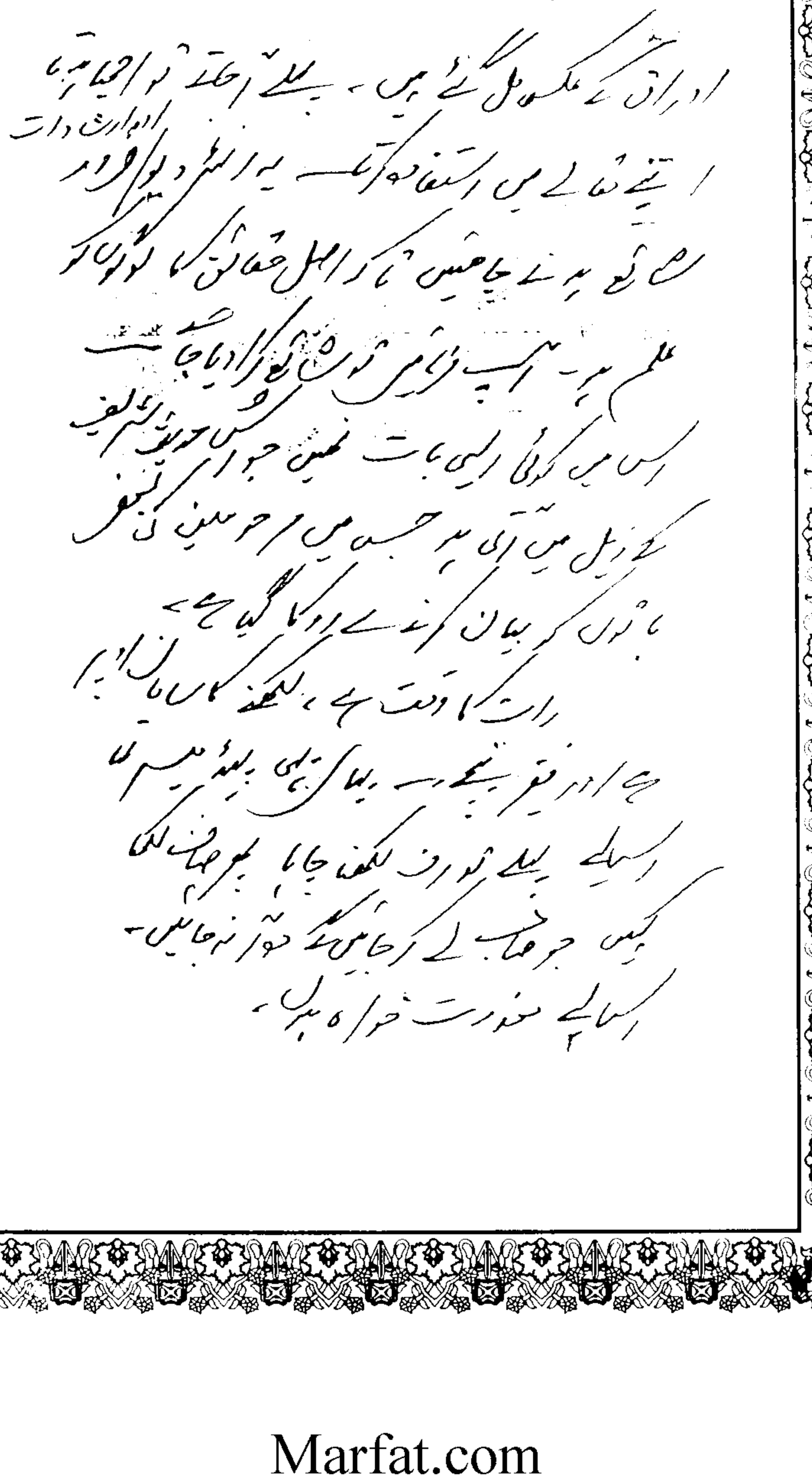

Marfat.com

ہفت روزہ الہام بہاولپور ۲۱ / اپریل ۱۹۷۵ء

مرکزی مجلس رضاء لاہور

مخدومی حکیم محمد موسیٰ امرتسری سے ایک انٹرویو

محمد رضاء المصطفی چشتی نظامی کوٹلی لوہاراں ۔ مغربی

مرکزی مجلس رضا لاہور کے زیر اہتمام سالانہ جلسہ ''یوم رضا'' منعقد ۲ / مارچ ۱۹۷۵ء بمطابق ۱۸ / صفر ۱۳۹۵ھ بمقام جامعہ مسجد نوری بالمقابل ریلوے اسٹیشن لاہور میں شرکت کا موقع ملا۔ اس اجلاس کی عظیم کامیابی سے متاثر ہو کر اور مطبوعات مرکزی مجلس رضا کے مطالعہ کے بعد یہ خیال پیدا ہوا کہ اس ادارے کی تاریخ اور آئندہ کے عزائم معلوم کئے جائیں۔ چنانچہ اراکین مجلس کے مشیر علمی حضرت مخدومی الحاج حکیم محمد موسیٰ امرتسری مدظلہ العالی کے پاس چند سوالات لے کر حاضر ہوا انہوں نے ازارہ کرم میرے سوالات کے جو جوابات دیئے وہ اس قابل ہیں کہ عوام اہلسنت بالخصوص عشاق ''امام احمد رضا'' کو بھی ان سے مطلع کیا جائے۔

س: مجلس رضا کب اور کس نے قائم کی؟

ج: میرے مشورے سے الحاج محمد عارف رضوی ضیائی صاحب نے چند مخلص احباب کے تعاون سے ۱۹۶۸ء میں اپنے مکان واقع روشن اسٹریٹ نیا منزنگ لاہور میں قائم کی اور وہی مجلس کے پہلے صدر مقرر ہوئے اور اس سلسلے میں انہوں نے انتھک محنت سے کام کیا مگر وہ ذاتی مصروفیات کے باعث ۱۹۷۱ء میں مجلس کی صدارت سے علیحدہ ہو گئے لیکن ان کی تمام تر دلی ہمدردیاں آج مجلس کے ساتھ ہیں اور مرکزی مجلس رضا کے صحیح بانی وہی ہیں۔

س۔ مجلس رضا کے قیام کے مقاصد پر روشنی ڈالئے۔

ج۔ امام اہلسنت اعلحضرت شاہ احمد رضا قادری بریلوی قدس سرہ اس پایہ کے عالم دین

Marfat.com

ہیں کہ گذشتہ دوسوسال میں ان کے مرتبہ اور مقام کا فقیہ اور متنوع علوم وفنون پر حاوی کوئی اور شخصیت نظر نہیں آتی اور جو شخص بھی ان کی کتابوں کا بنظر عمیق مطالعہ کرے گا اسے میری اس رائے سے لازماً متفق ہونا پڑے گا۔ مگر افسوس کا مقام یہ ہے کہ اس رجل عظیم کے بارے میں اپنوں نے تو کچھ بھی کام نہ کیا اور جو کیا وہ جدید تقاضوں کو پورا نہیں کرتا تھا مگر دوسری طرف مخالفین اہلسنت نے اس عظیم وجلیل شخصیت کے بارے میں کذب بیانی اور دروغ گوئی سے کام لیتے ہوئے عوام وخواص کے اذہان میں اعلحضرت کے خلاف غلط تاثرات پیدا کر دیئے تھے اندریں حالات مرکزی مجلس رضا کے قیام کی شدید ضرورت محسوس کی گئی اور اس نے سیاست سے علیحدہ رہ کر اعلحضرت عظیم المرتبت کے صحیح علمی منصب اور علوِ مرتبت نیز ان کی ناقابل فراموش دینی وملی خدمات سے عامتہ الناس کو روشناس کروانے کا بیڑا اٹھایا۔

س۔ الحاج محمد عارف قادری ضیائی کی علیحدگی کے بعد پھر یہ کام کس کے سپرد ہوا؟

ج۔ جناب ضیائی صاحب کے بعد ڈاکٹر اختر حسین صاحب صدر جناب میاں محمد شفیع رضوی نائب صدر جناب ظہور الدین خاں صاحب سیکرٹری اور جناب محمد مقبول احمد قادری ضیائی خازن مقرر ہوئے، اور موخر الذکر دونوں حضرات کی خدمات بہت زیادہ ہیں اور حق یہ ہے کہ ان ہی کی وجہ سے ''مجلس رضا'' روز افزوں شاہراہ ترقی پر گامزن ہے حضرت الحاج صاحبزادہ سید محمد حسن شاہ صاحب گیلانی نوری ضیائی مدظلہ العالی اس مجلس کے سرپرست ہیں۔

س۔ مرکزی مجلس رضا کا دفتر نوری مسجد سے ملحقہ عمارت میں کب منتقل ہوا؟

ج۔ الحاج محمد عارف رضوی ضیائی کے استعفاء کے بعد۔

س۔ مرکزی مجلس رضا نے آج تک کون کون سی کتابیں شائع کی ہیں؟

ج۔ جو کتب ورسائل مجلس رضا کی طرف سے طبع ہو کر اطراف واکناف عالم میں مقبول خاص وعام ہو چکے ہیں ان کے نام یہ ہیں۔

Marfat.com

(۱) تجلی المشکوٰۃ از اعلحضرت قدس سرہ (۵ ہزار)

(۲) اعلحضرت بریلوی کا فقہی مقام مولانا اختر شاہجہانپوری (۱ ہزار)

(۳) فاضل بریلوی اور ترک موالات از ڈاکٹر پروفیسر محمد مسعود احمد، ایم اے، پی ایچ ڈی

(۴) پیغامات یوم رضا از محمد مقبول احمد قادری رضوی ضیائی

(۵) مولانا احمد رضا خان کی نعتیہ شاعری از ملک شیر محمد خاں اعوان

(۶) سوانح سراج الفقہا از مولنا محمد عبدالحکیم شرف قادری

(۷) فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں از ڈاکٹر پروفیسر محمد مسعود احمد ایم اے پی ایچ ڈی

(۸) فاضل بریلوی کا فقہی مقام از مولانا غلام رسول سعیدی

(۹) المجمل المعدد تالیفات المجدد از علامہ ظفر الدین بہاری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

(۱۰) محاسن کنیز الایمان از ملک شیر محمد خان اعوان

(۱۱) اعلحضرت کی شاعری پر ایک نظر از سید نور محمد قادری

اور یہ کتابیں پاک و ہند کے علاوہ دنیا کے اکثر ممالک کے اہل علم و فضل و کمال کے پاس پہنچ چکی ہیں ۔جن ممالک میں مجلس کی مطبوعات جا چکی ہیں ان کے نام یہ ہیں۔ حجاز مقدس ،مصر، کویت ،شارقہ ،ترکی ، تھائی لینڈ، امریکہ ، برطانیہ، کینڈا، ایران، افغانستان، مسقط، ماریشیس وغیرہ آپ نے جلسہ یوم رضا پر حضرت مولانا شاہ محمد عارف اللہ قادری صاحب سے سنا ہوگا کہ انہوں نے برطانیہ کے حالیہ دورہ کے دوران مجلسِ رضا کی تصانیف وہاں کے اکثر اہل علم کے ہاتھوں میں دیکھیں ان تصانیف میں سے بعض متعدد مرتبہ طبع ہوئی ہیں۔

س۔ جلسہ ''یوم رضا'' کے انعقاد کے بارے میں بھی کچھ ارشاد کیجئے؟

ج۔ مرکزی مجلس رضا نہ صرف خود یوم رضا کو نہایت تزک و احتشام سے مناتی ہے بلکہ ہر قصبہ اور ہر شہر کے عوام سے بذریعہ اخبارات یہ اپیل بھی کرتی رہی ہے کہ وہ ہر سال اعلحضرت کی یاد میں یہ نورانی مجلس منعقد کیا کریں۔ چنانچہ اس کا خاطر خواہ نتیجہ برآمد

Marfat.com

ہوا اور الحمدللہ کہ اب پورے ملک میں یوم رضا کی تقاریب انعقاد پذیر ہونے لگی ہیں اور بیرونی ممالک ماریشیس (افریقہ) اور انگلستان وغیر میں بھی اس کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

س۔ مجلس رضا کے آیندہ کے عزائم کے متعلق بھی آپ اظہار خیال مناسب سمجھیں گے؟

ج۔ مجلس کی طرف سے اعلحضرت قدس سرہ العزیز پر متعدد کئی تصانیف وقتاً فوقتاً منصۂ شہود پر جلوہ گر ہوتی رہیں گی، اور سابقہ مطبوعات کی طباعت واشاعت بھی پروگرام میں شامل ہے۔

س۔ جبکہ مرکزی مجلس رضا کئی قیمتی اور دیدہ زیب کتابیں طبع کرا کر بلا قیمت تقسیم کرتی ہے تو ان کے مصارف کے انتظام کی کیا صورت ہے؟

ج۔ مجلس رضا کا کام محض اللہ تعالیٰ کے بھروسہ پر چل رہا ہے۔

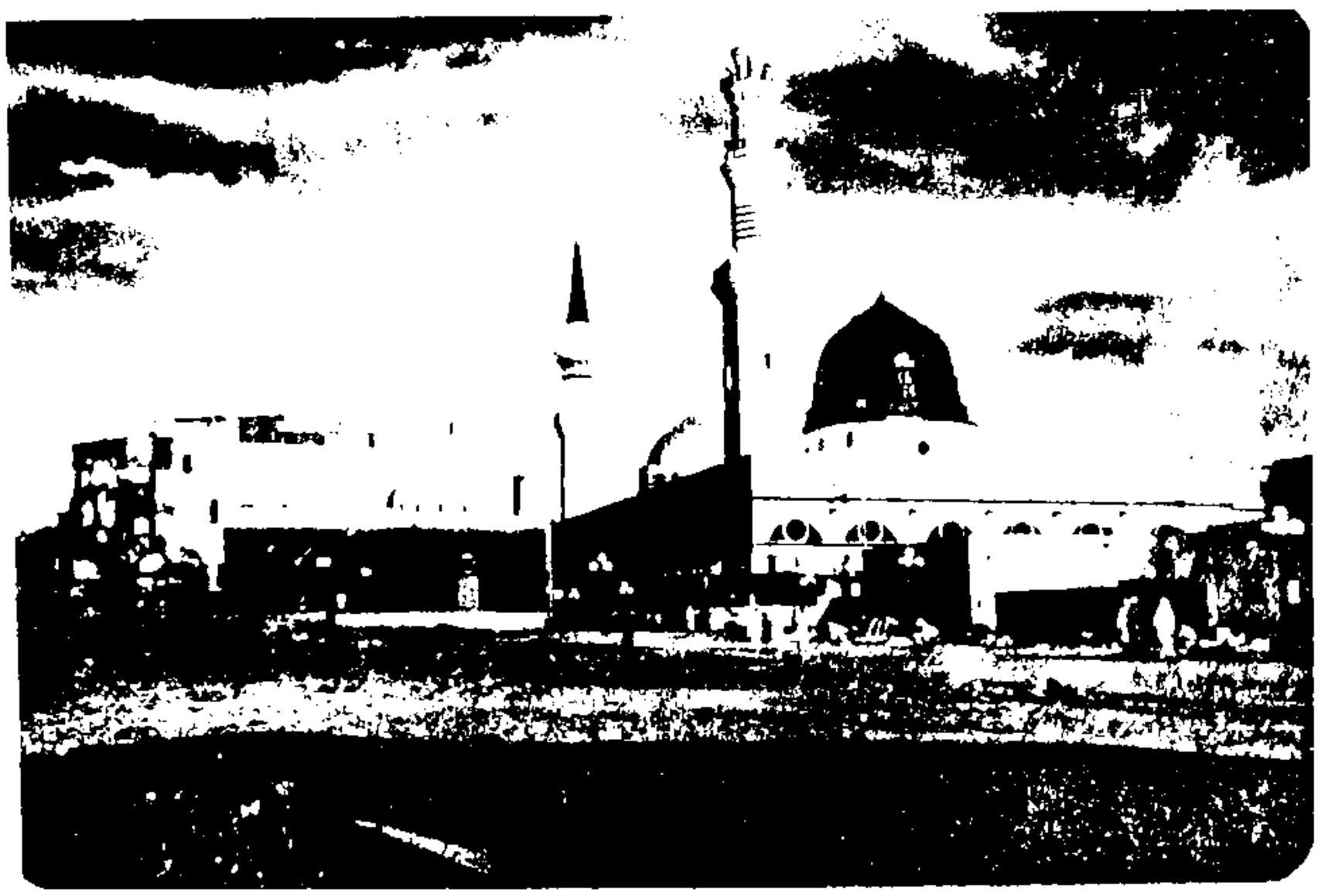

Marfat.com

ہفت روزہ الہام بہاولپور ۲۹ / اپریل ۱۹۷۵ء

مرکزی مجلس رضاء لاہور

مخدومی حکیم محمد موسیٰ امرتسری سے ایک انٹرویو

از: محمد رضاء المصطفیٰ چشتی نظامی گذشتہ سے پیوستہ

س۔ مصارف کے انتظام کی کیا صورت ہے؟

ج۔ جب کوئی کتاب چھاپنے کا پروگرام بنتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی طباعت کے اسباب بھی خود ہی پیدا فرما دیتا ہے دوست احباب سے حسب ضرورت مطالبہ کیا جاتا ہے اور یہ خدمت تقریباً جناب مقبول احمد قاری ضیائی صاحب کے سپرد ہے۔ موصوف [illegible] احباب سے مطالبہ کرتے ہیں اور ان کے اخلاص کا ہاتھ بھی [illegible] اپنی گرہ سے بھی بہت کچھ صرف کرتے رہتے ہیں۔ جزاہ اللہ تعالیٰ [illegible]

س۔ مجلس رضا کی کئی سال کی کوششوں کے نتائج پر بھی روشنی ڈالئے۔

ج۔ کار خیر ہمیشہ نتائج سے بے پرواہ ہو کر کرنا چاہیے چنانچہ مجلس کا کام [illegible] تحت ہو رہا ہے چونکہ اللہ تعالیٰ کسی کی محنت کو رائیگاں نہیں کرتا۔ لہذا الحمد للہ [illegible] نتائج برآمد ہوئے ہیں تحدیث نعمت کے طور پر چند مثالیں عرض ہیں آج سے کچھ سال قبل تک اخبارات میں اعلیٰحضرت قدس سرہ کا صرف نام لکھا جاتا بھی کبھی اب آپ دیکھتے ہیں کہ ہر سال اخبارات میں آپ سے متعلق بکثرت مضامین [illegible] ہوتے ہیں اردو ''دائرۃ المعارف پنجاب یونیورسٹی'' میں اعلیٰ [illegible] ''رضا بریلوی'' کے عنوان کے تحت پروفیسر محمد مسعود احمد صاحب کا ایک تحقیقی مقالہ چھپ چکا ہے اور اکثر غیر جانب دار محققین اس عظیم شخصیت کی طرف متوجہ ہو گئے ہیں ریڈیو ٹیلی وژن پر بھی آپ پر تقاریر ہونے لگی ہیں۔

Marfat.com

اعلیٰ حضرت پر ایم اے کے مقالے لکھے جا چکے ہیں اور ایک صاحب ان پر پی ایچ ڈی بھی کر رہے ہیں ملک کے مشہور مورخ ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی نے اپنی انگریزی تالیف ''علماء ان پالیٹکس میں تحریک ترک موالات میں اعلیٰ حضرت کے اہم کردار کا ذکر'' مجلس رضا'' کی شائع کردہ کتاب ''فاضل بریلوی'' اور ترک موالات کے حوالے سے کیا ہے یکم اپریل ۱۹۷۵ء کے اردو ڈائجسٹ میں جناب مقبول جہانگیر کا اعلیحضرت پر ایک مضمون شائع ہوا ہے اردو ڈائجسٹ ایسے پرچے سے قبل ازیں یہ توقع عبث تھی ۱۹۷۴ء کے عید میلاد النبی (ﷺ) کے موقع پر مجلس رضا کے معاون علمی جناب حفیظ تائب صاحب نے اعلیٰ حضرت کی نعت گوئی پر نہایت پر مغز تقریر کی اور امسال ۲۵ صفر ۱۳۹۵ھ کو کراچی ٹیلی وثیرن سے جناب حسن مثنیٰ ندوی نے فاضلانہ تقریر کی جو سب اسٹیشنوں سے ٹیلی کاسٹ ہوئی ۔ازیں علاوہ مجلس بیرونی ممالک کے علماء کو اعلیٰ حضرت کی خدمات جلیلہ سے متعارف کرانے کی مساعی کر رہی ہے ۔ مرکزی مجلس رضا لاہور کی موثر خدمات کے مفید نتائج سے مخالفین اہل سنت حواس باختہ ہو گئے ہیں چنانچہ ہفت روزہ اہل حدیث لاہور نے ۲۱/ مارچ کے شمارے میں رونا رویا ہے کہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ کا چرچا کیوں ہو رہا ہے اور خاص طور پر یہ شکایت کی ہے کہ ان کے ریڈیو پر کیوں پروگرام نشر ہوتے ہیں؟

س۔ کسی کام کی اہمیت کا اندازہ اس کی مخالفت سے ہوتا ہے آپ بتا سکتے ہیں کہ اپنوں یا بیگانوں میں مجلس رضا کی مخالفت کی کیا نوعیت ہے؟

ج۔ اپنوں میں سے چند حاسدوں یا شہرت کے بھوکوں کے سوا جملہ اہل سنت کارکنان مجلس رضا کیلئے دعا گو ہیں اور بیگانوں کی مخالفت ظاہر و باہر ہے چنانچہ بعض وہ لوگ جو اہلسنت کو تنگ نظری کا طعنہ دیتے نہیں تھکتے احقر (حکیم محمد موسیٰ امرتسری) سے صرف اس لئے ناراض ہو گئے ہیں کہ میرا مرکزی مجلس رضا سے تعلق کیوں ہے؟ مثلاً مشہور خطاط نفیس رقم صاحب کو جب علم ہوا کہ مجلس رضا کے ساتھ احقر کا کچھ تعلق ہے

Marfat.com

تو وہ انقطاع تعلقات پر مجبور ہو گئے اس موقع پر جناب نفیس رقم صاحب کی وسعت قلبی کا ایک اور واقعہ بتانا چاہتا ہوں وہ یہ کہ ''مکتبہ نبویہ'' والوں نے انہیں فتاوی رضویہ کا ٹائیٹل لکھنے کو بھیجا اور انہوں نے اس کی کتابت سے انکار کر دیا۔ یعنی وہ اپنے قلم سے اعلیحضرت عظیم البرکت کا نام نامی واسم گرامی لکھنا نہیں چاہتے تھے یہ بات ایک دوسرے صوفی منش خطاط تک پہنچی تو انہوں نے اسے اعلیحضرت علیہ رحمتہ کی کرامت قرار دیا یعنی اعلیحضرت نے اپنا نام اپنے مخالفین سے لکھوانا پسند نہیں کیا کراچی کے ایک اور دیوبندی نے کھل کر کہہ دیا کہ ہم تو آپ کے اعلیحضرت کو دفن کر چکے تھے مگر آپ نے پھر زندہ کر دیا ہے۔ لہذا اب ہمیں مزید پچاس سال رات دن کام کرنا پڑیگا۔ اس پر احقر نے کہا گویا آپ کو مزید پچاس سال کذب وافترا کا وظیفہ پڑھنا پڑے گا۔ اس پر وہ خاموش ہو گیا میں ان لوگوں کی اس روش سے اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ مجلس رضا نے معقولیت کے ساتھ جو کام کیا ہے۔ اس سے یہ بوکھلا گئے ہیں اور مجلس کے کام کے موثر ہونے کی یہ بین دلیل ہے۔

س۔ آپ اس موقع پر کوئی ایسی بات بتانا پسند فرمائیں گے جس سے یہ معلوم ہو سکے کہ اعلیحضرت کے مخالفین کس کس قسم کے کذب و افترا سے کام لیتے ہیں؟

ج۔ چند سال کی بات ہے کہ نقشبندیہ سلسلہ کی ایک خانقاہ کے ایک ایسے منتظم جو دیوبندی مذہب اختیار کر چکے ہیں اور اپنے اسلاف کو بھی دیوبندی ثابت کرنے میں کوشاں نظر آتے ہیں۔ وہ لاہور آئے تو پروفیسر محمد اقبال مجددی صاحب انہیں اس غرض سے ملنے گئے کہ مجدد الف ثانی قدس سرہ کے بارے میں اگر ان کے ہاں کوئی لیٹریچر ہو تو اسے ان کے پاس جا کر دیکھا جائے۔ دوران گفتگو ان پیر صاحب نے تقوی بر طرف یہ کہہ دیا کہ مولوی احمد رضا خان بریلوی نے حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ کی تکفیر وتکذیب کی تھی اور پھر مخالفت کے خوف سے اس نے فتوی واپس لیا تھا۔

محمد اقبال صاحب نے مجھے یہ بات سنائی تو میں نے انہیں اعلیحضرت فاضل بریلوی

Marfat.com

علیہ الرحمتہ کی حسب ذیل تحریر دکھائی جس میں ان لوگوں کی ایسی بہتان تراشیوں کا ذکر کیا ہے.

لہذا عوام مسلمین کو بھڑ کانے اور دن دہاڑے ان پر اندھیری ڈالنے کو یہ چال چلتے ہیں کہ علمائے اہلسنت کے فتوی تکفیر کا کیا اعتبار، یہ لوگ ذرا ذرا سی بات پر کافر کہہ دیتے ہیں ان کی مشین میں ہمیشہ کفر ہی کے فتوے چھپا کرتے ہیں، اسماعیل دہلوی کو کافر کہہ دیا مولوی اسحٰق صاحب کو کہہ دیا۔ مولوی عبدالحئ صاحب کو کہہ دیا۔ پھر جن کی حیا اور بڑھی ہوئی ہے وہ اتنا اور ملاتے ہیں کہ معاذ اللہ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب کو کہہ دیا، شاہ ولی اللہ صاحب کو کہہ دیا، حاجی امداد اللہ صاحب کو کہہ دیا، مولانا فضل الرحمٰن صاحب کو کہہ دیا۔ پھر جو پورے ہی حد حیا سے اونچے گزر گئے وہ یہاں تک بڑھتے ہیں کہ معاذ اللہ عیاذ باللہ حضرت شیخ مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو کہہ دیا۔ غرض جسے جس کا زیادہ معتقد پایا اس کے سامنے اسی کا نام لے دیا کہ انہوں نے اسے کافر کہہ دیا یہاں تک کہ ان کے بعض بزرگواروں نے مولانا مولوی شاہ محمد حسین صاحب الہٰ آبادی مرحوم ومغفور سے جا کر جڑ دی کہ معاذ اللہ معاذ اللہ حضرت سیدنا شیخ اکبر محی الدین ابن عربی قدس سرہٗ کو کافر کہہ دیا، مولانا کو اللہ تعالیٰ جنت عالیہ عطا فرمائے انہوں نے آیۃ کریمہ ان جاء کم فاسق بِنَبَاءٍ فتبینوا پر عمل فرمایا خط لکھ کر دریافت کیا جس پر یہاں سے رسالہ ''انجاء البری عن وسواس المفتری '' لکھ کر ارسال ہوا اور مولانا نے مفتری کذاب پر لاحول شریف کا تحفہ بھیجا غرض ہمیشہ ایسے ہی افترا اٹھایا کرتے ہیں۔

(تمہید ایمان بآیات قرآن صفحہ ۶۹)

Marfat.com

مرکزی مجلس رضا لاہور

مخدومی حکیم محمد موسیٰ امرتسری سے ایک انٹرویو

از رضا المصطفےٰ چشتی نظامی

گذشتہ سے پیوستہ

س۔ آپ مجلس رضا کے کس عہدے پر فائز ہیں؟

ج۔ میں مجلس کا رکن بھی نہیں عہدے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ہاں اراکین مجلس مجھ سے حسن ظن رکھنے کی وجہ سے میرے مشوروں کو قبول کرتے ہیں۔ اور میں ایک کی حیثیت سے حتی المقدور تعاون کرتا ہوں۔

س۔ میں نے مجلس رضا کی مطبوعات میں آپ کو مجلس کا رُوح رواں لکھا دیکھا ہے؟

ج۔ یہ سوال لکھنے والوں سے کیجئے مجھ جیسا بے رُوح انسان ایسے عظیم ادارے کی رُوح کیسے ہوسکتا ہے؟

س۔ کیا مجلس رضا کا کسی سیاسی جماعت سے تعلق ہے؟

ج۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے مجلس کا کوئی ذمہ دار شخص کسی سیاسی جماعت سے متعلق نہیں ہے اور علمی اداروں کے اراکین کو سیاست سے کنارہ کش رہنا ضروری بھی ہے سیاست میں الجھنے والے کبھی علمی کام نہیں کر سکتے۔

س۔ مرکزی مجلس رضا کی کوئی شاخ قائم ہوئی ہے؟

ج۔ گوجرانوالہ میں مجلس رضا کے نام سے ایک ادارہ قائم ہوا ہے جس کا الحاق مرکزی مجلس رضا سے ہے یہ لوگ مرکزی مجلس رضا کی اعانت کرتے ہیں اس ادارہ کے صدر علامہ محمد فرید رضوی ہیں حال ہی میں ایک شاخ انگلستان میں بھی قائم ہوئی ہے جناب محمد الیاس صاحب ساکن مانچسٹر کی مساعی جمیلہ سے یہ ادارہ معرض وجود میں

Marfat.com

آیا ہے انگلستان کی یہ شاخ مرکزی مجلس رضا لاہور کی مطبوعات کے انگریزی تراجم شائع کرے گی چنانچہ انہوں نے پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد ایم اے پی ایچ ڈی کی مقبول ترین تالیف ''فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں'' کا انگریزی ترجمہ شروع کر دیا ہے جو بہت جلد مانچسٹر سے طبع ہو جائے گا انشاء اللہ العزیز اور وہ لوگ مانچسٹر میں باقاعدگی سے یوم رضا منایا کریں گے اس کے علاوہ بعض احباب جن کا تعلق بمبئی مالیگاؤں (عیارت مالی انگلستان) سے ہے مجلس کی مطبوعات کا ترجمہ گجراتی زبان میں عنقریب شائع کروائیں گے۔ انشاء اللہ گجراتی کا یہ کام مولانا نیاز احمد مصطفوی اور مولانا محمد میاں صاحب کریں گے۔

س۔ آپ مرکزی مجلس رضا کے ذمہ دار حضرات کا اگر مختصر تعارف کرا دیں تو بہتر ہوگا؟

ج۔ مرکزی مجلس رضا کے بانی اور سابق صدر جناب الحاج پیر محمد عارف رضوی ضیائی لاہور کی آرائیں برادری کے ایک جواں سال چشم و چراغ ہیں، زمیندار ہیں اور ضیاء الملت والدین حضرت مولانا ضیاء الدین احمد قادری رضوی مہاجر مدنی مدظلہ العالی خلیفہ مجاز اعلیٰحضرت فاضل بریلوی ﷺ سے بیعت ہیں اور حضرت مجاہد ملت مولانا حبیب الرحمٰن قادری رضوی مدظلہ سے اجازات یافتہ بھی ہیں سرپرست جناب الحاج صاحبزادہ پیر طریقت سید محمد حسن شاہ گیلانی نوری مدظلہ العالی خلف سید محمد معصوم شاہ قادری نوری رحمتہ اللہ علیہ زمیندار ہیں، تاجر ہیں، پیر ہیں۔ شاہ صاحب موصوف ضیاء الملت والدین حضرت مولانا ضیاء الدین احمد قادری مدنی سے بھی فیض یافتہ ہیں صدر محترم الحاج اختر حسین صاحب، حضرت سید محمد معصوم شاہ قادری کے مُرید رشید ہیں اور پنجاب ہوٹل کے مالک ہیں ڈاکٹر صاحب موصوف نہایت نیک مخلص اور متدین انسان ہیں۔ نائب صدر میاں محمد شفیع رضوی صاحب حضرت علامہ ابوالحسات قادری رحمتہ اللہ علیہ کے تربیت یافتہ اور مقبول عام پریس لاہور اور ہجویری پبلشرز کے مالک ہیں سیکرٹری جناب ظہور الدین خان صاحب کسی دفتر میں ملازم

Marfat.com

ہیں اور اعلحضرت کی تعلیمات کے شیدائی ہیں انہوں نے مجلس کیلئے اپنے آپ کو وقف کر رکھا ہے۔ خازن جناب الحاج مقبول احمد قادری رضوی ضیائی مدظلہ العالیٰ بہترین پاٹن میکر اور حضرت ضیاء الملت والدین ضیاء الدین احمد قادری مدنی مدظلہ العالیٰ کے مرید صادق ہیں اراکین مجلس رضا پر حضرت ضیاء الملت والدین مدنی مدظلہ العالیٰ کی خاص نگاہ کرم ہے گویا اس مجلس کی حقیقی روح حضرت موصوف کا فیضان نظر ہے۔

اس موقعہ پر مولانا عبدالحکیم اختر شاہجہان پوری، مولانا الحاج باغ علی نسیم، علامہ اقبال احمد فاروقی ایم اے، جناب بشیر حسین ناظم ایم اے، جناب ابوالطاہر فدا حسین مدیر مہر وماہ لاہور، جناب محمد عالم مختار حق صاحب اورمورخ لاہور جناب میاں محمد الدین کلیم کا ذکر نہایت ضروری ہے یہ حضرات مرکزی مجلس رضا کے یوم تاسیس سے ہی خصوصی معاونت فرما رہے ہیں تقریباً عرصہ ۴ سال سے فاضل جلیل مولانا عبدالحکیم شرف قادری اور مولانا الحاج محمد منشا تابش قصوری چشتی سیالوی مخلصانہ تعاون فرما رہے ہیں، پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب ایم اے پی ایچ ڈی پرنسپل گورنمنٹ کالج سندھ کی کرم فرمایوں کا تو شکریہ ادا کرنا مشکل ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب حضرات کو جزائے خیر سے نوازے۔ آمین!:

س۔ آپ نے کبھی سیاست میں حصہ لیا ہے؟

ج۔ تحریک پاکستان کے دنوں میں مشائخ کرام بالخصوص مرشدی شیخ المشائخ حضرت میاں علی محمد خان سجادہ نشین بسی شریف رحمتہ اللہ علیہ کے ارشاد کے مطابق مسلم لیگ میں کام کیا۔ مگر تشکیل پاکستان کے بعد کسی سیاسی جماعت سے کوئی تعلق نہیں رہا۔ اوراب گوشۂ تنہائی کی تلاش ہے۔

س۔ میں آپ کا شکر گذار ہوں کہ آپ نے اپنا قیمتی وقت ضائع کر کے مجلس رضا کے بارے میں نہایت قیمتی معلومات بہم پہنچائیں۔ اوراب میں آپ سے کچھ مزید

Marfat.com

استفسارات کرنا ضروری سمجھتا ہوں وہ یہ کہ فیض الاسلام راولپنڈی اور دیگر جرائد میں آپ نے بعض ایسے علماء پر مضامین لکھے ہیں جو اہل سنت کے مخالفین میں شمار ہوتے ہیں۔

ج۔ آپ نے مجھ سے بڑی اہم بات پوچھی ہے میں یہ جواب دے کر آپ کو مطمئن کر سکتا ہوں کہ میں نے وہ سب مضامین ایک مورخ کی حیثیت سے لکھے ہیں لیکن میں تاویلات اور ہیر پھیر کی گفتگو کا عادی نہیں۔ لہذا واضح طور پر کہتا ہوں کہ ''ایسی سب تحریریں میرے دور جاہلیت کی یادیں ہیں۔'' ☆

استفسارات کے جوابات اپنے علم کے مطابق دے دیئے ہیں اب میری معروضات بھی سنیے ''مرکزی مجلس رضا'' اہل سنت کے ایک اہم ادارے کی حیثیت اختیار کر چکی ہے۔ اس کے سرپرست سید محمد حسن شاہ صاحب قبلہ اور دیگر ذمہ دار حضرات کو اس مجلس کو وسعت دینے کی کوشش کرنی چاہیے جناب الحاج محمد عارف ضیائی صاحب کو مجبور کر کے پھر مجلس میں لانا چاہیے اور خدمت مشورہ حضرت مولانا محمد عبدالحکیم خان اختر شاہجہان پوری مدظلہ العالی کے سپرد ہونی چاہیے اس لئے کہ موصوف ذی علم ہونے کے ساتھ ساتھ راسخ العقیدہ انسان ہیں اور اعلحضرت ﷺ کے مسلک کے صحیح ترجمان ہیں حضرت اختر صاحب اعلحضرت پر ایک عظیم کتاب بنام معارف رضا لکھ رہے ہیں جو بلاشبہ اس موضوع کا انسائیکلو پیڈیا ہوگی۔

پبلشر	:	شہاب الدین دہلوی
پرنٹر	:	ولی اللہ گردیزی پرنٹنگ پریس بہاولپور
مقام اشاعت	:	ماڈل ٹاون ۔ بہاولپور

Marfat.com

☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مرکزی مجلس رضا

روشن سٹریٹ نیلا گنبد لاہور

نمبر.....

تاریخ ۸ ستمبر ۱۹۷۴ء

اخی محترم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

خدا کرے مزاج گرامی بخیر ہو۔

نانا توی کی آدھی امت (یعنی آدھے گناہ گار بخشے جائیں گے) پیر عاصل گوک مرزائی کے غلام مسلم قادیانی آدھے دوزخ جائے گا۔ آپ کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ قبول فرمائیں۔

میں کچھ بیمار ہوں۔ مگر ہر یکم ہیروں کا سیٹ خدام ہوں۔ لہذا غصہ تھوک دیجئے۔ اور آکر ملیئے۔

ضروری مشورے کرنے ہیں۔ مدینہ طیبہ جانے کی دعا کیجئے۔ ہم جیسوں کو معاف کرنا بڑے آدمیوں کا کام ہے۔

والسلام

خاکسار

Marfat.com

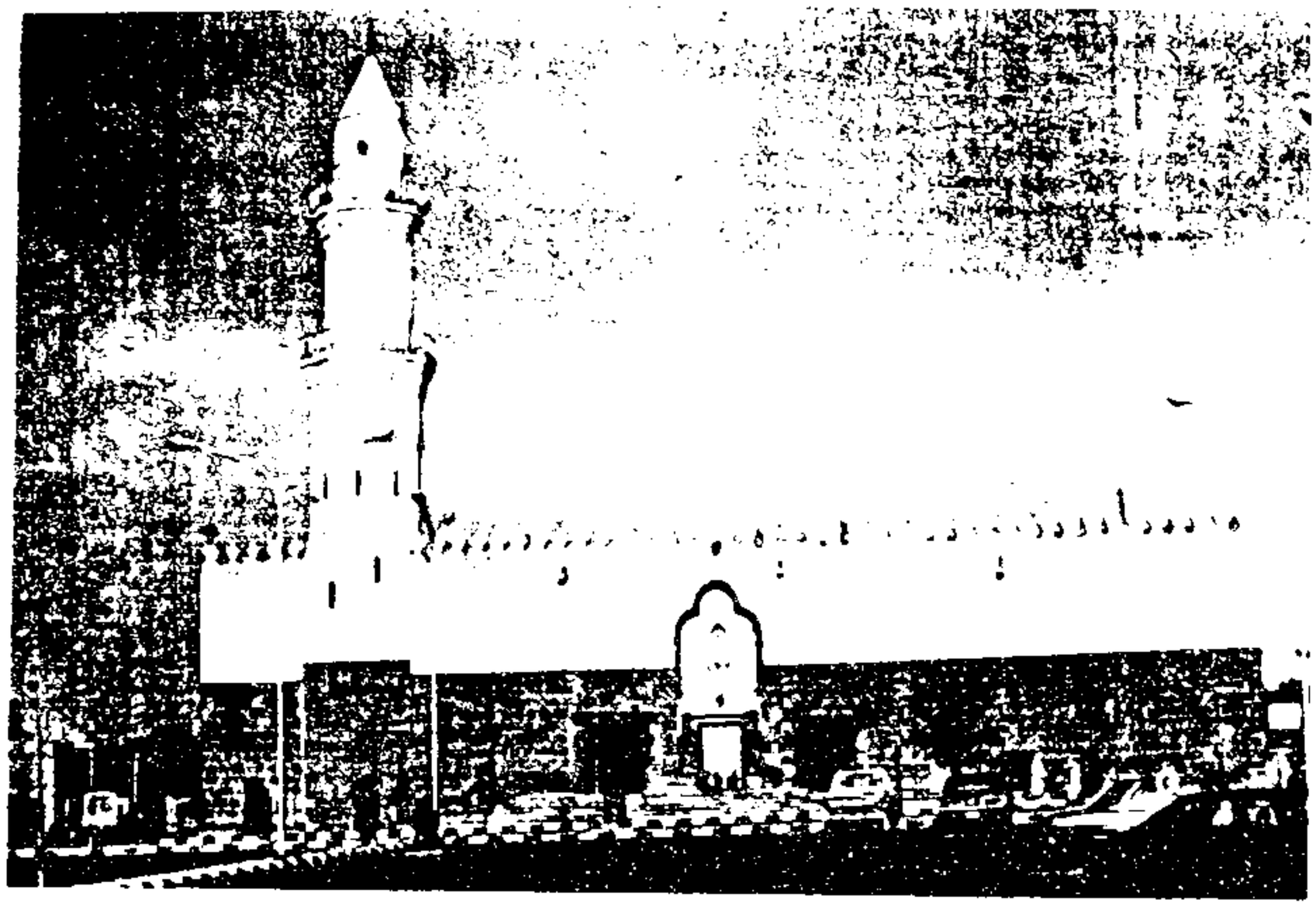

مسجد قباء (أول مسجد أسس في الاسلام)

مسجد الجمعة

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ھوالقادر

مرکزی مجلس کے متعلقہ ابتدائی دور کے کچھ مکتوبات کے عکوس

بنام فقیر محمد عارف قادری عفی عنہ

Marfat.com

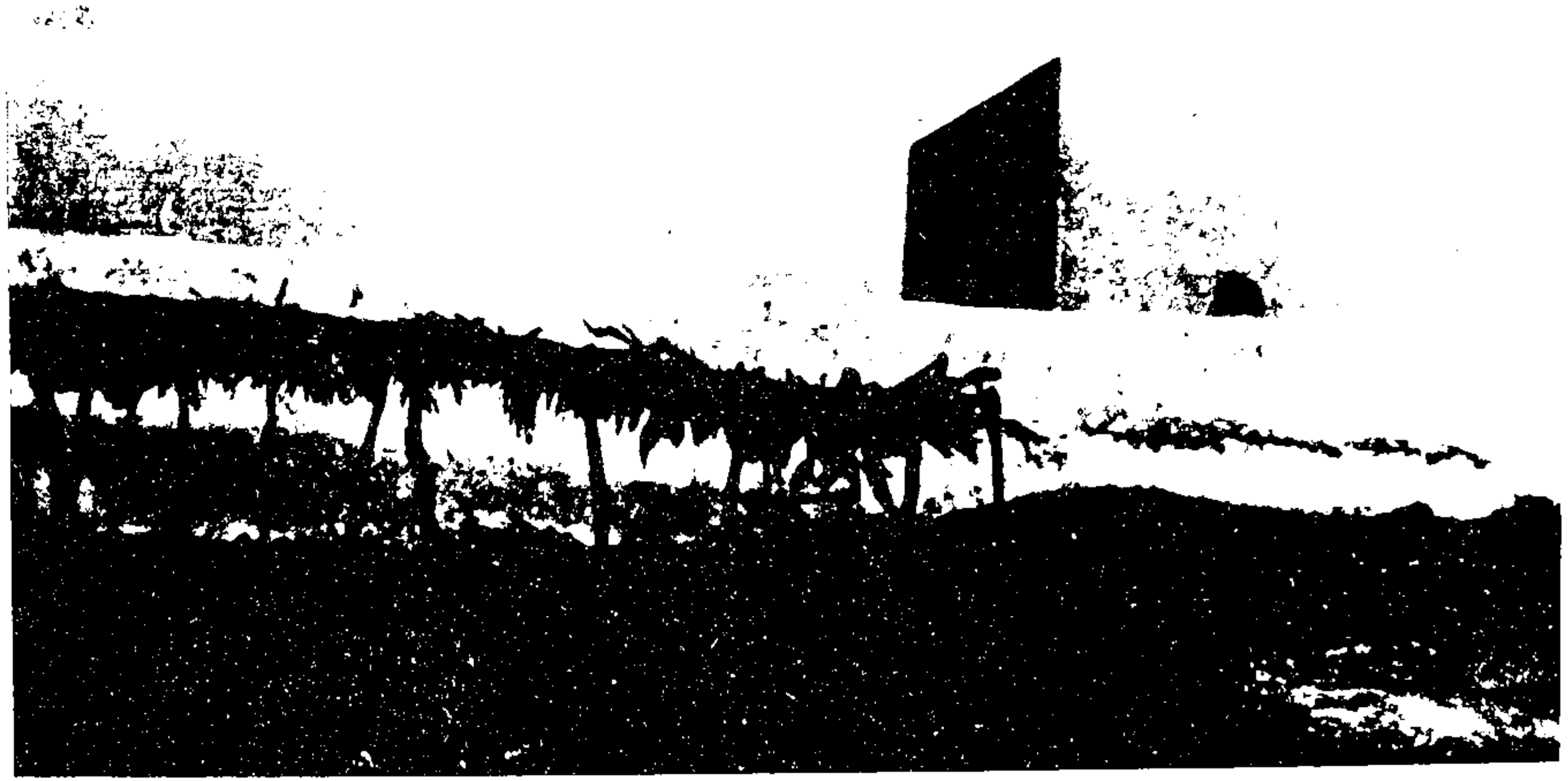

حجرہ نصف محفوظہ و صلاۃ علیہ و		MASJID KIBLATAIN OI AL MADINAH AL MUNAWWARAH 1326H	KIBLE TEYN MESCIDIN MEDINE MUNEVVERE 1326H	AL QIBLATAIN M IN AL MADINAH AL MUNAWARA 1326H	مسجد قبلتین بمدینہ منورہ ۱۳۲۶ھ

Marfat.com

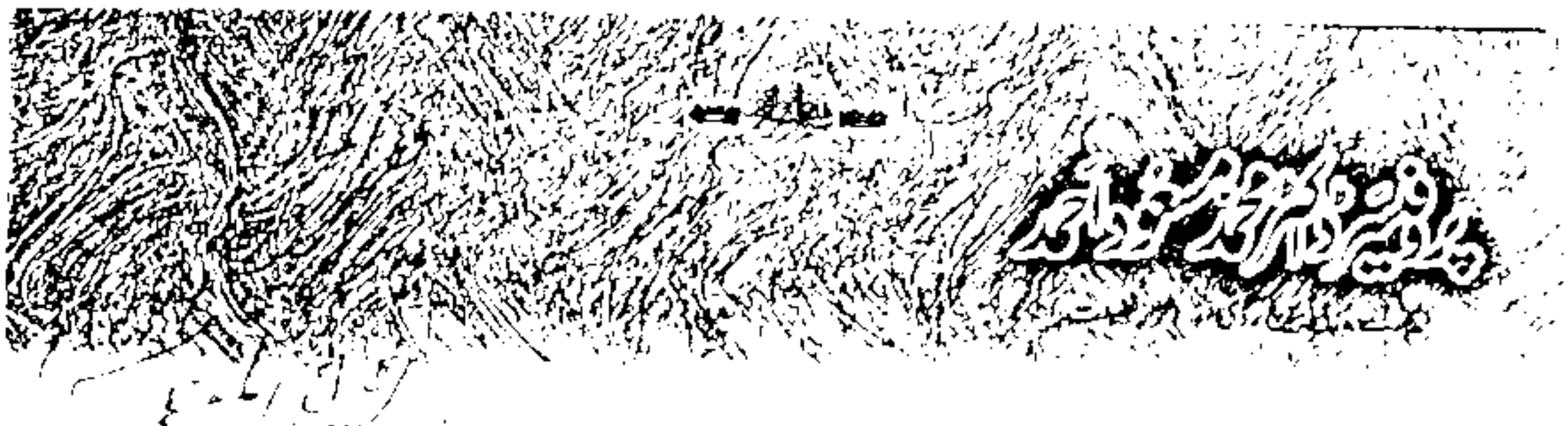

Marfat.com

بشرف ملاحظہ جناب محمد عارف صاحب

صدر مرکزی مجلس رضا

19 چاہ میانیاں والا نیا مزنگ

لاہور

Marfat.com

مکرمی جناب سید صاحب السلام علیکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج گرامی! "مونس رضا" کا شمارہ اور استقبار موصول ہوا۔ احباب اور بزرگوں سے بھی کئی استفسار جو انھیں موصول ہوئے تھے لاکر دئے اور ہر ایک صاحب زور دے رہے ہیں کہ "مایوس (ناامید) بھی" مطبوعہ "فقہی مقام" پر مضمون لکھوں۔ دیرینہ علالت کے پیش نظر اگرچہ اپنی کم علمی کے باعث اس موضوع پر لکھنا میرے لیے ازحد مشکل ہے لیکن بزرگوں اور دوستوں کے تقاضے اور علمائے حق کی بے توجہی کو مدنظر رکھتے ہوئے کچھ لکھنے کا ارادہ کر ہی لیا ہے کیونکہ:

؎ جھنجھوڑے بہت رہنما ہم نے لیکن
تغافل کی لیکن فراوانیاں ہیں

اس جھنجھوڑنے کے سلسلے میں آپ کا یہ اقدام انتہائی لائق تحسین اور قابل حوصلہ افزائی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس سے بھی زیادہ مسلک کی خدمت کرنے کا حوصلہ عطا فرمائے آمین۔ عوام کی بے حسی تو ایک تاریخی المیہ ہے لیکن علمائے کرام کا طرز عمل بھی تو حوصلہ افزا نہیں اسی لیے بعض اوقات بے ساختہ منہ سے نکل جاتا تھا۔

؎ اقبال کوئی محرم اپنا نہیں جہاں میں
معلوم کیا کسی کو درد نہاں ہمارا

لیکن آپ جیسے بعض حضرات کی مساعی جمیلہ اور چند ایک احباب کی مخلصانہ سرتوڑ کوششیں اس عالم یاس

Marfat.com

میں صبحِ امید کا مژدہ بن جاتی ہیں اور یہ بھی غنیمت ہے۔ کیوں؟ اسلیے کہ اب 'یہ تو کہہ سکتے ہیں :-

؎ گئے دن کہ تنہا تھا میں انجمن میں
یہاں اب مرے رازداں اور بھی ہیں

آپ پورے عزم اور حوصلے کے ساتھ مسلک اہلسنت و جماعت کی ترویج و اشاعت کا کام جاری رکھیں، احقر ہر ممکن اعانت کے لیے تیار ہے۔ انشاءاللہ تعالیٰ عنقریب شرفِ نیاز بھی حاصل کروں گا۔ "تقدیم" جو پچھلے سال... "مقالاتِ یومِ رضا" پر کوکب صاحب نے لکھی تھی اس کے تلخ تجربے اور غلط نتائج سے سبق حاصل کرنا۔ ایسی کسی غلطی کا اعادہ نہ ہو جائے۔ معتمد علماءِ کرام اور اہلِ نظر حضرات کا تعاون حاصل کرنا انتہائی ضروری ہے تاکہ کوئی غلط نظریہ منظرِ عام پر نہ آسکے جس سے فائدے کی بجائے مسلک کو الٹا نقصان پہنچے۔ اللّٰھم ارنا الحق حقا و الباطل باطلا والحقنی بالصالحین۔ فقط والسلام

احقر العباد:- اختر شاہجہان پوری مظہری
سی۔ بی۔ عابد ہائی اسکول۔ آر۔ ڈی سے مانڈوی
لاہور چھاؤنی

مورخہ ۹ جون ۱۹۶۹ء

Marfat.com

MUFTI S. SHUJAAT ALI QUADRI
4/810 Liaquatabad, Karachi.

محترم!

السلام مسنون!

مسنون حاضر خدمت ہے = میں حضرت فقیہ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی آپ مضمون
لکھ رہا ہوں اور کوشش کروں گا کہ کسی طرح چھپ کر جلد موصول ہو
جائے۔ مگر یہ آپ کا کام ہے۔ کہ اسے دوسروں سے نظر دقیق کا کر مطلب ہیں اسید کہ آپ حضرت رحمۃ اللہ
کر سکیں گے۔ رسالہ مضمون ہی کا ایک حصہ ہے جو بعض ضروریات کے ساتھ حاضر
خدمت ہے۔ مگر چھپ نہ سکے تو میں اسے واپس کر دیں گے۔
مگر حضرت فقیہ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی شان میں کچھ کوتاہی ہو گئی ہو تو میں تمام
امت مسلمات سے معافی کا خواستگار ہوں۔ اور سب طرح سے
اللہ تعالیٰ کی رحمت اللہ ہمت رجوع رکھتا ہوں۔

Marfat.com

Professor
Dr. Muhammad Masood Ahmed
M.A. (G.M.); PH.D.; S.E.S.—I

Marfat.com

Marfat.com

Professor
Dr. Muhammad Masood Ahmad
M.A. (O.M.); Ph.D.; S.E.S.—I

گرینٹ کمیٹی
انجمن ترقی اردو (ہند)
۳۱ مئی ۱۹۷۱ء

بخدمت گرامی
جناب ڈاکٹر مسعود احمد صاحب
ڈائریکٹر تعلیم۔

مکتوب عزیز مورخہ ۲۲ مئی ۷۱ء موصول ہوا۔ ممنون ہوں۔ آپ نے مشورہ کے لئے جو نسخہ بھیجا تھا اس کا مطالعہ کیا۔ پہلے نسخے میں [illegible] دوسرے نسخے میں [illegible] تیسرے نسخے میں [illegible] تعلیم کی گئی ہے۔ [illegible] کے لئے [illegible] کی تعلیم کی گئی ہے۔ [illegible] کی تعلیم کی گئی ہے۔ [illegible] کی تعلیم کی گئی ہے۔

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

قافلے نے سُوے طیبہ کمر آرائی کی
مشکل آسان الٰہی مری تنہائی کی

لاج رکھ لی طمع عفو کے سودائی کی
اے میں قربان مرے آقا بڑی آقائی کی

فرش تا عرش سب آئینہ ضمائر حاضر
بس قسم کھایئے اُمی تری دانائی کی

پانسو سال کی راہ ایسی ہے جیسے دو گام
آس ہم کو بھی لگی ہے تری شنوائی کی

چاند اشارے کا ہلا حکم کا باندھا سورج
واہ کیا بات شہا تیری توانائی کی

تنگ ٹھہری ہے رِضا جس کے لئے وسعتِ عرش
بس جگہ دل میں ہے اُس جلوۂ ہر جائی کی

(حدائق بخشش۔ امام احمد رضا خاں قادری)

Marfat.com

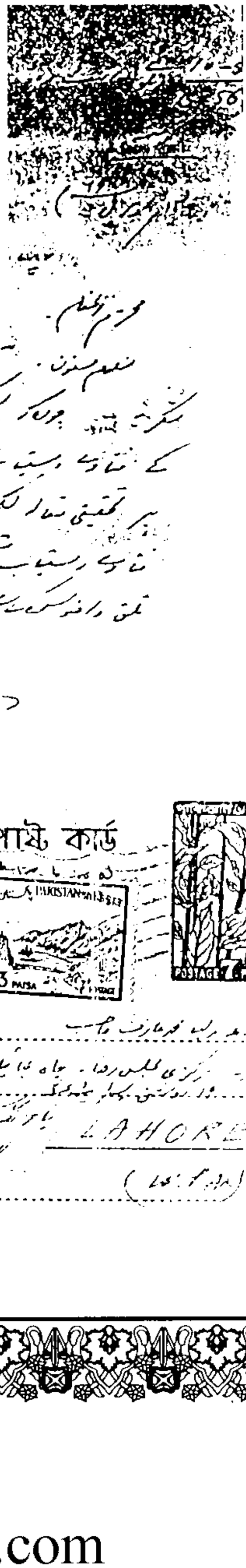

پوسٹ کارڈ

LAHORE

Marfat.com

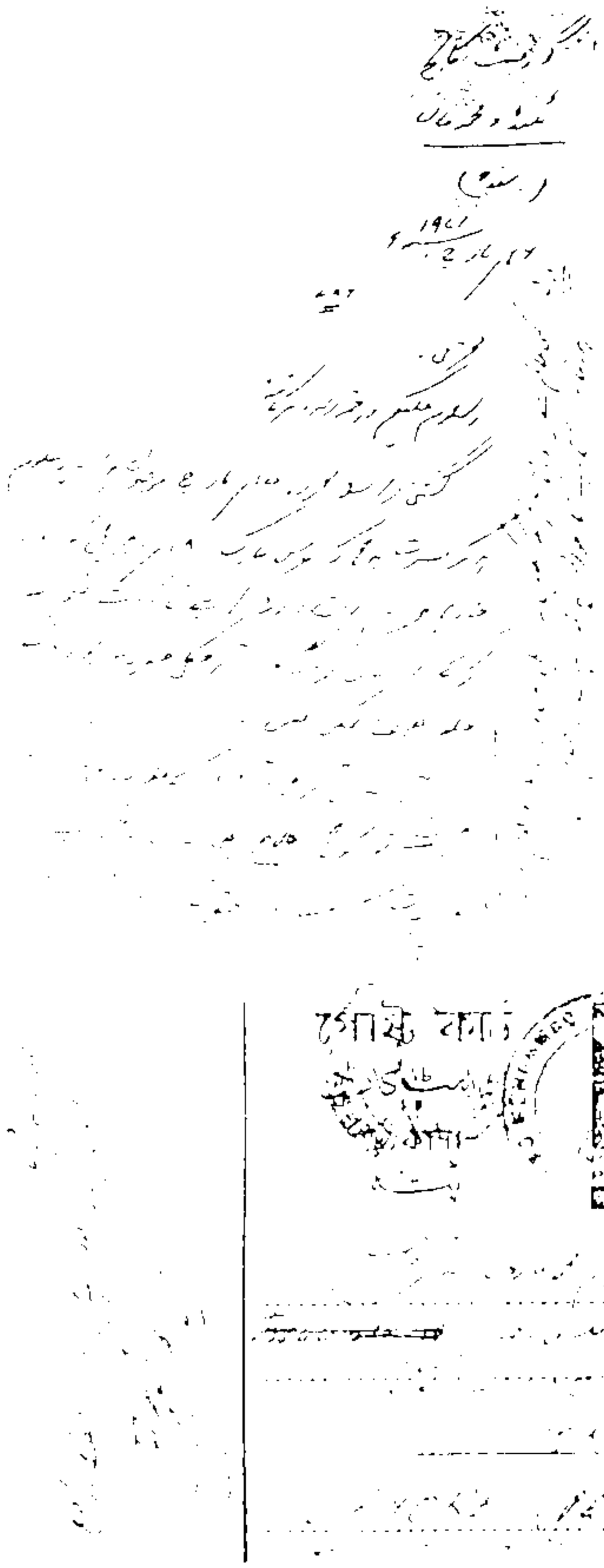

Marfat.com

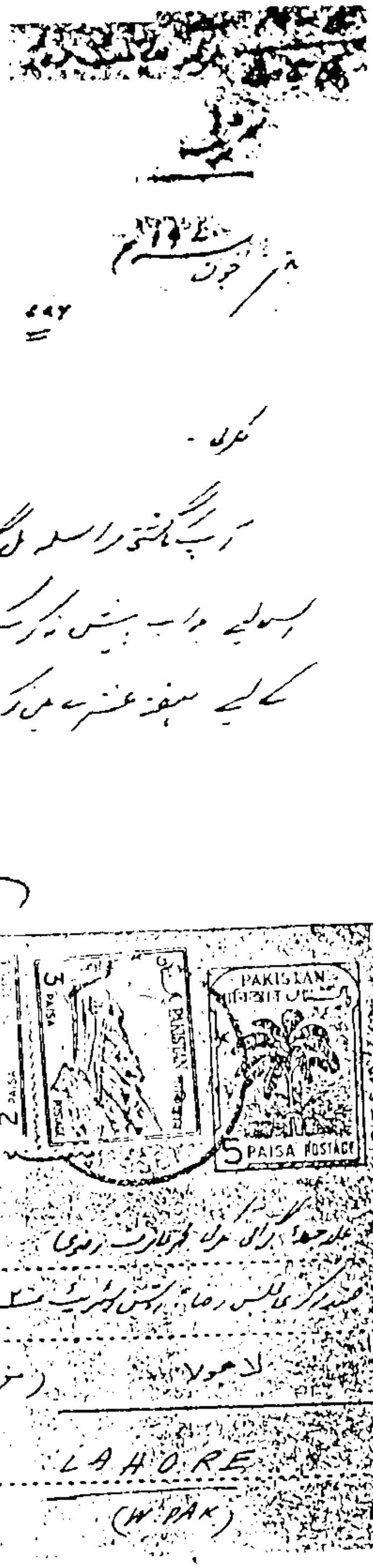

Marfat.com

پوسٹ کارڈ

Marfat.com

Marfat.com

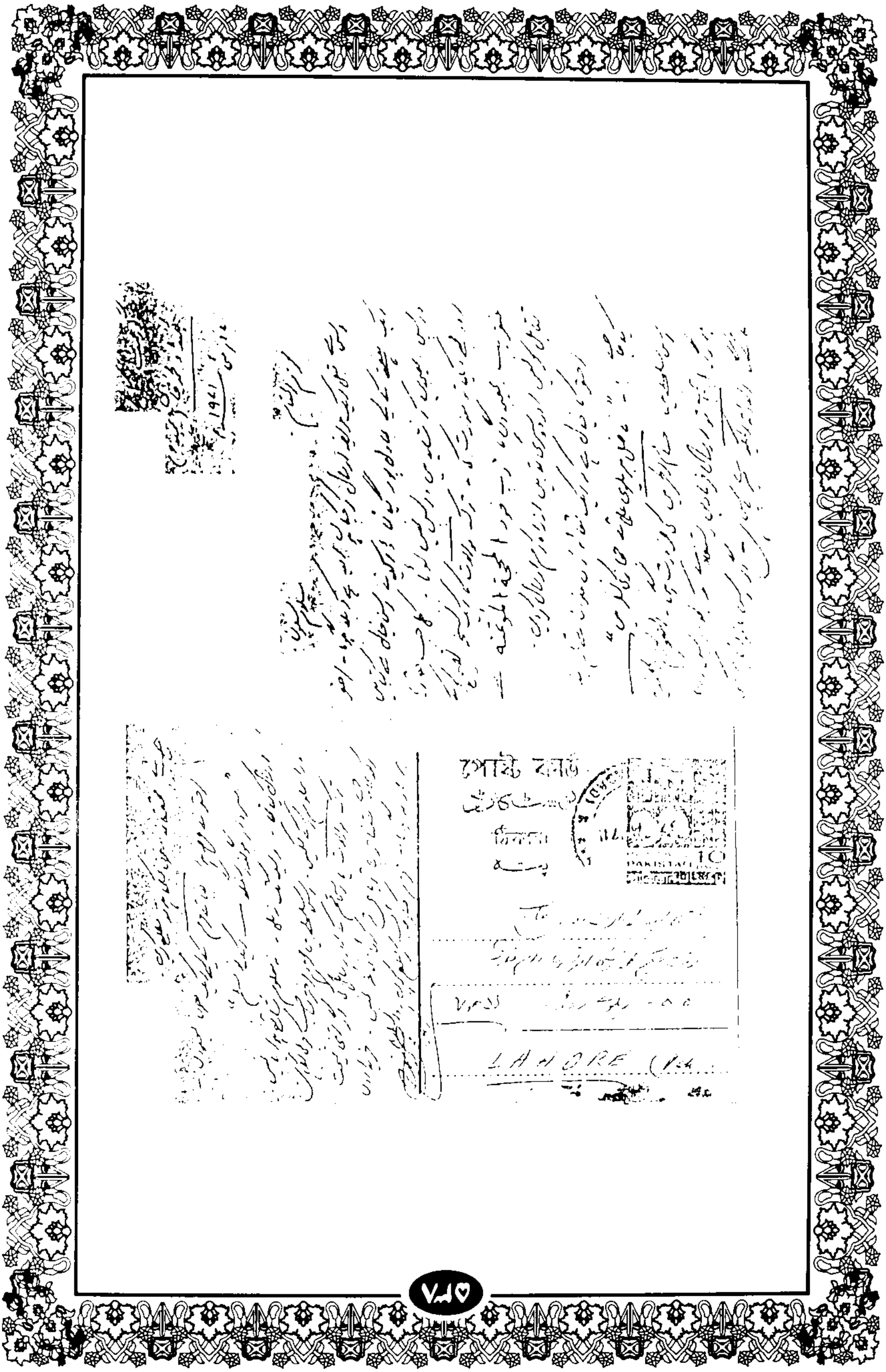

পোষ্ট কার্ড
پوسٹ کارڈ
ঠিকানা
پتہ

Marfat.com

بیادِ امامِ اہلِ سنت مجددِ وقت اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خان قادری بریلوی قدس سرہ العزیز

مرکزی مجلسِ رضا

نوری مسجد

بالمقابل ریلوے اسٹیشن ○ لاہور

نمبر ---- تاریخ ----

۷۸۶

از مخدوم محب العلماء والمساکین محمد عاطف مظہری ضیائی غفرلہ زیدلطفہ

السلام علیکم ۔ مزاج شریف ۔!

آپکا دلی آرزو کے پورا ہونے پر مبارک باد پیش کرتا ہوں ۔ قبول فرمائیں ۔ بھائی اس لاپرواہی و کوتاہی کیلئے دعا بھی کیجئے ۔ اور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میرا سلام نیاز پیش کیجئے اور میری مغفرت طلب کیجئے ۔ اور میری والدہ ماجدہ مرحومہ و مغفورہ کی بلندی مراتب کیلئے خاص طور پر دعا کیجئے ۔

حضرت شیخ مدنی مدظلہ کی خدمت اقدس میں سلام عرض کیجئے اور میرے لئے دعا کرنا نہ بھولیں ۔

والسلام

فاضل بریلوی اور ترک موالات کے غلط نام سے ارسال ہے ۔ خاص طور پر ایک غلطی ضرور ٹھیک کر دیجئے ۔ وہ یہ کہ ۱۱۷۴ھ میں پیدائش پر نہ کہ ولادت پر ۔ تاکید کر دیجئے ۔

پیغامات بھی حاصل کیجئے ۔ مولانا مفتی محمد امین صاحب قصوری سے ملاقات ہو تو انہیں بھی سلام و دعا کہیں اور وہ بھی کہیں کہ اپنی کتاب میں

۱۹۷۲ء

مروزہ جمعہ

Marfat.com

۷۱۶/۹۲

حکیم محمد موسیٰ امرتسری
۵۵۔ ریلوے روڈ۔ لاہور

مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام

مورخہ ۱۳ دسمبر ۱۹۷۲ء

اسلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ۔ مزاج شریف ۔۔!

(ماشاءاللہ) تقلندرکی حرارت ۔۔۔ ہے ۔۔۔

اسی طرح چلے جائیں گے ۔۔۔

یہ مکتوب شریف منادیا گیا ۔۔۔

ہوئی جہاز کے ذریعے حاضر ہوں گے ۔۔۔

ہدایت نہیں ہوسکا ۔۔۔

صحیح شدہ وقت ہوگیا ہے ۔۔۔

تعلق از ہے آپ ۔۔۔

سکیں ہوگا ۔۔۔

آپ کی دعا ۔۔۔

کیا ہے ۔۔۔

ان بھائی ۔۔۔

سکتا ۔۔۔

D.T.O

Marfat.com

ہے ۔

ابھی تک اس کا ٹیڑھ گیا نہیں بلکہ کچھ اضافہ ہی ہوا ہے ۔ معلوم ہوا ہے کہ کچھ
میرے مخالف ہیں ۔ یہ اُن کے بہکانے میں آیا ہے ۔ یہ سیدھا آپ
ہی ہے ۔ مرزئی اور بہکانے والوں کیلئے یہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے
ٹیڑھ دور کردے اور ہم سب کو راہ راست پر لائے ۔ حاجی صاحب!
آپ کو معلوم ہے کہ اس مرتبہ حج کی درخواست نہ دینے کی وجوہات میں
سے ایک بڑی وجہ یہی تھی ~~کہ~~ اس سے میری پریشانی کا اندازہ
کیجئے ۔ اور اس پریشانی کو دربار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے
رفع کروائیے ۔ اور خاتمہ بالایمان کی دعا تو سب سے مقدم ہے

فرزندجین ۔ بابا جی سلام لکھواتے ہیں اور دعا کی درخواست کرتے
ہیں ۔ حضرت محمد حسن شاہ صاحب بھی سلام لکھنے کو کہہ گئے ہیں
اور پتہ بس لے گئے ہیں ۔

نوٹ :۔ پہلے جو مراسلہ روانہ کیا گیا وہ پوسٹ پاسکہ نمبر پر نہیں بھیجا گیا
تھا ۔ شکر ہے کہ خیر گیا ہوگا ۔

نوٹ دیگر :۔ حضرت میاں جمیل احمد صاحب کو ایک رقعہ اور ایک ڈبی
گولیوں کی بنام میاں محمد سلیمان مینیجر مسجد حضرت
پاکستانی ہوٹل ~~کل~~ سے چیز ہے میاں صاحب سے ملکر
وہاں پہنچا دیں ۔ ضروری گزارش ہے ۔

فرسلام باکرام محمد موسیٰ نعمانی

Marfat.com

حکیم محمد موسیٰ امرتسری
۵۵ ریڈ روڈ لاہور
مدینہ منورہ

۷۸۶

مکرم المقام السید محمد عارف رضوی صاحب

السلام علیکم ۔

سید کارڈ ملا ۔ اور آپ کے نیک عزائم سے آگاہی ہوئی
آپ کا سلام حضرت مولانا مفتی صاحب مدظلہ کی خدمت میں پیش
کر دیا گیا ۔ انہوں نے فرمایا کہ میرا سلام بھی لکھ دیں ۔ آپ
کی طرف سے متعدد مرتبہ سرکار ابد قرار کے حضور سلام
عرض کر چکا ہوں ۔ اب خط کا مضمون بھی عرض کر دیا ہے
فرمائیں آمین ۔

[illegible]

Marfat.com

حکیم عبد الاحد سید محمد حسن شاہ وغیرہ احباب کی خدمت میں

تحفہ سلام شوق قبول فرمائیں۔

حکیم عبد الاحد صاحب کے نام کا رقعہ اس پر لکھا ہوا ہے

والسلام

دعا جو

محمد حسن عفی عنہ

۷ رمضان ۱۳۷۳ھ

۱۹۷۳ء

ہفتہ جمعرات

بوقت مغرب

محمد حسن کو بتا دیں کہ ہر طرح سے خیریت ہے۔

Marfat.com

۴۸۶

خوشتر نفیس محمد عارف صاحب

سلام و شوق ۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

۷۸۶

۵/۱۱/۷۹

محترم المقام حضرت الحاج محمد عارف رضوی ضیائی صاحب

السلام مسنون۔

آپ کا مکتوب گرامی محررہ ۲۶ اکتوبر بذریعہ پروگرام ۳ نومبر کو ملا اور حالات سے آگاہی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو خوش و خرم رکھے کہ اس حقیر کو دعاؤں میں یاد رکھتے ہیں اور حضرت صاحب قبلہ کو یاد کرتے ہیں۔ میرے کرم فرماؤں کے بارے میں حضرت صاحب کے ارشاد بحر بخشش میں گرہن نہ عمل کیجئے۔ مدینہ منورہ میں ہی خوش و خرم باشیں شنیدہ و غرق رہیے۔ اب خود ہی آنا ہوگا۔

(۱) غلطی کا اعتراف کرتا ہوں کہ میں مولانا خلیل صاحب کے ہاتھ حضرت سید محمد حسن شاہ صاحب کے ہاتھ بھیجی جانے کی بجائے خود ہی لے آیا۔ اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ کوئی نقصان نہیں ہوا۔ ان شاء اللہ دعا و صلوٰۃ اکرم کی برکت سے ہر عمل میں ثمر حاصل ہوگا۔

(۲) مولانا خلیل صاحب کے ہاتھ معجون فلاسفہ سید محمد حسن شاہ صاحب کے لئے اور آپ کے لئے کا آرڈر بھیج دیا ہوں۔ حضرت صاحب کے لئے مخصوص جگہ بھیج دیا ہوں۔

(۳) حاجی میاں دارا صاحب کو ایک بوتل عرق دے دی گئی ہے۔ یہ ان سے وصول کر لیں۔

(۴) بابا غلام قادر صاحب آپ کی دعا سے اچھے ہو گئے ہیں

Marfat.com

استدراک

(۵) حاجی میری محمد دین صاحب بگوڑہ والوں کو فضل ہر یکوی
کے حجاز کی نظر بندی کے دوران خدمت کی ہیں۔ ایک
خدمت صاحب موصوف کے لئے دوسرے ایک مولانا فضل الرحمٰن
صاحب مدظلہ کے لئے ہے۔ آپ کے لئے کسی اور حاجی
کو دوں گا۔ ہوائی جہاز والوں کی مہربانی دیکھتے ہوئے
ضرور دل گھبراتا ہے

(۶) میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری کے لئے تحفہ کی چیز
ہمیں ضرور بھیجوں گا۔ انشاء جو ہمیں دوران
تفصیل بھی لکھوں گا۔

(۷) وہ مجاور صاحب جن کو داخل سلسلہ کرنا
میں بھول گیا ہوں۔ یہ وہی بچہ ہیں جو
گئے ہیں۔ یہ سویاں مریدے مفتی کے جہاز
کا تھہ دار ہوں گی۔ یہ لوگ ہوبا محمد مشتاق
تھوری صاحب کے مریدین میں سے ہیں۔
لوگ ۲۵ نومبر کے جہاز سے روانہ ہوں گے
انشاء اللہ ۲۵ کے بعد مدینہ طیبہ حاضر ہوں گا

Marfat.com

یادگار امام اہلسنت محدث سنی اعلحضرت مولانا مفتی شاہ محمد احمد رضا خان قادری بریلوی قدس سرہ العزیز

مرکزی مجلس رضا

۹۰ - چوہدری خوالدین پارک لاہور

Marfat.com

فیضِ رضا پائندہ باد

۱۔ اِنکشافِ عظمتِ احمد رضا پائندہ باد ۔ اعترافِ عظمتِ شیخ [illegible] پائندہ باد

۲۔ وارثِ علمِ پیمبر نائبِ غوث الوریٰ ۔ امجدی للدین ثانی! مرحبا پائندہ باد

۳۔ اے شہنشاہِ ولایت، عاشقِ نورِ خدا ۔ اے سراپا نورِ الفت، باصفا پائندہ باد

۴۔ اے امامِ اہلسنت، اے فقیہ و محتدث ۔ ہے فتاویٰ رضویہ میں عطا پائندہ باد

۵۔ آپ ہے تاجِ گدا، کنزِ ایماں کر دیا ۔ اے مفسرِ دانشِ رمزِ خدا پائندہ باد

۶۔ علم و عرفاں کے خزائن ہیں تصانیف آپکی ۔ نورِ ایماں سب کے سب فردِ بقا پائندہ باد

۷۔ [illegible] آپ ہے کیا تاجِ [illegible] ۔ ہر گدائے مشتہر ہے [illegible] پائندہ باد

۸۔ علم و عرفاں، جانِ ایماں ہے فقط تیرا ۔ تیرا یہ فرماں، دیا ہیں ہیں گدا پائندہ باد

۹۔ نورِ حق ابرِ کرم ہی مدحتِ دائم ترا ۔ تو نے جو ہر نور کا [illegible] کر دیا پائندہ باد

۱۰۔ منتشر ہیں تیرے نائب لے کے سنیت اللہ سے ۔ ان کی محنت میں کرے خدا بقا پائندہ باد

۱۱۔ [illegible] کو اختر [illegible] پائندہ باد

[illegible] کی تاریخ "فیضِ رضا پائندہ باد"

۱۹ ۷۰

[illegible]

[illegible]

Marfat.com

۷۸۶/۹۲

جنابِ صدرِ گرامی قدر!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاجِ گرامی! بیلغ بھاولپور کی زلسای تقریب نذرِ فیجہ منی آرڈر وصول پائی۔ شکریہ! حوصلہ افزائی کی مہربانی کا دور دور تک نتائج رکھنے والے اقدام پر بصد بار بار مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

برادرم! جو قدم آگے اٹھ گیا ہے وہ پیچھے نہ ہٹے پائے۔ آئندہ خود آسودگی سے قدم اٹھائے جائیں لیکن مستقل مزاجی کے ساتھ اور انتہائی مثبت انداز میں تعمیر میں قسم کے ہوں۔ احقر اپنی بساط بھر تعاون کرتا رہے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

عنقریب دفتر میں حاضر ہونے کی کوشش کروں گا۔ فقط والسلام

احقر العباد:۔ اختر شاہجہان لودی مظفر

سحابی شاہ حمید جی ہائی اسکول

آزاد روڈ بازار لاہور چھاؤنی

۱۹/۷/۹۲

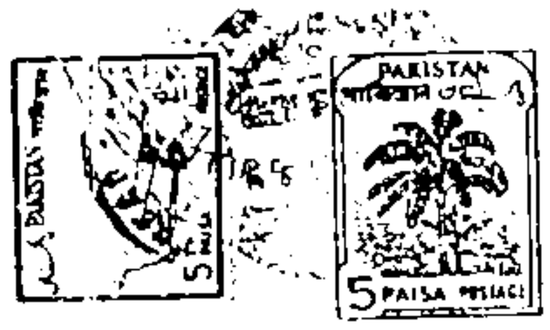

بخدمت گرامی جناب محمد عارف صدیقی

حلقہ مرکزی مجلس رضا لاہور

بواسطہ عبدالستار ولد ۔ نامزرگ

لاہور

Marfat.com

۷۸۶/۹۲

جناب صدرِ گرامی قدر!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عرض ہے کہ الوحیِ رضا کے مطلوبہ اکثر مضامین کی اصلاح اور دیکھ بھال کی جا چکی ہے۔ لہٰذا اب کاتب کے سپرد کر دینے چاہییں اس سلسلہ میں اب مزید دیر کرنا مناسب نہیں۔ احقر نیت نرمش سے جناب کی خدمت میں حاضر ہوا کرتا تھا کہ آپ مناظرہ سننے کیلئے جانے والے تھے۔ بایں وجہ کوئی گفتگو نہ ہو سکی۔ میرا خیال ہے کہ ہفتہ کے روز تاریخ 18 جولائی کو ہم تینوں، دن کے گیارہ بجے حکیم محمد موسیٰ امرتسری کی دکان پر اکٹھے ہو جائیں اور اس سلسلہ میں اصلاح مشورہ کر لیں تاکہ مزید دیر نہ ہو۔ امید ہے آپ ضرور تشریف لے آئیں گے۔ علاوہ ازیں فتاویٰ رضویہ کتاب النکاح کا دشنامت کا بقیہ جلد مبدول بہت ہو جانا چاہیے۔ احقر کی نیت

کا لفافہ بھی ساتھ لفافہ ہے جس کے علاوہ چار مضامین اکٹھے پڑے ہوئے ہیں اور یہ جملہ حساب چاہیں روپے کے لگ بھگ ہو جائے گا۔ امید ہے ہفتے کے روز آپ دکان پر ضرور تشریف لے آئیں گے۔ فقط والسلام

مرسلہ۔ اختر شاہجہانپوری

سی۔ او حامد مجید آٹو سکول

آرمسٹرانگ روڈ۔ لاہور چھاؤنی

15/7/63

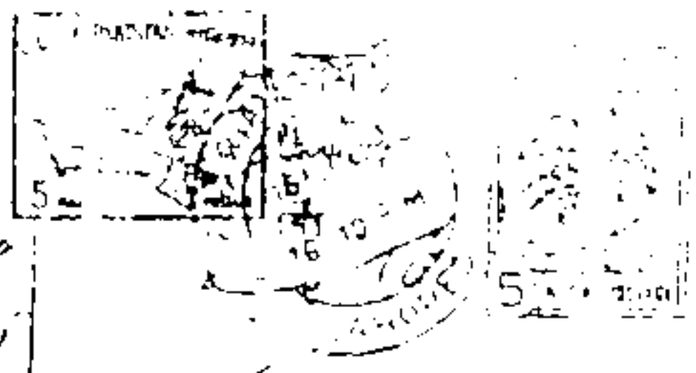

جناب محمد یار صاحب مدیر نوائے وقت پریس

19 ریپن سٹریٹ۔ نیا مزنگ

لاہور

Marfat.com

۷۸۶/۹۲

برادرم حاجی محمد عارف نقشبندی، زید!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - مزاج گرامی قریباً ایک ہفتہ ہوا اختر شباب کے در دولت پر حاضر ہوا تھا لیکن زیارت نہ ہو سکی۔ فتاوی رضویہ کا مطالعہ مسودہ شائع کرنے کے لئے میں لندن گیا تھا اسی وجہ سے سائیکل پر حیدرآباد کا سفر کیا تھا۔ عرض ہے کہ مذکورہ مسودہ اگر میسر آ سکے جتنے حصے ہو چکے ہیں وہ کیم مہینہ قبل کے لئے بھیج دیں تاکہ پہلے حصہ کو اس سے حاصل کر سکوں۔

فقط والسلام

اختر شاہجہان پوری سنبھلی

اختر شاہجہان پوری
سی۔ بی۔ عابد مجید گرلز ہائی اسکول
آر۔ ٹی۔ بازار لاہور چھاؤنی

مورخہ ۱۳ اپریل سنہ ۱۹۷۱ء

پوسٹ کارڈ
Postcard
پتہ

محترمی محمد عارف بدھوی صاحب
معتمد مرکزی مجلس رضا لاہور
نقشبندی سٹریٹ ۲۰ نیا مزنگ
لاہور

Marfat.com

۴۸۶/۹۲

مکرمی جناب حاجی محمد عارف

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج گرامی! فتاوی رضویہ کتاب النکاح کے بعد سے شیخ کی ضمنی فہرست کے مطابق تو لگتا ہے کہ یہیں کہیں حصہ نقل کی ضمنی فہرست مفقود میں ہیں یعنی ہے کہ یہیں حصے کا دوسرا ورق یا صفحہ، مسئلہ شامل کتاب میں ہے۔ تمام حصوں کو بار بار دیکھا گیا ہے اور کاغذات میں موجود نہیں ہے۔ جناب اپنے علمی ذخائر کی پڑتال کریں شاید شیخ ضیاء الدین حکیم صاحب کے پاس یہ حصہ ہو تو بہتر ہے کہ جلد کام مکمل ہو جائے۔ [illegible] فرمائیں کہ یہ حصہ کا مسودہ کتاب یا ان کے والد کے تبادلہ میں کیسے پایا ہے؟ اخر کا مضمون "[illegible]" کا حصہ ہے یا سال کا تب کو دیدیا گیا ہے یا نہیں؟ فقط والسلام

پوسٹ کارڈ
Postcard
ٹکٹ
ٹھکانا
پتہ

POSTAGE PAKISTAN

[illegible]

[illegible]

[illegible]

Marfat.com

SENDER'S NAME AND ADDRESS (PLEASE SHOW YOUR POSTCODE)

Maulana Muhammad Ibrahim Khushtar Siddiqi Qadri
NO.1,Cross Street,
Nelson,Lancs,U.K.

AN AIR LETTER SHOULD
NOT CONTAIN ANY ENCLOSURE;
IF IT DOES IT MAY BE SURCHARGED
OR SENT BY ORDINARY MAIL

SECOND FOLD HERE

BY AIR MAIL
AIR LETTER
PAR AVION AEROGRAMME

MEDIEVAL JOUSTING
TOURNAMENT
NELSON STADIUM CARR RD
SUNDAY 22ND AUG. 1976 3 PM
BOX OFFICE NELSON 692800

TO

Alhaj Muhammad Arif Razvi Ziai,
Markazi Majlis Raza,
Raushan Street,Naya Muzang,
Lahore,
P A K I S T A N

Marfat.com

Marfat.com

PRESIDENT'S HOUSE
MUZAFFARABAD

۳ مئی ۱۹۸۱ء

مکرمی محمد عارف صاحب

السلام علیکم۔

۱۶ مئی کو یوم رضا کے جلسہ میں شمولیت کیلئے محترم مولانا محمد سعید اللہ نقشبندی صاحب کے مکتوب مورخہ ۲۱ اپریل کے ساتھ مجھے آپ کا مراسلہ بھی مل گیا ہے۔ جس کیلئے میں آپ کا شکر گزار ہوں۔

پروگرام کے مطابق ۱۶ مئی کی شام مجھے بھنگ سے واپس لاہور پہنچنا تو ہے لیکن عین ممکن ہے کہ کسی وجہ سے مقررہ وقت پر نہ پہنچ سکوں اور اسطرح جلسہ کی صدارت کیلئے آپ کی پُرخلوص پیش کش سے مستفید نہ ہو سکوں۔ چنانچہ مہربانی فرما کر صدارت کیلئے کسی اور صاحب کا انتخاب فرما لیجئے۔ اگر میں بروقت لاہور پہنچ گیا تو جلسہ میں شرکت کر کے مجھے خوشی ہوگی۔

حضرت مولانا محمد سعید اللہ نقشبندی صاحب سے سلام عرض کر دیجئے۔ والسلام

مخلص

محمد علی البجلی

بخدمت محمد عارف صاحب
صدر مرکزی مجلس رضا
مہتاب سینما۔ نیا مزنگ
لاہور۔

Marfat.com

ٹیلیفون نمبر ۶۸۳۵۲

جامعہ نظامیہ رضویہ (رجسٹرڈ)

اندرون لوہاری گیٹ لاہور

بحوالہ نمبر _____ مورخہ ۱۸-۱۰-۱۹۶۹

۷۸۶

مکرمی محترمی بزرگ و دوست حضرت مولانا الحاج الشاہ سید محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ

حضرت مجلس رضا لاہور

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ جناب کے گرامی نامہ کا جواب تحریر کرنے میں جو تاخیر ہوئی اس کی وجہ یہ تھی کہ ہم نے ارادہ کیا تھا کہ جامعہ کے معائنہ کے بعد جو اعتراضات مدرسہ کے متعلق کئے گئے ہیں ان کے متعلق کچھ تحریر کریں۔ لیکن ہم اس وقت سے اب تک اس معاملہ میں مشغول ہوتے رہے۔ لہٰذا وقت پر نہ لکھ سکنے کے لئے معذور ہوں۔ امید ہے کہ عافیت سے ہوں گے۔ والسلام

Marfat.com

منجانب :- **ملک محمد اکبر خان ساقی اُتراء**

بمقام اُتراء - نزد فتح آباد - ضلع سرگودھا

۱۰ - ۷ - ۰

محترم جناب محمد عارف صاحب زید مجدہٗ !

[illegible] آمید ہے مزاج گرامی بخیر ہونگے۔

جناب [illegible] نام اور ارسال کردہ کتب بغور مطالعہ ہوئیں۔ یاد فرمائی [illegible] آپ [illegible] ہوں۔ جلسہ میں شریک ہونا میرا دینی و مذہبی فریضہ تھا [illegible] ادا کیا۔ اس میں شکریہ کی کیا بات ہے۔ کل آپ جیسے نوجوانوں کی [illegible] کی [illegible] ہے۔ جنہوں نے باوجود مشکلات کے اس [illegible] جلسے کا انعقاد کیا۔ آپ میرے نزدیک تمام [illegible] تحسین [illegible] اللہ تعالیٰ آپ کے [illegible] زیادہ سے زیادہ [illegible] فرمائے (آمین)

[illegible] دعا ہے تیرے [illegible] کا سلسلہ دراز کرے۔

[illegible] کرنے کا [illegible] کریں۔ اور نہ ہی یہ کوئی بڑی بات ہے۔ آپ نے تو [illegible] کی [illegible] تعلق خاطر ظاہر فرمایا ہے۔ معلوم ہی ہوتا ہے [illegible] کرکے نہ گیا ہو۔ والسلام مجھے امید ہے اگر [illegible] اور [illegible] ان دنوں سے ملاقات کرکے ہی رخصت [illegible] ان [illegible] کا موقع ملتا ہے آپ سے ملوں۔ مروت اور [illegible] کی [illegible] آپ کا کام قابل داد ہے۔ کرایہ بھیجنے کی ہرگز ضرورت نہیں۔ میں یہ سمجھوں گا کہ ایک دوست کی ملاقات کیلئے [illegible] ہرگیا تھا۔ [illegible] نے مجھے اپنے حبیب علی العلوۃ والسلام کے صدقے بہت کچھ دیا ہے۔ شاید جناب کو معلوم نہ ہو کہ میں یہاں کی ایک معروف زمیندار فیملی سے تعلق رکھتا ہوں۔

P.T.O

Marfat.com

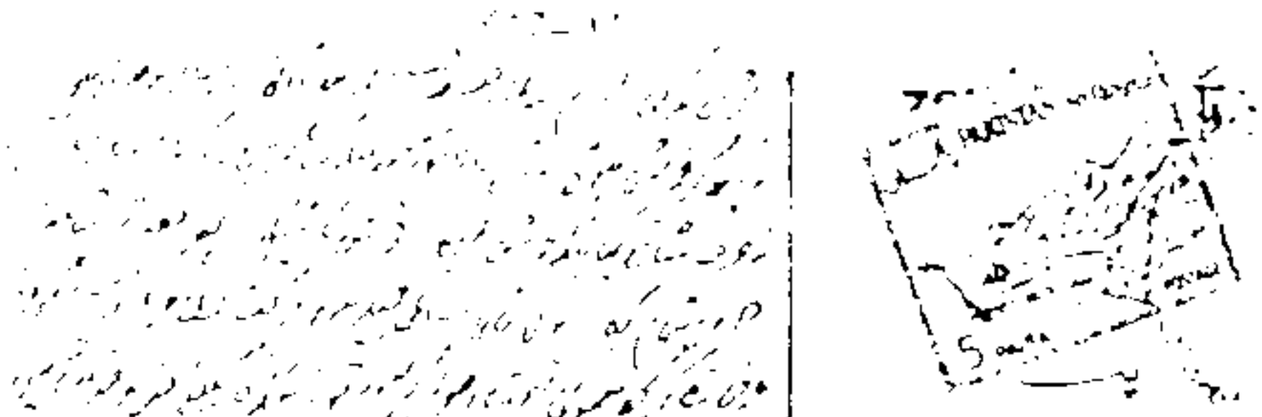

Marfat.com

۶۲

منجانب :- **ملک محمد اکبر خان ساقی اُتراء**

بمقام اُتراء - نزد قائد آباد - ضلع سرگودھا

22.4.70

واجب الاحترام جناب محمد عارف صاحب زید مجدہٗ !

سلام مسنون ! خدا کرے آپ کا اقبال بلند ہو۔ اُمید ہے مزاجِ گرامی بخیر ہونگے۔

جناب کی طرف سے مجددِ دین ملت قبلہ شاہ احمد رضا خان صاحب بریلوی قدس سرہٗ کے سالانہ عرس شریف میں شرکت کی دعوت موصول ہوئی۔ یاد فرمائی کیلئے آپ کا ممنون ہوں۔ اس سے قبل آپ کا کارڈ بھی ملا تھا۔ جواباً بندہ نے عرض کیا تھا۔ کہ انشاءاللہ تعالےٰ حاضر ہو جاؤں گا۔ اب آپ کی طرف سے دوسرا خط ملا ہے۔ بندہ انشاءاللہ تعالےٰ اس مبارک تقریب میں حاضر ہو کر اور تقریر کر کے فوز و سعادت حاصل کریگا۔ بے تو سیر کے 2 راپریل کو لاہور پہنچ جاؤں گا۔ لیکن آپ کی دعوت 26 راپریل صبح 8½ بجے برکت علی ہال میں ہوگی۔ آپ مطمئن رہیں۔

پہلے خاکسار بندہ نے اشتہارات کے متعلق لکھا تھا۔ لیکن تادمِ تحریر بھی اشتہار موصول نہیں ہوئے۔ میرا مشورہ ہے خط ملتے ہی فوری طور پر پوسٹر ارسال فرمائیں تاکہ مکمل پروگرام سے آگاہی ہو سکے۔ شکریہ!

جملہ احباب و اراکین انجمن کی خدمت میں سلام۔

فقط مخلص خادم

Saqi Akbar
22.4.70

ملک محمد اکبر خان ساقی

ناظم اعلیٰ انجمن تحفظ ناموس رسالت

بمقام اتراء نزد قائدآباد ضلع سرگودھا

Marfat.com

۷۸۶/۹۲

منجانب :- ملک محمد اکبر خان ساقی اُتراء

بمقام اُتراء - نزد فتح آباد - ضلع سرگودھا

واجب الاحترام جناب محمد عارف صاحب زید مجدہ

صدر مرکزی مجلس رضا ——— لاہور

سلام مسنون! فدوی الداعی کو امید ہے مزاج گرامی بخیر ہونگے - جناب کی طرف سے مرسلہ خط اور رسالہ تبلی المشکوٰۃ موصول ہوا - یاد فرمائی کیلئے آپ کا انتہائی ممنون ہوں - پتہ ٹھیک تھا - صرف نام غلط لکھا تھا - بندہ کرم آئندہ کیلئے اوپر چھپا ہوا پتہ نوٹ فرمالیں - تاکہ جب بھی ضرورت پڑے - آپکے اسی پتہ پر خط ارسال کیا جا سکے -

۲ اس مقدسہ انشاء اللہ تعالیٰ آپکے یہاں عید میلاد النبی میں ملت قبلہ "عظمت" کا عرس تمام تر اہتمام سے منایا جائیگا - آپکے مرکزی دفتر میں بھی باقاعدگی سے ہونے والی کارروائی کی رپورٹ بھیجی جائیگی -

۳ اخبارات کیلئے بقیہ مضمون تیار کر رہا ہے - مختلف رسائل و جرائد میں بھیجے جائیں گے آپ اخبارات کے دفاتر میں جا کر انہیں اعلیٰحضرت پر باقاعدہ نمبر نکالنے پر آمادہ کیجئے - انشاء اللہ مزید اس کی کوئی کمی نہیں ہوگی - ہم یہاں سے اپنے طور پر مختلف اخبارات کو اس بارے میں لکھ رہے ہیں -

۴ لاہور میں ہونیوالی تاریخی اجلاس میں آپکے یاد فرمانے پر انشاء اللہ فوراً حاضر ہو کر نیاز حاصل کروں گا -

۵ مجموعہ مقالات کیلئے جناب کے مضمون کا انتظار ہے - میں آپکی ابتدائی ہمت افزائی کو آئندہ کیلئے قابل سمجھا - محرم کی وجہ سے تقاریر کے پروگرام قدرے زیادہ ہیں - لیکن انشاء اللہ

Marfat.com

چند دن تک وقت نکال کر ایک اچھا سا جلسہ منعقد کیوں نہ ہو۔ مضمون بھیج کر شرکت کی سعادت حاصل کروں گا۔

ایک بار آپ سے ملنے کا شوق ہے۔ ہمیشہ آپ کو یاد کرتا ہوں۔ جملہ ساتھیوں کو میری طرف سے سلام عرض کر دیں۔

فقط مخلص خادم

ملک محمد اکبر خان ساقی اتراء

ناظم اعلیٰ انجمن تحفظ ناموس رسالت

بمقام اتراء نزد قائدآباد ضلع سرگودھا

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا
اُنچے اونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا

سر بھلا کیا کوئی جانے کہ ہے کیسا تیرا
اولیاء ملتے ہیں آنکھیں وہ ہے تلوا تیرا

کیا دبے جس پہ حمایت کا ہو پنجہ تیرا
شیر کو خطرے میں لاتا نہیں کتا تیرا

تو حسینی حسنی کیوں نہ محی الدین ہو
اے خضر مجمع بحرین ہے چشمہ تیرا

تجھ سے در، در سے سگ اور سگ سے ہے مجھکو نسبت
میری گردن میں بھی ہے دور کا ڈورا تیرا

اس نشانی کے جو سگ ہیں نہیں مارے جاتے
حشر تک میرے گلے میں رہے پٹا تیرا

بد سہی، چور سہی، مجرم و ناکارہ سہی
اے وہ کیسا ہی سہی ہے تو کریما تیرا

فخر آقا میں رضا اور بھی اک نظم رفیع
چل لکھا لائیں ثنا خوانوں میں چہرا تیرا

(حدائق بخشش۔ امام احمد رضا خاں قادری)

Marfat.com

Marfat.com

بعالی خدمت

جناب مولانا محمد عارف صاحب زیب اسکارپیو

سرکری محفل رضا

۱۹۔ چاہ شہانوالہ، نیا سرنگ

Lahore Pakistan

Marfat.com

عرضداشت - مسلم ایجوکیشنل کانفرنس علیگڑھ
۱۹۲۹ء

۷۸۶

بندہ دعا گو منظور زیدت مکارمکم و الطافکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - گرامی نامہ موصول ہوا - آپ کے ارشاد کی تعمیل
ضرور کروں گا اور راس المفسرین مغفور و مرحوم کے متعلق جو کچھ معلوم ہے سطور ذیل میں
لکھ کر اپنی عار سمجھتا ہوں کہ ان کے
سلسلہ اپنے سرچشمہ عقیدت و ملجاء و دینی کے حق میں ایک ننھا سا گوشت پوست آپ کے قدردان کو
واضح کر سکے اور نئی حیثیت سے متعارف کرا سکے اور امکان بھر آپ کی شعر گوئی کی عمر میں
حیثیت متعین کرنے میں اپنی سعادت محسوس کروں گا - فی الحال میرے پاس تمام مواد
نہیں ہے - روانہ ہو کر جس قدر جلد کام پیدا کروں گا اور خدا نے چاہا تو جون کے آخر تک آپ کی
خدمت میں روانہ کر دوں گا - میرا خیال ہے کہ سوانح زیادہ مفصل نہ لکھے جائیں - صرف
پندرہ بیس صفحوں میں تعارف کرا کے مرحوم کی شاعری کے متعلق لکھوں اور جو غزلیں
پیش کرنے ہوں مرحوم کے اشعار کا اردو میں ترجمہ بھی کر دوں - آپ کا کیا ارشاد ہے
فرما دیجئے کہ کس قدر اشعار کا انتخاب کیا جائے - راقم اس ماہ میں مگر پورا ہفتہ آپ کے
ارشد جلسہ شاید نہ سنے جا سکیں تو راقم حاضر ہو جائے گا -

خاص بمبئی میں میرے دوست کمال بعافیت ہے - خدا آپ کو بھی ہر طرح خیر و عافیت سے رکھے - آپ کی
مرحوم کی خدمت کے پیش از پیش سوانح لکھ کر مجھ فخر عطا فرمائے - آپ کی پیش کردہ کاپی
بنائے اور وہ آپ کی خدمت میں قبول فرمائے - آمین ! فقط والسلام

عاجز عبدالرحمان

Marfat.com

صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری

مدیر ماہنامہ نورِ اسلام ⓦ ہفت روزہ سفینۂ اسلام

ناظم دارالمبلغین حضرت میاں صاحب آستانہ عالیہ حضرت

میاں شیر محمد صاحب شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ (مغربی پاکستان)

محترم و مکرم جناب محمد عارف صاحب

سلام مسنون۔ دعائے خیر۔ آپ کا مکتوب گرامی صادر ہوا

حالات سے آگاہی ہوئی۔ اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے

حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو دنیا بھر میں

جیسا کہ قرون پہلے ہوتا رہا ہے تاریخ کو دہرانے کا

کام ضرور فرماتا رہے گا اور جس کی سعادت کبھی کبھی

ان شاء اللہ مقدر دوست پر حاضری ہو جائیگی۔ اللہ تعالیٰ

میں کو دنیا بھر میں۔ تمام دوست احباب کو سلام کہیں

اور دعا فرمائیں۔

اخلاص

خاکسار شرقپوری

Marfat.com

LAHORE PHONE
ESTD 1937 LYALLPUR PHONE 2204
PAKISTAN'S PIONEER NEWSPAPER
Daily "SAADAT" Lyallpur
Published Simultaneously from Lyallpur and Lahore

Ref No..... Dated ...۵۴/۹/۲۰...

Marfat.com

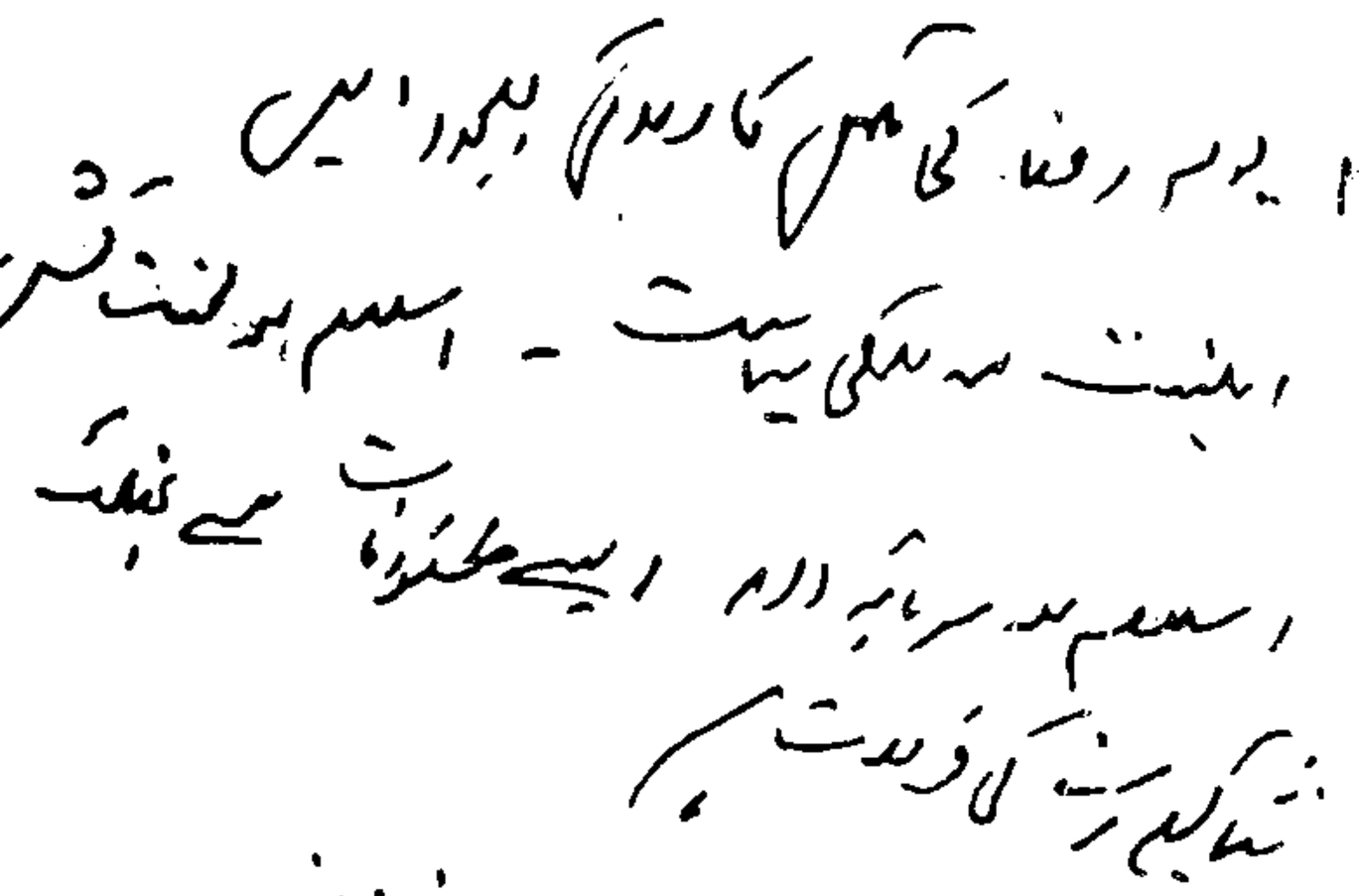

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

عرض: عذاب فقط روح پر ہوتا ہے یا جسم پر بھی؟

ارشاد: روح وجسم دونوں پر۔ یوں ہی ثواب بھی حدیث میں ہے۔ ایک لنجھا کسی باغ کے سامنے پڑا تھا اور میوے دیکھ رہا تھا مگر اس تک جا نہ سکتا تھا۔ اتفاقاً ایک اندھے کا اس طرف گزر ہوا کہ باغ میں جا سکتا تھا مگر میوے اسے نظر نہ آتے۔ لنجھے نے اندھے سے کہا تو مجھے باغ میں لے چل وہاں جا کر ہم اور تم دونوں میوے کھائیں۔ اندھا اس کو اپنی گردن پر سوار کر کے باغ میں لے گیا۔ لنجھے نے میوے توڑے اور دونوں نے کھائے اس صورت میں کون مجرم ہوگا۔ دونوں ہی مجرم ہیں۔ اندھا جسم ہے اور لنجھا روح۔

(ملفوظات۔ امام احمد رضا خاں قادری)

Marfat.com

باسمہ سبحانہ

کراچی
۲۰/اپریل ۱۹۶۹ء

مکرمی و محترمی صدر صاحب مرکزی مجلس رضا لاہور

السلام علیکم ورحمۃ اللہ :

مرکزی مجلس رضا کی طرف سے گراں مایہ [illegible] موصول ہوا جس کے لئے میں مرکزی مجلس رضا کے [illegible] ممنون ہوں — والسلام

شاکسار
شبیر محمد خاں

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

عرض: قبر کھودی وہاں مردے کی ہڈیاں نکلیں تو کیا کیا جائے؟

ارشاد: اگر اور جگہ مل سکتی ہے تو ہرگز اس میں دفن نہ کریں اور اس قبر کو بدستور [illegible] کردیں ورنہ ان ہڈیوں کو ایک طرف رکھ کر حائل کا فصل دے کر اس کو دفن کریں اور اگر یہ معلوم ہو کہ پہلے یہاں قبر تھی اگرچہ اب یہاں نشان باقی نہ رہا تو اس صورت میں وہاں قبر کھودنا جائز نہیں ہاں اگر کوئی جگہ اور نہ مل سکے اور یہ قبر پرانی ہو چکی ہو تو مجبوراً جائز ہے۔

(ملفوظات۔ امام احمد رضا خاں قادری)

Marfat.com

۲۲/۶

مکرم و معظم حضرت الحاج فخر عارف قادری صاحب ندوی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اس سے پہلے کچھ تحریروں احقر کی طرف سے

سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور ہدیۂ درود و سلام پیش کر کے مجھ ناچیز پر

احسان فرمائیں۔ پچھلے دنوں احقر حضرت علامہ عبدالحلیم اختر شاہجہانپوری مدظلہ العالی

کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا۔ حضرت صاحب نے خلوص و محبت بھرے جذبات

میں آپ کا ذکرِ خیر کیا۔ احقر نے آپ کا سلام بھی حضرت صاحب کی خدمت میں

کہہ دیا۔ یوں آپ کے خصائص بیان ہوتے گئے وقت کا پتا ہی نہ چلا

مرکزی مجلس رضا کے متعلق بھی آپ کے حوالے سے کافی معلومات ملیں۔

بہر حال حضرت مولانا صاحب نے کچھ کتب آپ کو ارسال کرنے کہلا دی

Marfat.com

ہیں۔ جو اقوا ارسال کر رہا ہے۔ کچھ باقی رہ گئی ہیں وہ آئندہ
ارسال کروں گا۔ آپ کتابوں میں موجود "مرکزی مجلس امام اعظم
ایڈریس سے علامہ شاہجہانپوری مدظلہ کو فوری خط لکھ دیں۔ نیز
کی وصولی کی اطلاع بھی فوری دیں۔ عرض ہے۔ اس سے قبل
علامہ صاحب نے جو کتب بھجوائی تھیں وہ تو آپ کو سلام
کہ تونگرہ شریف کے خواجہ صاحب کی نظر ہو گئیں۔

اب علامہ صاحب اور اقوی کی طرف سے سلام قبول
فرمائیں اور دعا کی درخواست

فقط

محمد فیاض احمد عفی عنہ
۹۳/۴/۲۵

ادارہ معارف نعمانیہ
B-33 شادباغ ڈیفنس 54900
پاکستان

Marfat.com

مکتبہ قادریہ

جامعہ نظامیہ رضویہ لوہاری منڈی لاہور

حوالہ نمبر ..... ۷۸۶/۹۲ تاریخ ۲۲-۳-۹۷

محترم و مکرم فضیلۃ الشیخ محمد یاسر شریف الحسنی ادام اللہ تعالیٰ ظلہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! البقیع الشریف شہولہ و شوائی

آپ کا مکتوب گرامی موصول ہوا، اسد نظامی صاحب کے بارے میں شکایت کا ازالہ فرمایا، شکریہ!

جناب حافظ فیاض الاسلام۔ آپ کا مکتوب گرامی پہنچنے کے بعد نہیں ملے، نہ ہی نئی دلائل الخیرات شریف دکھائی، جو کچھ فقیر سے ہو سکے اس کے لئے حاضر ہوں

عزیزم ممتاز احمد سدیدی صاحب جامعہ ازہر مصر میں داخلے کے لئے ان کی دعا فرمائیں، ایڈریس یہ ہے: عمارہ رقم ۲۴۔ صالۃ المذاکرۃ، الدور الثانی مدینۃ البعوث الاسلامیۃ العباسیۃ۔ بالقاہرہ۔ مصر۔

راقم داتا صاحب قدس سرہ کے قدموں میں قادری منزل نزد دستا ہوٹل ایک مکتبہ قادریہ قائم کر چکا ہے جس کی بنا پر مصروفیت بڑھ گئی اور وقت پہلے سے کم رہ گئی ہے۔

ہدایۃ السالکین کے بارے میں گزارش یہ ہے کہ میں نے وہ کتاب چھپنے کے بعد دیکھی، مجھے ایک استفتاء دیا گیا تھا جس میں چھ سات سوال تھے، ایک سوال یہ تھا کہ جو شخص بندے کے کاسب ہونے کا انکار کرے اس کا کیا حکم ہے؟ میں نے لکھا کہ وہ کافر ہے، غالباً اسی کو بنیاد بنا کر اور مرید ہونے کے نقطے

Marfat.com

[illegible]

تصدیق کنندگان میں میرا بھی نام شامل کر دیا گیا۔ میں نے بعض بار اصحاب سے کہا ہے کہ آئندہ میرا نام شامل نہ کیا جائے، میرا حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن صاحب سے رابطہ بھی نہیں اور نہ ہی آمدورفت ہے جیسے کہ آپ کے علم میں آچکا ہے۔

آپ جانتے ہیں کہ الحمدللہ محض دنیا کی دولت حاصل کرنا نہ تو میرا مقصد ہے اور نہ ہی مجھے اس کا ڈھنگ آتا ہے، نتیجہ یہ ہے کہ آج تک زمین خرید کر اپنا مکان نہیں بنا سکا۔

محفل ذکر اب بھی ہوتی ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ کچھ وقت اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے مختص کر دیا جائے، اگر کوئی آجائے تو اسے بھی شامل کر لیا جائے ورنہ ذکر تو اکیلے بیٹھ کر بھی کیا جا سکتا ہے، الحمدللہ! چار پانچ سال سے یہ سلسلہ جاری ہے، جتنے اصحاب معذور ہوں ان کے لنگر بھی بھیج دیا جاتا ہے، ان سے طلب بھی کچھ نہیں کیا جاتا۔ دین متین، ذکر الٰہی اور مسلک اہل سنت کے بارے میں گفتگو بھی ہو جاتی ہے۔ اسے آپ درس کہیں یا جو بھی نام دے لیں آپ کو اختیار ہے۔ حضرت مولانا ریحان رضا خان صاحب سے خلافت تو آپ لے کر دے ہی چکے ہیں۔ حضرت مولانا فضل الرحمٰن الدین مدظلہ العالی سے بھی اجازت لے لیں تو ممنون ہوں گا۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ضرورت ہے کہ الزبدۃ الزکیۃ، جمل النور فی حکم النساء من زیارۃ القبور، جلی الصوت لنھی الدعوۃ امام الموت [illegible] ان تین رسائل کو علیحدہ علیحدہ ترجمہ و تشریح کیا جائے، اقامۃ القیامۃ بطرد الدعاۃ یا حسام الحرمین دونوں رسالے

Marfat.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ھوالقادر

مقالہ

مولانا محمد منشا تابش قصوری

Marfat.com

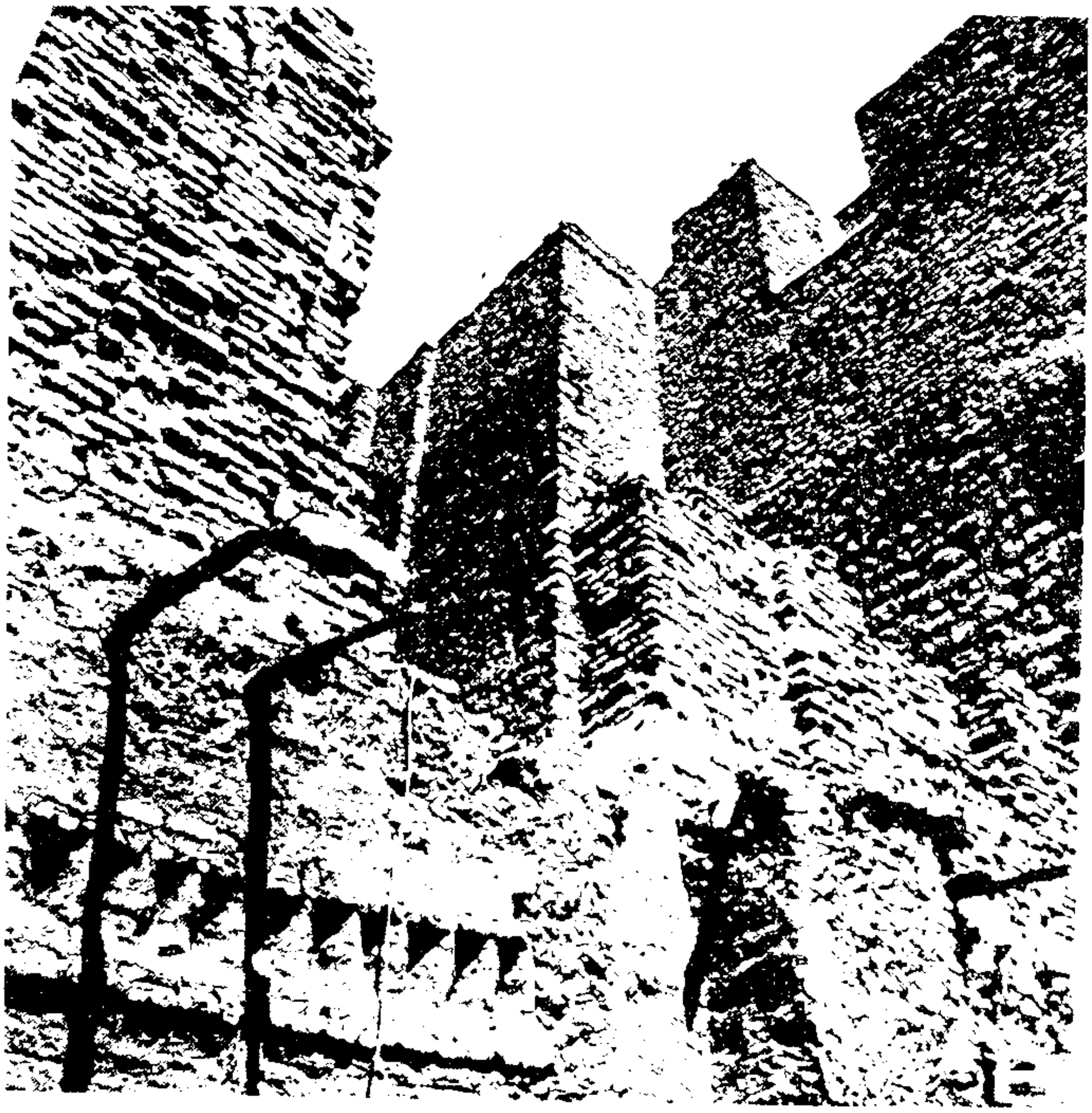

مدینہ منورہ کی قدیم فصیل

Marfat.com

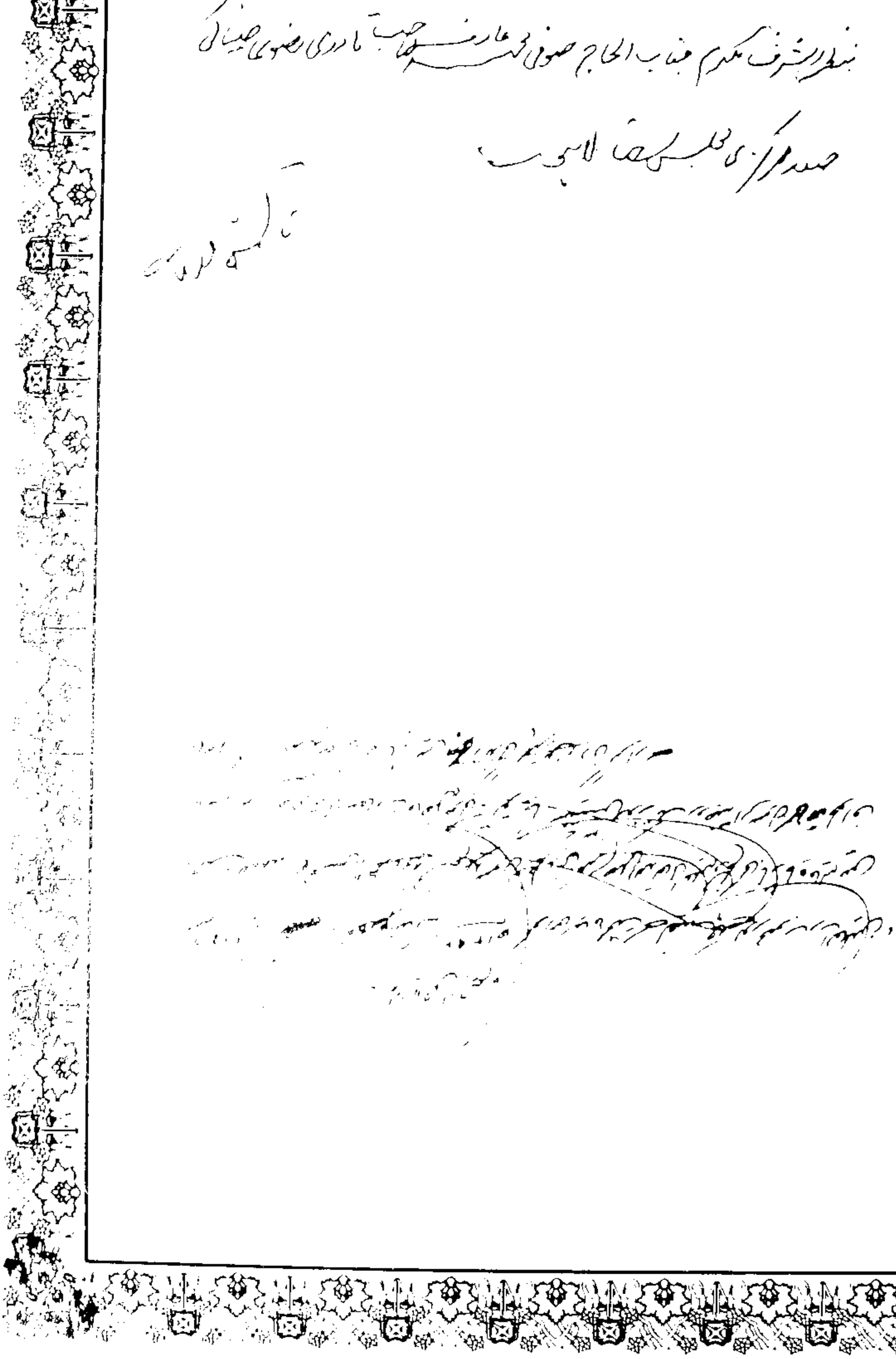

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نذرانہ عقیدت

بحضور حضرت مولانا الحاج مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ

پیش کردہ

بندہ عاصی

محمد اسحاق عفی عنہ

۱۴۰۲ھ

یہ روئے زمین کا حسین ترین دن اور ساعتیں وہ ہیں جو دیار رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں گزریں، مسجد نبوی میں جبہ سائی کی سعادت حاصل ہو، مواجہہ اقدس میں دست بستہ صلوٰۃ وسلام کا تحفہ پیش کیا جائے، روضہ مقدسہ اور گنبد خضریٰ کا سایہ، ریاض جنت کی بہاریں اور ہزاروں تبرکات کے مرکز مدینہ طیبہ کا ایک ایک گوشہ آنکھوں کی ٹھنڈک بن جائے، اللہ اللہ! یہ سعادت حسرت آور اس ناچیز ہیچمدان کی بارگاہ سید کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور کیا کچھ نہیں ملا اور کیا کیا نہیں ملا۔

سب کچھ ملا جو مل گئی اس در کی حاضری
کہو ملک، مال، دولت دنیا ہے جب ہیچ
قابل نثار کے مجھے جنت ہوئی نصیب
اس در کی حاضری سے تو قسمت ملی گئی

مدینہ طیبہ کے نفیس و مبارک میں حضرت شیخ الاسلام علامہ انور شاہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ خلیفہ مجاز امام اہل سنت السلطنت فضل سرمدی علیہ الرحمۃ کی ذات گرامی جلوہ فیض ہے عالم اسلام کے گوشہ گوشہ سے آنے والے علماء و مشائخ اہل سنت کا آپ مرجع بنے ہوئے ہیں۔ آپ کے معتقدین و مریدین اور خلفاء کا وسیع حلقہ پاک و ہند کے علاوہ سعودی عرب کی عدلیہ حجاز مقدس کا اہم عہدہ ہے۔ آپ کی بارگاہ عالیہ میں اکابر علماء و مشائخ حاضری سعادت حاصل کرتے ہیں۔ اس جامع شریعت و طریقت شخصیت کا دسترخوان بڑا وسیع ہے، حج و زیارت کے سلسلہ میں مدینہ طیبہ حاضری دینے والے خوش نصیب مسلمان آپ کے در اقدس کی حاضری کو اپنی سعادت سمجھتے ہیں۔ عید و النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تقریبات مبارک و مسعود کے دن اس میں شامل ہے۔ صبح نماز مغرب عید و النبی کی تقریب آغاز ہوتا ہے اور نصف شب تک یہ مبارک سلسلہ جاری رہتا ہے۔ حاضرین میں کھانا کھلانے کا سلسلہ ہر کھانا کھاتے ہیں عاشقان ترک لذیذ پاتے ہیں۔ زائرین میں بعض ایسے بھی ہیں جو ارادۃً تناول کھانا عید و النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلہ سے اس دسترخوان سے پیٹ بھر کر کھاتے ہیں علاوہ عید و النبی میں انکی شرکت ثانوی حیثیت رکھتی ہے۔ مگر یہاں ہر آنے والے کو رسول کریم کا مہمان سمجھ کر خدمت کی جاتی ہے کسی کو کھانا طلب کرنا یا شکوہ نہیں۔ اگر کوئی آپ کی بارگاہ عالیہ میں عرض کرنا چاہتا تو آپ خادم سے عرض و معروض سننے کے بعد میں محشور کلدی زمکار اسکی تسلی و تشفی فرماتے ہیں۔ دسمبر ۱۹۷۲ء ذوالقعدہ المبارکہ ۱۳۹۲ھ

میں ناچیز کو مدینہ منورہ میں حاضری کا سعادت نصیب ہوئی۔ بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں عرض کرنے کے بعد ایک صبح کے وقت آپ کی در دولت پر حاضر ہوا۔ درمیان پر دستک

Marfat.com

Marfat.com

کہاں ختم ہوئے۔ حضرت شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میرا اپنے استاذ گرامی حضرت کو جی چاہے وہ
راتوں جب جائے حضرت فقیہ اعظم کو دیکھ کر بے تکلفانہ ساتھ ہی تعویذ عرض کر دیتا کہ یا حضرت آپ کے دہان
دہ حضرت سے صاف کی درخواست کرتا تھا۔ میری زبان سے یہ لفظ ابھی مکمل نہیں ہوئے تھے کہ حضرت
فقیہ اعظم رحمۃ اللہ علیہ مسکرا دیئے ہوئے فرمایا یہ عبارت کیا ہوئی۔ حضرت دہ نشان یہ عبارت کیا ہوئی۔ ابھی یہ جملہ میرے استاذ گرامی کی
زبان سے پورا ادا نہ ہو پایا تھا کہ حضرت شیخ الاسلام فرما گئے۔ ابھی چار شخصوں کو کامل استعداد سے
میرے اس مکان میں انہیں آنحضرت کی مکمل اجازت ہے۔

(۱) پیر سید حمید حسین شاہ صاحب بلتی بوری

(۲) حاجی لال دین صاحب لاہوری

(۳) عزیز محمد عارف ضیاء رضوی لاہوری

(۴) محمد شفاء الحسن قصوری

یہ جملہ میری زندگی کا سرمایہ تھا۔ اگرچہ حضرت نے انتہائی شفقت سے نوازا تاہم اس مذکورہ بالا واقعہ کے بعد
مجھے حضرت کی موجودگی میں [redacted] تصرف تو بڑی بات ہے اونچی آواز سے
کسی سے کچھ عرض کرنے کی ہمت نہ ہوئی۔ حضرت شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ شریعت و طریقت کے امام اور اہل سنت و جماعت
کے مقتدا و پیشوا تھے باوجود عاجز کی ادنیٰ حیثیت اور کمزوری کے آپ نے عاجز کا انتخاب کیا۔ کیا عرض کروں اس ناچیز
پر حضرت کی کس طرح نوازشات ہوئیں میرے زنگ آلود دل کو [redacted] کتنی شفقت سے صاف اور پاک کیا۔
یہ بہت کم لوگوں کو معلوم ہے۔ جب سفر حج سے واپسی پر [redacted] کہ سب حاضرین تشریف لے گئے تو عاجز اکیلا رہ گیا۔
اور دل نہیں چاہتا تھا کہ جدائی ہو۔ میں نے سر دبانا شروع اور صاف کرنے شروع کر دیئے۔ کچھ دیر بعد حضرت
نے فرمایا یہ بس کرو اور دھو ڈالو۔ جب تمام برتن صاف کر چکا تو حضرت کی خدمت میں عرض کیا
حضور!! اور حکم فرمایا۔ برتن صاف ہو گئے!! عرض کیا کر چکا ہوں۔ اب کیسے بتاؤں
جیسے تو ندامت محسوس ہو رہی ہے جس کا مطلب شاید ہو وہ کیا کہتے مگر آپ کی کمال عاجزی کا یہ مقام تھا کہ میں
کی خدمت میں دوتے دوتے پیش کر رہا ہوں۔ عرض کیا حضور برتن صاف کر چکا ہوں۔ اور حکم۔ !!
فرمایا گیا اگر میرا دل دھو سکتے ہو تو دھو دو۔!! ان کلمات کے بعد جو میری حالت
ہوئی الفاظ میں ان کو بیان نہیں کیا جا سکتا۔ مختصر یہ کہ میرے [redacted] نے میرے
سینہ و دامن کو تر کر دیا۔ اور بیچارے کو عالم میں اجازت لیتا ہوا۔ اپنے مکان پر [redacted] آیا۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ھوالقادر

مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام

اختتامیہ

Marfat.com

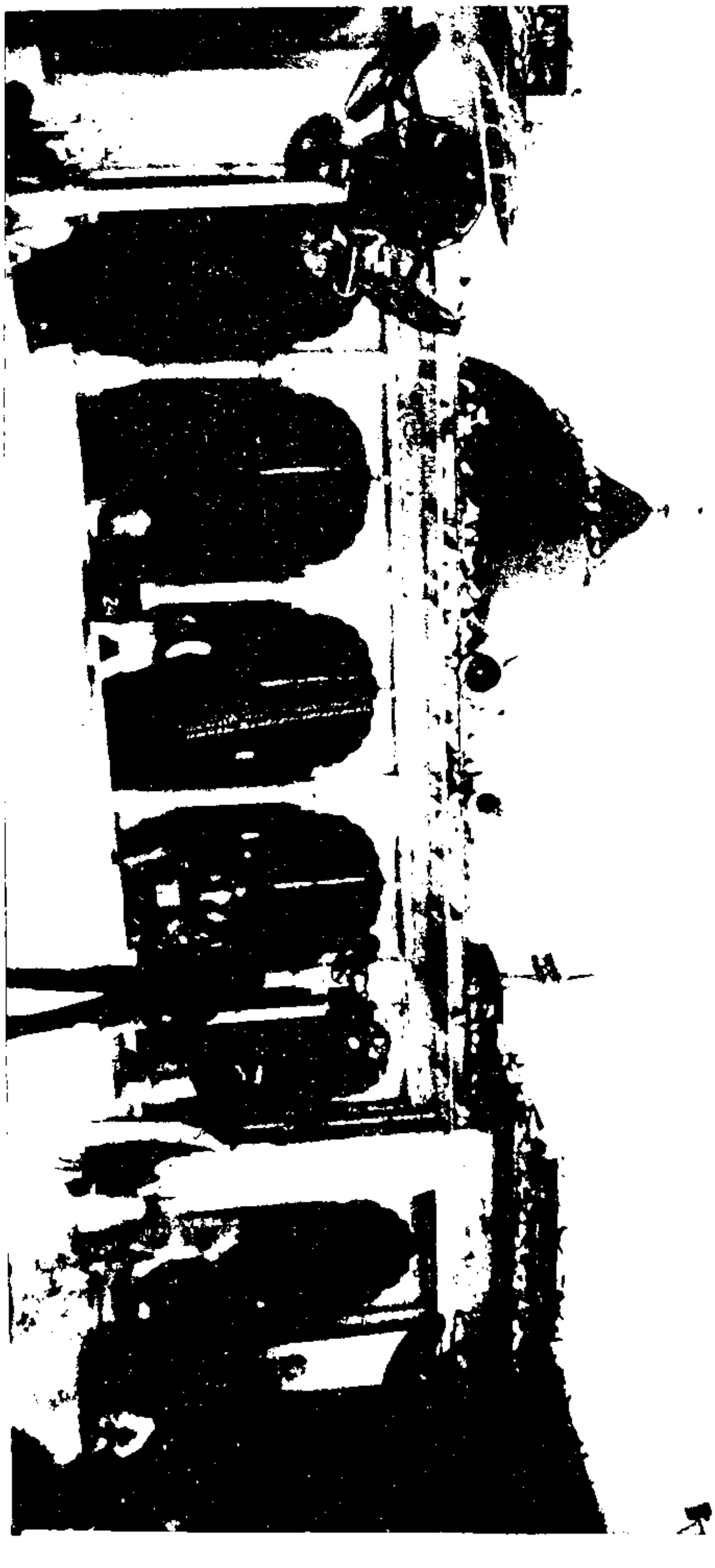

مرقد مبارک سیدنا علی ہجویری حضرت داتا گنج بخش ؒ

Marfat.com

میاں محمد اویس قادری زید مجدہ
سجادہ نشین سیدنا علی ہجویری (داتا گنج بخش ؒ) لاہور

حضرت سیدی محمد عارف قادری مدظلہ سے ہمارے خاندانی تعلقات ہیں۔ اس بنا پر مجھے بچپن ہی سے آپ کی صحبت نصیب رہی۔ آپ کی محبت و شفقت بے مثال ہے۔ آپ کے لیل و نہار دیکھے اور جلوت و خلوت میں وقت گزارا، آپ کی خلوت کو جلوت سے بہتر پایا۔ دوستوں پر مہربان، اور محسنوں کے قدردان ہیں۔ عاجزی و انکساری آپ کی فطرت ہے، نفرت اور غیبت سے بیزار ہیں، کسی کے ظلم پر بھی زبان پر شکوہ کے الفاظ نہیں لائے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں قادری ؒ کی تعلیمات کے فدائی ہیں۔ مدینہ طیبہ میں اقامت کی تمنا، قادریت پر موت اور جنت البقیع میں تدفین کی تڑپ قابل تقلید ہے۔

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مجددی مدظلہ العالی فرماتے ہیں:۔

''آپ نے بڑے تحمل اور بردباری اور استقامت کے ساتھ شدائد و مصائب برداشت کیے لیکن متزلزل نہ ہوئے صاحب استقامت ہیں۔ ان کی زندگی حضور ﷺ کے جانثاروں اور غوث اعظم ؒ کے فداکاروں کے لئے مثالی نمونہ ہے''۔

''عاشق رسول (ﷺ) ہیں۔ انہوں نے عشق و محبت کی منزلوں میں بڑی سختیاں جھیلی ہیں۔ ہمت نہیں ہاری، کامیاب و کامران لوٹے''۔

آپ حضرت قطب مدینہ سیدی ضیاء الدین احمد قادری مہاجر مدنی ؒ کے مرید باصفا اور آپ سے مجاز و ماذون ہیں۔ اور دیگر متعدد علماء و مشائخ سے بھی خلافت و اجازت

Marfat.com

حاصل ہے۔

مجھے حضرت سیدی قطب مدینہ علیہ الرحمہ کی دست بوسی کا بارہا شرف حاصل ہوا۔ آپ پر قطب مدینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بے شمار نوازشات وعنایات دیکھنے میں آتی رہیں۔ آپ پر سیدی قطب مدینہ کے انعام وکرام کی بارشیں ملاحظہ فرماتے ہوئے بعض حضرات کو ان کے بارے میں سوال کرتے ہوئے سنا گیا۔

''کیا آپ سیدی قطب مدینہ کے صاحبزادے ہیں''؟

بعض حضرات کو دیکھا گیا کہ وہ سیدی قطب مدینہ ؒ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے ہوئے اپنا تعارف سیدی محمد عارف قادری ضیائی کی نسبت وتعلق سے کراتے۔

فقیر حضرت مجاہد ملت علامہ محمد حبیب الرحمٰن عباسی قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زیارت سے مشرف ہوا۔ ایسا عاشقِ رسول (ﷺ) اور عجز وانکسار والا انسان زندگی میں نہیں دیکھا۔ حضرت سیدنا غوثِ اعظم سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز سے ایسا عشق تھا کہ ہر ملنے والے کو بڑے ہی عجز ونیاز سے فرماتے:۔

''میرے لئے دعا کردو، قادری مروں اور مدینہ شریف کی مٹی نصیب ہوجائے''۔

سیدی محمد عارف قادری سے ایسا گہرا تعلق تھا، جو الفاظ میں بیان کرنا ناممکن ہے۔ جب مجھے آپ کی دست بوسی کی سعادت حاصل ہوئی، تو میں نے اپنا تعارف اس طرح کرایا، حضور میں حضرت محمد عارف قادری کی بہن کا بیٹا ہوں۔ آپ کا نام سنتے ہی حضرت مجاہد ملت علیہ الرحمہ نے میرے پاؤں کو چوم لیا۔ میرے رونگٹے کھڑے ہوگئے، بدن پسینہ میں شرابور ہوگیا، کپکپی طاری ہوگئی، کچھ دیر مبہوت رہا۔ ایسا تو کبھی بھی میرے تصور میں بھی نہ آسکتا تھا، ایسے عظیم انسان جن کی قطب مدینہ علیہ الرحمہ تعریف فرمائیں، جو مجاہد اعظم ومناظر اعظم، امام المتقین ورئیس التارکین، قدوۃ الساکین وزبدۃ العارفین کے القابات سے مشہور ومعروف ہوں، کسی کی محبت میں ایسا بھی کرسکتے ہیں!

پہلی مرتبہ لاہور میں سیدی محمد عارف قادری کے دولت کدہ پر حضرت مولانا علامہ

Marfat.com

فضل الرحمٰن قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زیارت سے مستفیض ہوا۔ الحمد للہ پھر مدینہ طیبہ میں عرصہ دراز تک آپ سے فیض حاصل کرتا رہا، آپ بے حد کریم اور سخی تھے، وسعت علمی اور وسعت قلبی میں اپنی مثال آپ تھے۔ جب میں مدینہ شریف میں پہلی مرتبہ آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو سلام مسنون کا جواب عنایت فرماتے ہوئے فرمایا:

''ہمارا بھائی عارف کیسا ہے''؟

اور پھر آپ کی زبان مبارک سے مختلف اوقات میں ان کے بارے میں یہ کلمات سنے گئے:

(۱) بھائی عارف ایک عرصہ سے سیدی والدِ ماجد علیہ الرحمہ سے وابستہ رہے ہیں۔ ان کو جس قدر والدِ جلیل سے صحبت رہی ہے یہ شرف کم ہی افراد کو نصیب ہوا۔ ان کی جلوتوں اور خلوتوں کو انہوں نے بھرپور دیکھا ہے۔

(۲) ہمارے گھر میں آپ کو پورا اختیار ہے، جو چاہو بغیر اجازت کے لے جا سکتے ہو۔

(۳) ہمارا اور آپ کا مقام برابر ہے آپ بھی سیدی والد صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ ہو اور میں بھی۔

(۴) آپ ہمارے وکیل ہو، جس کو چاہو ہمارے سلسلہ میں داخل کرو، اور جس کو چاہو ہماری طرف سے اجازت دو۔

(۵) ہمارے گھر میں کوئی پروگرام ہو تو ممکن ہی نہیں کہ بھائی عارف کو اس کی خبر نہ ہو۔

(۶) اللہ کرے بھائی عارف کی مولفہ کتاب مجھے زندگی میں مطبوعہ دیکھنی نصیب ہو۔

مذکورہ بزرگوں میں مندرجہ ذیل اوصاف مشترک تھے عاشقان رسول (ﷺ)، شریعت پر سختی سے پابند، علماء و مشائخ کی تعظیم و تکریم کرنا۔ ہر کسی سے محبت کرنا اور بغض و انکساری سے پیش آنا۔ کسی کی تعظیم اس کی شخصیت کی وجہ سے نہیں بلکہ نسبت کی وجہ سے کرنا۔ غیبت سے نفرت اور دوسروں کے عیب چھپانا۔ دوسروں کی مدد کرنا اور خود کسی سے مدد نہ لینا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان نفوسِ قدسیہ کے فیوض و برکات سے ہمیں مالا مال

Marfat.com

فرمائے۔ ہماری دنیا و آخرت میں خیر و برکت عطا فرمائے اور مولف کی تمنا کے مطابق ان کو مدینہ طیبہ میں مقیم رکھے، قادریت پر موت اور ان کی جنت البقیع میں تدفین کی آرزو پوری فرمائے۔ آمین

بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

میاں محمد اویس قادری
سجادہ نشین حضرت داتا گنج بخش۔ لاہور

تاریخ عام رحیل فضیلۃ الامام الشیخ
السید آل رسول الاحمدی المارہروی

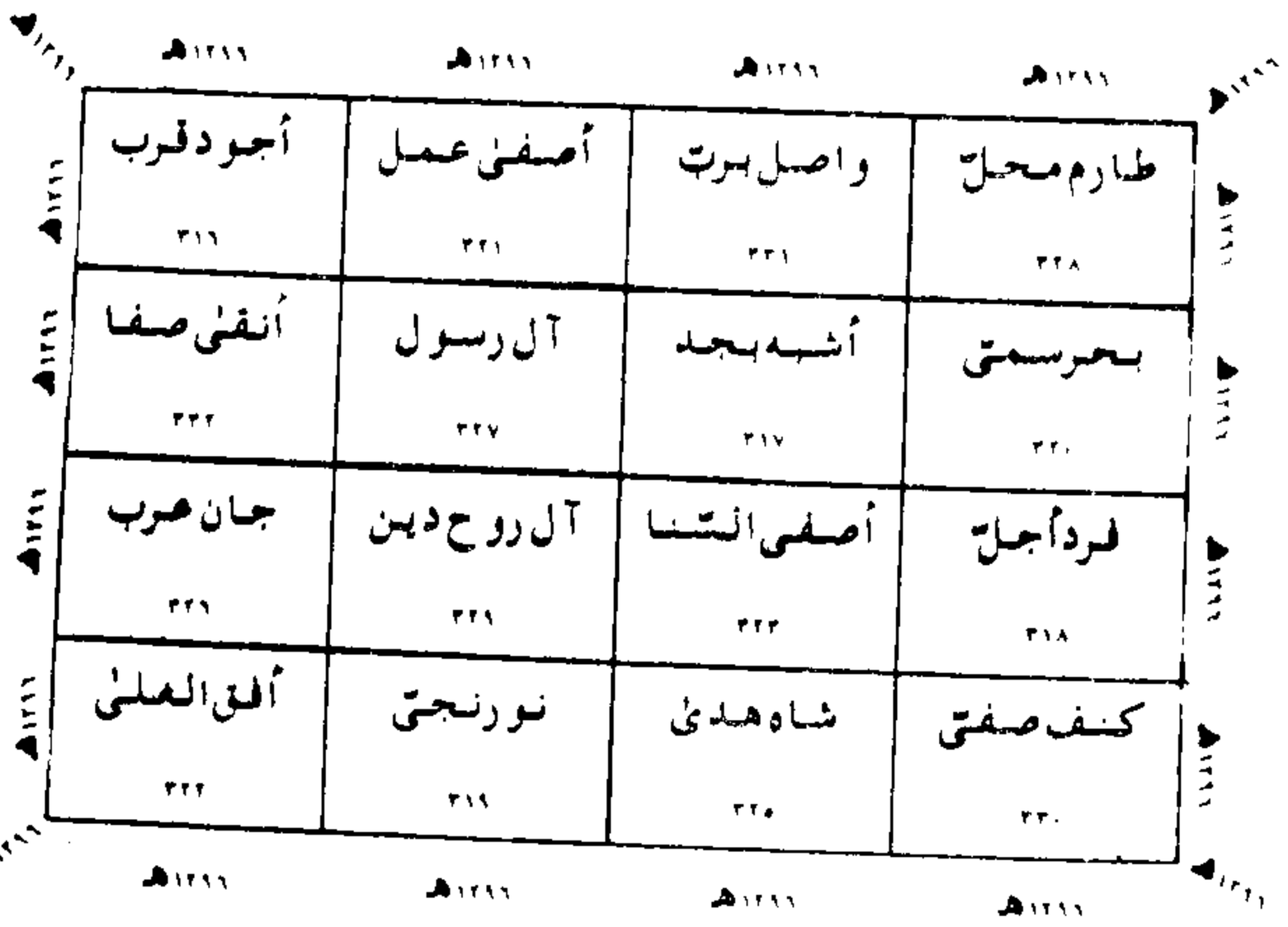

امام احمد رضا قادری

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ھوالقادر

مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام

حواشی

Marfat.com

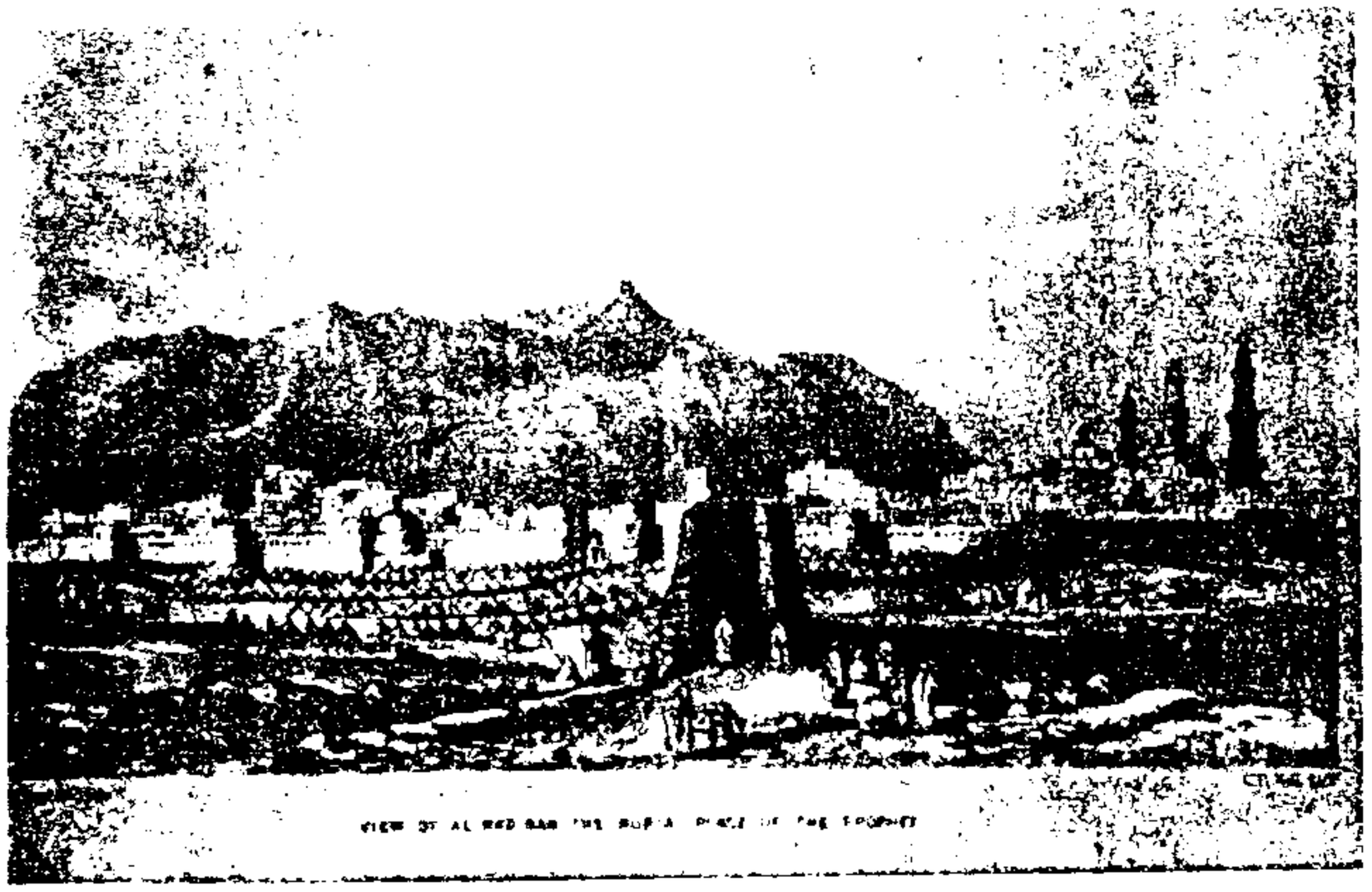

المدينة داخل السور في القرن الثالث عشر الهجري صورة رسمها
المستشرق الإنكليزي الرحالة برايتون

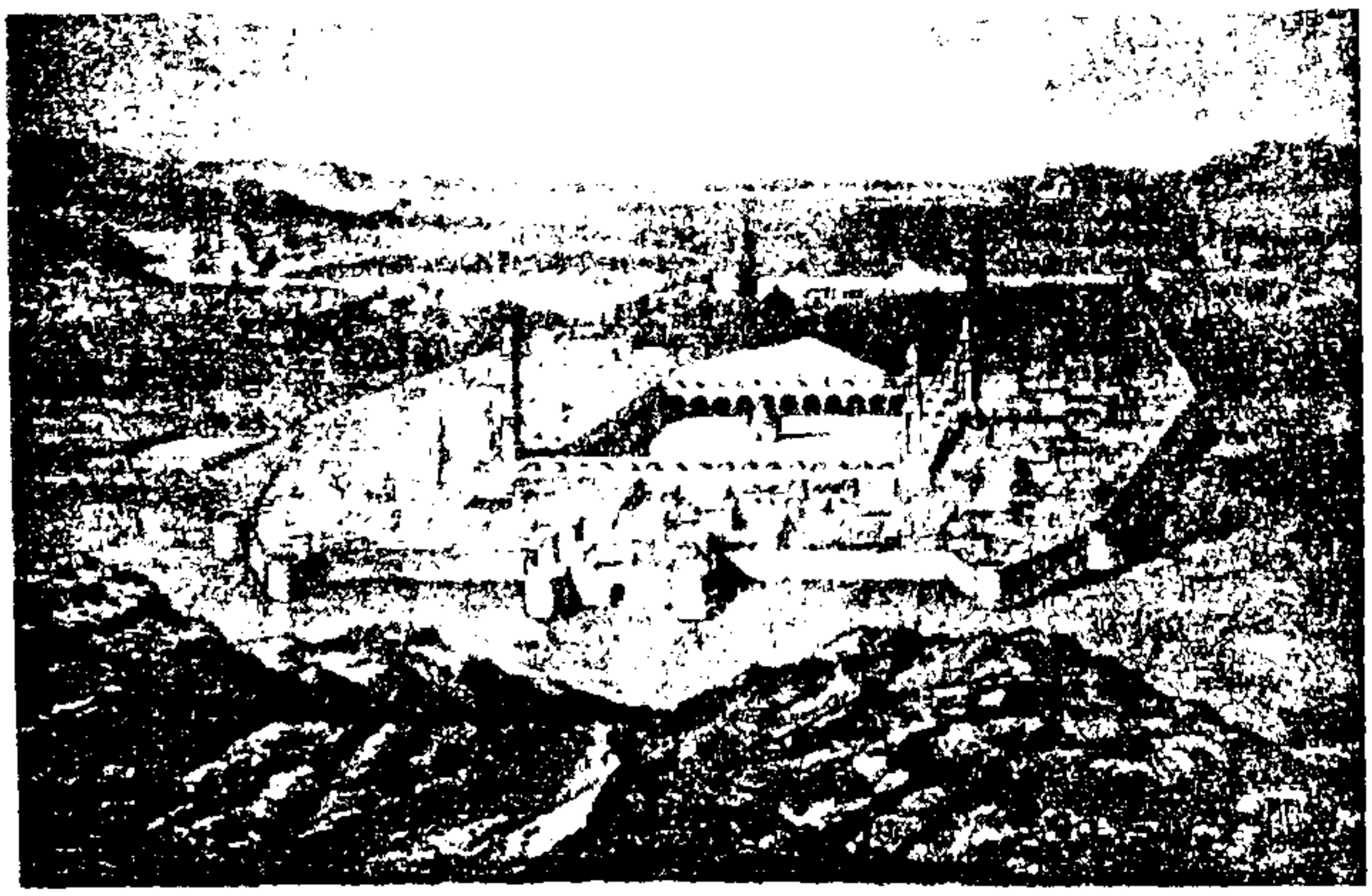

المدينة كما تبدو للقادم إليها من خارج السور. صورة رسمها المستشرق
الرحالة برايتون في منتصف القرن الثالث عشر الهجري عندما زارها باسم
«الحاج عبدالله»

Marfat.com

۱۔ ہفت روزہ الفقیہ، امرتسر جلد ۲۸ شمارا ۲۱/۱ مطبوعہ ۲۸/۲۱ محرم الحرام ۱۳۶۴ھ
۱۴/۷ جنوری یوم یکشنبہ صفحہ ۸ ک ۱، ۲

۲۔ آڈیو کیسٹ مملوکہ عبدالرؤف عثمان قادری نزیل مدینہ منورہ

۳۔ امام اہل سنت سیدنا اعلحضرت عظیم البرکت ﷺ، حضرت ملک العماء مولانا ظفر الدین بہاری رحمتہ اللہ علیہ کو ایک مکتوب میں اپنی بیماری اور ضعف کا ذکر فرماتے ہوئے تحریر کرتے ہیں:

ضعف میں فرق نہیں، مسجد کو چار آدمی کرسی پر بٹھا کر لے جاتے اور کرسی پر لاتے ہیں، اسی حالت میں ترکِ موالات و ترکِ وطن و استعانت بکفار و ادخالِ مشرکین بمسجد وغیرہ امورِ دائرہ پر ایک جواب لکھنا پڑا کہ پانچ جز سے زائد ہوگیا، آیہ کریمہ ممتحنہ کی اس میں کافی بحث کر دی گئی ہے، اس لحاظ سے اس کا نام ''المحبة الموتمنه فی آیة الممتحنة'' رکھا ہے، یہ رسالہ چھپ رہا ہے۔

(مکتوبات امام احمد رضا خاں بریلوی صفحہ ۳۷)

۴۔ امام اہل سنت سیدنا اعلحضرت عظیم البرکت ﷺ، حضرت علامہ شاہ عبدالسلام جبل پوری ﷺ کو ایک مکتوب محررہ ۲۵ ربیع اول ۱۳۳۹ھ میں وصال سے گیارہ ماہ قبل اپنی بیماری کا تذکرہ کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

مولا تعالیٰ نے فضل فرمایا مگر ضعف بدرجہ غایت ہے، نواں روز ہے، بخار کا دورہ ہوا۔ ضعف کو اور قوت پہنچی، کئی روز تجربہ کیا، مسجد تک جانے آنے کی تعب سے فوراً بخار آجاتا ہے، مجبوراً کئی روز سے یہ ہے کہ کرسی پر بیٹھا کر چار آدمی لے جاتے اور لاتے ہیں، ظہر پڑھ کر جاتا اور مغرب پڑھ کر آتا ہوں۔

(مکتوبات امام احمد رضا خاں بریلوی صفحہ ۴۷)

۵۔ ایک مکتوب بنام حضرت علامہ محمد عبدالسلام جبل پوری رحمتہ اللہ علیہ میں تحریر کیا:
ڈھائی سال سے اگرچہ امراض دردِ کمر و مثانہ و سر وغیرہ کا الزم ہو گئے ہیں، قیام و

Marfat.com

رکوع وسجدہ بذریعہ عصا ہے مگر الحمدللہ دین پر استقامت عطا فرمائی ہے۔

(مکتوبات امام احمد رضا خاں بریلوی صفحہ ۴۷)

۶۔ حضرت مجدد اعظم شاہ احمد رضا خاں قادری قدس سرہٗ العزیز اپنے خلیفہ حضرت علامہ شاہ عبدالسلام جبل پوری ؒ کو اپنی پہاڑ (نینی تال) سے واپسی کا اسطرح ذکر فرماتے ہیں:

چودہ محرم کو پہاڑ سے واپس آیا، لاری والے میرے احباب تھے، مولیٰ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے امین۔

(مکتوبات امام احمد رضا خاں بریلوی صفحہ ۵۰)

۷۔ آڈیو کسیٹ مملوکہ محمد حبیب الرحمٰن قادری مدینہ منورہ

۸۔ حضرت سلمان فارسی ؓ

آپ کی کنیت ابوعبداللہ ہے۔ آپ حضور انور ﷺ کے آزاد کردہ ہیں۔ آپ فارسی النسل رام ہرمز کی اولاد سے ہیں۔ فارس کے شہر اصفہان کے علاقہ کے رہنے والے تھے۔ تلاش دین میں دیس چھوڑ کر پردیسی بنے پہلے عیسائی بنے ان کی کتابیں پڑھیں بہت مصیبتیں جھیلیں۔ حتی کہ بعض عربیوں نے غلام بنالیا اور یہود کے ہاتھ فروخت کردیا۔ ان کے آقا نے انہیں مکاتب کردیا۔

حضور انور ﷺ نے ان کا مال کتابت ادا کر کے آزاد کردیا۔ آپ دس سے زیادہ آقاؤں کے پاس پہونچے حتی کہ حضور انور ﷺ تک پہنچ گئے۔ حضور انور ﷺ نے فرمایا کہ سلمان ہمارے اہل بیت سے ہیں۔ جنت ان کی مشتاق ہے۔ بڑی عمر پائی۔ ساڑھے تین سو سال عمر ہوئی۔ ہمیشہ اپنے ہاتھ سے کما کر کھایا اور صدقہ کیا۔ مدائن میں وفات ہوئی وہاں ہی مزار ہے ۳۵ھ میں وفات ہوئی۔ مدائن کا نام اب سلمان پاک ہے یہ جگہ بغداد شریف سے ۳۰ میل دور ہے۔ ان کے ساتھ حذیفہ ابن یمان ؓ اور جابر (عبداللہ ابن جابر) ؓ کے مزارات

Marfat.com

ہیں۔ مدینہ منورہ میں عوالی میں آپ کا باغ ہے۔ اس میں دو کھجور کے درخت حضور ﷺ کے لگائے ہوئے ہیں۔

(احمد یار خان مفتی: المصابیح شرح مشکوۃ۔ اجمال ترجمہ اکمال)

۹ سیدنا حذیفہ ابن یمان ؓ

آپ کی کنیت ابوعبداللہ ہے۔ آپ کے والد کا نام جبل ہے۔ یمان لقب ہے۔ حضرت حذیفہ ؓ حضور انور ﷺ کے صاحب اسرار راز دار ہیں۔ حضرت عثمان ؓ کی شہادت کے چالیس دن بعد آپ کی وفات مدائن میں ہوئی وہاں ہی آپ کی قبر شریف ہے۔ ۳۵ھ میں وفات ہوئی۔

(احمد یار خان مفتی: المصابیح مشکوۃ جلد ششم۔ اجمال ترجمہ اکمال صفحہ ۱۵)

۱۰ فیصل الاول

عراق کا بادشاہ ابوغازی فیصل بن حسین بن علی آل ہاشمی ۱۳۰۰ھ / ۱۸۸۳ء کو طائف میں پیدا ہوا۔ اپنے دور میں عرب کے معروف سیاستدانوں میں سے تھا۔ قبیلہ بنی عتیبہ جو کہ بادیہ حجاز میں ساکن تھے، میں پرورش شروع ہوئی۔ ۱۳۰۸ھ / ۱۸۹۱ء میں اپنے والد کے ہمراہ آستانہ گیا۔ ۱۳۲۷ھ کو واپس [illegible] ''مجلس النواب العثمانی'' کا شہر جدہ میں نائب منتخب ہوا۔ ۱۹۱۶ء میں [illegible] ''الجمعیۃ السریۃ'' کا حلف اٹھایا۔ ان کے والد نے [illegible] میں شمالی افواج کی قیادت [illegible] نکالنے کے بعد وہاں داخل ہونے [illegible] اپنے والد کا نائب بن کر صلح کی غرض سے برطانیہ [illegible] سوریہ کا قانونا بادشاہ بنا دیا گیا۔ ۱۹۲۰ء [illegible] قبضہ کرلیا۔ ملک فیصل یورپ چلا گیا، کچھ مدت اٹلی میں قیام کیا اور پھر برطانیہ چلا گیا۔

Marfat.com

اس وقت انگریزوں نے عراق پر جنگ مسلط کر رکھی تھی ۔ ۱۹۲۱ء میں برطانیہ کے تعاون سے بغداد آیا، عراقی نمائندگان نے حکومت سنبھالنے کی دعوت دی، ۱۳۳۹ھ / ۱۹۲۱ء میں فیصل عراق کا بادشاہ مقرر ہوا۔ داخلی اصلاحات میں مصروف ہوگیا۔ پارلیمنٹ مقرر کی اور ملک کا دستور وضع کیا، ملک کے استحکام میں اہم کردار ادا کیا۔ انگریزوں کے ساتھ معائدے اور مقامی آبادی کے ماتحت علاقات قائم کئے۔ سعودی عرب، ترکیہ، ایران و دیگر عراق کے ہمسایوں کے ساتھ صلح و دوستی پیدا کی، ترکیہ اور برطانیہ کے دورے کئے۔

ملک فیصل کا انتقال ۱۳۵۲ھ / ۱۹۳۳ء کو سوئزرلینڈ میں ایک ہوٹل میں ہوا، میت کو بغداد لا کر دفن کر دیا گیا۔ غازی بن فیصل اس کا جانشین مقرر ہوا۔

(خیر الدین الزرکلی۔ جلد ۵۔ ص ۱۶۵۔)

۱۱ الشیخ قاسم القیسی قدس سرہٗ۔ مفتی اعظم عراق

حضرت سیدی قطب مدینہ ضیاء الدین احمد قادری رضی اللہ عنہ کے قیام بغداد مقدس کے دوران آپ سے بڑے گہرے برادرانہ مراسم تھے۔ آپ مفتی اعظم عراق کے علم و فضل اور زہد و تقوی کے بڑے مداح تھے۔ آپ فرمایا کرتے کہ اگر میں چند دن مفتی اعظم عراق سے ملاقات کے لئے نہ جاتا تو آپ خود تشریف لے آیا کرتے۔ فرمایا جب ہم عراق گئے تو آپ نے اصرار فرما کر تین دن الاعظمیہ میں اپنے ہاں ٹھہرایا۔ ان دونوں آپ بہت مشغول تھے مگر پھر بھی اکثر وقت ہمارے ساتھ ہی گزارتے۔ الشیخ قاسم الفرضی القیسی ۱۲۹۳ھ / ۱۸۷۶ء کو بغداد میں پیدا ہوئے۔ سات سال کی عمر میں قرآن شریف ختم کر لیا اور ترکی و فارسی کی زبانیں سیکھنے کے لئے مدرسہ منیف آفندی میں داخلہ لیا۔ ۱۳۰۳ھ میں شیخ عبد الحسن الطائی سے فن خطاطی میں مہارت حاصل کی، اور شیخ علامہ عبد الوہاب النائب و دیگر متعدد مشائخ سے علوم فنون اخذ کئے۔ الشیخ عبد الوہاب النائب و الشیخ

Marfat.com

عبدالسلام الشواف مدرس حضرۃ القادریہ سے عام و خاص اجازت حدیث اور خلافت سے بہرور ہوئے۔

۱۳۱۷ھ میں امتحان میں پہلی پوزیشن حاصل ہوئی اور خانقین میں قانون اسلامی کے استاد مقرر ہوئے، تقریباً ایک سال تک اس منصب پر ایک استاد و مرشد کی حیثیت سے کام کیا اور مفتی شہر کے عہدۂ جلیلہ پر فائز ہوئے۔ بغداد شریف میں درس و تدریس کا سلسلہ جاری رکھا۔ ۱۳۱۹ھ میں الصویرہ میں قضا کے استاد مقرر ہوئے۔ والی بغداد نے ۱۳۲۶ھ کو حکام کے تنظیمی ڈھانچہ طے کرنے کے لئے آپ کو فوری طور پر بغداد مقدس طلب کیا، اس کونسل کا آپ کو با اصرار منتظم اعلیٰ بنایا گیا۔ ۱۳۲۷ھ میں بغداد شریف میں آپ کو ''مجلس المعارف'' کا رکن، اور ''مجلس العلمی'' اوقاف کا رکن مقرر کیا۔ کچھ عرصہ دار المعلمین میں مدرس رہے، پھر شرعی ریسرچ کمیٹی کے ممبر منتخب ہوئے، مختلف ادوار سے گزرے ہمیشہ دعوت وارشاد کا کام جاری رکھا، آپ اپنی وفات کے وقت مفتی اعظم عراق، اور حضرہ قادریہ کے خطیب، وجمعیت الھدیۃ الاسلامیہ کے رائیس تھے۔ آپ کی چالیس سے زیادہ مولفات مطبوعہ و مخطوطہ شکل میں موجود ہیں۔ اتوار کی صبح [illegible] ۱۳۷۹ھ کو الاعظمیہ میں فوت ہوئے، اور حضرہ قادریہ میں دفن ہوئے۔

(بغدادیون اخبارھم ومحاضرھم ص ۱۷۱)
(لب الالباب ج ۲ ص ۱۲۳۱۔ ۳۱۵)

۱۲ آڈیو کیسٹ مملوکہ عبدالروف نزیل جدہ

۱۳ آڈیو کیسٹ مملوکہ سید محمد حسن قادری نوری بکڈپو لاہور

۱۴ **حضرت حافظ خیر محمد سندھی مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ**

ابو عبدالہادی حافظ خیر محمد سندھی ۱۳۱۵ھ میں گھوٹکی سندھ میں پیدا ہوئے۔ سلسلہ عالیہ قادریہ میں بھرچنڈی شریف والوں کے مرید تھے۔ چودہ برس کی عمر میں گھر سے نکلے۔ ڈھائی سال کے عرصہ میں مدینہ منورہ پہنچے۔ حضرت سیدی

Marfat.com

کامل المہدی ﷺ کی خدمت کے لئے پوری زندگی وقف کر رکھی تھی، بکریاں پالی ہوئیں تھیں ان کے دودھ سے چائے بنا کر مہمانوں کی ضیافت فرماتے، بے حد نفیس مزاج تھے۔

حضرت مجاہد اعظم سیدی محمد حبیب الرحمٰن عباسی قادری ﷺ کے عاشقوں میں سے تھے۔ فرمایا کرتے:

"ارے ان کو محبوب الملت کہو۔"

اکثر علماء عرب سے آپ کا ذکر فرماتے اور آخر میں پوچھتے کیا آپ لوگوں نے زندگی میں کوئی ایسا عالم دیکھا ہے۔ پچھتر (۷۵) برس کی عمر میں صفر ۱۳۹۰ھ کو رحلت فرما کر جنت البقیع شریف میں دفن ہوئے۔

۱۵۔ مجید اللہ قادری پروفیسر: تذکرہ خلفائے اعلیٰ حضرت

۱۶۔ مجید اللہ قادری پروفیسر: تذکرہ خلفائے اعلیٰ حضرت

۱۷۔ مجید اللہ قادری پروفیسر: تذکرہ خلفائے اعلیٰ حضرت

۱۸۔ خیر الدین الزرکلی: الاعلام جلد ۷ صفحہ ۸۲ ـ ۸۳

۱۹۔ محمد خیر رمضان: الاعلام للزرکلی تتمہ جلد ا صفحہ ۹۲ -۹۳

۲۰۔ مجید اللہ قادری پروفیسر: تذکرہ خلفائے اعلیٰ حضرت صفحہ ۳۳۳ تا ۳۴۰۔

۲۱۔ مجید اللہ قادری پروفیسر: تذکرہ خلفائے اعلیٰ حضرت

۲۲۔ محمد عبدالحکیم شرف قادری مولانا: تذکرۂ اکابر اہل سنت صفحہ ۲۳۶ تا ۲۴۲

۲۳۔ عبدالحکیم شرف قادری مولانا: تذکرہ اکابر اہل سنت صفحہ ۱۱۳ تا ۱۱۷

۲۴۔ محمد عبدالحکیم شرف قادری مولانا: تذکرۂ اکابر اہل سنت صفحہ ۲۰۲ تا ۲۰۹

۲۵۔ یونس ابراھیم السامرائی: تاریخ علماء بغداد- صفحہ ۶۸۶ - ۶۸۷

۲۶۔ ابراہیم عبدالغنی الدروبی. شیخ الاسلام سیدنا عبدالقادر الکیلانی و اولادہ - صفحہ ۴۷۳-۴۷۴

۲۷۔ ابراہیم عبدالغنی الدروبی: شیخ الاسلام سیدنا عبدالقادر الکیلانی و اولادہ۔

Marfat.com

۲۸۔ یونس ابراہیم السامرائی: تاریخ علماء بغداد صفحہ ۱۷۳ - ۱۷۵

۲۹۔ محمد عبدالحکیم شرف قادری مولانا: تذکرہ اکابر اہل سنت صفحہ ۲۲۲ تا ۲۳۳۔

۳۰۔ محمود احمد قادری مولانا، تذکرہ علمائے اہل سنت صفحہ ۱۹۱ - ۱۹۲

۳۱۔ یونس ابراہیم السامرائی: تاریخ علماء بغداد صفحہ ۳۳۲

۳۲۔ یونس ابراہیم الشیخ السامرائی۔ تاریخ علماء بغداد صفحہ ۸۵-۸۶

۳۳۔ سید قاسم محمود، اسلامی انسائیکلو پیڈیا۔ (شاہکار بک فاؤنڈیشن، کراچی)

۳۴۔ **زبدۃ الحکماء حکیم سلطان بخش** (متوفی ۱۳۹۵ھ) ایک [illegible] میں مقیم تھے بچپن ہی میں والدین کا انتقال ہو گیا تھا حضرت امیر سلطان اللہ علیہ، سجادہ نشین حضرت سلطان العارفین (رحمۃ اللہ علیہ) ذمہ کرم پر لے لی۔ حضرت کی اہلیہ محترمہ شیرازی بی بی۔ حکیم سلطان محمد صاحب کے سپرد فرمادیا۔ [illegible] کے مرید ہوئے۔ حضرت زبدۃ الحکماء [illegible] میں ہمیشہ حاضر ہوتے تھے۔ ۱۹۷۰ء [illegible] سیدی مصطفیٰ رضا خاں قادری [illegible] کی بارگاہ میں حاضر ہوتے۔ ان دنوں [illegible] کے لئے عرض کرتے، حضرت [illegible] عرض کی کہ مجھے نسخہ نہیں، [illegible] فرماتے رہے۔

۳۵۔ محمد عبدالحکیم شرف قادری [illegible]

۳۶۔ محمود احمد قادری۔ تذکرہ علماء اہلسنت [illegible]

۳۷۔ رضی حیدر خواجہ، تذکرہ محدث سورتی، مطبوعہ کراچی۔ صفحہ ۲۶۷، ۲۶۸

۳۸۔ عبدالحکیم شرف قادری۔ تذکرہ اکابر اہلسنت۔ لاہور

Marfat.com

۳۹۔ ڈاکٹر اقبال احمد اختر قادری: مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ دہلوی مطبوعہ کراچی

۴۰۔ محمد صادق قصوری: تذکرۂ خلفائے اعلیٰ حضرت صفحہ ۲۱۷ تا ۲۲۱

۴۱۔ محمد صدیق ہزاروی: تعارف علماء اہل سنت صفحہ ۲۶ تا ۳۰

۴۲۔ مجلہ امام احمد رضا کانفرس: پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مجددی

۴۳۔ محمد صدیق ہزاروی مولانا: تعارف علماء اہل سنت ص ۲۰۴ تا ۲۰۷

۴۴۔ عبدالحکیم شرف قادری مولانا: تذکرۂ اکابر اہل سنت، صفحہ ۴۹۶ - ۴۹۷

۴۵۔ عبد الحکیم شرف قادری مولانا: تذکرہ اکابر اہل سنت صفحہ ۱۴۹ تا ۱۵۵

۴۶۔ پندرہ روزہ رضائے مصطفیٰ، گوجرانوالہ، ۱۲/ ۱۳۸۲ھ ۷/ مئی ۱۹۶۳ء صفحہ ۸

۴۷۔ محمد صدیق ہزاروی مولانا: تعارف علماء اہل سنت، ص ۳۳ تا ۵۲

۴۸۔ محمد عبدالحکیم شرف قادری: تذکرۂ اکابر اہل سنت، ص ۲۴۹ تا ۲۵۰

۴۹۔ محمد عبدالحکیم شرف قادری: تذکرۂ اکابر اہل سنت، ص ۵۴ تا ۵۷

۵۰۔ ڈاکٹر اعجاز انجم لطیفی: ڈاکٹر پروفیسر محمد مسعود احمد حیات، علمی اور ادبی خدمات: مطبوعہ کراچی۔

۵۱۔ شاہ تراب الحق قادری: عرفان منزل کراچی، مصلح الدین نمبر

۵۲۔ محمود احمد قادری مولانا: تذکرۂ علمائے اہل سنت (مطبوعہ بھوانی پور ھند)، صفحہ ۲۴۷ تا ۲۴۸

۵۳۔ محمد صدیق ہزاروی مولانا: تعارف علماء اہل سنت، صفحہ ۲۶۸ تا ۲۷۱

۵۴۔ محمد صدیق ہزاروی مولانا: تعارف علماء اہل سنت، صفحہ ۱۱۳ تا ۱۱۵

۵۵۔ محمد صدیق ہزاروی مولانا: تعارف علماء اہل سنت، مطبوعہ لاہور

۵۶۔ محمد عبدالحکیم شرف قادری: تذکرۂ اکابر اہل سنت، صفحہ ۴۸۶ تا ۴۸۸

۵۷۔ مولانا ظفر الدین، حیات اعلیٰ حضرت صفحہ ۴۷ - ۴۸

Marfat.com

۵۸ مفتی عبدالواجد قادری، حیات مفسر اعظم ہند صفحہ ۱۳

۵۹ محمد ابراہیم خوشتر صدیقی قادری - تذکرہ جمیل

۶۰ آڈیو کیسٹ مملوکہ: عبدالرؤف عثمان قادری: نزیل مدینہ منورۃ

۶۱ آڈیو کیسٹ مملوکہ: ام حبیب فاطمہ: نزیل مدینہ منورۃ

۶۲ حضرت سیدی قطب مدینہ سیدی ضیاء الدین احمد قادری ؒ کو بھی اکیس برس کی عمر میں سیدنا اعلحضرت عظیم البرکت احمد رضا خاں قادری محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ سے خلافت واجازت حاصل ہوئی۔ اور امام احمد رضا خاں قادری ؒ کو بھی اکیس برس کی عمر میں حضرت خاتم الاکابر سید شاہ آل رسول مارہری قدس سرہ العزیز سے مجاز و ماذون ہوئے۔

۶۳ ## سیدہ حفصہ

آپ کی پیدائش ۱۳۳۸ھ میں مدینہ منورہ میں ہوئی اور وفات ۱۴۱۵ھ میں ہوئی۔ جنت البقیع میں مدفون ہیں۔ آپ سیدنا عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مبارک سلسلہ نسب سے تھیں۔ بیر عروہ اور اس سے ملحقہ زرعی اراضی آپ کو اپنے نانا حضرت علامہ شیخ عبدالقادر شلبی ؒ سے وراثت میں حاصل ہوئی مدینہ منورہ کا ایک متمول اور اثر و رسوخ والا یہ کنواں اور اراضی خریدنا چاہتا تھا، مگر حضرت سیدی فضل الرحمٰن مدظلہ نے انکار کر دیا۔ فرماتے ایک برکت والی زمین اور کنواں ہے اس سے ہماری نسبت ہے۔ وہ متمول اور اثر و رسوخ والا شخص وزارت اوقاف میں بڑے عہدے پر تھا اس نے یہ کنواں اور اراضی یہ ظاہر کرتے ہوئے کہ یہ آثار میں سے ہیں اور یہ کسی کی ملکیت میں نہیں رہ سکتے، وزارت اوقاف کے قبضہ میں کرادیا۔

اس کنوے کے پانی میں اللہ تعالیٰ نے شفا رکھی تھی۔ خصوصاً گردے کی پتھری والے چند دن کے استعمال سے شفا یاب ہوتے۔ پتھری ریزہ ریزہ ہو کر نکل

Marfat.com

جاتی، پھر یہ کنواں بند کر دیا گیا۔

سفر عمرہ

۶۴ فقیر قادری حضرت سنوسی الہند مجاہد اعظم سیدی محمد حبیب الرحمٰن عباسی قادری قدس سرہٗ العزیز سے جب آخری مرتبہ مدینہ طیبہ سے رخصت ہو رہا تھا۔ جس وقت گاڑی پر سوار ہونے لگا تو آپ نے فرمایا:

"ذکر کرتے رہنا، اب دیکھیں کب ملاقات ہوتی ہے۔ میرا غوث تجھے استقامت دے۔" آمین

یہ حضرت سیدی مجاہد ملت ؒ سے آخری ملاقات تھی۔ بعد میں اس شرف عظیم سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے محروم ہی رہا۔ اور حضرت سیدی حافظ حبیب الرحمٰن مدنی رحمتہ اللہ علیہ بھی اسی حالت جذب میں اپنے خالق سے ملے۔

فقیر نے نتیجہ اخذ کیا کہ جب ایسے پاک نفوس یہ فرمائیں کہ دیکھیں یہ کام کب ہوتا ہے، تو اکثر اس کا نتیجہ نفی ہی میں ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ستر عطا فرمائے۔ آمین

۶۵ ماہنامہ "الدعوۃ" عربی کراچی نومبر ۱۹۸۱ء

Marfat.com

Marfat.com

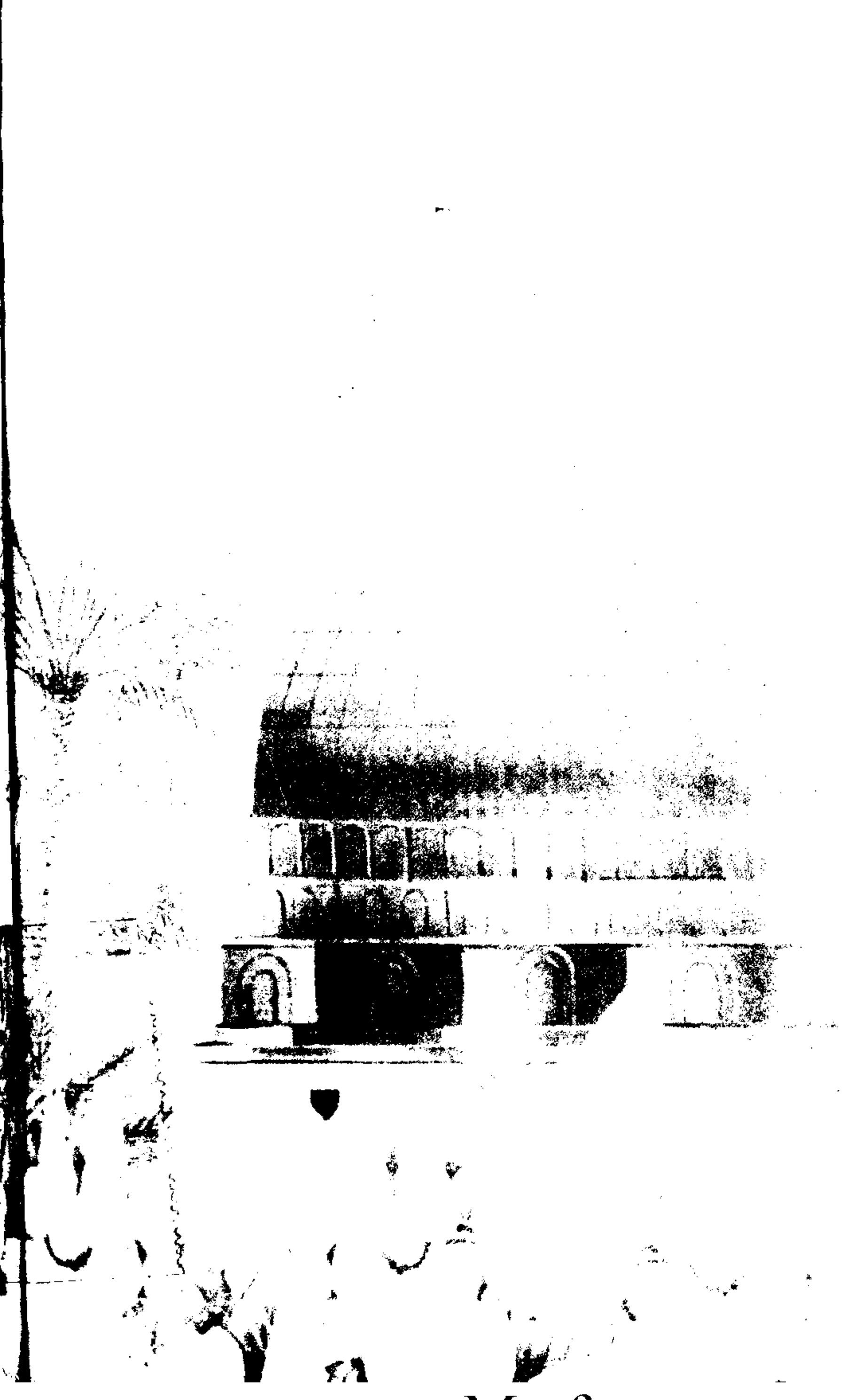

Marfat.com